



www.urdu novels mania .com

دل یوں ملے ہمارے

زینہ شرجیل

Novels
Mania

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novels mania .com

لے ٹھونس کھانا اگر اس سے بھی تیرا پیٹ نہ بھرے تو مجھے اور اپنے باپ کو بھی کھا جائیو،، منحوس "

"نے میری زندگی میں آکر اپنی شکل کی طرح میری قسمت بھی کالی کر دی

نجمہ نے تقریباً پلیٹ میں موجود سالن کاشف کی طرف پٹختے ہوئے رکھا وہ کچن کا کام کرتے ہوئے مسلسل بڑبڑانے لگی

گیارہ سالہ کاشف نے غصے میں اس عورت کو گھورا جو کہ اسکے باپ کی دوسری بیوی تھی،، وہ اسے دو دن بعد کھانا دے رہی تھی مگر احسان جتاتے ہوئے۔۔۔ کاشف کا قصور صرف اتنا تھا کہ پیدائش کے وقت اس کی سگی ماں اسے پیدا کرنے کے بعد مر چکی تھی فہیم نے دوسری شادی نجمہ سے کی مگر نجمہ کالی صورت کے کاشف کو قبول نہیں کر پائی،، اپنی اولاد نہ ہونے کے باوجود اسے شروع سے ہی کاشف کا وجود کھٹکتا تھا شادی کے پانچ سال بعد اب وہ ماں بننے کے مراحل سے گزر رہی تھی مگر تب بھی اس کے دل میں کاشف کے لیے نرمی پیدا نہیں ہو سکی

www.urdu novelsmania.com

کیا روٹی اور مل سکتی ہے مجھے بھوک لگ رہی ہے "کاشف نے بغیر ت بن کر ساری کڑوی کسلی "

باتوں کو نظر انداز کر کے نجمہ سے پوچھا،، دو دن بعد ایک روٹی سے بھلا اس کی بھوک کیسے مٹ سکتی تھی

"بھوک لگ رہی ہے تجھے روٹی کھانی ہے۔۔۔۔۔ یہ لے کھا روٹی "

نجمہ جو کہ سل پر چٹنی پیس رہی تھی کاشف کی بات سن کر اس کو پتنگ لگ گئے اس نے اپنے پاؤں سے چل اتار کر کاشف کو مارنا شروع کر دیا

پچھلے پانچ سال سے وہ کاشف کے ساتھ ایسا ہی کرتی آرہی تھی لیکن کاشف اب بڑا ہو رہا تھا وہ اس کے ظلم کب تک سہتا۔۔۔ اس نے نجمہ کو آج پیچھے زوردار طریقے سے دھکا دیا آٹھ ماہ کا بھاری بھر کم وجود لیے وہ پیچھے زمین پر گر پڑی اور تکلیف کی شدت سے اس کے منہ سے چیخ نکل گئی مگر کاشف اس کو ٹپتا ہوا دیکھ کر ہنسنے لگا بالکل ویسے ہی جیسے وہ فہیم سے اس کو مار پڑا کر ہنستی تھی

"لکھا جاؤں گا آج میں تجھے بھی اور تیرے اس بچے کو بھی"

کاشف کچن میں موجود بٹ لے کر آیا اور اس نے غصے میں بٹ سے نجمہ کا سر کچل دیا۔۔۔ درد کی شدت سے نجمہ کی چیخیں ایک بار پھر بلند ہوئی وہ سسکنے لگی، نجمہ کا خونم خان وجود صحن کے بیچ و بیچ پڑا تھا۔۔۔ کاشف چنگیر سے دوسری روٹی نکال کر پلیٹ میں موجود سالن کو صاف کرنے لگا

نجمہ۔۔۔۔۔ نجمہ اے کیا ہوا ہے اسے "فہیم اسی وقت گھر لوٹا تھا صحن میں نجمہ کا خونم خان وجود دیکھ کر وہ اسے جھنجھوڑ کر پرکارنے لگا مگر نجمہ کے وجود میں ہلکی سی جنبش نہیں ہوئی تب وہ کاشف کی طرف آیا اور چیخا ہوا اس سے پوچھنے لگا۔۔۔ کاشف جو کہ بٹ اپنی گود میں رکھے آرام سے کھانا کھانے میں مگن تھا باپ کے چیخنے پر وہ اس کی طرف دیکھنے لگا

ابا اچھی عورت نہیں تھی تیری بیوی جب دیکھو چیختی رہتی تھی۔۔۔ اس کی آوازیں میرے سر میں "گھستی تھی جی جی آج میں نے اس کا سر کھول کر رکھ دیا کاشف آرام سے اپنے باپ کو بتانے لگا۔۔۔ دوسری روٹی بھی ختم ہو چکی تھی مگر کاشف کی بھوک ابھی بھی باقی تھی

"تو نے مار ڈالا اس کو۔۔۔ حرام خور یہ تیری ماں تھی"

فہیم غصے میں زور سے چلاتا ہوا بولا وہ کاشف کے پاس آ کر اس کا گریبان پکڑتا، کاشف نے گود میں رکھا ہوا بٹہ فہیم کے سر پر بھی دے مارا جس سے وہ زمین پر گر پڑا اور خون فوارے کی صورت اس کے سر سے نکل پڑا

"اب تو بھی چیخ رہا ہے بالکل اس بچہ عورت کی طرح"

کاشف فہیم کے پاس آ کر مزید بٹے سے اس کے اوپر وار کرتا ہوا بولا فہیم اس سے معافی مانگتا ہوا خوف سے پیچھے ہٹنے لگا

تو نے ماں بولا اسے میری، یہ ماں نہیں تھی ڈائن تھی اور تو،، تو بھی میرا باپ نہیں اس ڈائن کا شوہر ہے"

کاشف نے فیم کے سر کو مزید نشانہ بناتے ہوئے کہا جب فیم سسک سسک کر مر گیا تب کاشف نے چنگیر میں رکھی ہوئی تیسری روٹی نکالی مگر اب سالن ختم ہو چکا تھا

یہ تو نے اچھا کام کیا مرنے سے پہلے چٹنی پیس گئی "کاشف سل پر موجود پودینے کی چٹنی سے کچن میں " کھڑے ہو کر روٹی کھانے لگا

کالج کی کنٹین اسٹوڈنٹس سے کچا کچھ بھری ہوئی تھی،، اس وقت صرف ایک ہی ٹیبل خالی تھی اور اس پر بیٹھ کر کوئی بھی "ڈیول گروپ" سے ٹکر لینے کی جرت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس ٹیبل پر اسی گروپ کے لڑکے فری پیریڈ میں موجود ہوتے۔۔۔ یہ گروپ چھ لڑکوں پر مشتمل تھا اور یہ چھ لڑکے انتہا کے بگڑے ہوئے امیر زادے تھے،، اس بوائے کالج میں ان کے خلاف کوئی بھی کچھ نہیں بول سکتا تھا اور نہ ایکشن لے سکتا تھا جس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے "ڈیول گروپ" اکثر کالج کے رولز توڑ کر اپنی من مانی کرتا ہوا پایا جاتا

"یہاں تو ہاؤسفل ہے باس،، چلو کالج کے کمپاؤنڈ میں چلتے ہیں " فرحان کینٹین میں رش دیکھ کر شارق بنٹی اور جیڈی سے بولا

لگتا ہے پڑھ کر تمہاری آنکھوں کی بینائی کم ہو گئی ہے جو تمہیں وہ خالی ٹیبل نظر نہیں آ رہی چلو اس پر "چل کر بیٹھتے ہیں

جیڈی فرحان کو دیکھتا ہوا بولا اور ٹیبل کی طرف جانے لگا اس کے پیچھے بنی اور شارق بھی چل دیئے

کیوں پنگا لے رہا یاران لوگوں سے بلا وجہ میں، پچھلی بار سراقہ بازی کی وارننگ بھول گیا، اگر اب تیرا "رونی سے جھگڑا ہوا تو بات کالج کے ڈین تک جانے گی

رونی "ڈیول گروپ" کا سردار تھا جس کے دم پر اس کے باقی کے پانچ دوست اچھلتے تھے۔۔۔ باقی کے دوسرے اسٹوڈنٹس اور جونیئرز، "ڈیول گروپ" کے آگے کچھ نہیں بولتے مگر انہی کی کلاس کا جیڈی جس سے رونی کا ہمیشہ 36 کا آکرڑا رہتا۔۔۔ اکثر و بیشتر جیڈی اور رونی میں کسی نے کسی بات کو لے کر تضاد ہوتا، جو اکثر جھگڑے کے بعد مار پیٹ پر ختم ہوتا

www.urdu novelsmania.com

"پنگا میں نہیں رونی اور اس کا گروپ لیتا ہے مجھ سے اور یہ بات تم بھی اور پورا کالج جانتا ہے "جیڈی فرحان کو دیکھتا ہوا بولا

"مگر ابھی تو اس کی ٹیبل پر بیٹھ کر بات کو بڑھاوا دے رہا ہے"

ان کی کلاسز ختم ہو چکی تھی اب ایگزیم شروع ہونے والے تھے،، فرحان نہیں چاہتا تھا کالج سے رخصت ہوتے وقت کوئی بد مزگی ہوں اس لئے وہ جیڈی کو سمجھانے لگا

اس ٹیبل پر اس کے باپ کا نام لکھا ہے جو یہاں ہم یا کوئی دوسرا نہیں بیٹھ سکتا،، صحیح کہہ رہا ہے " جیڈی ہم چاروں آج اسی ٹیبل پر بیٹھیں گے " شارق فرحان کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ ویسے بھی شارق کو لڑائی جھگڑوں سے زیادہ فرق نہیں پڑتا تھا وہ پڑھائی میں جیڈی جیتنا ذہین نہیں تھا مگر جیڈی کی طرح براؤن بیلٹ تھا اس لیے جب "ڈیول گروپ" سے ان کا جھگڑا ہوتا وہ مار پیٹ میں جیڈی کا پورا پورا ساتھ دیتا

بات دراصل اتنی ہے فرحان، میرا رونی سے کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے مگر جب کوئی زیادتی کرے تو " اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے اگر ہم آج اس کے خلاف نہیں بولیں گے تو اس کی دیکھا دیکھی کل کوئی دوسرا بھی اپنے آپ کو "ڈیول گروپ" بنا کر دوسرے اسٹوڈنٹ پر بلا وجہ کی حکومت کرنا پسند " کرے گا

جیڈی فرحان کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ وہ رونی یا پھر اپنے دوستوں جتنا امیر و کبیر نہیں تھا بلکہ ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھنے والا لڑکا تھا جو ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ حق بات بولنے پر پیچھے نہیں ہٹتا تھا

تم لوگوں کو سمجھنا میرا فرض تھا مگر اب جب تھوڑی دیر بعد ہنگامہ ہوگا تو اس میں تم لوگوں کا ساتھ " دینا میری مجبوری آخر کار دوستی بھی تو نبھانی ہے تم تینوں الو کے پٹھوں سے فرحان ان تینوں کو بولتا ہوا خالی ٹیبل پر جانے لگا جیڈی شارق اور نبی تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے اور اس کے پیچھے ٹیبل پر چل دیے

"اوائے وہ دیکھ ڈیول گروپ سے پھر یہ جیڈی پنگا لینے لگا ہے،، لگتا ہے آج پھر کوئی تماشا ہوگا " سامنے کی ٹیبل پر بیٹھا ہوا ایک اسٹوڈنٹ اپنے دوسرے ساتھیوں کو ان چاروں کی طرف متوجہ کرتا ہوا بولا

"میرے خیال میں پہلے ہی سر امتیاز کو انفارم کر دینا چاہیے " ان میں سے ایک لڑکے تجویز دی

www.urdu novelsmania.com

ابے چھوڑناں ویسے ہی پڑھائی کا اتنا برڈن ہے پہلے ایکشن مووی انجوائے کر لیتے ہیں بعد میں سر " امتیاز کو بھی بلا لیں گے " دوسرے لڑکے نے مشورہ دیا

جیڈی اور اس کے دوستوں کے ٹیبل پر بیٹھنے کے بعد ایسے ہی دوسرے ٹیبلز پر چے مگونیاں ہونے لگی اور سب میں کھلبلی مچ گئی جب رونی اپنے پانچوں دوستوں کے ساتھ کینٹین کے اندر داخل ہوا اور اپنی مخصوص ٹیبل پر جیڈی کو اس کے دوستوں کے ساتھ بیٹھا دیکھا تو دانت پیستا ہوا ان کے پاس آیا رونی کے دوست بھی اس کے پیچھے موجود تھے

"کیا سوچ کر تم اس ٹیبل پر بیٹھے ہو، شاید تم پچھلی بار کی سہرا تیا زکی وارنگ بھول چکے ہو" کوئی دوسرا یہ حرکت کرتا تو رونی منہ سے بات کرنے کی بجائے اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتا مگر سامنے جیڈی تھا اور اسے معلوم تھا وہ کبھی بھی شرافت کا مظاہرہ نہیں کرے گا اس کی ہر بات کا جواب وہ دوہرے دہرائی کے انداز میں دے گا۔۔۔ اس لیے رونی جیڈی کے سامنے کھڑا ہو کر اس سے بولنے لگا

اس ٹیبل پر تمہارے باپ کا نام لکھا ہے جو میں یا کوئی دوسرا نہیں بیٹھ سکتا۔۔۔ سہرا تیا ز نے "صرف مجھے وارن نہیں کیا تھا انہوں نے میرے ساتھ ساتھ تمہیں بھی وارنگ دی تھی جیڈی نے کرسی سے اٹھنا ضروری نہیں سمجھا تھا وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی رونی کو دیکھتا ہوا بولا باقی کینٹین میں موجود تمام اسٹوڈنٹس خاموشی سے ان دونوں کی طرف ہی دیکھ رہے تھے اور کسی تماشے کے انتظار میں تھے

میرے باپ کا نام لینے کی اوقات تمہارے باپ میں بھی نہیں ہوگی، اس ٹیبل کو تو کیا پورے کالج کو "میرا باپ خرید سکتا ہے اور تم جیسوں کو تو میں اپنے گھر میں ملازم کی نوکری بھی نہ دو، معلوم نہیں کہاں کہاں سے منہ اٹھا کر چلے آتے ہیں ایسے تھرڈ کلاس لوگ بڑے بڑے کالجز میں۔۔۔ دو منٹ کے اندر ٹیبل خالی کرو نہیں تو دھوڈالوں گا تمہیں اور تمہارے ان چچوں کو

رونی حقارت بھری نظر سے اپنے سامنے کرسی پر بیٹھے جیڈی کو دیکھ کر بولا جو روزا اپنی پھیپھر سی سیکنڈ ہینڈ بائیک پر کالج آتا تھا اس کے عام سے زیب تن کیے کپڑے اس کی کلاس کا خلاصہ کرنے کے لئے کافی تھے۔۔۔ رونی کے بولنے پر رونی کے دوست جیڈی کو دیکھ کر ہنسنے لگے،،، رونی کی بات سن کر اور اس کے دوستوں کو اپنے اوپر ہنستا دیکھ کر صرف ایک پل کے لئے جیڈی کا سانولہ رنگ خجالت سے مزید گہرا ہوا تھا

چاندی کا چھپ منہ میں ڈال کر پیدا ہونے والے تم وہ کتے ہو جو اپنے باپ کا نام لے کر بھونک "بھونک کر دوسروں کو ڈراتے پھرتے ہو،،، تمہارے نام کے ساتھ اگر تمہارے باپ کا نام ہٹا دیا جائے تو تمہاری اوقات گلی کے کتے جتنی برابر بھی نہیں ہوگی۔۔۔ دم ہلاتے ہوئے یہاں سے چلتے بنو " اور جا کر کسی اور پر بھونکو جو تم سے ڈرے اس ٹیبل سے میں نہیں اٹھنے والا

جیڈی کے بے عزتی کرنے پر جہاں رونی کا سفید رنگ شرمندگی سے سرخ ہوا تھا وہی فرحان نبی اور شارق کے قمقموں نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا ٹیبل پر موجود سمسوس کی پلیٹ چٹنی سمیت اس نے جیڈی کو کھیچ کر ماری جس کے بدلے میں جیڈی نے کولڈ رنگ سے بھری بوتل زور سے اس کے منہ پر

دے ماری۔۔۔۔۔ باقی کے سارے اسٹوڈنٹس اپنی اپنی ٹیبل اور کرسیاں خالی کر کے دائرے کی شکل میں کھڑے ہو گئے

جبکہ جیڈی اور رونی کے ساتھ ان دونوں کے دوست بھی ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا ہوتے چلے گئے تھوڑی ہی دیر میں کالج کی کینٹین میدانِ حشر کا سماپیش کرنے لگی

شرم آئی چاہیے آپ لوگوں کو کالج میں یوں بد آ منی پھیلاتے ہوئے۔۔۔ انسان ہو کر آپ لوگ "جانوروں کی طرح بیہو کرتے ہیں یہی سب کچھ سکھایا جاتا ہے آپ کو اپنے گھروں میں اس وقت رونی اور جیڈی اپنے دوستوں کے ساتھ بگڑے ہوئے حلیوں میں سر جھکانے ڈین کے آفس میں موجود تھے۔۔۔ جو اپنے لہجے میں سختی لائے ان سب کو کافی حد تک شرمندہ کر چکے تھے

www.urdu novelsmania.com

آپ کے بارے میں تو میں نے کافی پروفیسر سے سنا ہے آپ کا شمار لائق اسٹوڈنٹس میں ہوتا ہے "مگر آپ کو دیکھ کر کہیں سے یہ احساس نہیں ہوتا کہ آپ ایک ذہین اسٹوڈنٹ ہیں ڈین جیڈی کا پھٹا ہوا گریبان دیکھ کر بولے

"سوری سر، مگر ہر دفعہ پہل"
جیڈی نے بولنے کی کوشش کی

"شٹ اپ میں کچھ نہیں سننا چاہتا"
ڈین جیڈی کے بولنے پر اسے گھر کتے ہوئے بولے توجیڈی شرمندہ ہو کر سر مزید نیچے جھکا گیا

میں کیا آپ لوگ اٹھارہ اٹھارہ انیس سال کے لڑکے ذرا سی شیو کیا آئی ہے چہروں پر، خود کو ہیرو سمجھ کر ایک دوسرے سے مقابلے کرنے پر اتر آئے ہیں آپ لوگ۔۔۔ بیشک آپ کے والد محترم ایک بڑا نام ہے مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ آپ کالج میں بد نظامی پھیلائیں گے اور اصول و قوانین کی خلاف ورزی کریں گے اور آپ کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جائے گا" ڈین اب رونی کو دیکھتا ہوئے بولے تو رونی "سوری سر" کہتا ہوا اپنا سوجھا ہوا منہ نیچے جھکا گیا

www.urdu novelsmania.com

ڈین نے غصے بھری نظر باقی لڑکوں پر میں ڈالی جو بکھرے ہوئے حلیے اور پھٹے ہوئے یونیفارم میں کوئی ہوش جنگلی لگ رہے تھے۔۔۔ وہ سب شرمندہ ہو کر اپنی گردن نیچے جھکا گئے

بیس دن کے بعد آپ سب کے پیراسٹارٹ ہیں اس سے پہلے اگر مجھے کوئی بھی لڑتا جھگڑتا کالج کے رولز توڑتا ہوا نظر آیا تو میں اسے ایگزامز میں بیٹھنا الاؤ نہیں کروں گا نہ تو کسی کی ذہانت کام آئے گی، نہ ہی کسی سفارش۔۔۔ از ڈیڈ کلیمز

ڈین کی گرجدار آواز پر کمرے میں موجود تقریباً سارے لڑکے با آواز "یس سر" بولے اور روم سے باہر نکل گئے

تم کوشش کرنا ان بیس دنوں میں میرا تمہارا سامنا نہ ہو کیوں کہ میں تمہیں اب اور مزید برداشت نہیں کر سکتا نہ ہی معاف کر سکتا ہوں روم سے باہر نکل کر رونی جیڈی کو دیکھتا ہوا بولا

تم صرف 20 دنوں کی بات کر رہے ہو کوشش کرنا زندگی میں کبھی بھی ہمارا آئینہ سامنا نہ ہو کیونکہ میں بھی اعلیٰ ظرفی دیکھا کر معاف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والوں میں سے ہوں

جیڈی کی بات سن کر رونی زہر خواندہ نظر اس پر ڈال کر وہاں سے نکل گیا

صبح سویرے وہ تیار ہو کر یونیورسٹی کے لیے نکل رہی تھی تب گھر کی ڈور بیل بجی۔۔۔ دی جان کی نیند نہ خراب ہوا ہو عینا نے جلدی سے دوپٹہ سیٹ کیا اور گھر کا دروازہ کھولا مگر اپنے سامنے اس لڑکے کو دیکھ کر وہ حیران اور پریشان رہ گئی ہر دفعہ کی طرح وہ ہاتھ میں پھولوں کا بُکے لیے کھڑا تھا مگر عینا کو پریشانی اس بات سے ہوئی کے آج وہ اس کے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا

"میم یہ آپ کے لیے"

وہ عینا کی حیرت زدہ شکل دیکھتا ہوا بولا اور پھولوں کا بُکے اس کی طرف بڑھایا۔۔۔ عینا نے گھبرا کر ایک نظر گھر کے اندر ڈالی اور جلدی سے اس لڑکے کے ہاتھ سے بُکے لیا۔۔۔ وہ لڑکا اب منتظر کھڑا تھا کہ عینا اس سے کچھ پوچھتی کیونکہ پچھلی بار اسے لگا تھا وہ اس سے کچھ کہنا چاہتی ہے یا اس سے بات کرنا چاہتی ہے مگر وہ جلدی میں یونیورسٹی سے چلا گیا تھا۔۔۔ اس لئے اب کی بار وہ منتظر نظروں سے بُکے تھمانے کے بعد عینا کو دیکھنے لگا۔۔۔ مگر پریشانی اور گھبراہٹ کی وجہ سے عینا نے بُکے اس لڑکے سے تمام کر جلدی سے دروازہ بند کر دیا

وہ پھولوں کے بُکے کو ہاتھ میں پکڑے جلدی سے اپنے کمرے کے اندر داخل ہوئی میز پر بُکے رکھتی ہوئی اپنے کمرے کا دروازہ بند کرنے لگی۔۔۔ اب وہ پریشان نظروں سے پھولوں کے بُکے کو دیکھ رہی تھی

آج تیسری بار ایسا ہوا تھا جب وہ لڑکا اسے پھولوں کا بُکے دے کر گیا تھا پہلے دو دفعہ اسے بُکے
یونیورسٹی میں ملا تھا

پہلی دفعہ میں وہ کنفیوز سوچتی رہی آیا یہ بُکے اسے غلط فہمی میں دے کر چلا گیا ہے مگر دوسری بار
یونیورسٹی ٹائم میں جب وہ گھر جانے کے لیے نکل رہی تھی تب دوبارہ وہ لڑکا اسے بُکے دینے آیا جب
لینے کے بعد وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی تھی کہ یہ پھول وہ اسے کیوں دے کر جا رہا ہے۔۔۔ مگر عینا
کے کچھ بولنے سے پہلے وہ لڑکا کار میں بیٹھ کر جا چکا تھا اب کی بار عینا نے سوچا تھا اس لڑکے سے وہ
ضروریات کرے گی مگر اب کی بار وہ اس لڑکے کو یونیورسٹی کی بجائے اپنے گھر کے ایڈریس پر دیکھ
کر تھوڑی پریشان ہو گئی تھی

پھول اسے ہمیشہ اپنی طرف اڑیٹ کرتے تھے وہ ابھی تازہ گلاب کی خوشبو کو اپنے نتھنوں کے
ذریعے اندر اتارنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ہر دفعہ کی طرح ایک خوف بھی اسے گھیرے میں لیے ہوئے تھا
وہ لڑکا کون تھا تھا جو پچھلے ایک مہینے میں یہ تیسری دفعہ اسے بُکے دے چکا تھا اور وہ کیا چاہتا تھا اس
سے۔۔۔ عینا پھولوں کے بُکے کو دیکھ کر یہ سارے سوالات خود سے ہی سوچنے لگی

جاری ہے



: Dilyuhmilehumaray

وہ یہاں ریسٹورینٹ میں برہان کے بلانے پر آیا تھا اور پچھلے بیس منٹ سے وہ اسی کاویٹ کر رہا تھا۔۔۔ برہان سے اس کی دوستی کالج کے زمانے سے تھی۔۔۔ پر میکٹگل لائف میں آکر اپنی اپنی جابز کے بعد سب ہی اپنی لائف میں بڑی ہو گئے تھے اور اپنی اپنی مصروفیت کے سبب ان سب کا ملنا اب بہت کم ہوتا تھا دراصل برہان کو دو دن بعد سڈنی جانا تھا اور کل رات سارے دوست برہان کے گھر پر موجود تھے مگر وہ کل رات برہان سے معذرت کر چکا تھا۔۔۔ کل کی ڈیوٹی اس کی کافی ٹف تھی وہ چاہ کر بھی برہان سے ملنے کے لیے وقت نہیں نکال سکا تھا، اسی لئے آج یہاں پر ریسٹورنٹ میں موجود تھا

کھلکھلا کر ہنسی ہنستے ہوئے سامنے بیٹھی لڑکی پر بے ساختہ اس کی نظر پڑی،، لڑکی کے ہنسی کی آواز نے ہی اسے متوجہ کیا تھا مگر اس لڑکی کو دیکھ کر اسکے ماتھے پر ناگوار شکنوں کا جال ابھرا،، اسے کبھی بھی حد سے زیادہ ماڈرن لڑکیاں پسند نہیں تھی اور سامنے ٹیبل پر بیٹھی ہوئی لڑکی جسے وہ دیکھ رہا تھا،، قدرت نے اسے رنگ و روپ اور حسن کی دولت سے مالا مال کیا تھا مگر وہ اپنے اس حسن کی دولت کو چھپانے سے قاصر تھی جبکہ اس کا ماننا یہی تھا کہ موتی سیپ میں چھپا ہوا ہی منفرد اور خاص لگتا ہے۔۔۔ نہ صرف اس لڑکی کی ڈریسنگ دیکھنے لائق تھی بلکہ وہ جس لڑکے کے ساتھ بیٹھی تھی،، اس کا

دل چاہا جا کر اس چنٹ کے منہ پر دو تین تھپڑ رسید کر دے،، لڑکی کے ساتھ موجود اس لڑکے کے دیکھنے کے انداز سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا تھا وہ کتنی کمینی فطرت رکھتا ہوگا جس انداز میں وہ لڑکا اپنے قریب بیٹھی ہوئی اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا صرف اور صرف اس کی نظروں سے غلاظت ٹپک رہی تھی نہ صرف وہ اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا بلکہ بات کرنے کے بہانے سے اس کا بازو بھی چھو رہا تھا

اس لڑکے سے زیادہ افسوس اسے اس لڑکی پر ہوا۔۔۔ آج کے دور کی لڑکیاں اپنے آپ کو بولڈ اور کانفیڈینٹ بنانے کے چکر میں معصومیت کو کہیں پیچھے ہی چھوڑ دیتی ہیں

وہ شکر کرنے لگا اس کی بہن ان خرافات سے کافی دور تھی جو بھی تھا، اسے اپنے سامنے بیٹھی یہ خوبصورت لڑکی ایک آنکھ نہیں بھائی تھی اتنے میں برہان کی کال اس کے موبائل پر آئی برہان اسے باہر بلا رہا تھا

www.urdu novelsmania.com

"سیفی اپنا ہاتھ اب قابو میں رکھنا"

وہ ان لوگوں کی ٹیبل کے پاس سے گزرا تو اسے لڑکی کی آواز سنائی دی یقیناً وہ اپنے پاس بیٹھے لڑکے سے مخاطب تھی۔۔۔ وہ سر جھٹک کر وہاں سے چلا گیا

"ویلم کینگ مین کیونکہ اب تم ہمارے خاص بندوں میں شامل ہو اس لئے ہم تمہیں اپنے کام کے ساتھ ساتھ اپنے رازوں میں بھی شریک کرنا چاہتے ہیں یہاں میرے ساتھ آؤ، تمہارے دیکھنے لائق بہت سی چیزیں ہیں"

الکینگ نامور مشہور ہوٹل تھا جہاں وہ اس وقت موجود تھا

یہاں آج وہ بلیک کینگ کے بلاوے پر آیا تھا اسے یہ تو علم ہو چکا تھا کہ بلیک کینگ جہاں اسے لے کر جا رہا ہے وہ کوئی عام جگہ نہیں ہے بلکہ وہاں بلیک کینگ کے کالے کارناموں کے راز پوشیدہ ہیں،، یہ اسی ہوٹل کے اندر انڈر گراؤنڈ ایک خفیہ جگہ تھی جہاں اس وقت کافی اندھیرا تھا وہ بلیک کینگ کے ساتھ چلتا ہوا ماتھے پر آیا ہوا پسینہ ہاتھ میں موجود رومال سے صاف کرنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا یہ لوگ کوئی معمولی لوگ نہیں ہیں اور ان کے راز جاننے کے بعد،، ان سے بغاوت کی صورت میں یا بھاگنے کی صورت میں،،، انجام صرف اور صرف موت ہوتا ہے مگر وہ مجبور تھا اسے یہ رسک لینا تھا اپنے ضمیر کو مردہ کر کے ان کے ساتھ شامل ہونا تھا ورنہ اس کا سب ختم ہو جاتا کیونکہ سب کچھ تو داؤ پر لگا ہوا تھا

سامنے دیوار پر نصب بٹن پریس کرنے کے بعد ایک دروازہ کھلا وہ بلیک کنگ کو دیکھنے لگا جو اسی کو دیکھتا ہوا اپنے ہاتھ سے اسے آگے چلنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔ وہ اپنی گھبراہٹ چھپانے اپنے فیس کے ایکسپریشن کو کافی حد تک نارمل کر کے آگے قدم بڑھانے لگا اس راہداری پر چلتے ہوئے اس کا

دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا کیونکہ اس کے دائیں اور بائیں طرف لائن سے جیلیں (سیل) بنی ہوئی تھیں جس میں معصوم اور چھوٹے بچے قید تھے یہ بچے سات سے 16 سال تک کی عمر رکھتے تھے۔۔۔ ان کے معصوم چہروں پر خوف طاری تھا ان بچوں کو دیکھ کر اس کا دل برا ہونے لگا

بلیک کینگ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ زبردستی مسکرا کر اسے دیکھنے لگا اب بلیک کینگ اسے ہاتھ کے اشارے سے دائیں جانب گلی میں جانے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے اس کے اشارے پر دائیں جانب مڑا دل ایک بار پھر بے قابو ہوا

"یہ غلط ہے"

کوئی آواز اسے اپنے اندر سے سنائی دی جسے اس وقت نظر انداز کرنا ضروری تھا وہ بائیں جانب جیل میں دیکھنے لگا جہاں 12 سال کی عمر سے لے کر پچیس سال کی عمر تک کی لڑکیاں قید تھیں۔۔۔ ان لڑکیوں کی آنکھوں میں بھی ان معصوم بچوں کی طرح خوف اور بے بسی نظر آرہی تھی وہاں سے گزر کر اب بلیک کینگ اسے ایک عالیشان کمرے میں لے آیا جہاں اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا گیا وہ خاموشی سے صوفے پر برجمان ہوا

"میرا اصل بزنس تو تم اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔۔۔ ان بچوں اور لڑکیوں کو ہم دوسرے ملک بھیجتے ہیں جہاں انہیں خاص طور پر ٹرینڈ کیا جاتا ہے، لڑکیوں کو جسم فروشی کے لئے اور ان چھوٹے

لڑکوں کو ڈرگس کی سپلائی کے لیے۔۔۔ تمہیں یہ بات بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے اگر تم ہمارے کام میں ساتھ دو گے تو تم راتوں رات اپنا ڈوبا ہوا بزنس بچا سکتے ہو بلکہ کروڑوں کا منافع بھی تمہیں حاصل ہوگا جبکہ غداری کے انجام سے تم اچھی طرح واقف ہوں گے"

بلیک کینگ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا اسے سارے حقائق سے آگاہ کر رہا تھا

"آپ مجھ پر مکمل اعتبار کر سکتے ہیں مجھے اپنا راز دار بنا کر اور اپنے ساتھ شامل کر کے یقیناً آپ کو بھی فائدہ ہی پہنچے گا"

اس کے بولنے پر بلیک کینگ قہقہہ لگا کر ہنسا

وہ صحیح کہہ رہا تھا بلیک کینگ کو وہ ایک کافی ہوشیار لگا، بلیک کینگ ایسے ہی تو کسی کو اپنے راز میں شامل نہیں کرتا یقیناً وہ اپنے سامنے بیٹھے اس شخص سے بہت فائدہ لینے والا تھا

www.urdu novelsmania.com

سامنے بیٹھے شخص کا ایکسپورٹ اور امپورٹ کا بزنس تھا،، اپنے ذاتی بحری جہاز تھے ان بحری جہاز کے ذریعے سامان کو یہاں سے وہاں منتقل کیا جاتا تھا۔۔۔ پولیس اور نیب سے اچھی علیک سلیک کی وجہ سے شپس کی چکینگ میں ٹائم ضائع ہوئے بغیر شپس منزل مقصود پر روانہ کیے جاتے۔۔۔ اور یہی بلیک کینگ کے فائدے کی بات تھی اس کے شپس میں وہ لڑکیوں اور بچوں کی اسمگلنگ با آسانی کر سکتا تھا اور انہیں دوسرے ملک منتقل کر سکتا تھا

"ینگ مین آج سے تم ہمارے لئے ایک خاص فرد کی حیثیت اختیار کر گئے ہو اور تمہیں ہمارے کینگ میں شامل ہونے کے لئے ایک چھوٹے سے امتحان سے گزرنا ہوگا،، سمجھو یہ امتحان اس کینگ میں شامل ہونے کا ایک راستہ ہے"

بلیک کینگ کی بات پر وہ کچھ کنفیوز ہو کر بلیک کینگ کو دیکھنے لگا تب بلیک کینگ نے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا

اب وہ اسے دوسری جگہ پر لے کے جا رہا تھا۔۔۔ جہاں سے کسی لڑکی کی دردناک چیخوں کی آوازیں آرہی تھی۔۔۔ اس سے پہلے وہ ایک ہال نما کمرے میں بلیک کینگ کے ساتھ داخل ہوتا اسی ہال سے ایک آدمی بارہ سالہ بچے کے وجود کو اٹھائے باہر آ رہا تھا۔۔۔ معلوم نہیں وہ بچہ مر گیا تھا یا پھر بے ہوش تھا اس کی آنکھیں بند تھی اور گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی اور اس بچے کی قمیض بھی جسم پر موجود نہیں تھی

www.urdu novelsmania.com

ایک بار پھر وہ اپنے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ پاکٹ سے رومال نکال کر صاف کرنے لگا۔۔۔ ہال نما بڑے سے کمرے میں جہاں لال بتی جل رہی تھی وہاں پر اس قسم کی کرسیاں موجود تھی جہاں انسان کو بٹھا کر کرسیوں میں موجود لاک سے انسان کے ہاتھ پاؤں لاک کیے جاتے ایک طرف بڑی بڑی زنجیریں بھی

لٹک رہی تھی۔۔۔ سامنے ٹیبل پر بڑے سائز کے ہیمز، چمڑے کے ہنڈرز، ڈرل مشینز اور مختلف قسم کے آلات اور اوزار رکھے ہوئے تھے۔۔۔ یہ کمرہ کسی ٹارچر سیل کا پتہ دے رہا تھا

اسے یہ سب دیکھ کر وحشت ہونے لگی ابھی وہ مزید وحشت زدہ ہوتا سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرانگی کا منظر ابھر اس نے اپنی نظریں جھکالی

سامنے سے دو آدمی ایک لڑکی کو اس کے بازوؤں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لا رہے تھے جس کی تن پر قمیض کندھوں سے نیچے اتری ہوئی تھی اور وہ تکلیف کی حالت میں بری طرح سک رہی تھی شاید تھوڑی دیر پہلے اسی کی چیخوں کی آواز آرہی تھی معلوم نہیں اس کے ساتھ کیا سلوک ہوا تھا۔۔۔ وہ سوچنے لگا۔۔۔ مگر اسے یہ علم نہیں تھا کہ ابھی اس کے ساتھ کیا سلوک ہونا ہے

اس نے ہمت کر کے دوبارہ نظر اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا اس لڑکی کی پیٹھ بری طرح سرخ ہو رہی تھی وہ لڑکی بھی اس بچے کی طرح نیم مردہ حالت میں تھی مگر اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھی۔۔۔ اب وہ آدمی اس لڑکی کو ڈھانپتے ہوئے اسے کمرے سے باہر لے کر جا رہے تھے

بلیک کنگ نے دوبار تالی بجائی تو وہ چونک کر بلیک کینگ کو دیکھنے لگا اتنے میں بلیک کینگ کے دو آدمی اس کے پاس آئے اور اچانک اس کو پکڑ کر اس کی شرٹ اتارنے لگے

"یہ۔۔۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ"

وہ ایک دم آنے والی آفتاد پر گھبرا کر چیختا ہوا بلیک کینگ سے پوچھنے لگا

"ینگ مین میں اپنی بات دوبارہ دہرانے کا عادی نہیں ہوں مگر تمہیں بتا دیتا ہوں اس کینگ میں شامل ہونے والے ہر فرد کا کہ یہاں پر لانے والی لڑکیوں اور بچوں کو بھی کمر پر ((k لفظ کا ٹیگ لگا دیا جاتا ہے ک)) (k کا ٹیگ سمجھ لو کہ اس کینگ کی پہچان ہے اور یہ تمہارا امتحان بھی ہے تھوڑا تکلیف دہ ہے مگر اس کینگ کا حصہ بننے کے لیے تمہیں اس مرحلے سے گزرنا پڑے گا"

بلیک کینگ اسے بتا رہا تھا اور اس کے اوسان خطا ہو رہے تھے۔۔۔ وہ دو آدمی اس کی شرٹ اتارنے کے بعد اس کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے اس کی پشت پر باندھ رہے تھے

"سمر ایک منٹ میری بات سن لیں پلیز۔۔۔ میری بات سنیں آپ"

لوہے کی گرم سلاح لے کر جب ایک آدمی اس کے پاس آنے لگا تب وہ زور زور سے چیخ کر بلیک کینگ کو پکارنے لگا مگر بلیک کینگ صوفے پر بیٹھا سیگار پینے میں مصروف تھا۔۔۔ اسے گھٹنوں کے بل بیٹھانے کے بعد ایک بڑے سے چٹان نما پتھر پر جھکایا جا رہا تھا۔۔۔ اب وہ سمجھ گیا کہ یہاں سے بچنے کا یا فرار ہونے کا کوئی راستہ نہیں۔۔۔ گرم لوہے کی سلاح جب اس کی کمر پر چکائی گئی تب دل دہلانے والی زوردار چیخ اس کے منہ سے نکلی جس سے کمرے کی درودیوار تک دہل گئی

"جہانگیر۔۔۔ اے جہانگیر اٹھ جا بچے ناشتہ تیار ہے"

دی جان جہانگیر کے کمرے میں آتی ہوئے اسے بولیں جہانگیر نے چہرے سے کمفر ٹھٹھاتے ہوئے
نیند سے خمار آلود آنکھوں سے انہیں دیکھا

"کتنی بار میں نے آپ کو منع کیا ہے آپ خود سے کام مت کیا کریں مگر مجال ہے جو آپ میری بات
مانیں"

جہانگیر اٹھ کر بیٹھتا ہوا دی جان سے خفا ہونے والے انداز میں بولا

"خود سے کوئی کام نہ کروں تو اپنی ہڈیوں کا خانہ خراب کر لو بیٹھے بیٹھے۔۔۔ ویسے بھی کونسا سارا دن گھر
میں کام ہوتا ہے، گھر کے سارے کاموں کے لیے رانی کو رکھا ہوا ہے بس آج وہ کام کرنے نہیں
آئی تو سوچا اپنے بچے کے لئے خود ناشتہ بنالو"

دی جان جہانگیر کے پاس بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی تو جہانگیر نے ان کے دونوں ہاتھ تھامے

"بڈیوں کا خانہ خراب نہیں کیا آپ نے،، ساری عمر میرے اور عینا کے لئے اپنی بڈیوں کو ہی گھسایا ہے۔۔۔ اب آرام کرنے کے دن ہے آپ کے کوئی کام مت کیا کریں مجھے ذرا بھی اچھا نہیں لگتا" جہانگیر دی جان کے جھریوں زدہ ہاتھ دیکھتا ہوا بولا

"ایسا کون سے محنت والا کام کر لیا پراٹھا المیٹ بنانے میں کوئی محنت لگتی ہے بھلا۔۔۔ تمہیں پسند ہے نا اپنی دی جان کے ہاتھ کا بنا ہوا ناشتہ"

دی جان اپنے جوان پوتے کو دیکھتی ہوئی بولیں وہ ہو ہوا اپنے باپ کی کاپی تھا ویسے ہی اونچا لمبا قد، مضبوط توانا جسم کا مالک، گندمی رنگت اور اسی طرح دی جان پر پیار لٹانے والا۔۔۔ وہ اب تک اس کو اور عینا کو دیکھ کر ہی توجہ جیتی آتی تھیں،، یہی ان کے پاس ان کے بیٹے کی آخری نشانیاں تھی

"دنیا میں اور کوئی ایسا پیدا ہو ہی نہیں سکتا جس کے ہاتھ میں آپ کے جیسا ذائقہ ہو،، یہی پیٹھیں میں خود لا رہا ہوں ناشتہ"

جہانگیر بولتا ہوا بیڈ سے اٹھا اور کچن میں چلا گیا

"ویسے میں نے دیکھا ہے یہ رانی ہفتے میں ایک یا دو چھٹی ضرور کرتی ہے اسی مہینے اس کا حساب کتاب کریں میں کوئی دوسری ملازمہ ارتج کروں گا"

جہانگیر کچن سے اپنا ناشتہ لاتا ہوا دی جان سے بولا اب اسے پکا یقین تھا وہ جتنا بھی دی جان کو منع کرے گا وہ اس کے جانے کے بعد گھر کی جھاڑ پوچھ شروع کر دیں گیں

"ارے،، آدمی بیمار ہے اس بیچاری کا، ایسے ہی نہیں مجبوری میں چھٹی کرتی ہے۔۔۔ کوئی دوسری ملازمہ آئے گی وہ بھی ایسے ہی خنزے دکھائے گی بس اب تم میری مانو تو جلدی جلدی سے اس گھر میں اپنی بیگم لے آؤ،، گھر کی اصل دیکھ بھال ملازمہ نہیں گھر کی عورت کرتی ہے"

دی جان کے مشورے پر جہانگیر نے نوالہ چباتے ہوئے انہیں گھورا

"بات کہاں سے کہاں لے کر چلی گئیں آپ دی جان، بیگم کوئی دوکان پر ملتی ہے جو کہیں سے بھی اٹھا کر لے آؤ، بس یہ عینا اپنے پیپرز سے فارغ ہو جائے تو دیکھ لے گی وہ گھر کو بھی،، پیپرز کے دوران تو وہ سب کام ہی فراموش کر دیتی ہے"

جہانگیر چائے کی سب لیتا ہوا دی جان سے بولا

"وہ کیوں دیکھے گی اس گھر کو،، اب اس کی عمر ہو گئی ہے اپنے گھر کو دیکھنے کی، جلدی سے کوئی نیک اور شریف لڑکا اس کے لیے بھی دیکھ لو اب یہ مت بولنا کہ ہمہاری عینا بھی بچی ہے پورے 22 سال کی ہونے والی ہے اگلے ماہ۔۔۔ میری شادی تو سولہ سال کی عمر میں ہو گئی تھی"

اب دی جان کا شادی والا پسندیدہ ٹاپک شروع ہو چکا تھا اور جہانگیر کو اندازہ تھا اگر اس نے اس وقت دی جان کی ہاں میں ہاں نہیں ملائی تو لازمی لیٹ ہو جائے گا

جاری ہے



Dilyuhmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#3

علی، بتول بیگم کا اکلوتا بیٹا تھا جو کہ بہت منتوں مرادوں کے بعد پیدا ہوا تھا، بتول بیگم نے اسے پال پوس کر بڑا کیا اپنی حیثیت کے مطابق پڑھایا لکھایا اور اس کی شادی کی۔۔۔ ملیحہ ان کے لیے اچھی ہو ثابت ہوئی جس نے اپنی ساس کو ماں کا درجہ دیا۔۔۔ علی کی گورنمنٹ جاب تھی تین کمروں کا ذاتی مکان تھا، شاہانہ انداز میں نہ سہی مگر زندگی آسانی سے بسر ہو رہی تھی تب ان کی زندگی میں جہانگیر آیا جس کے آنے سے ان کے گھر میں رونق ہو گئی

جہانگیر گھر بھر کا لاڈلا تھا اور بتول بیگم میں تو اس کی جان بستی تھی۔۔۔ علی اور ملیحہ نے اس کے لئے بہت سے خواب دیکھے تھے ان دونوں کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا پڑھ لکھ کر بڑا آدمی بننے کے ساتھ اچھا انسان بھی ضرور بنے۔۔۔ جہانگیر بچپن سے ہی ذہین تھا علی نے اس کا اچھے بڑے اسکول میں ایڈمیشن

کروایا۔۔۔ جب وہ چھ سال کا ہوا تب عینا کی پیدائش ہوئی ننھی منی سی عینا کسی پری کی مانند تھی اس کا رنگ روپ گھر میں سب سے ہی الگ تھا،، ہر بڑے بھائی کی طرح جمانگیر کو بھی اپنی چھوٹی بہن سے بہت محبت تھی

یہ ایک مڈل کلاس فیملی تھی زندگی کی بہت سی سہولیات میسر نہ ہونے کے باوجود خدا کا شکر ادا کر کے اپنی زندگی بسر کر رہی تھی مگر اچانک ان کی زندگی میں المناک حادثہ پیش آیا۔۔۔ علی اور ملیحہ دونوں بچوں کو بتول بیگم کے پاس چھوڑ کر اپنے دوست کی طرف جا رہے تھے مگر راستے میں کسی ٹرک سے ان کی بائیک ٹکرانے کے سبب ان دونوں کا ایکسیڈنٹ ہوا اور دونوں میاں بیوی موقع پر جاں بحق ہو گئے

بتول بیگم پر یہ خبر بجلی کی طرح گری تھی بڑھاپے کی دہلیز پر جوان بیٹے اور بہو کی لاشوں کو کفن میں لپیٹا دیکھنا کوئی آسان بات نہیں تھی شاید اس صدمے کے زیر اثر وہ بھی زندہ نہیں رہتی اگر جمانگیر اور عینا موجود نہیں ہوتے۔۔۔ جمانگیر اس وقت میٹرک میں تھا جب یہ المناک حادثہ اس کی زندگی میں پیش آیا تھا وہ اس وقت اپنے پیروں پر کھڑا تھا نہ ہی زیادہ بڑا تھا مگر اب اسے اندازہ ہو گیا تھا آگے حالات سے مقابلہ کرنے کے لئے اسے اپنے آپ کو ذہنی طور پر مضبوط بنانا ہوگا،، اپنی دی جان اور چھوٹی بہن کے لیے وہی ان دونوں کا سہارا تھا۔۔۔۔۔ علی اور ملیحہ کے انتقال کے بعد باقی ان تینوں کے لیے کٹھن وقت کا آغاز شروع ہوا مگر بتول بیگم نے اس وقت بہت ہمت اور حوصلے سے کام لیا علی کی آنے والی پینشن جس سے وہ جیسے تیسے گزارا کر لیتی مگر دونوں بچوں کو پڑھانے کے لیے انہوں نے

گھر میں سلائی شروع کر دی، جس پر شروع میں جہانگیران سے کافی ناراض ہوا مگر اسے خود بھی اندازہ تھا اس کے بغیر ان لوگوں کا گزارا ناممکن ہے اس لیے اس نے اپنی پڑھائی کے ساتھ چھوٹی موٹی ٹیوشنز دینا شروع کر دی تاکہ اپنا خرچہ وہ خود اٹھا سکے

جہانگیر کے لاکھ خفا ہونے کے باوجود بتول بیگم اپنا زیور بیچ کر اس کا اچھے کالج میں ایڈمیشن کروایا کیونکہ یہ خود ان کے بیٹے کا بھی خواب تھا پڑھائی کے ساتھ ساتھ جہانگیر نے پارٹ ٹائم چھوٹی موٹی جابز کا سلسلہ جاری رکھا۔۔۔ اور آہستہ آہستہ گھر کی ساری ذمہ داری خود سنبھالی، جہانگیر کی سچ مچ خفا ہونے پر بتول بیگم کو سلائی چھوڑنا پڑی

علی کا خواب پورا کرتا ہوا اس نے خوب محنت سے پڑھائی کی اور اچھا پڑھ لکھ کر اس نے جس محکمے کا انتخاب کیا وہاں زیادہ ایمانداری نہیں پائی جاتی تھی مگر وہ ایک ایماندار افسر بنے گا یہ اس نے خود سے عہد کیا تھا۔۔۔ سی۔ ایس۔ ایس کا امتحان کامیاب کرنے کے بعد وہ اے۔ ایس۔ پی کی پوسٹ پر فائز ہوا اور چند مہینوں کے بعد بہترین کارکردگی پر پر موشن ملنے کی صورت 18 گریڈ میں سپر آئیڈنٹنٹ آف پولیس، ایس پی کے عہدے پر فائز ہوا اب حالات پہلے جیسے نہیں تھے اسے گورنمنٹ کی طرف سے سرکاری بنگلہ الاٹ کیا گیا تھا مگر اس نے پورش ایریے میں اپنا ذاتی بنگلہ بنوایا تھا جو بہت زیادہ عالیشان نہیں تھا مگر اس کے پچھلے مکان کے مقابلے میں کافی زیادہ اچھا تھا عینا کو بھی وہ آگے پڑھا رہا تھا۔۔۔ وہ بی ایس کی اسٹوڈنٹ تھی اور یونیورسٹی میں اس کا دوسرا سال تھا اب حالات ان کے پہلے

جیسے نہیں تھے مگر یہ سب کچھ جانگیر نے اپنی اسٹریگل سے حاصل کیا تھا، وہ سے بھی زیادہ حاصل کر سکتا تھا مگر وہ اپنی جوب سے ایماندار تھا

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے کانوں میں ہینڈ فرمی لگا کر ٹریٹ میل پرایکسر سائز کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ اپنے ویٹ کو لے کر وہ پچھلے چار سال سے بہت زیادہ کونشیر تھی جہاں اسے ذرا سا ویٹ بڑھتا ہوا محسوس وہ اس کا سارا فوکس اپنی ایکسر سائز اور ڈانٹ پر چلا جاتا

پیدائش کے وقت سے ہی وہ ایک صحت مند، گول مٹول اور خوبصورت بچی تھی۔۔۔ بچپن میں تو گول مٹول سا سراپہ کیوٹ ہی لگتا تھا، اوپر سے گھر میں ہر طرح کی آسائشات اور دنیا کی نعمتیں موجود ہونے کی وجہ سے اس نے کبھی اپنے اسٹریکچر پر دھیان نہیں دیا مگر جیسے جیسے بلوغت کے مراحل طے ہوئے تو اپنی دوستوں اور دبلی پتلی لڑکیوں کو دیکھ کر، اس کو بھی احساس ہوا اسے نارمل ویٹ ہونا چاہیے

کچھ وہ بچپن سے ہی ضدی تھی کچھ ماں باپ اور بھائی کے پیار نے اسے بگاڑا تھا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اچھا خاصہ بگاڑا تھا۔۔۔ طبیعت میں ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث اپنی بات پر ڈٹے رہنے کی وجہ سے

وہ اپنے آپ کو نارمل ویٹ میں لانے کی بجائے کافی حد تک اسمارٹ فگر کی مالک بنا چکی تھی۔۔۔ مگر کل یونیورسٹی کی ایک لڑکی کی بات پر

"آغول تمہارا ویٹ دوبارہ بڑھ رہا ہے"

وہ ایک دفعہ پھر اپنے ویٹ اور ڈانٹ کو لے کر محتاط ہو چکی تھی۔۔۔ زاہدہ لیمن جوس کا گلاس اس کے روم میں لے کر آئی تو آغول نے کانوں سے ہینڈ فری نکالا اپنے چھوٹے سے ٹاول سے چہرے اور گردن پر آیا ہوا پسینہ صاف کرتی ہوئی وہ صوفے پر آکر ریلیکس بیٹھی۔۔۔ زاہدہ اب معمول کی طرح اس کے کپڑے پریس کر رہی تھی آغول نے گلاس اٹھا کر منہ سے لگایا

"افف تم نے اس میں شوگر ڈالی ہے اسٹوڈنٹس کہاں ہوتا ہے تمہارا"

آغول نے ایک سپ لینی کے بعد زائدہ کو ناگواری سے گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا

www.urdu novelsmania.com

"میم جوس تو آپ ڈیلی ذرا سائیڈھا لیتی ہیں"

زاہدہ شرمندگی سے آغول کو دیکھتی ہوئی بولی

"ایکسر سائز کرنے کے بعد کون مٹھاس اپنے اندر انڈیلتا ہے بیوقوف"

آغول اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی اپنے جوگز اتارنے لگی

"آپ ناراض نہ ہو مجھے اندازہ نہیں تھا آپ نے ایکس سائز دوبارہ شروع کر دی ہے، میں آپ کے لیے دوبارہ جوس بنا دیتی ہوں"

زائدہ اپنی چھوٹی میم کا موڈ خراب دیکھ کر گویا ہوئی

"اندازہ نہیں تو پہلے آکر پوچھنا چاہیے ناب مسکینوں کی طرح میری شکل مت دیکھو، جلدی سے کپڑے آرٹن کرو یونیورسٹی کے لیے لیٹ ہو رہی ہوں میں"

آغول اس کو مور الزام ٹھہراتی ہوئی بگڑے ہوئے زاویوں کے ساتھ دیکھ کر بولی اب وہ اونچی بندھی ہوئی پونیٹیل کھول کر اپنا ہاتھ گاؤں لے کر شاوور لینے جانے لگی جبکہ زائدہ جلدی جلدی اس کے کپڑے آرٹن کرنے لگی

"تم ابھی تک میرے روم میں ہوں زائدہ گم کرو اپنی شکل جلدی"

شاوور لینے کے بعد جب وہ ہاتھ گاؤں میں واپس روم میں آئی زائدہ کو اپنے کمرے میں موجود دیکھ کر چڑتی ہوئی بولی

"جی یہ دوبارہ آپ کے لئے جوس بنا دیا ہے"

زائدہ ممنعتی ہوئی بولی اور کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ آغول سر جھٹک کر اپنے کپڑے اٹھا کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی

آج یونیورسٹی کے لیے وہ لیٹ ہو گئی تھی کیپری کے اوپر سلیولیس ٹاپ پہن کر و جلدی سے بالوں میں ہیر برش پھیرنے لگی جیکٹ پہننے کے بعد جوس پیکروہ مزید ٹائم ضائع کیے بنا اپنا ہینڈ بیگ گلاسز اور موبائل ہاتھ میں تھامے روم سے باہر نکل گئی

"کار کی چابی دو" آغول کار پورچ میں پہنچی جہاں ڈرائیور اس کا منتظر تھا وہ ڈرائیور کو دیکھتی ہوئی بولی

"پریم سر منصور نے سختی سے تلقین کی ہے کہ" آغول کی فرمائش سن کر ڈرائیور مودبانہ انداز میں بولنے ہی لگا

www.urdu novelsmania.com

"چابی دو"

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے دوبارہ غصے میں آنکھیں دکھاتی ڈرائیور کو بولی

دوماہ پہلے ہی اسے ڈرائیونگ کا شوق چڑھا تھا جس کی کلاس سز لے کر اس نے ڈرائیونگ سیکھی تھی۔۔۔ ابھی اسے ڈرائیونگ میں خاص مہارت حاصل نہیں ہوئی تھی اس لئے منصور ملک نے خاص طور پر

اسے اکیلے کارڈرائیو کرنے کو منع کیا تھا مگر گھر کا ہر ملازم فاطمہ اور آغول کے غصے سے ڈرتا اس لئے کوئی بھی ان کے آگے کچھ بولنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ ڈرائیو نے خاموشی سے چابی آغول کو ہاتھ میں تھمائی اور آغول کے لیے کار کا دروازہ کھولنے لگا

"مو"

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے کے بعد آغول نے ڈرائیو کو پیچھے ہٹنے کے لئے کہا اور کار اسٹارٹ کر کے گیٹ سے باہر نکل گئی

آج عینا کا بہت امپورٹنٹ لیچر تھا جو وہ کسی بھی صورت ہو مس نہیں کر سکتی تھی اس لئے جہاں گھر سے یونیورسٹی چھوڑنے کے لیے آگیا عینا کو یونیورسٹی چھوڑنے کے بعد یونیورسٹی میں پروفیسر ضیاء سے اسے ضروری کام تھا اس لئے کار پارکنگ ایریا میں کھڑی کر کے وہ ان سے ملنے چلا گیا۔۔۔ جب وہ واپس آ رہا تھا تب ایک کار اسے دور سے آتی دکھائی دی جو کہ اس کی کار سے ٹکرائی

"او گاڈس بے ہودہ انسان نے اپنی کھٹارہ یہاں کھڑی کر دی ہے"

آغول جو کہ پارکنگ ایریا میں اپنی کار پارک کر رہی تھی برابر میں کھڑی کار سے اس کی کار کی باڈی ٹچ ہوئی تو اپنی کار کا شیشہ نیچے کرتی ہوئی کھڑکی سے جھانک کر بولی۔۔۔ اس کی آواز اتنی بھی آستہ نہیں تھی جو جہانگیر سن نہیں پاتا وہ جو بھی کوئی لڑکی تھی ایک تو اس کی کار پر اچھا خاصا بڑا ڈینٹ مار چکی تھی اوپر سے اس کو بیہودہ اور اس کی کار کو کھٹارہ بھی بول رہی تھی

"کیا اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر کار چلا رہی ہیں آپ یا پھر بالکل ہی اندھی ہیں جو آپ کو اتنی بڑی کار نظر نہیں آرہی"

جہانگیر آغول کا فقرہ سننے کے بعد لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اس کی کار کے پاس آیا اور غصے میں بولا

"اوہیلو ذرہ تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرو، کار تم نے غلط پارک کی ہے اور بجو اس تم مجھ سے کر رہے ہو"

آغول کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ کر بولی جو اسے آندھی کہہ کر مخاطب کرنے کی گستاخی کر چکا تھا

"تمیز کی مجھ سے زیادہ تمہیں ضرورت ہے محترمہ نہ تمہیں ڈرائیونگ کی تمیز ہے، نہ ہی بات کرنے کی تمیز ہے۔۔۔ نہ ہی ڈرائیونگ کی تمیز ہے اور نہ ہی تمہاری شکل تمیز والی ہے"

جہانگیر اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا یہ وہی ریسٹورینٹ والی لڑکی تھی جسے اس نے ایک ہفتے پہلے اس نمونے کے ساتھ دیکھا تھا،،، وہ ایک مغرور اور بد مزاج لڑکی تھی جو کبھی بھی اپنی غلطی ایکسپٹ نہیں کرتی اس لئے جہانگیر بھی عزت اور شرافت بلائے طاق رکھتا ہوا آپ سے تم پر آکر بولا وہ ابھی بھی ناگوار نظریں اس کی ڈریسنگ پر ڈال کر اپنی کار کی طرف بڑھنے لگا

”ہاؤ ڈیریو تم ہو کون آخر میری شکل اور میری ڈریسنگ پر ریمارکس دینے والے،،، آج جا کر پہلے اپنی شکل آئینے میں دیکھنا“ آغول نے ہکا بکا منہ کھول کر پہلے اپنی ہی ذات پر اس بد تمیز انسان کا تبصرہ سنا پھر اس کے سامنے آتی ہوئی حساب بے باک کرتی ہوئی بولی۔۔۔ آخر کیا چیز تھا وہ صرف قد کاٹھ ہی تو اچھا تھا،، رنگ بے شک سیاں نہ ہو مگر صاف رنگ میں سا نولا ہٹ گھلتی ہوئی صاف محسوس ہو رہی تھی اور آغول کے نزدیک تو خوبصورتی کی علامت صرف گوار رنگ تھا۔۔۔ اگر اس شخص کی جگہ کسی اور شخص سے اس کی کار ٹکراتی تو لازمی وہ دوسرا شخص آغول کی شخصیت سے مرغوب ہو کر اتنی بد تمیزی ہرگز نہ کرتا جتنا اس کے سامنے کھڑا یہ بد تمیز انسان کر چکا تھا

”میں روز اپنی شکل آئینے میں دیکھتا ہوں اور خدا کا لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے مکمل انسان بنایا نہ صرف انسان بنایا بلکہ ایسا انسان بنایا جو سامنے والے کو اس کی غلطی کا احساس دلانے بلکہ انہیں انکی اوقات بھی یاد دلانے“ جہانگیر اپنے سامنے کھڑی اس منہ زور اور مغرور لڑکی کو دیکھتا ہوا

بولا اور نیچے پڑا ہوا پتھر اٹھا کر اس کی کار کے شیشے پر دے مارا۔۔۔ آغول ایک بار دوبارہ حیرت سے منہ کھولے اپنی زیر و میٹر کار کا شیشہ دیکھ رہی تھی جس کے شیشے پر اچھی خاصی بڑی دڑار پڑ چکی تھی

"تمہاری اس کار کی بجائے میں تمہارے چہرہ کا نقشہ بھی بگاڑ سکتا تھا اور اس کے لئے مجھے اس پتھر کی بھی ضرورت نہیں پڑتی اس لیے آئندہ کسی کے سامنے بک بک کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا کہ سامنے والا کتنا پانی میں ہے"

جہانگیر اس کے کھلے ہوئے منہ کو دیکھ کر بولا اور اپنی کار کی طرف بڑھ کر ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولنے لگا

"تم میرے باپ اور بھائی کو جانتے نہیں ہو"

آغول اس کو جاتا ہوا دیکھ کر تنک کر بولی

www.urdu novels mania.com

"تمہارا باپ اور بھائی مجھے جانتے جس دن وہ مجھے جان جائیں گے اس دن ان کا بھی منہ بھی حیرت سے ایسے ہی کھلا رہ جائے گا"

جہانگیر اس کو بولتا ہوا کار اسٹارٹ کر چکا تھا اور وہاں سے چلا گیا

"ہیلو سویٹی کون تھا یہ شخص جسے تم بات کر رہی تھی"

سیفی آغول کے پاس آکر اس سے پوچھنے لگا

"سیفی پلیز اس وقت میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی چلے جاؤ یہاں سے"

آغول کو اس وقت سیفی کی شکل بھی بری لگی جیسی وہ خراب موڈ کے ساتھ بولی

"موڈ کس بات پر خراب ہے یا تمہارا۔۔۔ یہاں میری طرف دیکھو میں ابھی تمہارا موڈ ٹھیک کر دیتا ہوں" سیفی آغول کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا جسے آغول نے زور سے جھٹکا

"میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے بغیر ٹچ کیے بات کیا کرو ایڈیٹ"

آغول غصے میں سیفی کو دیکھتی ہوئی بولی اور اسے چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ وہ اپنی عزت افزائی پر پیچ و تاب کھا کر رہ گیا

www.urdu novelsmania.com

سیفی اسکا یونیورسٹی فیلو تھا اور اس کا دعویٰ تھا کہ وہ آغول سے محبت کرتا ہے جس کا اظہار وہ وقفے وقفے سے کر کے آغول کو اپنی محبت کا یقین دلاتا تھا۔۔۔ آغول کی نظر میں سیفی کی محبت کوئی خاص ویلیو نہیں رکھتی تھی۔۔۔ اسے معلوم تھا کہ وہ خوبصورت ہے اسکول کالج یونیورسٹی کے علاوہ اس کے سرکل میں موجود لڑکوں نے بھی اس کو اسی طرح ان کی محبت کا یقین دلایا تھا اس لیے دوسرے لڑکوں کی طرح وہ سیفی کو بھی زیادہ سیریس نہیں لیتی تھی۔۔۔ البتہ دوسرے لڑکوں کو زیادہ فرینک

نہیں تھی مگر سیفی سے اس کی دوست یونیورسٹی فیلو کی وجہ سے ہو گئی تھی وہ اکثر سیفی کے ساتھ وہ یونیورسٹی کہ باہر ہوٹلنگ کرتی ہوئی یا پھر گھومتی پھرتی ہوئی نظر آتی

"ایکسیکوزمی میم" ساری کلاس ختم ہو چکی تھی عینا یونیورسٹی کے پوائنٹ کے انتظار میں کھڑی تھی جب اسے اپنی پشت سے آواز سنائی دی عینا نے مڑ کر دیکھا وہی لڑکا ہاتھوں میں فلاور بکے لئے کھڑا تھا

"ان پھولوں کو دینے کا کیا مقصد ہے آپ کا، آخر کیوں آپ یہ مجھے ہفتے بعد لا کر دے جاتے ہیں" اس لڑکے نے عینا کی طرف پھول بڑھائے تو عینا بغیر ہاتھ بڑھائے اسے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے فلاورز میں آپ کو نہیں دیتا بلکہ سر روحان بھجواتے ہیں" وہ لڑکا عینا کو دیکھتا ہوا بتانے لگا تو عینا حیرت سے اسے دیکھنے لگی اب بھلا یہ روحان کون تھا اسے کیا معلوم

"اور آپ کے سر روحان یہ فلاورز مجھے کیوں بھجواتے ہیں" عینا کنفیوز ہوئی ہوئی اس لڑکے سے سوال پوچھنے لگی

"جی اس کا تو مجھے علم نہیں یہ تو وہی بہتر جانتے ہوں گے،، کہ یہ فلور وہ آپ کو کیوں بھجواتے ہیں،، میں تو ان کا ڈرائیور ہوں ان کے کہنے پر آپ کو یہ بجے دے جاتا ہوں"

اس لڑکے نے بولتے ہوئے ایک دفعہ پھر عینا کی طرف وہ فلاورز کا بجے بڑھایا

"کیا وہ خود اس قابل نہیں ہے جو یہ بجے آپ کے ہاتھ بھیج دیتے ہیں ان سے کہہ دیجئے گا مجھے ان کے دیئے گئے فلورز نہیں چاہیے اور آئندہ مجھے فلاورز بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے"

عینا اب کی بار تھوڑا سخت لہجے میں کہتی ہوئی پوائنٹ کے اندر بیٹھ گئی

"نہ جانے کون تھا یہ روحان اور کیا چاہتا تھا اگر بھائی کو ذرا سے بھی شک ہو جائے تو نہ جانے ان کا کیا ری ایکشن ہوگا اچھا ہی ہوا جو آج منہ پر منع کر دیا"

عینا پوائنٹ میں بیٹھتی ہوئی دل ہی دل میں اپنے آپ کو مخاطب کرتی ہوئی بولی

جاری ہے

Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#4

"ضروری ہے اکرام بھائی کی شادی میں جانا۔۔۔ کتنی ٹھنڈ ہے آج اور صبح آپ کو زکام بھی ہو رہا تھا چھوڑیں نہ کیمنسل کریں وہاں جانے کا پروگرام"

عینا دی جان کے کمرے میں آکر انہیں باریزے کے آف وائٹ کمر کے چکن کے سوٹ میں تیار دیکھتی ہوئی بولی

"ارے کیوں کیمنسل کرو پروگرام، کتنی محبت سے اکرام کی اماں بلا کر گئی تھی،، آخر کو پرانے محلے میں ہمارے ساتھ رہے ہیں اتنے سالوں کا ساتھ ہے۔۔۔ جب سے جانا نگر نے یہاں پر بنگلہ لیا ہے کوئی آس پڑوس ملتا ہی نہیں اور یہ بھی خوب کسی تم نے، اگر سردی ہو یا طبیعت خراب ہو تو کونسا دنیا کے کام رک جاتے ہیں۔۔۔ اصولاً تو تمہیں بھی چلنا چاہیے میرے اور جانا نگر کے ساتھ"

دی جان عینا کو دیکھتی ہوئی بولیں۔۔۔ تین دن پہلے ہی ان کے پرانے محلے سے شادی کا انویٹیشن آیا تھا جس میں دی جان جانے کے لیے کافی پر جوش دکھائی دے رہی تھیں جانا نگر ان دنوں کافی مصروف تھا مگر دی جان کی خوشی اور تیاری دیکھ کر اس نے اپنی مصروفیت میں سے ٹائم نکالا تھا

"دی جان میں کیسے جاسکتی ہوں بھلا سمسٹر اسٹارٹ ہونے والے ہیں میرے،، پپرز کی تیاری کرنی ہے مجھے"

عینا دی جان کیلئے کشمیری شال نکال کر انہیں تھماتی ہوئی اپنی مجبوری بتانے لگی

"بچے یہ تو تمہارا بچپن کا رونا ہے، تم پڑھائی کی جان چھوڑو تو پھر زتمہاری جان چھوڑیں۔۔۔ کہیں آو گی جاو گی تو ہی لوگوں کو معلوم ہوگا کہ دی جان کی اتنی خوبصورت سی پوتی بھی ہے"

دی جان کی بات سن کر عینا کو ہنسی آئی کیونکہ اب دی جان کا فیورٹ ٹاپک اسٹارٹ ہونے والا تھا

"یہ غلط ہے دی جان آپ نے بھائی کو تو خوب پڑھایا لکھایا ہے میری باری میں آپ کو فوراً میری شادی یاد آ جاتی ہے۔۔۔ میں یہاں سے تب تک نہیں جانے والی جب تک بھائی میرے لئے ایک عدد پیاری سی بھابھی نہیں لے آتے"

عینا دی جان کو دیکھتی ہوئی بولی ویسے ہی کمرے کا دروازہ کھلا

"یہ تو پوں کا رخ میری طرف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں سنگل بندہ ہی اپنی لائف میں خوش اور مطمئن ہوں"

جہانگیر جو کہ دی جان کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا عینا کی بات سن کر فوراً اس کو دیکھتا ہوا بولا

"تم دونوں بہن بھائی تو بالکل ہی دیوانہ ہو گئے ہو جو ایسی بات کر رہے ہو کان کھول کر سن لو اسی سال تم دونوں کی شادی کرواؤں گی بلکہ جہانگیر کے لئے تو آج کی تقریب میں کوئی لڑکی نظر آ جائے کل ہی رشتہ لے کر جاؤں گی"

دی جان ان دونوں کی طرف دیکھ کر دھمکاتی ہوئی بولی اور اپنا پلان بتانے لگی جس پر جمانگیر دی جان کو حیرت سے دیکھنے لگا جبکہ عینا جمانگیر کی حیرت زدہ شکل لے کر مسکرا نے لگی

"تو اکرام کی شادی میں آپ کے جانے کی اصل وجہ یہ تھی دی جان یعنی حد ہو گئی" جمانگیر افسوس سے نفی میں سر ہلاتا ہوا دی جان کو دیکھ کر بولا

"ارے حد کس بات کی ہو گئی ہے کوئی انوکھا کام ہے شادی،، سبھی کرتے ہیں دیکھنا تمہارے لئے ایسی خوبصورت لڑکی ڈھونڈو گی کے سب دیکھتے رہ جائیں گے" دی جان اپنے پیارے سے پوتے کو دیکھتی ہی بولی جو آج کے تیز دور میں بھی دوسرے لڑکوں کی طرح ہر لڑکی کے پیچھے بھاگنے والا نہیں تھا

"آجکل خوبصورت لڑکیوں کی ڈیمانڈ اور داغ بہت اونچے ہیں دی جان" جمانگیر دی جان سے بولا ساتھ ہی اسے وہی بد تمیز اور مغرور لڑکی یاد آئی جو اسے آئینے میں شکل دیکھنے کا مشورہ دے رہی تھی یہ نہیں تھا کہ جمانگیر کو کسی قسم کا احساس کمتری تھا مگر اس سے پہلے کبھی کسی لڑکی نے اس سے اس طرح بد تمیزی نہیں کی تھی اگر دوبارہ کبھی اس لڑکی سے جمانگیر کا سامنا ہوتا تو جمانگیر نے اسے مزہ ضرور چکھانا تھا یہ اس نے سوچ رکھا تھا کیونکہ اپنے ناپسندیدہ لوگوں کو نہ وہ بھولتا تھا نہ چھوڑتا تھا

"تو عینا کا بھائی کونسا کم ہے لڑکیاں سارے جہاں میں ڈھونڈتی پھرے گی تو انہیں میرے بھائی جتنا ہینڈسم کوئی دوسرا نہیں ملے گا"

عینا جانگیر کے سامنے آکر تفکر سے بولی جس پر جانگیر مسکرا نے لگا

"بے فکر ہو تمہارا بھائی بھی تمہارے لیے بہت ہینڈسم سال لڑکا ڈھونڈے گا"

جانگیر عینا کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتا ہوا بولا تو عینا جھینپ گئی

"اوہو بھائی کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ بھی"

وہ اپنی جھینپ مٹاتی ہوئی بولی تو جانگیر مسکرا نے لگا

"چلیں دی جان واپسی جلدی کرنی ہوگی۔۔۔ عینا دروازہ اچھی طرح لاک کر لینا"

جانگیر ان دونوں کو بولتا ہوا کمرے سے نکل گیا

وہ بڑے انہماک سے نوٹس میں سر دیے ہوئے پڑھائی میں مصروف تھی تب ڈور بیل بجی، اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا ساڑھے گیارہ بج رہے تھے عینا نے پاس رکھی ہوئی گرم شال اٹھا کر خود کو لپیٹا اور

دی جان کی آمد کے خیال سے دروازہ کھولنے چلی گئی۔ جب لاونچ میں پہنچی تو اچانک لائٹ چلی گئی سامنے ہی ڈائینگ ٹیبل سے کینڈل اٹھا کر اسے جلاتی ہوئی دروازے تک پہنچی تاکہ دی جان کے لئے دروازہ کھولنے کے بعد جزیٹر آن کر سکے

جیسے ہی باہر کا دروازہ کھولا تو ہوا کا سرد جھونکا اس کے جسم سے ٹکرایا جس سے بے ساختہ عینا نے جھرجھری لی،، ہوا کے زور سے موم بتی بجھ چکی تھی جس کی وجہ سے عینا آنے والے کو نہیں دیکھ سکی

"کون"

وہ اندھیرے میں اپنے سامنے کھڑے شخص کو پہچان نہیں پائی تھی اس لئے آنے والے سے پوچھنے لگی

"روحان"

www.urdu novelsmania.com

آنے والے نے اپنا نام بتانے کے ساتھ ہی لائٹر جلایا آگ کا شعلہ نکلنے کے ساتھ ہی سامنے کھڑے شخص کا چہرہ اسے نظر آیا،، نام سن کر وہ بری طرح چونکی تھی اور اب روحان کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ بے یقینی سے دو قدم پیچھے ہٹی روحان گھر کے اندر داخل ہوا اور باہر کا دروازہ بند کیا۔۔۔ اب وہ لائٹر کی مدد سے عینا کے ہاتھ میں موجود کینڈل جلا رہا تھا،، عینا ہاتھ میں کینڈل لیے سانس روکے اپنے سامنے

کھڑے شخص کو کینڈل کی روشنی میں دیکھنے لگی جو کہ خود بھی عینا کا چہرہ بہت فرصت سے دیکھنے میں مصروف تھا یہ وہی روحان تھا جو اسے پھول بھیجتا تھا

جہانگیر دی جان کو لے کر بینکیوٹ میں پہنچا آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد وہاں رونما ہوئے واقعے سے لوگوں میں عجیب ہلچل مچ گئی

"سب خیریت ہے کیا ہوا ہے باہر"

جہانگیر لوگوں کی باتیں سن کر باہر جانے کا ارادہ کر رہا تھا راستے میں اکرام کا چھوٹا بھائی نظر آیا جو اس وقت باہر سے آ رہا تھا جہانگیر اس سے پوچھنے لگا

"جہانگیر بھائی دس منٹ پہلے بڑی سی گاڑی یہاں سڑک سے گزری تھی گاڑی کے اندر موجود شخص کوئی بڑا سا سوٹ کیس پھینک کر گیا ہے یا معلوم نہیں شاید اس سے غلطی سے گر گیا ہو۔۔۔ اب لوگ اس سوٹ کیس کو دیکھ کر پریشان ہے نہ جانے اس میں کیا ہے"

اکرام کا بھائی جہانگیر کو دیکھ کر تفصیل سے بتانے لگا

جہانگیر وہاں پہنچا تو لوگوں کا رش لگا ہوا تھا اور سڑک کے نیچو نیچ ایک بلیک کلمر کا بڑا سا سوٹ کیس پڑا ہوا تھا لوگ سوٹ کیس کے قریب جانے کی ہمت نہیں کر رہے تھے کہ اندر کہیں کوئی پھٹنے والا مواد نہ ہو

"سب پیچھے ہٹو،، خالی کرو جگہ کو"

جہانگیر زوردار آوازیں بولتا ہوا اپنی پاکٹ سے موبائل نکال کر انسپکٹر شکیل کو کال ملانے لگا اب وہ بیگ کے قریب جا کر اس کا چاروں طرف سے جائزہ لینے لگا۔ اس نے بیگ کی زپ کے پاس گیلی سطح کو انگلی سے چھوا اور ناک کے پاس لے جا کر اسمیل کرنے لگا اندر کوئی زہریلا پھٹنے والا مواد نہیں تھا یہ خون کی اسمیل تھی بہت ممکن تھا کہ اندر کوئی دل دہلانے والی چیز موجود ہوں مگر اس محکمے میں آ کر دل خود بخود سخت اور مضبوط ہو جایا کرتے ہیں

"سنائی نہیں دے رہا تم لوگوں کو خالی کرو روڈ"

جہانگیر پھر بلند آوازیں چیخا تھا کیونکہ اس کے بیگ کے قریب آنے سے لوگ بھی ہمت کرتے ہوئے قریب آ رہے تھے ساتھ ہی پولیس کی وین بھی وہاں پر پہنچ چکی تھی جس میں سے پولیس نکل کر لوگوں کو پیچھے ہٹانے لگے

انسپکٹر شکیل جہانگیر کے پاس پہنچا اور خود بھی بیگ کا معائنہ کرتا ہوا ربر کے گلفز پاکٹ سے نکالنے

لگا

"گلفز مجھے دو"

جہانگیر کے بولنے پر انسپکٹر شکیل نے گلفز اس کی طرف بڑھائے وہ گلفز ہاتھ میں پہن کر سوٹ کیس کے پاس بیٹھا اور زپ کھولنے لگا۔۔۔ زپ کھولنے کے بعد جیسے ہی سوٹ کیس کھلا تو اندر سے آتی بدبو کی وجہ سے ان دونوں کو اپنی ناک پر ہاتھ رکھنا پڑا مگر اندر موجود لڑکی کی لاش دیکھ کر ان دونوں کی نظریں بھی جھک گئی

"اس سے پہلے میڈیا کی ٹیم آئے اور رش بڑھے،، باڈی کو اچھی طرح کور کر وپوسٹ مارٹم کے لیے باڈی کو ہاسپٹیل پہنچانے کا انتظام کرو"

جہانگیر کی ہدایت پر شکیل "یس سر" کہتا ہوا اٹھا

جہانگیر نے ایک نظر دوبارہ اس لڑکی کی لاش پر ڈالی جسے معلوم نہیں بری طرح زیادتی کا نشانہ بنا کر مارا گیا تھا یا پھر کسی دشمنی کے طور پر اسے مارنے سے پہلے اذیت دی گئی تھی۔۔۔ اس کے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے کپڑے اور جسم پر موجود رسی اور تاروں سے باندھنے کے نشان موجود تھے۔۔۔ اس کے جسم کو جگہ جگہ سے جلایا اور کاٹا گیا تھا۔۔۔ اس کے جسم پر موجود نشان لڑکی کے ساتھ ہونے والے ظلم و ستم کی دردناک کہانی اپنے منہ سے بیان کر رہے تھے مگر جس چیز پر جہانگیر دوبارہ اس لڑکی کی لاش کو دیکھنے پر مجبور ہوا تھا وہ اس لڑکی ہی کمر پر موجود ڈیوٹو تھا جو ((k کی صورت اس کی کمر پر چسپاں تھا

ایک ماہ پہلے ہونے والے یونیورسٹی کے فکشن میں بطور گیسٹ منصور ملک کو بلایا گیا تھا مگر مصروفیت کے باعث منصور ملک کی بجائے یونیورسٹی میں روحان منصور نے شرکت کی تھی اسی فکشن میں عینا نے اسٹیج پر اسپچ بھی کی تھی۔۔۔ عینا کو یاد آیا یہ وہی روحان منصور تھا،،، تو کیا یہ اسے بکے بھیجتا تھا۔۔۔ عینا کا دماغ اس کی طرف کیوں نہیں گیا وہ کینڈل ہاتھ میں لیے روحان کو دیکھتی ہوئی سوچنے لگی

"یہاں کیوں آئے ہیں آپ"

عینا اس کو دیکھ کر پوچھنے لگی،،، اسے اپنے سامنے دیکھ کر عینا کو عجیب گھبراہٹ ہو رہی تھی

"کل آپ نے فلاورس لینے سے انکار کر دیا تو سوچا آج خود آپ کے سامنے آکر آپ سے وجہ پوچھ لو اور اچھا ہے آپ مجھے دیکھ لیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ میں فلور دینے کے قابل ہو بھی کے نہیں"

روحان کینڈل کی روشنی میں اس کا چہرہ دیکھتا ہوا بولا جس چہرے کو ایک دفعہ دیکھنے کے بعد ہر روز وہ اسے خیالوں میں سوچتا رہتا آج وہ اس چہرے کو پہلی بار بے حد قریب سے دیکھ رہا تھا

"آپ فلاورز کیوں بھیجتے ہیں مجھے"

عینا ڈرتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی وہ جانتی تھی "اس قابل" والی بات وہ طنزیہ کہہ رہا ہے اس کے ڈرائیور نے اسے عینا کی ہوئی بات بتائی ہوگی۔۔۔ مگر سچ تو یہ تھا کہ سامنے کھڑا ہوا وہ ہینڈسم سائبندہ ہر لحاظ سے قابل تھا۔۔۔ عینا چور نظروں سے اسے دیکھنے لگی اور پھر اپنی نظریں جھکا گئی

"اچھی لگی تھیں آپ مجھے تو سوچا رو برویہ بات بتانے سے پہلے پھولوں کا سہارہ لے لیا جائے۔۔۔ سنا ہے پھول بھی حالِ دل بیان کر دیتے ہیں تو سوچا شاید آپ بھی میرے دل کی بات پھولوں کے ذریعے سمجھ جائیں"

روحان دلچسپی سے اس کے چہرے پر نظر ٹکائے بول رہا تھا جبکہ عینا اسے حیرت سے دیکھنے لگی کوئی بھلا پہلی ملاقات میں یوں لڑکی سے اپنا حال دل بیان کرتا ہے

"میرے علاوہ اور کتنی لڑکیوں کو اس طرح کبکے بھیجا کر حالِ دل بیان کر چکے ہیں آپ"

عینا کو اپنے اوپر اس کی جمی ہوئی نظر صاف محسوس ہو رہی تھی، اتنا امیر اور ہینڈم شخص یقیناً وہ اس سے فلرٹ کر رہا ہوگا تھا۔۔۔ جبھی عینا روحان کو دیکھتی ہوئی سنجیدگی سے پوچھنے لگی مگر عینا کی بات سن کر روحان نے جاندار قہقہہ لگایا

"اطمینان رکھیے،، آپ خاتونِ اوّل ہیں مس عینا، جسے دیکھ کر میرے دل میں آپ کو پھول بھیجنے کی خواہش جاگی۔۔۔ اگر آپ یہ سوچ رہی ہیں کہ میں آپ سے فلرٹ کر رہا ہوں تو میری لائف کافی بڑی ہے ان خرافات میں پڑھ کر میں وقت ضائع کرنے والا انسان نہیں ہوں بلکہ ہر بات کو سیدھے اور آسان لفظوں میں بیان کرنا میری عادت ہے۔۔۔ آپ مجھے اچھی لگی تو میرا دل چاہا آپ کو اپنے دل کی بات سے آگاہ کروا کر میں بھی آپ کو اچھا لگا تو آپ مجھ سے موبائل پر بات کر سکتی ہیں،، میں آپ کی کال کا ویٹ کروں گا"

روحان کے بولتے ہی اچانک لائٹ آگئی اور کمرہ ایک دم روشن ہوا روحان نے پھونک مار کر کینڈل بجھائی اور عینا کے ہاتھ سے لے کر اسے سائڈ میں رکھی چھوٹی سی میز پر رکھ دی۔۔۔ اب وہ اپنی پاکٹ سے ایک کارڈ نکال کر عینا کی طرف بڑھانے لگا

"اور اگر میں نے آپ کو کال نہیں کی تو"

عینا نے ایک نظر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر ڈالی پھر وہ اس کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔ عینا کی بات سن کر روحان کے چہرے پر دوبارہ مسکراہٹ رہینگئی

"تو پھر میں دوبارہ آپ سے ملنے آپ کے گھر پر آؤں گا،، مگر اگلی بار یہ اطمینان کروانے کے بعد کے آپ کی فیملی بھی گھر پر ہی موجود ہو"

روحان اس کا نازک ہاتھ تھام کر اسے کارڈ پکڑاتا ہوا مسکرا کر بولا جس پر عینا اسے گھورنے لگی

"مطلب آپ ڈر رہے ہیں یا بلیک میل کر رہے ہیں مجھے"
عینا کو اس پر غصہ آیا تھا جس کی پروا کرتے ہوئے روحان اپنی مسکراہٹ چھپا گیا

"نہ میں آپ کو ڈرا رہا ہوں اور نہ ہی بلیک میل کر رہا ہوں۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے آپ مجھے کال کریں گیں"
روحان کے لہجے میں یقین تھا جسے دیکھ کر عینا کو حیرت ہوئی وہ جانے کے لیے مڑا اور دروازے پر پہنچ کر پلٹ کر دوبارہ عینا کو دیکھنے لگا

"عینا میں وقت گزاری کرنے والا انسان نہیں ہوں اپنے جذباتوں میں کھرا ہوں، میں شدت سے آپ کی کال کا انتظار کروں گا"
روحان ایک نظر عینا کو دیکھتا ہوا بولا اور دروازے سے باہر نکل گیا عینا گھر کا دروازہ بند کرنے کے بعد اپنے ہاتھ میں موجود کارڈ دیکھ رہی تھی جو اسے روحان پکڑا کر گیا تھا

جاری ہے



Dilumilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#5

"تمہیں معلوم ہے نہ یہاں پر غلطی کرنے کی گنجائش نہیں ہے مگر تم نے غلطی نہیں بے وقوفی کی ہے،، اب تم اپنی بے وقوفی کی سزا بھگدنے کے لئے تیار ہو جاؤ"

بلیک کینگ صوفے پر برجمان اپنے قدموں میں بیٹھے حامد کو دیکھتا ہوا بولا جو روم کی لاش کو ٹھکانے لگانے جا رہا تھا مگر بے احتیاطی کی وجہ سے اس سے بیگ جس میں روم کی لاش موجود تھی سڑک پر ہی گر گیا

"معاف کر دیں سر میں آپ کا وفادار ہوں یہ میری پہلی غلطی ہے،، آئندہ سے آگے کچھ غلط نہیں ہوگا"

حامد بلیک کینگ کے قدموں میں بیٹھا گڑ گڑانے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہاں پر غلطی کی صورت میں مختلف اسٹرانگر لگائی جاتی۔۔۔ یا تو الیکٹرک شاخس دیے جاتے یا جنگلی کتوں کے بیچ،، جسم پر خون مل کر زنجیروں سے باندھ دیا جاتا یا پھر سرنج کے ذریعے آدمی کو انجیکٹ کیا جاتا جس سے اس کا آدھا دھڑ مفلوج ہو جائے

ایسے ہی رومانے بھی غلطی کی تھی اسے گڑیا کی طرح سجا سنوار کر بلیک کینگ کے حکم پر اس کے خاص مہمان کے پاس بھیجا گیا تھا تاکہ وہ اپنے حسن سے بلیک کینگ کے مہمان کا دل خوش کر دے مگر اس نے فروٹ باسکٹ میں موجود فروٹ ٹائف سے نہ صرف بلیک کینگ کے مہمان کو زخمی کیا تھا بلکہ وہاں سے بھاگنے کی بھی کوشش کی تھی۔۔۔ پکڑے جانے کی صورت میں اس کے جسم کے نازک حصوں کو سگریٹ سے جلایا گیا تھا اور زیادتی کا نشانہ بنانے کے بعد بے رحمانہ طریقے سے اس کو مارا گیا تھا

"تمہیں معلوم ہے حادثہ ہماری اس چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے میں کتنی مشکل میں پھنس سکتا ہوں۔۔۔ اگر پولیس یا میڈیا ذرا بھی چونکا ہو گئی تو کتنی مشکل پیدا ہوگی میرے لئے۔۔۔ اب اگر میں نے تمہیں معاف کر دیا تو ہر کوئی غلطی کرنے کے بعد مجھ سے معافی مانگے گا اور بلیک کینگ نے تو اپنے باپ کو بھی معاف نہیں کیا تھا۔۔۔ دنیا میں ابھی تک کوئی ایسی ہستی پیدا نہیں ہوئی جس پر بلیک کینگ کو رحم آجائے"

بلیک کینگ نے بولتے ہوئے اپنے جوتے سے حادثہ کے منہ پر لات رسید کی

"جنید اسے یہاں سے لے جاؤ الیکٹرک شاکس یقیناً اس کے سوتے ہوئے دماغ بیدار کرنے کے لیے کافی ہے"

بلیک کینگ نے اپنے خاص بندے کو کہا تھا جو حادثہ کو کھیتتا ہوا وہاں سے لے گیا

اسے آج بھی وہ دن یاد تھا جب وہ فہیم اور نجمہ کا قتل کرنے کے بعد اس مال گاڑی میں فرار ہو گیا تھا جس میں مویشیوں کو سند پہنچایا جا رہا تھا۔۔۔

چائے کے ہوٹل پر کام کرتے ہوئے اس کی فیصل زیری سے ملاقات ہوئی، جس کا منشیات کا کاروبار تھا۔۔۔ فیصل زیری اسے اپنے ساتھ لے آیا تھا۔۔۔ کاشف کی بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ ساتھ وہ فیصل زیری کا راسٹ ہینڈ بن گیا اور جب فیصل زیری اس پر مکمل اعتماد کرنے لگ گیا تب کاشف اس کے لیے وہ سانپ ثابت ہوا جو دودھ پلانے کے باوجود ڈس لیتا ہے

ایسے ہی کاشف نے فیصل زیری کا پتہ ہمیشہ کے لیے صاف کر دیا اور چند سالوں پہلے جو کہ فیصل زیری کا خاص بندہ تھا اب وہ بلیک کینگ کے نام سے جانا جاتا۔۔۔ جب منشیات کے کاروبار میں اسکے کونٹیکٹ بڑھے تو اس نے لڑکیوں کا کاروبار بھی شروع کر دیا۔۔۔ 45 سال کی عمر میں وہ فیصل زیری سے زیادہ تجربہ کار اور مالدار ہو گیا تھا۔۔۔ دنیا کے سامنے اس کی شناخت کاشف زیری تھی جو کہ شکل کا بے انتہا بد صورت ہونے کے باوجود نہایت شریف اور عزت دار بزنس مین تھا۔۔۔ اس کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا۔۔۔ وہ ایک ہوٹل کا مالک تھا مگر کوئی یہ نہیں جانتا تھا وہ کالی شکل کے ساتھ ساتھ کالے دل اور کردار کا بھی مالک تھا جس کے اعمال کے ساتھ ساتھ کام دھندے بھی کالے تھے

"نمر آپ نے بلایا تھا"

سلوٹ مارکر انسپیکٹر شکیل جہانگیر سے پوچھنے لگا

"ہاں بیٹھو"

جہانگیر نے اپنے سامنے میز پر رکھی ہوئی فائل بند کرتے ہوئے اسے کرسی کی طرف اشارہ کیا

"ربانی کے کیس کا کیا بنا"

جہانگیر چمیر سے ٹیک لگا کر شکیل سے پوچھنے لگا

"نمر، اشرف اور اس کا بھائی کسی طرح نہیں مان رہے ہیں وہ کہہ رہے ہیں زمین پر انہوں نے قبضہ

نہیں کیا ربانی کو پیسے دے کر زمین خریدی گئی ہے"

انسپیکٹر شکیل گلا کھنگارتا ہوا جہانگیر کو رپورٹ دینے لگا

"اور ثبوت کے طور پر کسی قسم کے پیمبر زائشرف یا اس کے بھائی کے پاس موجود نہیں ہیں"

جہانگیر کی بات سن کر انسپکٹر شکیل ایک پل کے لئے خاموش ہوا پھر بولا

"سمر، اشرف اور اس کے بھائی کے تعلقات اوپر تک ہیں پولیس کی انویسٹمنٹ سے بات آگے تک جائے گی اگر آپ برا نہ مانے تو بیچ کی راہ نکال لیتے ہیں میرا مطلب ہے۔۔۔"

انسپکٹر شکیل جھجھکتا ہوا بولا تو جہانگیر نے ٹیبل پر ہاتھ مارا

"شٹ اپ شکیل، کیا مطلب ہے بیچ کی راہ نکالنے سے، ہمیں یہاں انصاف کے لیے بٹھایا گیا ہے بیچ کی راہیں نکالنے کے لئے نہیں یا پھر لے دے کر معاملہ دبا لینا یہ سب میرے ہوتے ہوئے یہاں نہیں چلے گا، جب تک آس علاقے کا ایس پی میں ہوں، اس علاقے میں کچھ ناجائز نہیں ہوگا۔۔۔"

اشرف اور اس کے بھائی کے تعلقات جتنے بھی اونچے ہو ان کی میرے علاقے میں دادا گیری نہیں چلے گی۔۔۔ ان دونوں بھائیوں کو اچھی طرح اپنی زبان میں سمجھا دینا اور اگر اب اگر دونوں بھائیوں نے ربانی یا پھر اس کی فیملی میں سے کسی بھی فرد کو تنگ کیا تو ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا یہ بھی ان دونوں کو بتا دینا"

جہانگیر شکیل کو دیکھتا ہوا بولا جس پر انسپکٹر شکیل جی سر کہتا ہوا خاموش ہو گیا

"تین دن پہلے جس لڑکی کی لاش سوٹ کیس سے برآمد ہوئی تھی اس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کہاں ہے"

جہانگیر اب دوسرے کیس کے بارے میں انسپکٹر شکیل سے پوچھنے لگا

"جی سر یہ آدھے گھنٹے پہلے ہی رپورٹ آئی ہے" انسپکٹر شکیل پاکٹ سے لفافہ نکال کر جہانگیر کی طرف بڑھاتا ہوا بولا

"کچھ انفارمیشن حاصل ہوئی لڑکی کے بارے میں، کون تھی کہاں رہتی تھی"

جہانگیر لفافہ چاک کر کے رپورٹ دیکھتا ہوا شکیل سے پوچھنے لگا

"رومانا تھا اس لڑکی کا عمر انیس سال،، مڈل کلاس فیملی سے تعلق تھا دس دن پہلی کالج سے اچانک غائب ہو گئی تھی تو اس کے والدین نے قریبی تھانے میں گمشدگی کی رپورٹ درج کروائی تھی مگر اس کے بعد لڑکی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا"

انسپکٹر شکیل لڑکی کے بارے میں تفصیلات جہانگیر کو بتانے لگا

"ڈاکٹر ز کے مطابق اس کو مارنے سے پہلے اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہے لڑکی کے جسم پر موجود زخم دیکھ کر لگتا ہے یہ کسی نارمل انسان کا کام نہیں ہے مگر حیرت کی بات یہ بھی ہے کہ یہ کوئی ایک انسان نہیں"

انسپکٹر شکیل مزید تفصیلات بتاتا ہوں جہانگیر سے بولا

"ایک سے زائد افراد اس کام میں ملوث ہیں مجھے لگتا ہے کوئی نیا گروپ یا گینگ کا کام ہے،،، پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق زیادتی کرنے کے بعد اس کو ٹارچر کیا گیا ہے،، ہاتھ کی نسیں کاٹنے کی وجہ سے شدید خون بہا ہے جس کی صورت اس کی موت ہوئی ہے مگر جو ٹیٹو اس کی کمر پر موجود تھا وہ 9 دن پرانا ہے۔۔۔ یعنی کڈ نیپ کرنے کی ایک دن بعد اس کو یہ ٹیگ دیا گیا تھا۔۔۔ شکل تمہیں وہ لڑکا یاد ہے جو ایک ماہ پہلے،،، نو سال کے بچے کو اغوا کرتے ہوئے پولیس کے تہے چڑھ گیا تھا"

جہانگیر رپورٹ کو دوبارہ لفافے میں ڈالتا ہوا شکل سے پوچھنے لگا

"جی سر آصف نام تھا اسکا میرے ہاتھوں بڑی درگت بنی تھی اس کی،، مگر اس کو زمانت پر رہا کروا دیا گیا تھا۔۔۔ اس کا اس لڑکی سے کیا تعلق"

شکیل کنفیوز ہو کر جہانگیر سے پوچھنے لگا

"کیا تمہیں آصف کی کمر پر وہ ٹیٹو یاد نہیں۔۔۔ وہ بھی سیم ویسا ہی تھا جیسے روما کی کمر پر بنایا گیا تھا"

جہانگیر کے بولنے پر انسپیکٹر شکل کچھ یاد کرتا ہوا چونکا

"یا خدا،،، میرا دماغ اس طرف کیوں نہیں گیا آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں"

انسپیکٹر شکل حیرت زدہ ہو کر بولا

"شکیل مجھے لگ رہا ہے یہ کوئی چھوٹا موٹا گروپ نہیں ہے یہ کوئی پیشہ ور لوگ ہیں۔۔۔ آصف سے شاید کچھ معلومات مل جائے، اسے فوراً حراست میں لو اور دوسرا مجھے روما کے پیرنٹس سے ملنا ہے کچھ پوچھ گچھ کرنی ہے" جہانگیر کے بولنے پر شکیل چمیر سے اٹھا

"سر، آصف کے بارے میں مکمل چھان بین کر کے کل تک ساری انفارمیشن منکواتا ہوا اور روما کے پیرنٹس تک آپ کا پیغام پہنچا دیتا ہوں"

انسپیکٹر شکیل جہانگیر کو بولتا ہوا اس کے کمرے سے نکل گیا

"اور موٹو کیسی ہو"

آغول صوفے پر بیٹھی ہوئی اپنے سیل فون میں بڑی تھی تب روحان اس کے بالوں کو بگاڑتا ہوا صوفے پر اس کے برابر میں آکر بیٹھا

"کتنی بار میں نے منع کیا ہے بھائی فضول ناموں سے مجھے نہیں پکارا کریں"

آغول روحان سے ناراض ہوتی ہوئی بولی،، بچپن سے ہی روحان اس کو چھیڑتے ہوئے کبھی بھجار ایسے ہی ناموں سے پکار کر تنگ کرتا

"اوہو روحان مت بولو اسے،، معلوم تو ہے ابھی ایکسر سائز کا ٹائٹ ڈیوریشن بڑھا کر کھانے پینے میں
 خخرے دکھائے گی،، ویسے ہی اب ہڈیاں منگنے کی دیر ہے"
 فاطمہ آغول کے چڑنے کا نوٹس لیتی ہوئی بیٹے کو آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

"اچھا ہے ناں خانسامہ کو بھی سکون کے لمحات نصیب ہوں گے ورنہ آئے دن اس کی شامت آئی
 رہتی ہے"
 وہ آغول کے گال پر چٹکی لیتا ہوا بولا

"آآآ ممابھائی کو دیکھیں یہ فاسٹ کا آغاز کر رہے ہیں"
 آغول نے صوفے پر رکھا ہوا کاشن مارنے کی غرض سے اٹھایا جسے روحان پکڑ چکا تھا
 www.urdu novelsmania.com

"بھائی نہیں تنگ کریں واپس کریں میرا موبائل"
 روحان اب اس کا موبائل چھین چکا تھا آغول بگڑتی ہوئی بولی

"روحان"

اسی وقت منصور ہال میں داخل ہوا تھا اور روحان کو تنہیہ کرنے والے انداز میں پکارا۔۔۔ روحان آغول کو موبائل واپس دیتا ہوا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور آغول بھی باپ کو دیکھ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی

"کافی لیٹ ہو گئے آپ دونوں آفس سے"
منصور صوفے پر بیٹھا تو فاطمہ شوہر کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"ہاں آفس ورک کالوڈ زیادہ ہو گیا تھا آج اس لیے دیر سے آنا ہوا۔۔۔ تم آج گھر پر ہی ہوں خیریت ہے"

منصور ریلیکس بیٹھتا ہوا فاطمہ کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"معلوم تو ہے آپ کو میں ایک سے روٹین سے گھبرا جاتی ہوں اس لئے سوچا اب چند دن گھر پر ہی وقت گزار لو"

فاطمہ کی عادت تھی وہ ایک سے روٹین سے جلد گھبرا جاتی تھی چند ماہ پہلے فاطمہ کو پرشین کیٹ پالنے کا شوق اٹھا، بلی سے اتنی زیادہ مانوس ہوئی کہ اس کی فوتگی پر فاطمہ کو ڈپریشن ہونے لگا جس کی وجہ سے منصور نے اپنی بیوی کا مائنڈ ڈائیورڈ کرنے کے لئے اسے بوتیک کھلو کر دے دیا مگر چند ماہ بعد ہی اس کا بوتیک سے بھی دل بھر گیا تو اسے گارڈنگ کا شوق ہو گیا۔۔۔ آج کل اس نے ایک این جی او

جوائن کی ہوئی تھی،، جو کہ مظلوم اور بے سہارا عورتوں کی خدمت کے فرائض انجام دے رہی تھی مگر اب وہ وہاں روتی دھوتی عورتوں کو دیکھ کر بھی اکتانے لگی تھی

"روحان پرسوں شپ میں کچھ سامان لوڈ کروانا ہے،، تم مینیجر یا پھر اپنی نگرانی میں کروا دینا۔۔۔ مجھے بزنس میٹنگ کے سلسلے میں شہر سے باہر جانا پڑے گا"

منصور بیوی کی بات سن کر اب بیٹے کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ چند ماہ ہوئے تھے روحان کو بزنس سنبھالے ہوئے منصور کو بالکل اندازہ نہیں تھا روحان اس حد تک بزنس میں دلچسپی لے گا اور بہت جلد بزنس میں اپنے قدم جمالے گا۔۔۔ بلکہ زیادہ تر معاملات کو اب وہی دیکھتا تھا۔۔۔ روحان کے بزنس جوائن کرنے سے منصور کافی حد تک ریلیکس ہو گیا تھا

"اس کی آپ فکر مت کریں ڈیڈی،، پچھلی دفعہ کی طرح سب سامان اپنی نگرانی میں ہی لوڈ کرواؤں گا" روحان منصور سے بولتا ہوا کچھ سوچنے لگا۔۔۔

آغول، منصور اور روحان کو بزنس کے متعلق باتیں کرتا دیکھ کر وہاں سے جانے لگی

"آغول کہاں جا رہی ہو یہی بیٹھو"

آغول کو اپنے کمرے میں جاتا دیکھ کر منصور کی توجہ پیٹی پر گئی

"ڈیڈی بور کرتی ہے مجھے یہ بزنس کی باتیں"
وہ منہ بناتی ہوئی بولی اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھی

"تمہاری کمپلین ملی ہے مجھے، ہفتے پہلے تم ڈرائیور کی بجائے خود کار ڈرائیور کے یونیورسٹی گئی تھی"
منصور آغول کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"ڈیڈی اگر میں کار ڈرائیور نہیں کر سکتی تو پھر میرے ڈرائیونگ سیکھنے کا فائدہ کیا ہے"
آغول کو نرم لہجہ اختیار کرنا پڑا تھا کیونکہ چند ماہ سے آغول کی بدتمیزی دیکھ کر منصور اس سے تھوڑی
سختی برتنے لگا تھا اور وہ بھی پورے گھر میں منصور کا ہی لحاظ کرتی

"ڈرائیونگ سیکھنے کی پریشن میں نے تمہیں تمہاری ضد پر دی تھی مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کار
اکیلے لے کر گھر نکل جاؤ آئندہ میں کوئی شکایت نہ سنو"
منصور آغول کو وارن کرتا ہوا بولا

"جی ڈیڈی"

آغول منمناتی ہوئی بولی۔۔۔ اب اسکے ہاتھوں ڈرائیور کی شامت آئی تھی جس نے منصور کو یہ سب بتایا وہ تو شکر تھا آغول نے سیفی سے کہہ کر کار کا ٹوٹا ہوا شیشہ صحیح کروادیا تھا ورنہ منصور کے ساتھ ساتھ روحان بھی اس پر ناراض ہوتا

"روحان بیٹا آگے کے لیے کیا سوچا ہے تم نے،، مطلب اسٹڈیز کب کی کمپلیٹ ہو چکی ہے بزنس سیٹ ہے میرے خیال میں اب شادی ہو جانی چاہیے تمہاری،، کیو منصور" فاطمہ نے روحان کو مخاطب کرتے ہوئے منصور سے بھی آپ نے بات کی تائید چاہی

"میں آپ دونوں سے سلسلے میں بات کرنے والا تھا عینا مجھے اپنے لیے پسند ہے،، وہ آپ دونوں کو بھی پسند آئے گی"

روحان کے بولنے پر وہ تینوں حیرت سے روحان کو دیکھنے لگے

www.urdu novelsmania.com

"یہ عینا کون ہے،، فادر کیا کرتے ہیں اس کے"

منصور کو یاد نہیں آیا ان کے سرکل میں کسی بچی کا نام عینا تھا اس لیے ڈائریکٹر فادر کا پوچھنے لگا

"پیرنٹس حیات نہیں ہیں،، ایک بھائی ہے اور دادی ہے جن کے ساتھ رہتی ہے۔۔۔ فیملی کے بارے میں کچھ زیادہ معلومات مجھے بھی نہیں ہے،، وہ خود آغول کی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اس سے ایک سال سینئر"

روحان باری باری منصور اور فاطمہ کو دیکھتا ہوا بتانے لگا

"روحان پلیز آپ تو یہ مت کہہ دینا کہ تم کسی مڈل کلاس لڑکی سے دل لگا بیٹھے ہو۔۔۔ رشتہ کرتے وقت فیملی اور بیک گراؤنڈ دیکھنا بہت ضروری ہوتا ہے"

فاطمہ نے بولتے ہوئے جیسے ناک سے مکھی اڑائی

"مما سے پسند کرتے وقت میں نے اس کی کلاس کے متعلق نہیں سوچا۔۔۔ نہ ہی مجھے اس کی کلاس یا فیملی سے لینا دینا ہے بس شادی میں اسی سے کرونگایہ کنفرم ہے"

روحان فاطمہ کو جتاتا ہوا وہ سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔ وہ اسکول اور کالج کے زمانے میں جتنا ضدی تھا اس کے برعکس اب وہ ایسا بالکل نہیں رہا تھا لیکن اگر کسی بات پر اب بھی اڑ جاتا تو پھر وہ کام کر کے ہی رہتا

"منصور دیکھ رہے ہیں آپ اپنے بیٹے کی ٹینشن دینے والی باتیں"

فاطمہ اب شوہر کو دیکھتی ہوئی بولی مگر وہ بھی اسے ہاتھ کے اشارے سے کچھ نہ بولنے کا کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا

"بھائی سے ایسی بیوقوفی کی امید تو نہیں تھی مگر کیا کر سکتے ہیں۔۔۔ اب جب سے بھائی نے بزنس سنبھالا ہے ڈیڑی تو انکی ہاں میں ہاں ہی ملا تے ہیں"

آغول کندھے اچکا کر فاطمہ کو کستی ہوئی دوبارہ اپنے موبائل میں بزی ہو گئی

جاری ہے



: Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#6

آج سے تین دن پہلے وہ عینا سے ملنے کے لئے اس کے گھر گیا تھا اور جب سے ہی وہ اس کی کال کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔ اس نے عینا کو جب پہلی دفعہ دیکھا تھا تو وہ اسے بہت اچھی لگی تھی اس کے بارے

میں معلومات فراہم کرنے سے روحان کو یہ معلوم ہوا کہ وہ کسی کسی سے ایگج نہیں ہے،، دل نے جب مزید عینا کے بارے میں سوچنا شروع کیا تو روحان نے اسے پھول بھیجنا شروع کر دیے

تین بار تو اس نے روحان کا بھیجا ہوا بکے رکھ لیا جبکہ چوتھی بار اس نے وہ لینے سے انکار کر دیا تو روحان اس کے سامنے آگیا۔۔۔ اب دل تھا کہ عینا کو دیکھنے کے بعد شدید بے قرار تھا مگر شاید عینا کو اس کے دل کی قدر نہیں تھی یا وہ اسے فرٹی ٹائپ انسان سمجھ رہی تھی مگر روحان اسے نرمی سے اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا تھا

یہاں وہ اپنی فطرت سے ہٹ کر کام لے رہا تھا بچپن سے اسے جو چیز چاہیے ہوتی تھی وہ اسے زبردستی حاصل کر لیتا تھا مگر چونکہ عینا کا دل اس کے لیے مختلف انداز میں دھڑکا تھا اس لئے وہ اسے بھی مختلف طریقے سے اپنا ناچاہتا تھا

www.urdu novelsmania.com

وہ اس پر دھونس جما کر یا روعب ڈال کر اسے اپنے آپ سے اسے بد دل نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے وہ عینا کو ٹائم دے رہا تھا۔۔۔ نہ جانے کیوں اسے عینا نے کال نہیں کی تھی،، کیا وہ اس کی آنکھوں میں محبت کے ساتھ،، سچائی نہیں دیکھ سکی تھی۔۔

روحان اپنے روم میں بیڈ پر بیٹھا ہوا یہی سوچے جا رہا تھا تب اس کا موبائل بلنک کرنے لگا موبائل کے اسکرین پر نمبر دیکھ کر روحان کی آنکھوں میں چمک ابھری، اس کے لب بے ساختہ مسکرائے تھے اور کال کو آنسر کرتا ہوا اس نے اپنا موبائل کام پر لگایا

"ہیلو"

عینا کی گھبرائی ہوئی آواز اس کے کان سے ٹکرائی تو روحان کو اپنے اندر تک اطمینان اترتا ہوا محسوس ہوا

"پچھلے تین دن سے میں نے ایک ایک منٹ تمہاری کال کا ویٹ کیا ہے" روحان نرمی سے بولتا ہوا "آپ" سے تم کا فاصلہ تہہ کر چکا تھا۔۔۔ آہستہ آہستہ یہ تکلفات کی کچی دیوار وہ گرا دینا چاہتا تھا۔۔۔ عینا اس کی بات سن کر ایک پل کے لئے خاموش ہوئی

www.urdu novels mania.com

"مجھے نہیں معلوم میں نے آپ کو کال کر کے صحیح کیا یا غلط میں خود کچھ نہیں سمجھ پارہی" تین دن سے وہ بھی عجیب الجھن میں الجھ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ دماغ تھا کہ بار بار سر زش کرتا تھا اور دل تھا کہ بار بار اسے کال کرنے پر اکساتا تھا۔۔۔ اس سے پہلے اس نے کبھی بھی ایسی حرکت نہیں کی تھی مگر آج وہ اپنے دل کی سننے پر مجبور ہو گئی تھی تبھی روحان کو کال ملا دی

"اس میں سمجھنے والی کونسی بات ہے آج مجھے کال کر کے تم نے اپنے ساتھ بالکل ٹھیک کیا ہے۔۔۔" اس کا اندازہ تمہیں کل صبح ہو جاتا جب تم یونیورسٹی جانے کے لیے اپنے گھر سے نکل رہی ہوتی "روحان نے جتنے آرام سے بولا تھا عینا گھور کر اپنے موبائل کو دیکھنے لگی

"تو آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے اگر آج میں کال نہیں کرتی تو آپ کل صبح میرے گھر پر آ جاتے" عینا کو اس کی دی گئی دھمکی یاد آئی تھی تبھی وہ اس سے پوچھنے لگی

"نہیں میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ آج اگر تم مجھے کال نہیں کرتی تو میں کل صبح تمہیں یونیورسٹی جانے سے پہلے اٹھوا لیتا"

روحان بالکل سیریز ہو کر نارمل سے انداز میں بولا

"آپ مذاق کر رہے ہیں"

عینا اس کے انداز اور لہجے پر کنفیوز ہو کر پوچھنے لگی کیونکہ وہ بالکل سنجیدہ تھا

"تمہیں مذاق لگ رہا ہے تو مذاق کی طرح انجوائے کرو"

روحان نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے مشورہ دیا

"اوو آپ مجھے ڈرا رہے ہیں"

عینا موبائل کان سے لگائے اپنے روم میں ٹہلتی ہوئی روحان سے پوچھنے لگی

"تم ڈر رہی ہو مجھ سے"

روحان نے اٹا اس سے سوال کیا

"میں پولیس افسر کی بہن ہو، ڈرتی ہرگز نہیں"

عینا اس کو جتنی ہوئی بولی تو روحان چونکا۔۔۔ اس کا بھائی پولیس میں تھا یعنی اس نے دل بھی لگایا تو خطرناک جگہ پر

"اچھا، تو تمہارا بھائی پولیس افسر ہے۔۔۔ اور تم بالکل ڈرپوک نہیں پھر تو آگے بہت مزہ آنے والا ہے"

روحان کی بات سن کر وہ ایک پل کے لیے خاموش ہو گئی تھی اور اس کی بات کا مفہوم سمجھنے لگی

"مطلب۔۔۔ کیسے مزہ آنے والا ہے"

عینا کنفیوز ہوتی ہوئی روحان سے پوچھنے لگی

"گیم کھیلنے کا۔۔۔ چور سپاہی والا گیم"

روحان پُر اسرار مسکراہٹ کے ساتھ بولا

"میں اب بھی آپکی بات نہیں سمجھی"

عینا کو لگا وہ بہت مشکل باتیں کرتا ہے وہ واپس اپنے بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی

"تم میری باتوں کو سمجھنا چھوڑو،، بس مجھ کو سمجھنے کی کوشش کرو"

روحان نے بیڈ پر لیٹے لیٹے اسے مشورہ دیا

"آپ کیا پیٹھ میٹکس کا سوال ہے جو آپ کو سمجھو"

عینا نے بات کو مذاق میں اڑاتے ہوئے اس سے پوچھا

www.urdu novelsmania.com

"پیٹھ میٹکس کے سوال سے بھی زیادہ مشکل"

روحان اسے اپنی شخصیت کے بارے میں بتانے لگا

"اُف آپ تو بہت مشکل باتیں کرتے ہیں"

عینا آنکھیں گول گھومتی ہوئی بولی

"چلو اب آسان بات بتا دو۔۔۔ کیا کر رہی تھی اس وقت"
اس نے عینا سے بہت آسان سوال پوچھا

"پڑھ رہی تھی پرسوں پیپر ہے میرا"
عینا روحان کو بتانے لگی مگر یہ نہیں بتا پائی اس کا سارا دھیان اپنے نوٹس کی بجائے نوٹس میں رکھے ہوئے اس کارڈ پر تھا جو روحان اس کے ہاتھ میں تھا کر گیا تھا

"پھر مجھے کال کرنے کا خیال کیسے آیا"
نہ جانے روحان اس کے منہ سے کیا سننے کا منتظر جمی وہ پوچھنے لگا

www.urdu novelsmania.com

"بس خود ہی آگیا آپ بتائیں آپ کیا کر رہے تھے"
عینا اسے ٹالتی ہوئی اٹا اس سے سوال پوچھنے لگی

"تمہارے بارے میں سوچ رہا تھا اب یہ مت سمجھنا کہ تم نے پوچھا ہے تو میں اپنی طرف سے بول رہا ہوں،، میں واقعی تمہارے بارے میں سوچ رہا تھا"

وہ شاید عینا کو اپنا یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا وہ چاہتا تھا عینا اس کے جذباتوں پر یقین کریں

"اچھا آپ میرے بارے میں کیا سوچ رہے تھے"
عینا نے تجسس سے پوچھا

"یہ مت پوچھو بے شک تم ڈرپوک نہیں ہوں مگر ڈر جاؤں گی"
روحان مسکراہٹ چھپاتا ہوا معنی خیزی سے بولا

"میرے خیال میں مجھے کال رکھنی چاہیے"
عینا نے دیوار پر ٹنگی ہوئی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

"ایسا سوچنا بھی مت،، ورنہ ابھی کے ابھی تمہارے گھر آ جاؤں گا"

روحان اسے دھمکاتا ہوا بولا

"مجھے پڑھنا ہے روحان"

عینا اس کا نام لیتے ہوئے تھوڑا جھجکی تھی۔۔۔ اور اس کا جھجکنا ہی روحان کے دل کو بھا گیا

"آج سے پہلے تو مجھے اپنا نام اتنا خاص لگا ہی نہیں، کیا تم مجھے ایک بار پھر میرے نام سے پکار سکتی ہو"

روحان کی فرمائش سن کر عینا ایک پل کیلئے خاموش ہوئی

"روحان"

بہت آستہ سے بولتے ہوئے اس نے اپنی پلکیں جھکائی تھی۔۔۔ جیسے روحان اس کے سامنے ہی موجود ہو۔۔۔ روحان ایک جذب سے آنکھیں بند کر کے مسکرایا

"کیا میں اب کال رکھ دو"

عینا ایک بار پھر پوچھنے لگی کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ جمانگیر ڈیوٹی سے گھر پر آ گیا ہے

"کل میں تمہیں اسی ٹائم کال کروں گا بلکہ روز ہم اسی ٹائم پر بات کیا کریں گے"

روحان خود ہی ڈسائیڈ کرتا ہوا عینا سے بولا

"جی نہیں ایسی تو کوئی کہانی نہیں ہو رہی روز روز بات کرنے والی"

عینا نے اسے فری ہوتا دیکھ کر فوراً ٹوکا

"پورے دن میں 24 گھنٹے ہوتے ہیں اور ان 24 گھنٹوں میں سے تم ایک گھنٹہ روزانہ میرے لئے نکالوں گی۔۔۔ اب میں کوئی دوسری بات نہیں سنوں گا۔۔۔ بے شک ابھی کال کر دو،، ہم کل بات کریں گے"

روحان کی بات سن کر عینا نے کال کاٹ دی

آج وہ تھوڑا سا ریلیکس اس لئے ٹائم نکال کر جلدی گھر آ گیا۔۔۔ اب وہ گھر سے چیلنج کرنے کے بعد مال جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ دس دن بعد عینا کی برتھ ڈے تھی اور جہانگیر اس کے لئے گفٹ لینا چاہتا تھا۔۔۔ ہمیشہ سے ہی برتھ ڈے پر کوئی خاص اہتمام نہیں کیا جاتا برتھ ڈے کو گھر پر ہی سیلیبریٹ کیا جاتا،، عینا گھر میں ہی کیک بیک کر لیتی۔۔۔ برتھ ڈے والے فرد کا من پسند کھانا بنتا اور گفٹس دیئے جاتے۔۔۔ بس عینا کی برتھ ڈے والے دن اسے اپنی ساری مصروفیات ترک کرنی پڑتی اور گھر میں ہی دن گزارنا پڑتا ورنہ اس سے ناراض نہیں ہوتی باقاعدہ لڑتی

چند دن سے وہ روما کے کیس کو لے کر کافی الجھا ہوا تھا۔۔۔ اس نے روما کے پیرنٹس سے بھی ملاقات کی تھی مگر کوئی ایسا سراہ ہاتھ نہیں آیا تھا جس سے وہ ان لوگوں تک پہنچ سکے۔۔۔ انسپیکٹر شکیل نے اس آصف نامی بندے کا بھی پتہ لگایا جس کی کمرپرک ((k) کا ٹیٹو موجود تھا اس کے بارے میں معلومات

کر کے پتہ چلا کہ جیل سے رہا جھڑیوں کی لاش ویران جگہ پر جھاڑیوں میں سے برآمد ہوئی تھی۔۔۔ اس وقت اس کے پاس فی الحال ان لوگوں کے خلاف کوئی ثبوت موجود نہیں تھا جو لڑکیوں اور بچوں کو کڈنیپ کرتے تھے یہ کوئی نیانگینگ تھا جو ایک دم سے سامنے ابھر آیا تھا

یہ ساری باتیں سوچتا ہوا وہ ایک شاپ میں داخل ہوا اچانک ایک لڑکی تیزی سے باہر نکلی،، جہانگیر اسے دیکھ کر سائیڈ پر ہوا مگر وہ بھی کنفیوز ہو کر سائیڈ پر ہوئی اور اس سے ٹکرائی

"سس۔۔۔ سوری ریلی سوری"

لڑکی کے ہاتھ میں موجود ڈسپوزیبل کافی کا کپ جہانگیر کی جیکٹ کو اچھا خاصہ خراب کر چکا تھا جس پر وہ لڑکی شرمندہ ہوتی ہوئی جہانگیر کو سوری کرنے لگی

"دماغ جیسی چیز بیشک لڑکیوں کے پاس کم پائی جاتی ہوں مگر آنکھوں کا استعمال کر لینا چاہیے"

جہانگیر اسے شرمندہ کرتا ہوا شاپ کی بجائے ٹوائلیٹ کی طرف جانے لگا۔۔۔ اس کی جیکٹ کے ساتھ اسکا موڈ بھی خراب ہو چکا تھا

مال میں آج عام دنوں سے زیادہ گہما گہمی تھی اسکے بانسبت واشروم والے ایریے میں زیادہ رش نہیں تھا

"سیفی تنگ نہیں کرو بیگ دومیرا" جہانگیر کے کانوں سے کسی لڑکی کی آواز ٹکرائی۔۔۔ لیفٹ سائڈ پر جینٹس ٹوائلٹ تھے جبکہ اپوزیٹ سائڈ لیڈیز۔۔۔

"پہلے پراس کرو ہوٹل ال کینگ میں مجھ سے ملنے آؤ گی"

لڑکے کی آواز کے ساتھ جہانگیر نے لیفٹ سائڈ کا دروازہ کھولا جہاں ایک کے بعد ایک لمبی قطار میں واشروم موجود تھے جبکہ دوسری سائڈ لائن سے واش بیسن بنے ہوئے تھے

ایک دم دروازہ کھلنے پر آغول کے قدم وہی رکھے۔۔۔ سیفی بھی دروازے پر آنے والے کو دیکھنے لگا۔۔۔ جہانگیر کی نظر پہلے اس لڑکے پر گئی جو کہ ہاتھ میں لیڈیز بیگ پکڑا، ہاتھ کو ہوا میں اونچا کیا ہوا تھا تاکہ وہ لڑکی اس سے بیگ نہ لے سکے۔۔۔ اب وہ ناگوار نظروں سے اس بد دماغ اور مغرور لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو آج بھی فضول قسم کی ڈریسنگ میں موجود تھی،،، وہ اپنا ہاتھ اونچا کر کے اس لڑکے سے اپنا بیگ لینے کی کوشش کر رہی تھی جس کی وجہ سے وہ اس لڑکے کے کافی نزدیک کھڑی تھی

جہانگیر ان دونوں کو انور کر کے اندر داخل ہوا وہ اس لڑکے کو بھی پہچان چکا تھا یہ وہی ریسٹورینٹ والا لڑکا تھا۔۔۔ جہانگیر کے اندر داخل ہوتے ہیں وہ دونوں سیدھے ہو گئے۔۔۔ سیفی نے آغول کو بیک پکڑا یا اب وہ دونوں باہر جا رہے تھے

"جینٹس ٹوائلٹ کے ایریا میں کون لڑکی آتی ہے ایڈیٹ"

جہانگیر ناگواری سے سوچتا ہوا ٹیب کھول کر جیکٹ صاف کرنے لگا

وہ واش روم کے اندر داخل ہونے والے شخص کو اچھی طرح پہچان چکی تھی یہ وہی بد تمیز انسان تھا جس نے نہ صرف اس سے بد تمیزی کی تھی بلکہ اس کی کار کا شیشہ پتھر مار کر تھوڑا تھا۔۔۔ اور ابھی وہ اسے ایسے گھور رہا تھا جیسے وہ ٹوائلٹ اس کے باپ کا ہو

لیڈیز ٹوائلٹ کی طرف کچھ کنسٹرکشن کا کام ہو رہا تھا اس وجہ سے وہ اپنا بیگ سیفی کو پکڑ کر گارڈ کے کسے پر جینٹس ٹوائلٹ گئی تھی۔۔۔ آج اس کا یونیورسٹی سے ہی شاپنگ کا پروگرام بن گیا تو وہ سیفی کے ساتھ شاپنگ مال آگئی تھی،، وہ اپنے لیے بیگز دیکھ رہی تھی تب اسے شاپ پر سیفی نظر نہیں آیا

"نہ جانے یہ کہاں مر گیا"

آغول بیگ دیکھتی ہوئی سیفی کے بارے میں سوچنے لگی تب اچانک زور سے مال میں سارن کی آواز آنے لگی ساتھ ہی لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔۔۔ شاپ پر موجود افراد بھی باہر کی طرف بھاگے آغول بھی

لوگوں کو دیکھتی ہوئی شاپ سے باہر نکلی۔۔۔ ہر طرف سے سائرین کے الارم کے ساتھ دیوار کے اوپر لگی لال بتی بھی مسلسل جل رہی تھی۔۔۔ لوگوں کا سیلاب کا سیلاب "آگ آگ" شور کی آواز کے ساتھ بھاگنے میں مصروف تھا

"سیفی سیفی"

آغول چاروں طرف نظر دوڑاتی ہوئی سیفی کو پکار کر چیخی

وہ اس وقت سیکنڈ فلور پر موجود تھی اسے نہیں معلوم تھا آگ کہاں پر لگی ہوئی ہے۔۔۔ سب لوگ سیڑھیوں کی طرف بھاگ رہے تھے آغول نے بھی وہی بھاگنا شروع کر دیا

"سیفی۔۔۔ سیفی" اسے آخر کی دو سیڑھیوں پر لوگوں کے رش میں سیفی نیچے اترتا ہوا نظر آیا جسے دیکھنے کے بعد آغول نے اسے آواز دی اور سیفی نے شاید اس کی طرف دیکھا بھی تھا مگر وہ اس کے پاس آنے کی بجائے نیچے بھاگا

آغول سیڑھیوں پر کھڑی اسے آواز دے رہی تھی پیچھے سے زوردار دھکائی لگنے کی وجہ سے وہ سیڑھی سے نیچے گری،،، ایک اور لڑکی بھی اس کے اوپر گری مگر اس لڑکی کے بھائی یا شوہر نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ

کرا سے اٹھایا اور بھاگنا شروع کر دیا مگر دوسرے لوگوں کے بھاگنے اور سیڑھی سے اترنے کے باعث آغول اٹھ ہی نہیں پائی

کوئی آدمی بھاگتے ہوئے برے طریقے سے زمین پر رکھا ہوا اس کا ہاتھ اپنے جوتے سے کچلتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے اتر گیا وہ روتی ہوئی بمشکل اٹھی اور سیڑھیوں سے نیچے اتری مگر فرسٹ فلور پر بھی عجیب افراتفری کا عالم تھا لوگوں کے شور اور بھگدڑ کی وجہ سے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اب کی بار وہ سیڑھیوں سے اترنے کی بجائے لفٹ کی طرف بڑھی اور زور زور سے لفٹ کے بٹن پریس کرنے لگی تاکہ ڈائریکٹ گراؤنڈ فلور پر پہنچ جائے

مگر یہاں آنا بھی بیکار ثابت ہوا اس کا ہینڈ بیگ دھکے مکوں میں نہ جانے کہاں گر گیا تھا اسے معلوم ہی نہیں ہوا وہ دوبارہ سیڑھیوں کی طرف بڑھی مگر بد قسمتی سے ایک بڑا سا ریک جس پر کھانے پینے کی اشیاء رکھی ہوئی تھی لوگوں کے بھاگنے سے اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ سکا۔۔۔ وہ نیچے کی طرف سجدہ کرتا ہوا اس کے اوپر گرنے لگا آغول نے خوف سے پوری آنکھیں کھول کر ریک کو دیکھا اور بھاگنے کی کوشش

"آآآ"

دلخراش چیخ اس کے منہ سے نکلی

جاری ہے



Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#7

"آپ واپس اندر نہیں جاسکتی آگ بری طرح پھیل رہی ہے"
لوگوں کا ہجوم مال کے باہر کھڑا ہوا تھا پولیس وقت پر پہنچ گئی تھی اور فائر بریگیڈ کو بھی بلوایا گیا تھا،
ایک عورت روتی ہوئی اندر جانے کی کوشش کر رہی تھی تب ایک پولیس والا اس سے بولا

"پلیز مجھے جانے دیں میرا بچہ اندر رہ گیا ہے"
وہ زار و قطار روتی ہوئی پولیس سے بولی اس کا شوہر بھی پولیس سے مستقل منتقل کر رہا تھا۔۔۔ بہت سے
لوگ خوف سے،، کوئی زخمی ہونے کی وجہ سے رو رہا تھا۔۔۔ ایبولینس آنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔
ایبولینس میں جلے ہوئے اور زخمی لوگوں کو بٹھایا جا رہا تھا

ہر طرف افراتفری کا عالم تھا میڈیا کی گاڑیاں بھی وہاں پر پہنچ گئی تھی۔۔۔

پولیس،، میڈیا کی ٹیم کے ساتھ ساتھ لوگوں پر بھی قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی

"کس فلور پر گم ہوا تھا آپ کا بیٹا کچھ اندازہ ہے آپ کو" جہانگیر نے اس عورت کو تڑپتے ہوئے دیکھا تو اس کے ساتھ موجود اس کے شوہر سے پوچھنے لگا

"یہی اسی فلور سے سیڑھیاں اترتے ہوئے ہاتھ چھوٹ گیا تھا۔۔۔ پلیز آپ ہماری ہیلپ کریں ہم آپ کے زندگی بھر مقروض رہیں گے"

وہ آدمی بے بسی سے جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا

ویسے ہی مال کے سیکنڈ فلور کا شیشہ ٹوٹا اور آگ میں لپٹا ہوا ایک وجود کھڑکی کے نیچے آگرا۔۔۔ لوگوں میں چیخ و پکار مچ گئی،، خوف و ہراس پھیلنے لگا نہ جانے کتنے لوگ اندر ابھی بھی پھنسے ہوئے تھے

www.urdu novelsmania.com

"کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔ اندر جانا لاؤ نہیں ہے"

جہانگیر نے اندر کی طرف قدم بڑھائے تو انسپکٹر سخت لہجے میں اس سے گویا ہوا۔۔۔ جہانگیر پاٹ سے اپنا آئی ڈی کارڈ نکال کر پولیس کو دکھانے لگا

"سر اندر جانا کافی رسکی ہے آگ کافی تیزی سے پھیلتی ہوئی پوری بلڈنگ کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے"

اب کی بار انسپکٹر سلوٹ مارتا ہوا جانگیر کو نرمی سے بولنے لگا

"فائر بریگیڈ کی ٹیم کو دوبارہ کال کرو" جانگیر اسے مشورہ دیتا ہوا مال کے اندر آگ سے بچتا بچتا ہوا چلا گیا نیچے والا فلور تقریباً پورا آگ کی لپیٹ میں موجود تھا چاروں طرف شاپس پر آگ لگی ہوئی تھی دھواں اتنا زیادہ تھا کہ اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا بچے کی رونے کی آواز پر جانگیر پیچھے مڑا

"یہاں آؤ بیٹا" جانگیر 6 سالہ بچے کے طرف بھاگتا ہوا گیا جو ڈرا ہوا رو رہا تھا بچہ بھی ڈر کے مارے فوراً جانگیر سے لپٹ گیا

"پلیز میری ہیلپ کرو کوئی"

جانگیر نے بچے کو اٹھایا تب اسے روتی ہوئی کسی لڑکی کی آواز آئی،، جانگیر نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا،، یہ اوپر سے آواز آرہی تھی۔۔ جانگیر بچے کو لے کر تھوڑی مشکل سے آگ سے بچتا ہوا باہر نکلا

"سر پلیز رکیں"

بچہ بھاگتا ہوا باہر آیا مگر جمانگیر کو دوبارہ مال کی طرف اندر جاتا دیکھ کر پولیس آفیسر چیخا تھا لیکن تب تک جمانگیر واپس اندر جا چکا تھا۔۔۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا تب زوردار دھماکے کے ساتھ لکڑی کا بڑا سا تختہ داخلی دروازے کی طرف جا گرا جسے آگ نے پوری طرح پلیٹ میں لیا ہوا تھا۔۔۔

اب باہر نکلنے کا راستہ تقریباً بند ہو چکا تھا اور نیچے والا فلور پور آگ کی پلیٹ میں تھا

"پلیز کوئی مدد کرو مجھے بچالو"

دھواں بڑھنے کی وجہ سے جمانگیر کو دیکھنے میں مشکل پیش آرہی تھی سامنے ایک لڑکی جوالٹی فرش پر گری ہوئی تھی اس کی کمر کے اوپر بڑا سا ریگ گرا ہوا تھا وہ یقیناً جمانگیر کو ہی پکار رہی تھی جمانگیر بھاگتا ہوا اس کے پاس پہنچا

www.urdu novelsmania.com

"تم آگے،، اب جلدی سے مجھے بچالو" آغول جمانگیر کو دیکھ کر ایسے بولی جیسے اس کی جمانگیر سے کافی اچھی دوستی رہی ہو جبکہ جمانگیر اس بد مزاج اور مغرور لڑکی کے میٹھے لہجے پر غور کرنے کی بجائے اس ریک کو ہٹانے لگا جس کے نیچے اس کا آدھا دھڑبا ہوا تھا۔۔۔ ریک میں موجود نیل میں آغول کی شرٹ پھنسی ہوئی تھی جمانگیر نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے ریک ہٹایا تو آغول کی شرٹ پھٹ گئی

"آآآ بے ہودہ انسان تمیز ہے تم میں یا نہیں، آنکھیں نیچی کرو فوراً اپنی"

وہ بد تمیز انسان آغول کی شرٹ پھاڑ چکا تھا ابھی وہ اٹھ بھی نہیں پائی تھی کہ جہانگیر کی نظریں دیکھتی ہوئی چخ کر بولی

"اوائے تمیز سے بات کرو،، تمہیں یہاں بچانے کے لئے آیا ہوں احسان مانو میرا، اگر زیادہ بک بک کی تو دوبارہ اس ریک نیچے دبا کر واپس چلا جاؤں گا"

جہانگیر ساری شرافت بلائے طاق رکھتا ہوں اس سے بولا اور اپنی جیکٹ اتار کر اس لڑکی پر پھینکی جو اپنی زبان کے جوہر دکھانے کا کوئی موقع نہیں گنواتی تھی۔۔۔ آغول بہت مشکل سے بغیر کسی سہارے کے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اب وہ جیکٹ پہنتی ہوئی جہانگیر کو دیکھ رہی تھی جو نیچے جانے کی بجائے سیکنڈ فلور کی طرف سیڑھیاں بڑھتا ہوا بھاری بھر کم سامان ہٹاتا ہوا اوپر جانے کا راستہ بنا رہا تھا

اس فلور کی شاپز کو بھی آگ کی پلیٹ میں تھی آگ مزید تیزی سے بڑھ رہی تھی آغول کو آنکھوں میں اور ناک میں دھواں بھرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ مسلسل کھانس رہی تھی۔۔۔ بمشکل جہانگیر کے پاس آئی کیونکہ اس سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ اس کا سیدھا پاؤں بری طرح زخمی ہو چکا تھا

"جلدی سے یہاں سے چلو میں بالکل بھی مرنا نہیں چاہتی" آغول روتی ہوئی جمانگیر کا بازو پکڑ کر بولی وہ ہر طرف آگ دیکھ کر خوفزدہ تھی جمانگیر نے ایک نظر اس کے روتے ہوئے چہرے پر ڈالی اس کا ہاتھ پکڑ کر اوپر سیر پھیوں کی طرف بڑھنے لگا

"باہر جانے کا راستہ نیچے فلور پر ہے" آغول نے روتے ہوئے اس کی معلومات میں اضافہ کرنے کی کوشش کی تھی لہجہ بھی سخت نہیں رکھا تھا اور اسے بیوقوف کہنے کی غلطی تو بالکل بھی نہیں کر سکتی تھی

"اگر نیچے سے جائیں گے تو سیخ کباب بن جائیں گے۔۔۔ نیچے پورے فلور پر آگ پھیل چکی ہے اور باہر نکلنے کا راستہ بند ہو چکا ہے کیا تم تھوڑا تیز نہیں چل سکتی"

جمانگیر اس کے رونے سے چڑھتا ہوا بولا تھا

"نہیں میں بالکل تیز نہیں چل سکتی، میرا پاؤں بہت درد کر رہا ہے پلیز مجھے اٹھا لو"

اتنی ٹینشن زدہ سچویشن میں اس لڑکی کی انوکھی فرمائش پر جمانگیر نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔ اب جمانگیر کو سمجھ میں آیا وہ آگ کے ڈر کے ساتھ ساتھ اپنے پاؤں میں درد کی وجہ سے بھی رو رہی تھی

"پاؤں زخمی ہوا ہے ٹوٹا نہیں ہے آرام سے خود ہی چلو"

جہانگیر اس ملکہ عالیہ کو دیکھتا ہوا بولا وہ یہاں اس کی ہیلپ کرنے کے لیے آیا تھا اور وہ لڑکی اسے اپنا نوکر ہی سمجھ بیٹھی تھی۔۔۔ اب جہانگیر اس کا ہاتھ چھو کر بازو پکڑ چکا تھا تھا

"اے لڑکی جلدی چلو"

سیکنڈ فلور پر پہنچتے ہوئے جہانگیر نے اس کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔ کیونکہ اس فلور پر نیچے فلور کی بانسبت زیادہ آگ پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ اسے وہاں سے جلدی نکلتا تھا مگر آغول نے جہانگیر کے گلے لگ کر زور زور سے رونا شروع کر دیا۔۔۔ جہانگیر کی نظر اس ڈیڈ باڈی پر گئی جو بری طرح جل چکی تھی آغول یقیناً اسی کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی تھی،،، تبھی وہ اس کو اپنے کندھے پر ڈال کر تیزی سے سیڑھیاں بڑھنے لگا

وہ آغول کو اٹھائے مال کی چھت پر پہنچ چکا تھا تب اس نے آغول کو نیچے اتارا اور کھلی فضا میں لے بسانس لیتا ہوا آغول کو گھورنے لگا یہ خوبصورت فکر والا ایٹم صرف دیکھنے میں ہی نازک لگتا تھا۔۔۔ تین فلور تک 48 کے جی کے لگ بھگ وزن کو اپنے کندھے پر ڈالے چڑھنا کوئی مذاق بات نہیں تھا

"او شکر خدا کا ہم بچ گئے اب ہم نیچے کیسے جائیں گے"

آغول مال کی چھت پر آکر بالکل ریلیکس تھی وہ نیچے لوگوں کا رش دیکھتی ہوئی جہانگیر سے پوچھنے لگی جو موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا ساتھ ہی نیچے کسی کو ہاتھ ہلا کر اشارہ بھی کر رہا تھا

"ہاں مگر پہلے میڈیا کے کیمرے بند کرو اور لوگوں کا ہجوم بھی دور کرو"
جہانگیر موبائل پر کسی سے بولتا ہوا آغول کو اوپر سے نیچے تک دیکھ رہا تھا

"کتنی اونچائی سے جمپ لگا سکتی ہو" جہانگیر کی بات سن کر آغول کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی

"مطلب کیا ہے تمہارا ہمیں یہاں پانچ منزلہ سے نیچے جمپ لگانی ہوگی"
آغول گھبراتی ہوئی جہانگیر کا چہرہ دیکھنے کے بعد اب نیچے دیکھنے لگی جہاں پر بڑے سے پیراشوٹ کی
چادر کو کھولا جا رہا تھا

"یہی آپشن ہے فائر بریڈ کی گاڑی تو ابھی تک نہیں پہنچی"
جہانگیر کندھے اچکا کر نارمل لہجے میں بولا

"نہیں نہیں میں ایسے کیسے۔۔۔ آ آ آ چھوڑو مجھے،،، تم پاگل ہو چکے ہو پر میں پاگل نہیں ہو"
آغول نفی میں سر ہلاتی ہوئی پیچھے ہٹنے لگی تبھی جہانگیر نے اس کی بات سننے بغیر اس کے دونوں بازو
پکڑے اب وہ اس کے نخرے برداشت کیے بغیر اسے کھیچ کر دیوار تک لایا خود دیوار کے اوپر اچھی
طرح پاؤں جمانے کے بعد وہ اس کو بازو سے پکڑ کر اوپر کھیپتا ہوا دیوار پر کھڑا کر چکا تھا۔۔۔

"آآآ۔۔۔ مجھے اپنے آپ سے بہت محبت ہے میں بالکل مرنا نہیں چاہتی"
آغول نے نیچے دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا

"اگر نیچے پہنچ کر تم بچ گئی، تو میں تمہارا گلابا کر تمہیں مار ڈالوں گا، اب میرے کان پر چیخا مت"
جہانگیر نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتا ہوا پھلانگ لگانے سے پہلے آغول کو وارننگ دی تھی
آغول نے زور سے اپنی آنکھیں بند کی تھی

اسے خبر نہیں تھی کہ وہ چیخی یا نہیں چیخی مگر اسے لگ رہا تھا کہ آج اس کی زندگی کا آخری دن ہے ہوا
کے زور سے اب اس کا دل بند ہونے لگا۔۔۔ اسے لگا زمین سے اپنی طرف نیچے کھینچ رہی ہے ساتھ
ہی اسے اپنا وجود ہلکا پھلکا محسوس ہوا مگر اس کے ہاتھ پر جہانگیر کے ہاتھ کی گرفت سخت تھی جسے وہ
محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ دھب سے وہ پیراشوٹ کے اوپر گری،،، ساتھ اسکے گرنے کے ایک اور بار
آواز آئی۔۔۔۔ اب زور زور سے تالیاں اور سیٹیاں بجنے کی آوازیں سنائی دی جس پر آغول نے
آنکھیں کھولی وہ دونوں شاید پوری عوام کے سامنے مرکز نگاہ تھے۔۔۔

جہانگیر اسکے چہرے پر گھبراہٹ اور خوف دیکھ کر پولیس والوں سے کہتا ہوا پبلک اور میڈیا والوں کو
دور ہٹاتا ہوا آغول کا ہاتھ پکڑ کر اسے پولیس وین کی طرف لے کر آیا جہاں زیادہ رش نہیں تھا

"اوووو سوئیٹی تھینک گاڈ تم صحیح سلامت ہوں میں تو کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا تھا"

جہانگیر نے مرکز دیکھا لوگوں کے ہجوم میں سے نکل کر وہی لڑکا جس کے ساتھ وہ مغرور اور بد دماغ لڑکی کو دیکھ چکا تھا ان دونوں کے پاس آیا

"سیفی"

آغول جہانگیر سے اپنا ہاتھ چھڑا کر اس کی طرف بڑھی

"پلیز بھائی کو یہاں پر فون کر کے بلاؤ جلدی سے"

وہ لڑکی اسکی جیکٹ پہنے شاید اب بھی خوف کے حصار میں تھی وہ روتی ہوئی اس لڑکے سے بول رہی تھی جہانگیر ان دونوں پر ایک نگاہ ڈال کر وہاں سے جانے لگا تب اس بچے کے والدین جہانگیر کے پاس آ کر اس کا شکریہ ادا کرنے لگے جس بچے کی جان جہانگیر نے تھوڑی دیر پہلے بچائی تھی

"کوئی فکر ہے آپ کو ہماری،،، کچھ احساس ہے آپ کو میرا اور دی جان کا۔۔۔ اگر کچھ ہو جاتا آپ کو تو ہمارا کیا ہوتا"

دی جان جب جمانگیر کی اچھی خاصی خبر لینے کے بعد نماز ادا کرنے گئیں تو عینا نیوز چینل کی آواز بند کرتی ہوئی جمانگیر کی کلاس لینا اسٹارٹ کر چکی تھی۔۔۔ نیوز چینل پر بار بار ایک لڑکی اور بچے کی جان بچانے کا کلپ چلا کر ایک بہادر افسر کے کارنامے کو سراہا جا رہا تھا

"یار کیا ہو گیا تمہیں اور دی جان کو یہ سب میری جاب کا حصہ ہے"

جمانگیر ریوٹ اٹھا کر اسکرین آف کرتا ہوا بولا کیونکہ جب تک نیوز چینل لگا رہتا ان دونوں خواتین کا بھی ٹیپ مسلسل چلتا رہتا۔۔۔ اب اسے معلوم تھا پورا مبینہ دی جان دن رات اس کا حفاظتی حصار کھینچ کر، آیتیں پڑھ پڑھ کر اس پر پھونکتی رہے گی اور اس کی جان کا صدقہ دینے کا بھی سلسلہ دوبارہ چل نکلے گا جو کہ چند دنوں پہلے ہی بند ہوا تھا

"وہ آپ کی ڈیوٹی آرز نہیں تھے، جس میں آپ اپنی جان مشکل میں ڈال کر ہیرو بننے ہوئے سب کی جان بچا رہے تھے"

www.urdu novelsmania.com

عینا اسکے کف فولڈ کرتی ہوئی ڈیٹول میں ڈوبی ہوئی رونی سے اس کا بازو صاف کرتی ہوئی بولی۔۔۔

جمانگیر کو تو یہ بھی یاد نہیں تھا یہ چوٹ اس کو کب لگی شاید اس لڑکی پر سے وہ بھاری ریک ہٹاتے ہوئے

"ڈیوٹی آرز نہیں تھے مگر انسانیت بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے میں پوری کیلکولیشن کر کے ہی اندر گیا تھا میں منٹ سے پہلے کسی بھی طرح وہاں سے باہر نکلنا تھا" جمانگیر صوفے پر نیم دراز ہو کر دونوں پاؤں

سامنے ٹیبل پر رکھتا ہوا اپنی چھوٹی ہن کو مطمئن کرنے لگا جو کہ اس کے برابر میں بیٹھی ہوئی اس کے ہاتھ پر بینڈج کر رہی تھی

"نام کیا ہے ویسے اس لڑکی کا، کچھ دیکھی دیکھی سی لگ رہی ہے"

عینا جہانگیر کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"میں وہاں اس کی ہیلپ کرنے گیا تھا اس کا نام جاننے نہیں"

اگر جہانگیر عینا کو یہ بتا دیتا کہ وہ تمہاری یونیورسٹی میں پڑھتی ہے تو عینا بلاوجہ اس کا ریکارڈ لگانا شروع کر دیتی اور دی جان کو یہ بات لازمی بتاتی کہ دال میں کچھ کالا ہے اور دی جان کو ایک بار پھر اس کی شادی کرنا یاد آ جاتا

"ارے آپ نے اس کی جان بچائی،، اس نے آپ کو اپنا نام تو بتایا ہو گا یا آپ کا نام تو پوچھا ہو گا"

عینا حیرت کا اظہار کرتی ہوئی جہانگیر کو دیکھ کر بولی

"ایسی کوئی کہانی نہیں ہوئی عینا،،، زیادہ دماغ مت کھاؤ اب"

جہانگیر سیریس ہو کر بولا کیونکہ وہ اس ٹاپک کو ختم کرنا چاہتا تھا

اس لڑکی میں تو مروت نام کی کوئی چیز نہیں تھی جب جان پر بنی ہوئی تھی تو کس طرح کہہ رہی تھی کہ مجھے گود میں اٹھا لو اور جب جان بچ گئی تو کیسے اپنا ہاتھ چھڑا کر اس لڑکے کے ساتھ چلی گئی

"اسکرین پرفیس تو کلیئر نہیں آیا مگر لگ رہا ہے خوبصورت سی ہوگی۔۔۔ کیوں"

عینا نے لقمہ دیتے ہوئے جہانگیر کی رائے لینی چاہی

"معلوم نہیں یار میں نے زیادہ غور سے نہیں دیکھا"

جہانگیر اس کا خوبصورت چہرہ یاد کرتا ہوا بولا۔۔۔ چہرے کی خوبصورتی زبان کی کڑوی۔۔۔ جہانگیر دل میں سوچتا ہوا خود سے مخاطب ہوا

"کیا بات کر رہے ہیں بھائی، اتنی خوبصورت لڑکی کو اتنے قریب سے دیکھا اس کی جان بچائی پھر بھی غور سے نہیں کیا کہ وہ خوبصورت ہے کہ نہیں۔۔۔ میں مان ہی نہیں سکتی"

عینا کی بات سن کر جہانگیر گھور کر اس کو دیکھنے لگا

"کیا سمجھ رکھا ہے تم نے اپنے بھائی کو، کوئی نظر باز ہو میں۔۔۔ چھچھو رہا لفظ کا ٹائپ انسان ہوں جو لڑکیوں پر غور و فکر کرونگا اور یہ بڑے بھائی سے اس طرح بات کی جاتی ہے۔۔۔ چلو فوراً اٹھو اسٹرونگ سی چائے بنا کر لاؤ میرے لیے"

جہانگیر اس کو اچھی طرح گھرکتا ہوا بولا تو عینا منہ پھلا کر صوفے سے اٹھی اور کمرے سے باہر نکلنے لگی مگر پھر پلٹ کر جہانگیر کی طرف دیکھ کر مسکرائی

"میرا بھائی چھچھورا یا لنگا ٹائپ کا انسان نہیں ہو سکتا مگر وہ اتنا بد ذوق بھی نہیں ہو سکتا، آپ چاہے مجھے کتنا ہی ڈانٹ لیں، میں ابھی بھی نہیں ماننے والی کے آپ نے اس لڑکی کو غور سے نہیں دیکھا ہوگا"

عینا بولتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی اور اس کے پیچھے جہانگیر مسکرانے لگا

عینا نے ٹھیک کہا تھا وہ اتنا بد ذوق ہرگز نہیں تھا اور اس کی قریب کی نظر تو دور کی نظر سے دس گنا تیز تھی۔۔۔ وہ لڑکی بھی بلاشبہ بہت خوبصورت تھی مگر اس کے ٹائپ کی ہرگز نہیں تھی۔۔۔ جہانگیر

لاشعوری طور پر آغول کے بارے میں سوچنے لگا

www.urdu novelsmania.com

اسے وہ منظر یاد آنے لگا جب وہ لڑکی ڈر کر اس کے گلے لگی تھی۔۔۔ فرسٹ ٹائم اس کی لائف میں کوئی لڑکی یوں ایک دم اس کے گلے لگی تھی پھر ہارٹ بیٹ کو تو ایک دم سے تیز ہونا ہی تھا اور فرسٹ ٹائم اس نے کسی لڑکی کو اس طرح اٹھایا تھا دماغ کو تو بوکھلاہٹ کا شکار ہونا ہی تھا۔۔۔ نیچے کی طرف جمپ لگاتے ہوئے اس نے بے حد مضبوطی سے اس لڑکی کا ہاتھ تھامے رکھا تھا دل اور دماغ میں یہ بات بھٹاتے ہوئے کہ یہ ہاتھ اس کو بالکل نہیں چھوڑنا ہے۔۔۔۔ اس نے وہ ہاتھ چھوڑا بھی نہیں بلکہ

اس کے گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر ہجوم اور رش میں سے اس لڑکی کو نکالتا ہوا دور لے گیا۔۔۔ پھر اس لڑکی نے خود اپنا ہاتھ جمانگیر سے چھڑا لیا

"کس کو سوچ رہا ہوں میں اس کو تو ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا ہوگا"

جمانگیر سر جھٹک کر سوچتا ہوا دوبارہ ریموٹ اٹھا کر ایل ای ڈی آن کر چکا تھا

جاری ہے



:Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#8

ہفتے بھر سے وہ مکمل بیڈریسٹ پر تھی اس کے اوپر ریک گرنے سے نہ صرف اس کا پاؤں بری طرح سوجھ گیا تھا بلکہ کمر میں بھی شدید پین تھا۔۔۔ وہ پیر بھی نہیں دے پائی تھی

اس دن روحان وہاں پہنچ کر آغول کو گھر لے آیا تھا مگر اس کے بعد منصور اور روحان دونوں سے اس کی کافی ڈانٹ پڑی تھی۔۔۔ اس پر پابندی لگا دی گئی تھی کہ اب وہ بغیر ڈرائیور کے کہیں اکیلے کار لے کر نہیں نکلے گی

اپنے آپ کو نیوز چینل پر دیکھ کر وہ صرف بے بسی کا اظہار کر سکتی تھی یہ بات اسے نیوز سے ہی معلوم ہوئی تھی کہ اس کی جان بچانے والا وہ بد تمیز انسان ایک پولیس آفیسر ہے۔۔۔ جیسی اس نے بہادری سے بغیر ڈرے ففٹھ فلور سے جمپ لگائی تھی آغول نے اپنی کلائی دیکھی،،، جسے اس نے بہت مضبوطی سے تھامے رکھا تھا مگر جمپ لگاتے ہوئے آغول کو یہ احساس رہا کہ وہ اس کی کلائی ہرگز نہیں چھوڑے گا۔۔۔ آغول لاشعوری طور پر اسے سوچنے لگی بلکہ ہفتے بھر سے وہ اسے ایسے ہی سوچ رہی تھی اور پھر خود اپنی سوچ کو جھٹک دیتی اور اپنے آپ کو ہی ملامت کرتی تھی

بے شک وہ کانفیڈنٹ تھا، بہادر تھا مگر اس کی لکس ہیرو والی ہرگز نہیں تھی۔۔۔ اچھی ہانٹ سے کیا ہوتا ہے رنگ تو اس کا سانولہ تھا اس کو بچپن سے ہی سانولے سلونے لوگ بالکل پسند نہیں تھے مگر اس آفیسر کے نقش اچھے تھے خاص طور پر اس کی بڑی بڑی آنکھیں،،، وہ بہت پُرکشش تھی اور جس سنجیدہ انداز میں وہ دیکھتا تھا۔۔۔ آغول دل ہی دل میں ایک بار پھر اس کو سوچنے لگی

باڈی فٹ تھی ویسے لگ رہا تھا کہ وہ اپنی فٹنس کا خیال رکھتا ہوگا اور بال بھی اچھے تھے گھنے سلکی۔۔۔ کیا ہوتا اگر کلر بھی اس کا وائٹ ہوتا آغول افسوس سے سوچنے لگی

"اففف کس بد تمیز انسان کو میں سوچ رہی ہوں جس طرح کا وہ ایٹمیوڈ رکھتا تھا اسے تو میں یاد بھی نہیں ہو گئیں،، اچھا ہوا جو اس کی جیکٹ زائدہ کودے دی تھی۔۔۔ کیسا رویہ رکھا تھا اس بد تمیز نے،، بات تو ایسے کر رہا تھا جیسے مجھ پر احسان کر رہا ہو۔۔۔ معلوم نہیں آخر غرور کس چیز کا ہے اس میں"

وہ ایک دفعہ پھر تصور میں جہانگیر کا چہرہ لاتے ہوئے خود سے مخاطب ہوئی۔۔۔ تبھی اسکے موبائل پر سیفی کی کال آنے لگی

"بولو کیا کہنا چاہتے ہو"

آغول احسان کرنے والے انداز میں کال ریسیو کرتی ہوئی سیفی سے بولی

"سوئی کب تک ناراض رہو گئی یار،، قسم کھا کے کہتا ہوں میں وہاں دیوانوں کی طرح تمہیں ڈھونڈ رہا تھا جب تم نظر نہیں آئی تو میں مال سے باہر نکل گیا یہ سوچ کر کے تم مجھے باہر مل جاؤ گی اور جب تم باہر مجھے نہیں ملی تو میں واپس جانے لگا مال میں،، مگر وہاں موجود پولیس اور گارڈز نے مجھے مال کے اندر

جانے نہیں دیا تمہیں معلوم ہے اس وقت میری کیا حالت تھی،، جان پر بنی ہوئی تھی اس وقت میری اور تمہیں سلامت دے کر تو میں نے کتنا شکر ادا کیا خدا کا"

شروع میں تو آغول سیفی کی کال ریسو ہی نہیں کر رہی تھی کل جب وہ میسج پر اسے قسمیں دینے پر آیا اور وائس میسج پر اس کی رونے کی آواز سنی جس میں وہ ریکوریسٹ کر رہا تھا کہ صرف ایک بار اس کی بات سن لے تب آغول نے اس کی کال ریسو کی تھی

"سیفی جب تم اپنی جان بچا کر مال سے بھاگ رہے تھے تب میں نے تمہیں پکارا تھا اور تم نے مجھے دیکھا بھی۔۔۔ مگر تم میرے پاس آنے کی بجائے دم دبا کر وہاں سے بھاگ گئے تھے"

آغول ایک ایک لفظ جبا کر اس کو بولی

"ایسا ہوسکتا ہے آغول، میں تمہیں دیکھوں اور تمہارے پاس نہیں آؤ،، تم میری محبت پر شک کر رہی ہو۔۔۔ مجھے تو یاد ہی نہیں پڑا یہ کب کی بات ہے جو تم مجھے بتا رہی ہو"

سیفی رونے والے انداز میں بولا

"سیفی لڑکیوں کی طرح رونا بند کرو پلیز"

آغول بیزاری ظاہر کرتی ہوئی اس سے بولی

"میں روں گا اور تب تک روں گا جب تک تمہیں میرا یقین نہیں آ جاتا۔۔۔ سوئی تم زندگی ہو میری پلیز یا میرا بلیو کرو میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ تم بتاؤ میں تمہیں اپنا یقین کیسے دلاؤ"

آغول کو لگا جیسے کہ سیفی اس کی ناراضگی سے پریشان ہو گیا ہے

"اوکے یقین دلانے کی ضرورت نہیں ہے اب فون رکھو سر میں درد ہو رہا ہے میرے"

آغول اکتاتی ہوئی سیفی سے بولی اور ایک دو باتیں کر کے کال کاٹ دی کیونکہ سیفی کو بھی اندازہ ہو گیا

آغول اس سے ناراضگی ختم کر چکی تھی اس لیے وہ کال رکھ چکا تھا

سیفی سے بات کرنے کے بعد وہ بیڈ سے اٹھ کر آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنا جائزہ لینے لگی اس وقت وہ ڈھیلے ڈھالے سے ٹراؤز اور بنیان نمٹاپ میں بے حد رف حلیے میں تھی۔۔۔ ہلکا سا لافٹ سائڈ موو کر کے پھر رائیڈ سائڈ موو کرنے کے بعد وہ اپنی کمر کا شیپ دیکھنے لگی پھر اسے کچھ تسلی ہوئی۔۔۔ روم کا دروازہ کھلا تو آغول نے پلٹ کر آنے والے کو دیکھا

"یہ اس وقت اسٹیکس کیولے کر آئی ہو تم کھانے میں،، ڈاکٹر نے مجھے 15 ڈیز ایکس سائز کے لیے منع کیا ہے۔۔۔ میں پورا ویک بیڈ پر موجود ہوں چل نہیں پا رہی ہو۔۔۔ اور تم مجھے یہ اوائلی چیزیں کھلا کر بے بی ایلیفینٹ جیسا بنانا چاہتی ہو، کس اسٹوپڈ نے کہا تم سے یہ لانے کو"

آغول زاہدہ کو دیکھتی ہوئی ڈانٹ کر بولی

"یہ تو فاطمہ میم کے کہنے پر لے کر آئی تھی آپ کے لیے،، انہوں نے کہا کہ آپ نے صبح بھی بریک فاسٹ نہیں کیا تھا۔۔۔ میں آپ کے لئے کچھ ہیومی سالے جاؤ"

زاہدہ اپنی صفائی دیتی ہوئی آغول کو صحیح بات بتانے لگی

"تمہارا کہنے کا مطلب ہے ماما اسٹوڈنٹ ہیں اوو گاڈ تم ماما کو اسٹوڈنٹ بول رہی ہوں وہ بھی میرے منہ پر،،

تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی زاہدہ۔۔۔ تم نوکر ہونے کے باوجود ایسے زبان چلا رہی ہو"

آغول اسے آنکھیں دکھاتے ہوئی اس کی کلاس لینے لگی

"میم میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ قسم لے لیں میں تو صرف آپ کو بتا رہی تھی کہ یہ میں فاطمہ میم کے کہنے پر لائی ہو"

زاہدہ گھبرا گئی

novels mania
www.urdu novels mania.com

"شٹ اپ زاہدہ صفائی مت دو مجھے اور فوراً میرے روم سے نکلو،، فروٹس لے کر آؤ میرے لیے"

آغول اسے حکم دیتی ہوئی بولی تو زاہدہ فوراً کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔ آغول اپنے نازک ہاتھوں سے اپنی کنپٹی دبانے لگی

"اس ایس۔ پی کا شکریہ ادا کر دیا تم نے جس نے ہماری آغول کی جان بچائی تھی"

منصور آفس میں اپنی ٹیبل پر موجود تھا۔۔۔ روم کے ایک سائڈ پر صوفے پر بیٹھے ہوئے روحان سے پوچھنے لگا۔۔۔ روحان نے لیپ ٹاپ کی اسکرین سے نظر اٹھا کر منصور کو دیکھا اس کی نظروں میں سرد تاثر تھا

"یو ٹکے ٹکے کے لوگوں کا شکریہ ادا کرنے کا فالتو ٹائم نہیں ہے میرے پاس ڈیڈی"

روحان بولتا ہوا دوبارہ لیپ ٹاپ میں مگن ہو گیا

پورے دس سال بعد اس نے جیڈی کو دیکھا تھا وہ ایک نظر میں ہی اس کو پہچان چکا تھا۔۔۔ اسے آج بھی جہانگیر عرف جیڈی پر اتنا ہی غصہ اور چڑھتی جتنی کالج کے دور میں رہی تھی۔۔۔ لاسٹ فاسٹ میں اس کمینے انسان کے پیچ سے اسکا گال تین دن تک سوجھا رہا تھا

"یہ مت بھولو اس ٹکے کے آفیسر نے تمہاری بہن کی جان بچائی ہے۔۔۔ میں شہر سے باہر تھا ورنہ

خود جا کر اس کا شکریہ ادا کر دیتا"

منصور روحان کو دیکھتا ہوا بولا

"آپ کو کیا ضرورت ہے بھلا، اسپیشل شکریہ ادا کرنے کا۔۔۔ اگر آغول کی جان بچائی ہے تو کوئی احسان نہیں کیا ہے فرض ادا کیا ہے اس نے اپنی ڈیوٹی کا۔۔۔ خیر ٹائم ملا تو میں شکریہ ادا کر دوں گا آپ ٹینشن نہیں لیں"

روحان اپنی نظریں اسکرین سے ہٹائے بغیر ٹالنے والے انداز میں بولا تاکہ منصور مطمئن ہو جائے۔۔۔

لفظ شکریہ یہ توجیڈی کو قیامت تک ادا کرنا نہیں چاہتا تھا چاہے وہ زندگی میں اس پر کتنا ہی بڑا احسان کیوں نہ کر دے

"پرسوں شپ پر کوئی پارٹی ہے کچھ اریجنمنٹ کروانے کا آرڈر دیا ہے تم نے" منصور کی بات سن کر ایک بار پھر اس نے اسکرین سے نظریں ہٹا کر منصور کو دیکھا مگر اب کی بار اس کے چہرے پر نرم تاثر تھا

"پرسوں کا دن کسی کے لئے بہت خاص ہے ڈیڈی اور اس کے خاص دن کو میں مزید خاص بنانا چاہتا ہوں مگر اپنے انداز سے"

منصور سے بات کرتے ہوئے روحان کے لب مسکرائے تھے

پچھلے ایک ماہ سے وہ صرف عینا سے ڈیلی ایک گھنٹہ رات کو بات کرتا تھا۔۔۔ نہ اس نے کبھی عینا سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی، نہ اس سے اس کی تصویریں مانگی تھی نہ ہی موبائل پر کوئی ناجائز مطالبہ کیا تھا نہ ہی کوئی الٹی سیدھی فرمائش کی تھی

مگر کل وہ عینا کو بول چکا تھا کہ وہ اس کا برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنا چاہتا ہے اپنی مرضی کی جگہ پر، اپنے انداز میں۔۔۔ وہ عینا کے ساتھ چند گھنٹے گزارنا چاہتا تھا جس کے لیے عینا بالکل تیار نہیں تھی۔۔۔

کل رات موبائل پر بات کرتے ہوئے آخر تک ان کی بحث چلتی رہی اور یہ ان کی پہلی بحث تھی عینا اسے کسی طور پر ملنے کے لیے تیار نہیں دی

"اور اس خاص انسان سے ہمیں کب ملوا رہے ہو"

منصور نے بیٹے کے چہرے پر چھائی ہوئی رونق کے ساتھ اس کی مسکراہٹ کو دیکھ کر پوچھا

"بہت جلد ڈیڈی،، اس کے پیپر ختم ہونے کا ویٹ کر رہا تھا"

روحان نے مسکراتے ہوئے منصور کو بتایا

منصور روحان کی خوشی میں خوش تھا اور اس طبقاتی فرق کو وہ اتنی ویلیو نہیں دیتا تھا جتنا فاطمہ اور اس کے بچے دیتے تھے۔۔۔ اگر عینا اچھی پڑھی لکھی فیملی سے تعلق رکھتی تھی تو روحان کی خواہش ناجائز نہیں تھی جو وہ پوری نہ کرتا

"سر آپ کے لیے فون ہے"

انسپیکٹر شکیل جہانگیر کے پاس آتا ہوا اس سے بولا

"کس کا فون ہے" جہانگیر نے فائل سے نظریں ہٹاتے بغیر شکیل سے پوچھا

"سر وہ شخص اپنا نام نہیں بتا رہا کہہ رہا ہے صرف ایس۔ پی جہانگیر سے ہی بات کرے گا"

شکیل کے جواب پر جہانگیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"کال ٹریس کرو فوراً"

جہانگیر شکیل سے بولتا ہوا اپنی چیئر سے اٹھا اور کمرے سے باہر آیا

"یس جہانگیر اسپیکنگ"

وہ ریسورکان سے لگاتا ہوا بولا

"ایس۔ پی جہانگیر مجھے آپ کو کچھ خاص بتانا ہے۔۔۔ آپ کے پرسنل نمبر پر کال نہیں کر سکتا تھا وہ میرے لئے رسکی ہوتا"

ریسیور سے آواز ابھری وہ شخص تھوڑا گھبرا یا ہوا تھا

"کون بات کر رہا ہے"

جہانگیر نے اس سے امی کے بارے میں جاننا چاہا

"معذرت میں آپ کو اپنا نام ہرگز نہیں بتا سکتا ہوں،، بس یوں سمجھ لے آپ کا خیر خواہ ہو۔۔ جو بھی انفارمیشن آپ کو دینا چاہتا ہوں وہ سو فیصد درست ہے۔۔۔۔۔ روما کے کیس کو لے کر آپ لکھے

ہوئے ہیں یہ سمجھ لیں۔۔۔ اس کے متعلق آپ کو سارے شواہد ہوٹل الکینگ میں ملیں گے"

لائن کٹ چکی تھی یا شاید اس نے فون رکھ دیا تھا۔۔۔ جہانگیر نے ریسورکان سے ہٹا کر واپس کریدل پر رکھا اور ماسٹیبل سے شکیل کو بلانے کا اشارہ کیا

"سمریلوے اسٹیشن کے پاس پی سی او سے کال کی گئی تھی"

شکیل جہانگیر کے پوچھنے سے پہلا اسے دیکھتا ہوا بتانے لگا

"ہوٹل الکینگ کس کا ہے"

جہانگیر اپنے روم میں آکر چیر پر بیٹھتا ہوا انسپیکٹر شکیل سے پوچھنے لگا

"ہوٹل الکینگ شاید کاشف زیری نام ہے اس ہوٹل کے مالک کا،، خیریت سر"
انسپیکٹر شکیل یاد کرتا ہوا جہانگیر کو بتانے لگا

"کیسا آدمی ہے کاشف زیری، مطلب کسی سے کوئی دشمنی وغیرہ" جہانگیر نے مزید سوال کیا۔۔۔ کیا معلوم کسی نے اسے ویسے ہی مذاق میں یا پریشان کرنے کیلئے یا پھر اپنی دشمنی میں ہوٹل الکینگ کا نام لیا ہو

www.urdu novelsmania.com

"شریف آدمی ہے سیدھا سادہ۔۔۔ اپنے کام سے کام رکھنے والا"
شکیل کے جواب پر جہانگیر خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا

"شکیل مجھے کاشف زیری کے بارے میں ساری معلومات اکٹھی کر کے آج شام تک دو اور کوئی اعتبار والا بندہ اس کے ہوٹل پر بھیجو جو وہاں کی ساری انفارمیشن اکٹھی کر کے دے"

جہانگیر کی بات سن کر "یس سر" کہتا ہوا شکل اس کے کمرے سے چلا گیا

K...Kashif

K...King

انسانوں کے جسم پر لگائی جانے والی K کی مہر۔۔۔ جہانگیر آپس میں اس سب کا کنفیوژن سوچنے لگا

اچھی طرح اپنا دوپٹہ پھیلا کر اوڑھنے کے بعد وہ یونیورسٹی جانے کے لئے گھر سے نکلی آج اس کی برتھ ڈے کا دن تھا مگر وہ اداس تھی۔۔۔ دو دن پہلے روحان نے جب اسے ملنے کا بولا تھا تب اس نے روحان کو ملنے سے منع کر دیا کیونکہ اسے اس طرح ملنا مناسب نہیں لگتا تھا۔۔۔ طویل بحث کے بعد ناراضگی پر اس کی کال بند کی گئی تھی اور پھر دو دن تک روحان نے اس کو کال بھی نہیں کی تھی یعنی وہ اپنی بات نہ ماننے پر اس سے ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا

مگر تب بھی عینا نے اس کی بات نہیں مانی۔۔۔ بھلا یوں ملنے کی تک ہی کیا بنتی تھی۔۔۔ عینا کو پورا یقین تھا کل رات 12 بجتے ہی روحان کی کال آئے گی مگر ایسا نہیں ہوا اس کی ساری یونیورسٹی کی

فرینڈز کی کال آئی فیصل آباد سے رجب نے اسے کال کی فرزانہ خالہ نے وش کیا۔۔۔ جہانگیر رات کو لیٹ گھر آیا تھا مگر اس نے عینا کو بہت ساری مبارکباد دی۔۔۔ دی جان نے ڈھیر ساری دعائیں دی وہ منجھے دل کے ساتھ مسکراتی ہوئی سب کی مبارکباد وصول کرتی رہی مگر جس کی کال کی وہ منتظر تھی شاید وہ آج کے دن بھی اس سے ناراض تھا

صبح ہونے کی وجہ سے اس وقت روڈ سنسان تھا معمول کے مطابق ٹریفک بھی کم تھا۔۔۔ پانچ منٹ کی واک کے بعد وہ اپنی مخصوص جگہ پر کھڑی ہوتی جہاں سے اسے یونیورسٹی کے لیے پوائنٹ مل جاتی

عینا ابھی سوچوں میں گم چل رہی تھی اچانک ایک کوسٹر اس کے بالکل قریب آ کر رکی جس کا ایک دم سے دروازہ کھلا، کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کھینچا۔۔۔ یہ سارا عمل صرف ایک سیکنڈ کے اندر ہوا تھا وہ جو اپنی سوچوں میں گم تھی اس کے ساتھ اچانک کیا ہو گیا وہ سمجھ نہیں سکی

www.urdu novelsmania.com

"چھوڑو مجھے،، خدا کا واسطہ ہے تمہیں"

کوسٹر اب تیزی سے چل رہی تھی ایک آدمی پھرتی سے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھنے کے بعد اب پیچھے کی طرف اس کے ہاتھ باندھ رہا تھا۔۔۔ تب عینا کا دوپٹہ شاید نیچے گر گیا تھا بے بسی سے عینا کو رونا آنے لگا وہ کسی کے سامنے یوں بغیر دوپٹے کے نہیں آتی تھی۔۔۔ عینا کو محسوس ہوا جیسے کسی نے فوراً اس کے کندھے پر دوپٹہ ڈالا ہو

"یس سر کام ہو گیا"
مردانہ آواز عینا کو سنائی دی

"کیا اسے کڈ نیپ کر لیا گیا تھا"
وہ خوف سے کانپنے لگی

پون گھنٹہ گزرنے کے بعد فل اسپید میں چلتی ہوئی کو سٹر کی تھی۔۔۔ یہ شاید کوئی کھلی جگہ تھی جہاں پر ہوا زور تیز تھا اسے اپنی جلد پر نمی محسوس ہو رہی تھی جیسے اس جگہ پر ہوا میں نمکیات شامل ہو،،، کانوں میں پانی کے شور کی آواز صاف سنائی دے رہا تھا یہ کوئی سمندری علاقہ تھا۔ وہ لوگ نہ جانے اسے آخر کہاں لے آئے تھے عینا کو لگا آج کا دن اس کی زندگی کا بدترین دن ہے

www.urdu novelsmania.com

جاری ہے



: Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#9

"پلیز میم آپ باہر آجائے"

عینا کی آنکھوں سے پیٹی اتار دی گئی تھی اور ہاتھ بھی کھول دیئے گئے تھے وہ خوفزدہ نظروں سے اس آدمی کو دیکھ رہی تھی جو بہت احترام سے کوسٹر کا دروازہ کھولے اس سے مخاطب تھا

یہاں سے فرار ہونے کے لیے اسے باہر تو نکلنا پڑتا عینا خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہوئی کوسٹر سے باہر نکلی مگر سامنے پانی میں بڑا شپ کھڑا دیکھا کر، وہ حیران نظروں سے سامنے سے آتے ہوئے روحان کو دیکھ رہی تھی جو سن گلاسز آنکھوں پر لگائے چلتا ہوا اس کے پاس ہی آ رہا تھا

"کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی میڈم کو" روحان عینا کو دیکھے بغیر اس آدمی سے پوچھنے لگا جو عینا کو یہاں لے کر آیا تھا۔۔۔ عینا روحان کی اس حرکت پر اسے غصے سے دیکھنے لگی

"سرمیم آپ کے سامنے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں"

وہ آدمی مہذب انداز میں روحان سے بولا

"ٹھیک ہے جاؤ" روحان کا حکم ملتے ہی وہ آدمی کوسٹر لے کر وہاں سے چلا گیا

اب روحان سن گلاسز آنکھوں سے اتارتا ہوا عینا کو دیکھ رہا تھا جو کہ بے بی پنک کمر کے کپڑوں میں ہم رنگ دوپٹے کے ساتھ اسے کوئی خوبصورت سی گڑیا لگ رہی تھی اور کافی غصے بھری نظروں سے روحان کو دیکھ رہی تھی مگر دوسری طرف تو یہ عالم تھا کہ اس کے غصے پر بھی پیار آجائے

"بہت غصہ آ رہا ہے مجھ پر، بالکل اس وقت مجھے بھی ایسے ہی غصہ آ رہا تھا جب تم موبائل پر بات کرتے ہوئے بلاوجہ ملنے کی بات پر نخرے دکھا رہی تھی"

روحان پُر شوخ نظروں سے اس کا خفا چہرہ دیکھتا ہوا بولا

"آپ کو ذرا بھی شرم نہیں آئی میرے ساتھ اس طرح کرتے ہوئے"

عینا کو غصے کے ساتھ ساتھ اس کی حرکت پر افسوس ہونے لگا وہ خفا ہو کر روحان کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"شرم تو چند ماہ ہوئے میں نے بیچ کھائی ہے، اس طرح افسوس بھری نظروں سے مجھے مت دیکھو میں شرمندہ نہیں ہوں گا۔۔۔ کونسی ناجائز خواہش کر دی میں نے۔۔۔ عینا آج کا دن میں تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں اب چلو شب پر دیر ہو رہی ہے"

روحان نے اس کا ہاتھ تھا منا چاہا تو عینا دو قدم پیچھے ہو گئی

"مجھے کہیں نہیں جانا روحان پلیز مجھے گھر پھڑوائے"

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی بولی

"آج کا دن تین سے چار گھنٹے ہم ایک ساتھ ایکسپینڈ کریں گے اس کے بعد ہی تم گھر جا سکتی ہوں۔۔۔ اوکے اب کوئی فضول کی ضد نہیں کرنا مجھ سے"

روحان نے حاکمانہ انداز میں بولتے ہوئے عینا کا ہاتھ پکڑا وہ اس کی ناراضگی کی پروا کئے بغیر شپ کی سیڑھیاں چڑھنے میں اسے مدد دینے لگا

عینا نے شپ کے اندر قدم رکھا تو شب کو وائٹ اور پنک کمر کے پھولوں سے ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا شپ کے سینٹر میں ایک چھوٹا سا ٹیبل اور دو چیریز موجود تھی

انجن چلنے پر، زوردار ہارن بجنے کی آواز آئی،، شپ اسٹارٹ ہو چکا تھا

www.urdu novelsmania.com

روحان عینا کا ہاتھ تھامے اسے ٹیبل تک لایا اور اس کے لیے چیر کھسکائی عینا کے بیٹھنے کے بعد وہ خود بھی سامنے والی چیر پر بیٹھ گیا عینا نیچے نگاہیں جھکائے خاموش بیٹھی تھی اور روحان فرصت سے اس کا چہرہ دیکھنے میں مصروف تھا

"ابھی بھی ناراض ہو مجھ سے"

کافی دیر روحان اس کو یونہی دیکھتا رہا پھر ایک دم عینا سے پوچھنے لگا

"آپ نے جو آج حرکت کی اس پر ناراض ہونا ہی بنتا ہے۔۔۔ آپ خود بتائیں کیا نہیں ہونا چاہیے مجھے ناراض"

عینا نظریں اٹھا کر اسے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"بالکل بھی نہیں ہونا چاہیے ناراض"
وہ عینا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے فوراً بولا

"یہ صحیح نہیں ہے روحان، اس طرح ملنا مناسب نہیں لگتا"
عینا روحان سے شکوہ کرتی ہوئی بولی

www.urdu novelsmania.com

"کیا صحیح نہیں ہے تمہارا برتھ ڈے منانا صحیح نہیں ہے،،، اس میں کیا غلط ہے بولو،،، عینا میں آج کے دن تمہارا برتھ ڈے تمہارے ساتھ اچھے انداز میں سیلیبرٹ کرنا چاہتا ہوں اور اگر تم ناراض ہو کر سارا وقت ایسے ہی گزار دو گی تو یہ صحیح نہیں ہوگا"
روحان اب سنجیدگی سے اسے دیکھتا ہوا بولا تھا

"تو آپ منالیں مجھے،، منانا نہیں آتا آپ کو"

عینا کے منہ سے بے ساختہ نکلا اب وہ روحان کے چہرے سے نظریں ہٹائے پانی کا تیز بھاؤ دیکھ رہی تھی جس پر شپ چل رہا تھا

"بہت سارے طریقوں سے منانا آتا ہے مگر جو طریقہ منانے کا مجھے پسند ہے،، اس پر تم لازمی

ناراض ہو کر یہی کوگی یہ صحیح نہیں ہے روحان"

روحان شرارت سے عینا کو دیکھتا ہوا بولا اسکی بات سن کر عینا نظریں جھکا گئی تھی

روحان نے بہت غور سے اس کا چہرہ دیکھا،، سفید رنگ ایک دم اسکے کپڑوں کے رنگ جیسا گلابی ہوا پھر سُرخ اس کے چہرے پر اُتر آئی اگر وہ اسے بتا دیتا رنگوں کا یہ حسین امتیاز اس کے چہرے پر کتنا بھلا لگ رہا ہے وہ مزید یونہی نظریں جھکا رہی تھی تھوڑی دیر میں ایک لڑکا کیک لے کر آیا اور کیک ٹیبل پر رکھا روحان نے نائف اٹھا کر عینا کی طرف بڑھائی جب عینا تھامت ہوئی روحان کو دیکھنے لگی

"مجھے کیا دیکھ رہی ہو،، اس کیک پر بھی چلا دو جیسے اس وقت میرے دل پر چلا رہی ہو"

روحان کے بولنے کے انداز پر عینا بے ساختہ مسکرائی تھی روحان خاموشی سے اسکی مسکراہٹ دیکھنے

لگا

کیک کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا کاٹ کر اس نے روحان کی طرف بڑھایا،، جسے روحان نے عینا کے ہاتھ سے کھاتے ہوئے باقاعدہ اسکی انگلیوں کو بھی ٹیسٹ کیا عینا نے فوراً اپنا ہاتھ گھبرا کر پیچھے کیا تھا

جب روحان نے اسے کیک کھلایا تب عینا نے بالکل تھوڑا سا ٹکڑا بے حد متکلف سے چکھا ایسے کہ روحان کی انگلیاں اسکے ہونٹوں کو نہ چھو سکے۔۔۔ عینا کے اس انداز پر روحان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی،،،

وہ کافی شائے تھی یا اس وقت روحان سے شرمناک تھی۔۔ مگر وہ آج کل کی ماڈرن لڑکیوں سے بالکل مختلف تھی،،، اس کے سرکل میں ایسی لڑکیاں نہ ہونے کے برابر پائی جاتی۔۔۔ مگر وہ اپنی ہر ادا کے ساتھ روحان کو بہت پیاری لگتی،، روحان نے اپنی پاکٹ سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا جس میں ڈائمنڈ کی رینگ موجود تھی جسے وہ عینا کا ہاتھ میں پہنانے لگا

"یہ رینگ بہت خوبصورت اور قیمتی ہے تھینکس"

عینا اپنے ہاتھ میں رینگ دیکھتی ہوئی روحان سے بولی

"اچھا دکھاؤ ذرا، میں نے نوٹ نہیں کیا"

وہ عینا کا ہاتھ دوبارہ تھامتے ہوئے اپنے ہونٹوں تک لے جانے لگا عینا نے جھٹ سے اپنا ہاتھ کھینچا

"کیا ہوا تمہارے تعریف کرنے پر میں تو رینگ کو غور سے دیکھنے لگا تھا تم کیا سمجھی کیا کر رہا ہوں" عینا کے نروس ہونے پر وہ انجان بنتا ہوا عینا کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"اگر اب آپ نے زیادہ غور و فکر کیا تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤ گی" عینا کے دھمکی دینے پر وہ زور سے ہنسا تھا

دوبارہ عینا کا ہاتھ تھام کر کھڑا ہوا تو عینا کو بھی کھڑا ہونا پڑا اب وہ اسے اس سائڈ لے کر جا رہا تھا جہاں سے وہ دونوں بہتا ہوا پانی قریب سے دیکھ سکے

"آج سے پہلے پانی کا یہ سفر مجھے اتنا اچھا نہیں لگا جتنا اچھا آج لگ رہا ہے۔۔۔ من چاہا ہمسفر ساتھ ہو تو زندگی کا سفر اور بھی حسین ہو جاتا ہے میں تمہارے ساتھ اپنی باقی تمام زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔ میں نے اپنے پیرنٹس سے تمہارے بارے میں بات کر لی تھی۔۔۔ ابھی نہیں بہت پہلے ہی،، جب تم نے مجھے کال بھی نہیں کی تھی تب۔۔۔ عینا میں اسی منتہا اپنے پیرنٹس کو تمہارے گھر لانا چاہتا ہوں" ہوا کا زور کافی تھا جس سے عینا کے دوپٹے کے ساتھ بال بھی لٹو کی صورت ہو میں اڑ رہے تھے۔۔۔ دوپٹے کو تو اس نے اپنے ہاتھوں سے قابو میں کیا ہوا تھا اس کے بالوں کی لٹو کو روحان اپنے ہاتھ سے اس کے چہرے پر سے پیچھے ہٹانے لگا

"اتنی جلدی۔۔۔ میرا مطلب ہے آپ نے تو اپنے پیرنٹس سے بات کر لی مگر میں کیسے اپنی فیملی سے بات کر سکتی ہوں"

عینا اس کی بات سن کر ایک دم پریشان ہو گئی تھی

"کیوں نہیں کر سکتی بات،، اس میں کیا پروہلم ہے یا۔۔۔ آج کل تو پرانے خیالات کے لوگ بھی اپنے بچوں کی پسند کو ترجیح دیتے ہیں۔۔۔ دیکھو عینا ڈیڈی اور ماما میری خوشی کی خاطر تمہارے گھر رشتہ لے کر آئیں گے۔۔۔ اگر انہیں کوڈر سپونس یا کوئی نگیٹیو رپلائی ملے گا تو ان کے ساتھ مجھے بھی اچھا نہیں لگے گا۔۔۔ اس لئے تمہیں اپنے بھائی کو اعتماد میں لے کر اسے ہمارے بارے میں بتانا ہوگا میں چاہتا ہوں سارے مراحل بہت آسانی سے اور خوش اسلوبی سے طے ہو جائیں"

روحان عینا کو سمجھاتا ہوا بولا

"اور اگر بھائی نہیں مانے تو"

عینا اپنا خدشہ ظاہر کرتی ہوئی روحان سے بولی۔۔۔ عینا کی بات سن کر روحان کے چہرے کے تاثرات مہلکت سنجیدہ ہوئے وہ عینا کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتھا ہوا بولا

"تو پھر میں تمہیں تمہاری بھائی سے چھین لوں گا،، یہ تو طے ہے کہ تمہاری شادی مجھ سے ہی ہوگی اس میں تمہارے گھر والوں کی مرضی شامل ہو یا نہیں بیوی تم روحان منصور کی ہی بنوگی"

روحان اس کا چہرہ تھا مٹا ہوا بالکل نارمل انداز میں بول رہا تھا اور عینا اس کی باتوں سے ڈر گئی وہ ایسا کر سکتا تھا جیسے آج اس نے کیا تھا مگر وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی

"روحان آپ مجھے ڈرا رہے ہیں"

عینا غور سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتی ہوئی بولی

"ابھی سے ڈر گئی ابھی تو تم نے روحان منصور کی شخصیت کا دوسرا رخ دیکھا ہی نہیں"

روحان کی بات سن کر عینا الجھتے ہوئے اس کو دیکھنے لگی۔۔ کیونکہ روحان کا لہجہ بہت عجیب تھا

"مطلب"

وہ کنفیوز ہو کر روحان کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

www.urdu novelsmania.com

"کچھ نہیں یہاں ہوا بہت تیز ہے آروم میں چلتے ہیں"

ہوا سے سرد پڑتے عینا کے گالوں سے روحان اپنے ہاتھ ہٹا کر اس کا ہاتھ تمام کر اسے روم کی طرف لے جانے لگا ہے

وہی شپ پر ایک چھوٹا سا کچن بھی تھا۔۔۔ جہاں سے بھیجی بھیجی تلی ہوئی مچھلی کی خوشبو آرہی تھی۔۔۔ شپ کے اندر ایک چھوٹا سا روم تھا جس میں ایک سائیڈ پر بڑے سائز کا بیڈ اسکے سامنے قد آدم آئینہ موجود تھا جبکہ دوسرے سائیڈ پر صوفے اور سامنے دیوار پر ایل ای ڈی موجود تھی

"یہ آپ کا شپ ہے" عینا نے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے روحان سے پوچھا

"اپنا ہے مگر میرا ذاتی نہیں،، اس کے ذریعے ہمارا سامان دوسرے ممالک جاتا ہے اور وہاں سے یہاں آتا ہے"

روحان اسے بتاتا ہوا بیڈ کے نیچے بڑی ڈراز کھول کر مختلف سائز کے بہت سے ڈبے (جو کہ گفٹ ریپر میں لپیٹے تھے) نکالتا ہوا ٹیبل پر رکھنے لگا

"کھڑی کیو ہو بیٹھو" www.urdu novelsmania.com

روحان اس کو دیکھتا ہوا بولا تو عینا صوفے پر بیٹھ گئی

"یہ کیا ہے"

گفٹ پر نظر ڈالتے ہوئے وہ روحان سے پوچھنے لگی

"تمہارے لئے کچھ چیزیں پسند آئی تھی تو فوراً خرید لی،، اب یہ مت بولنا کہ ان سب چیزوں کی کیا ضرورت تھی میرے پاس الریڈی یہ ساری چیزیں ہیں۔۔۔ تم یہ چیزیں اپنے یوز میں لاو گی تو مجھے اچھا لگے گا"

روحان عینا کو دیکھتا ہوا بولا تو روحان کو دیکھنے لگی

"تم چاہو تو یہ سارے گفٹ ابھی کھول سکتی ہو" عینا کے دیکھنے پر روحان اس کو بولتا ہوا عینا کے برابر میں صوفے پر بیٹھ گیا ایک کر کے وہ سارے گفٹ کھولنے لگی۔۔۔ جس میں لیڈیز واچ،، بیگ،، پرفیوم،، موبائل اور بڑے سے پیکٹ میں ایک ڈریس تھا مگر وہ ویسٹرن اسٹائل میں شارٹ سا اسکرٹ تھا۔۔۔ عینا کو تھوڑی دیر پہلے روحان کا بولا ہوا جملہ یاد آیا وہ کتنے مزے سے بول رہا تھا کہ یہ ساری چیزیں یوز کرنا اسے بڑی خوشی ہوگی۔۔۔ عینا ڈریس ہاتھ میں لیے روحان کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ تھی

"میں نے کل رات کو خواب میں تمہیں اس ڈریس میں دیکھا تھا۔۔۔ ایسا کرنا تم باقی ساری چیزیں یوز کر لینا بس یہ ڈریس تم شادی کے بعد یوز کرنا،، وہ بھی صرف ہمارے بیڈروم کے اندر"

روحان کی باتیں سن کر اس کا رنگ شرم سے دوبارہ سرخ ہونے لگا۔۔۔ عینا جلدی سے وہ ڈریس واپس پیکٹ میں رکھنے لگی۔۔۔ کال پر تو وہ عینا سے بالکل ایسی باتیں نہیں کرتا تھا مگر اس وقت اس کی باتیں سن کر عینا کا دل بہت زور سے دھڑکنے لگا تھا تبھی اس نے عینا کا ہاتھ پکڑا

"تم نے پوچھا نہیں خواب میں تم اس ڈریس میں کیسی لگ رہی تھی" بولنے کے ساتھ ہی روحان نے عینا کو اپنی طرف کھینچا وہ اس کے سینے سے آگلی۔۔۔ اپنا ایک ہاتھ عینا کے گال پر رکھتا ہوا، وہ دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد حائل کر چکا تھا۔۔۔ روحان اپنے ہونٹ عینا کے ہونٹوں کے نزدیک لانے لگا

"روحان پلیز میں اس شپ میں آپ پر بہت ٹرسٹ کر کے آئی تھی" روحان کے ہونٹوں کو دیکھ کر عینا فوراً اپنی نظریں جھکاتی ہوئی اس سے بولی تھی

"میں ٹرسٹ کہاں توڑ رہا ہوں صرف اپنے دل میں آئی خواہش پوری کر رہا ہوں" روحان مدہوش انداز میں عینا کے گلابی ہونٹوں کو دیکھتا ہوا کہنے لگا۔۔۔ کتنے اور بھی حسین چہرے اس کی نظروں سے گزرے تھے مگر ایسے احساسات تو اس میں صرف یہ لڑکی جگا گئی تھی

"میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی اور کبھی بھی بات نہیں کروں گی" عینا آنکھیں بند کر کے اسے دھمکی دینے لگی وہ اس وقت مکمل طور پر اس کے حصار میں تھی، دھمکی دینے کے علاوہ اور کیا کر سکتی تھی

"یہ پہلی اور آخری دفعہ جب میں تمہاری مان رہا ہوں آئندہ ناراض ہونے کی یا بات نہ کرنے کی دھمکی مت دینا ورنہ اس دھمکی کا خمیازہ بہت برے انداز میں بھگدنا ہوگا"

روحان اسے اپنے حصار سے آزاد کرتا ہوا صوفے کے پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور ایسا کرتے ہوئے وہ اچھا خاصا بد مزہ ہوا تھا

مگر وہ عینا کو ناراض بھی نہیں کر سکتا تھا روحان کے دور ہونے پر عینا نے اپنی آنکھیں کھولی وہ صوفے سے ٹیک لگائے ناراض نظروں سے اسی کو دیکھ رہا تھا

"اب آپ ناراض ہو کر سارا وقت ایسے ہی گزار دیں گے تو یہ صحیح نہیں ہوگا"

عینا روحان کو دیکھ کر بولی تھی اسکی بات پر روحان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ہے اس کا موبائل بج اٹھا۔۔۔ موبائل پر آنے والی کال سے اس کے چہرے کی مسکراہٹ مدھم ہوئی وہ ایک نظر عینا پر ڈال کر اپنا موبائل لے کر روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

عینا اپنی انگلی میں روحان کی پہنائی ہوئی رینگ دیکھ رہی تھی وہ رینگ اسے تھوڑی سی لوز تھی اچانک رینگ اس کی انگلی سے اتر کر نیچے گری

عینا نے میز کے نیچے جھانکا،،، رینگ میز کے نیچے بچے ہوئے رگ کے اوپر ہی پڑی تھی۔۔۔ عینا نے ہاتھ بڑھا کر اس رینگ کو لینا چاہا تو اسے محسوس ہوا جیسے رگ کے نیچے کوئی اور چیز بھی موجود ہے۔۔۔ تجسس میں وہ میز ہٹا کر رگ ہٹانے لگی وہ کوئی ہینڈل تھا جسے پکڑ کر لکڑی کا تختہ ہٹایا جاسکتا تھا۔۔۔ عینا نے ہینڈل اٹھایا تو لکڑی کا تختہ اوپر کو اٹھا اور اندر جانے کا راستہ بن گیا عینا نے ایک نظر کمرے کے دروازے پر دیکھا جو ہلکا سا کھلا ہوا تھا،، روحان اسے وہاں سے موبائل پر بات کرتا ہوا مصروف نظر آیا عینا سیڑھیوں کے ذریعے نیچے اترتی ہوئی اندر چلی گئی

دیوار پر ہاتھ ٹٹول کر اس نے سوچا ان کیا چاروں طرف روشنی پھیل گئی اندر پورا ہال نما بڑا سا کمرہ موجود تھا جو کہ اس وقت خالی تھا۔۔۔ وہاں پر اسے کافی وحشت سی محسوس ہوئی گھٹن کا احساس ہونے لگا تو واپس جانے کے لئے پلٹی۔۔۔ بے ساختہ اس کے منہ سے چیخ نکل گئی

روحان بالکل اس کے پیچھے کھڑا تھا وہ کب سیڑھیاں اتر کر اس کے پیچھے آیا عینا کو خبر ہی نہیں ہوئی ابھی وہ روحان کو دیکھ کر اپنا سانس بحال بھی نہیں کر پائی تھی کہ روحان نے سختی سے اس کا بازو پکڑا

"کیو آئی ہوں یہاں پر"

وہ اس کا بازو سختی سے اپنے ہاتھ میں جکڑے سرد انداز میں پوچھنے لگا عینا کو انداز اور سرد سا لہجہ کافی محسوس ہوا

"ایسے ہی دیکھنے آئی تھی یہاں کیا ہے"
عینا روحان کے انداز پر گھبرا گئی تھی وضاحت دینے لگی

"کیوں"

روحان اسے آنکھیں دکھاتا ہوا بولا اس کا بی ہیو سیر دیکھ کر عینا کو رونہ آنے لگا

"سوری"

عینا اس کا انداز اور اپنے ساتھ رویہ دیکھ کر اتنا ہی بول پائی تھی

اس وقت وہ اسے وہ روحان منصور نہیں لگا جسے وہ ایک ماہ سے بات کرتی آرہی تھی عینا کے سوری بولنے پر روحان نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل کرنے لگا

"لپچ تیار ہو چکا ہے چلو لپچ کر لیتے ہیں"

اب کی بار وہ نرمی سے بولا اور سیڑھیوں کی طرف عینا کو اشارہ کیا عینا خاموشی سے سیڑھیاں چڑھنے لگی روحان پورے ہال میں ایک نظر ڈال کر خود بھی سیڑھیاں چڑھنے لگا

جاری ہے



dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#10

"ہے سوئی میں تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا آپلیز"

آغول کا پاؤں کل ہی ٹھیک ہوا تھا اور وہ ٹھیک سے چلنے کے قابل ہوئی تھی سیفی کی لاکھ منتیں کرنے اور التجائیں سننے کے بعد وہ سیفی سے ملنے کے لیے یونیورسٹی کے بعد ڈرائیور کو گھر رخصت کرتی ہوئی ہوٹل الکینگ پہنچی تھی جہاں سیفی اسے چند دنوں سے ملنے کی فرمائش کر رہا تھا۔۔۔ سیفی ہوٹل کی لابی میں ہی اس کا ویٹ کر رہا تھا آغول کو اپنے پیچھے آنے کا بول کر وہ خود لفٹ کی طرف جانے لگا

www.urdu novelsmania.com

"یہ روم کیوں بک کروایا ہے تم نے،، تمہیں تو کوئی ضروری بات کرنی تھی سیفی۔۔۔ جلدی کو میں لیٹ ہو رہی ہو مجھے گھر بھی جانا ہے"

وہ آغول کو ہوٹل کے روم میں لے کر آیا تو آغول بیزار ہوتی ہوئی اس سے کہنے لگی

"گھر بھی چلی جانا اتنی جلدی کیا ہے،، ضروری باتیں یہی بتانی تھی کہ بہت زیادہ محبت کرنے لگا ہوں میں تم سے،، اب تم سے دور رہنے کا تصور بہت برا لگتا ہے"

سیفی آغول کے دونوں ہاتھوں تھام کر بولا

"یہ بتانے کے لئے مجھے یہاں بلایا ہے تم نے سیفی،، یہ سب تم مجھے پہلے بھی بتا چکے ہو" آغول اس سے اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی چڑ کر بولی اور روم سے باہر جانے کے لیے مڑی تب سیفی نے دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑا

"صرف یہ بتانے کے لئے یہاں نہیں بلایا بلکہ آج تمہیں اپنا بنانے کے لئے یہاں بلایا ہے آغول،، اب یہ دوری مجھ سے بالکل برداشت نہیں ہوتی۔۔ میں آج کے دن تمہارے اور اپنے بیچ سارے فاصلے مٹا دینا چاہتا ہوں"

سیفی نے بولتے ہوئے آغول کو اپنی بانہوں میں لینا چاہا آغول نے اس سے اپنا بازو چھڑا کر زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کر دیا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی،، یہ سب بھو اس کرنے کی،، سمجھ کے رکھا ہے تم نے مجھے"

آغول کو اس پر غصہ آیا تو وہ سیفی پر بگڑتی ہوئی بولی

"کم ان سوئی یوں مڈل کلاس لڑکیوں کی طرح خنجرے دکھانا بند کرو۔۔۔ شادی تو ہم دونوں کو کرنی ہے نابعد میں"

سیفی نے بڑے ضبط سے اس تھپڑ کو برداشت کیا تھا وہ جال میں پھنسی ہوئی اس چڑیا کو یوں ہی ہاتھ سے نکلنے نہیں دینا چاہتا تھا

"اگر کلاس فیملی سے بی لاگ کرنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ میں اپنی لمٹس بھول جاؤں، یہ تھپڑ تم ہمیشہ یاد رکھنا"

آغول پر سیفی کی سوچ کھلی تو اسے سیفی پر غصہ آیا اتنے ہلکے کریکٹر کے مرد کو وہ کبھی بھی اپنا ہمسفر قبول نہیں کر سکتی تھی اس لیے وہاں سے جانے کے لیے مڑی

"اس تھپڑ کی قیمت آج جس انداز میں تم سے موصول کرو گا۔۔۔ اس لحاظ سے تو اس تھپڑ کو آج، مجھ سے زیادہ تم یاد رکھو گی نہ صرف یاد رکھو گی بلکہ پچھتاؤ گی"

دروازے پر پہنچنے سے پہلے وہ آغول کو کھیلتا ہوا بیڈ تک لے کر آیا اور بیڈ پر دھکا دیا

سیفی بیڈ کی طرف بڑھا اس سے پہلے وہ آغول کو قبا کو کرتا آغول نے اپنے کندھے پر سے ہینڈ بیگ کھینچ کر اس کے منہ پر مارا، بیگ نے لٹکی ہوئی کی چین نے سیفی کے گال پر نشان چھوڑا تھا

"رُک اب میں تجھے اچھی طرح بتاتا ہوں"

سیفی بولتا ہوا شرافت کا چولا اتار چکا تھا اس نے آغول کو بالوں سے کھینچ کر بیڈ سے اٹھایا

"یہ سب کیا ہے انسپیکٹر آپ ایسے کیسے پولیس کی نفری کے ساتھ ہوٹل کے اندر داخل ہو سکتے ہیں"

الکینگ ہوٹل کا مینیجر انسپیکٹر شکل کو دیکھتا ہوا بولا

"چینگ کے آرڈر ہیں ہمارے پاس مسٹر۔۔۔ تم لوگوں اوپر فلور کی رومز کی تلاشی لو اور تم لوگ یہی نیچے کی تلاشی لو۔۔۔ کوئی شک و شبہات والی چیز نظر آئے فوراً مجھے انفارم کرو"

انسپیکٹر شکل اپنی ٹیم کو دو حصوں میں بانٹتا ہوا بولا

"ایک منٹ انسپیکٹر صاحب، یہ کوئی چھوٹا موٹا ہوٹل نہیں ہے اس کا ایک اسٹینڈرڈ ہے۔۔۔ آپ اس کی یوں تلاشی نہیں لے سکتے ویسے بھی اس ہوٹل کے مالک، مسٹر کاشف زیری اس وقت شہر میں موجود نہیں ہیں آپ ان کی غیر موجودگی میں ان کے ہوٹل کی تلاشی نہیں لے سکتے"

مینیجر نے اپنی جاب نبھاتے ہوئے انسپیکٹر شکل کو دوبارہ مخاطب کیا

"مینجر صاحب ہم یہاں پر بغیر سرچ وارنٹ کے نہیں آئے ہیں۔۔۔ قانون کی اتنی لکھت پڑھت تو آپ بھی جانتے ہو گے۔۔۔ اب کی بار اگر آپ نے ہمارے کام میں مداخلت کی تو آپ کو بھی زیر حراست لے لیا جائے گا۔۔۔ لہذا ہمیں ہمارا کام اطمینان سے کرنے دیجئے"

انسپکٹر شکیل کے بولنے پر مینجر خاموش ہو گیا

"آآآ"

جیسے ہی سیفی نے آغول کے بالوں کو مٹھی میں جھکڑ کر اٹھایا۔۔۔ آغول نے اپنے بال چھڑوانے کی کوشش کرنے کی بجائے سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا گلدان اٹھایا اور کھینچ کر سیفی کے سر پر دے مارا وہ اپنا سر پکڑ کر درد سے بلبلا اٹھا

موقع سے فائدہ اٹھاتی ہوئی آغول اپنا بیگ وہی چھوڑ کر تیزی سے باہر نکلی مگر روم کے اندر ہی اس کے پاؤں کی ایک سینڈل اتر گئی جسے وہی چھوڑ کر وہ آنسو صاف کرتی ہوئی باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔ لفٹ کی بجائے وہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی تب اس کی دوسری سینڈل بھی اتر گئی جسے وہی چھوڑ کر وہ سیڑھیوں سے اترتی ہوئی سیدھا ہوٹل سے باہر نکلنے لگی

"رکھیے میم۔۔۔ ارے میں آپ سے مخاطب ہوں"

آغول ہوٹل سے باہر نکل رہی تھی تب ایک شخص کی آواز پر رکی اور پلٹ کر اسے دیکھنے لگی

"جی فرمائے"

وہ پولیس والا تھا آغول نے بہت کوشش کی تھی کہ اپنا لہجہ نارمل رکھ سکے

"کیا آپ اس ہوٹل سے چیک آؤٹ کر کے جا رہی ہیں"

شکیل اس کے بکھرے بال، گھبراے لہجے اور بغیر سیلپر ز کے پیروں کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"میرے ہاتھ میں آپ کو کچھ لگج دکھ رہا ہے میں یہاں پر اپنی فرینڈ سے ملنے آئی تھی"

وہ اس انسپیکٹر کو جتاتی ہوئی بولی

www.urdu novelsmania.com

"بغیر سیلپر ز پہنے ہی ملنے آگئیں آپ"

انسپیکٹر شکیل اس کے پیروں کو دیکھ کر طنزیہ بولتا ہوا ہنسا جیسے اس کا مزاق اڑایا ہو

"آپ سے مطلب اپنی ڈیوٹی کریں"

آغول غصے میں اس سے کافی بدتمیزی سے بولی نہ جانے کیو وہ اس کے بلاوجہ منہ لگ رہا تھا جبکہ آغول کو اندازہ نہیں تھا اس کا حلیہ اسے مشکوک ثابت کر چکا تھا

"میں اس وقت اپنی ڈیوٹی ہی انجام دے رہا ہوں،، اس ہوٹل کے سرچ وارنٹ ہیں میرے پاس اب یہاں سے فوراً نہیں جاسکتی"

انسپیکٹر شکیل آغول کو دیکھتا ہوا بولا

جہانگیر نے ایس۔ ایس۔ پی سیف اللہ کو اعتماد میں لے کر آج کاشف زیری کے ہوٹل میں ریڈ ڈلوائی تھی،، اسے معلوم تھا کاشف زیری اس وقت ملک میں موجود نہیں ہے اگر کوئی ثبوت اس کے ہاتھ لگ جاتا تو وہ کاشف زیری کے خلاف مکمل کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن اگر کاشف زیری بے قصور ہوا تو یہ بات اس کے خلاف جاتی مگر جہانگیر کو لگ رہا تھا "k لوگو کا الکینگ سے ضرور کوئی کنیکشن ہوگا

وہ خود اس وقت دی جان کے کمرے میں موجود تھا ان کی طبیعت صبح سے ہی ڈل تھی وہ اس وقت سو رہی تھیں۔۔۔ شکل کافی دیر سے وقفے سے اس کو ساری ڈیٹیلز موبائل کے ذریعے دے رہا تھا۔۔۔ جہانگیر شکل کو کال ملانے لگا

"بولو شکل ریڈ کچھ کارآمد ثابت ہوئی"

جہانگیر دی جان کے پاس سے اٹھ کر اپنے روم میں آتا ہوا شکل سے موبائل پر پوچھنے لگا

"سر مجھے نہیں لگ رہا ہے جیسا ہم نے سوچا تھا ویسا ہی کچھ ہے وہاں، فی الحال تو کوئی بھی ثبوت ہاتھ نہیں لگا جو کاشف زیری کے خلاف جاتا ہوں البتہ ہوٹل کے تین الگ روم سے ایسے لڑکے لڑکیوں کو زیر حراست لیا گیا ہے جو تھوڑے مشکوک لگ رہے تھے ابھی ان لوگوں کو پولیس اسٹیشن لے کر جا رہا ہوں"

شکیل پولیس وین میں بیٹھا ہوا جہانگیر کو تفصیل بتانے لگا

"اوکے میرے آنے کے بعد ان لوگوں سے سوالات کا سلسلہ جاری کرنا، میں تھوڑی دیر میں پہنچتا ہوں"

جہانگیر نے کال کاٹ کر موبائل اپنی پاکٹ میں رکھا اور ہاتھ میں ریسٹ واپس باندھی، اس وقت کچول ڈریسنگ خاکی پیٹ اور وائٹ کلر کی شرٹ میں ملبوس تھا۔۔۔ وہ ایسے ہی پولیس اسٹیشن جانے کے لیے نکلنے لگا مگر وہ اس سے پہلے عینا کے روم میں جانے لگا تاکہ اسے اپنے جانے کا بتا دے

"عینا"

عینا کے روم میں آکر اس کا نام پکارتے ہوئے جہانگیر نے چاروں طرف نظر دوڑائی عینا تو اسے نظر نہیں آئی البتہ چارج ہوتے ہوئے موبائل پر اس کی نظر پڑی تو وہ موبائل اٹھاتا ہوا دیکھنے لگا، تین دن پہلے تک عینا کے پاس دوسرا موبائل موجود تھا جو ڈیڑھ سال پہلے اس نے عینا کو لاکر دیا تھا، پھر یہ موبائل اس کے پاس کہاں سے آیا جہانگیر اس موبائل کو دیکھتا ہوا سوچنے لگا جو کہ اچھا خاصا مہنگا موبائل تھا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"جی بھائی آپ نے بلایا"

عینا روم کے اندر داخل ہوتی ہوئی جہانگیر سے پوچھنے لگی مگر اس کے ہاتھ میں اپنا موبائل دیکھ کر وہ بری طرح چونکی، اس کا چونکا جہانگیر نظر سے چھپ نہیں سکا

"کہاں سے آیا یہ" جہانگیر ہاتھ میں موبائل لیے عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"ارے یہ تو ناجیہ کا ہے اس کا اپنے موبائل سے دل بھر گیا تھا تو تھوڑے دن کے لیے اچھیچ کر لیا مجھ سے"

عینا مسکراتی ہوئی جہانگیر کو بولی اپنا لہجہ بالکل نارمل رکھتا کہ جہانگیر کو ذرا بھی شک نہیں گزرے مگر جہانگیر اس کا لہجہ نہیں اس کی آنکھیں دیکھ رہا تھا جو اس کی بات کی نفی کر رہی تھی

"دی جان کا خیال رکھنا ہوسکتا ہے لیٹ آنا ہو میرا، گھر کا دروازہ اچھی طرح لاک کر لینا" وہ موبائل کے متعلق کوئی دوسری بات کرے بغیر موبائل واپس اسی جگہ پر رکھتا ہوا عینا کے کمرے سے نکل گیا

جہانگیر کے باہر جاتے ہیں عینا نے اپنا رکاز ہوا سانس بحال کیا مگر اب اسے ندامت ہو رہی تھی اپنے بھائی سے جھوٹ بولتے ہوئے۔۔۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا جب عینا نے جہانگیر کے سامنے کسی بات کو کرنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لیا تھا مگر اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ اب وہ روحان سے کوئی گفٹ نہیں لے گی، وہ روحان سے اپنا رشتہ رکھنے کے لیے اپنے بھائی سے اپنا رشتہ خراب نہیں کر سکتی تھی

"میں کب سے کہہ رہی ہوں مجھے ایک کال کرنے دو اپنے ڈیڈی کو، سمجھ میں نہیں آ رہا تم لوگوں کو"

جہانگیر پولیس اسٹیشن کے اندر داخل ہوا اس کے کانوں میں ایک نسوانی آواز ٹکرائی

انسپیکٹر شکیل سمیت کانسٹیبل،، سپاہی سب نے اسے دیکھ کر سلوٹ کیا تو آغول آنے والے کو مڑ کر دیکھنے لگی۔۔۔ جہانگیر پولیس اسٹیشن میں جس طرح آغول کو دیکھ کر بری طرح ٹھٹھا کا تھا،، ویسے ہی آغول بھی اسے دیکھ کر ایک دم چونکی

"آفسیر یہ لوگ مجھے زبردستی یہاں لے کر آئے ہیں میرا سیل فون ان کے پاس ہے یہ لوگ مجھے میرے گھر والوں کو انفارم نہیں کرنے دے رہے کہ میں۔۔۔"

آغول بولتی ہوئی جہانگیر کے پاس آئی اسے یقین تھا پچھلی بار کی طرح وہ اب بھی اس کی مدد کرے گا

"خاموشی سے جا کرو ہاں بیٹھ جاؤ"

جہانگیر آغول کی بات مکمل ہونے سے پہلے بیچ میں بولا اور کرسی کی طرف اشارہ کیا جہاں دو لڑکیاں اور بھی بیٹھی تھیں۔۔۔ آغول اس کی چہرے کے سرد تاثرات دیکھ کر خاموشی سے اسے دیکھنے لگی پھر کچھ سوچ کر چپ چاپ جا کر کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔ جہانگیر اپنے کمرے میں جانے کی بجائے وہی ٹیبل کے اوپر بیٹھا

"لڑکے کہا پر ہی لے کر آؤ انہیں"

جہانگیر نے غصے بھری نظر ان لڑکیوں پر خاص طور پر آغول پر ڈالی۔۔۔ اس کے بعد وہ شکل سے مخاطب ہوا شکل نے یہ "یس سر" کہتے ہوئے کانسٹیبل کو اشارہ کیا جو ان تینوں لڑکوں کو لے کر آگیا

جہانگیر نے ان تینوں لڑکوں کو دیکھا ان میں سے ایک وہی لڑکا تھا جو کہ اسے آغول کے ساتھ دکھائی دیتا تھا اس کے ماتھے پر چوٹ کا نشان بھی موجود تھا

"سر سارے ہوٹل کی تلاشی لی گئی ہے روسرے رومز میں زیادہ تر فیملی موجود تھی یا پھر کوئی دوسرے شہر سے آنے والے افراد موجود تھے،، جو ہوٹل میں اسے ٹکر رہے تھے۔۔۔ ان سے پوچھ گچھ کر کے انہیں چھوڑ دیا گیا مگر یہ چاروں لڑکی لڑکے الگ الگ روم میں کپل کی صورت موجود تھے دیگر سوالات سے اندازہ ہوا ہے یہ میاں بیوی نہیں ہیں اور یہ جو محترمہ ہیں یہ ہوٹل کے روم سے باہر نکل رہی تھی جبکہ یہ لڑکا ہوٹل کے ہی ایک روم میں موجود تھا۔۔۔ اس وقت تو یہ دونوں ایک دوسرے کو پہچاننے سے انکار کر رہے ہیں،، لیکن ایک لیڈی بیگ اس روم سے برآمد ہوا جس روم میں یہ لڑکا موجودہ بہت ممکن ہے یہ بیگ ان محترمہ کا ہو کیونکہ جب یہ ہوٹل سے باہر نکل رہی تھی ان کے پاس کوئی بیگ موجود نہیں تھا نہ پیروں میں سینڈل،، ایک سینڈل بھی روم سے ملی گئی ہے جس میں کوئی شک نہیں وہ انہی کی ہے"

انسپیکٹر شکل جہانگیر کو بتانے لگا جہانگیر نے ایک نظر دوبارہ آغول کو دیکھا

اس کی نظروں میں آغول کے لیے صرف اور صرف حقارت تھی۔۔۔ وہ اسے مغرور اور بد دماغ لڑکی سمجھتا تھا مگر گری ہوئی لڑکی نہیں۔۔۔ مگر ہوٹل کے روم میں لڑکے سے ملنے والی لڑکی اسکی نظر میں شریف نہیں ہو سکتی تھی

"اور سب سے امپورٹنٹ بات ایک اس کپل کے روم میں،،، دوسرا اس لڑکے کے روم میں خفیہ کیمرے بھی موجود تھے"

انسپیکٹر شکیل کی مزید انفارمیشن پر جہاں جہانگیر نے ضبط سے لب بھینچے وہی آغول کے ہوش اڑ گئے تھے،،، انسپیکٹر شکیل ایک لڑکا اور لڑکی کی طرف اشارہ کرنے کے بعد سیفی کی طرف اشارہ کر رہا تھا یعنی کیمرے ان دو کمروں میں چھپے ہوئے تھے

کیا سیفی اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بعد اسکو بعد میں بلیک میل کرتا یعنی سیفی نے اسے پلاننگ سے ہوٹل کے روم میں بلایا تھا۔۔۔ آغول بے یقینی نے سیفی کی طرف دیکھتی کوئی سوچنے لگی۔۔۔۔ دوسری جانب سیفی اور اس لڑکے نے انسپیکٹر کی بات سن گھبراتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھا

"سر پلیز اگر اجازت ہو تو میں آپ سے اکیلے میں کچھ بات کرنا چاہتی ہوں"

ان تینوں میں سے ایک لڑکی جس کی عمر آغول کے برابر تھی جہانگیر کو مخاطب کرتی ہوئی بولی

"ان لڑکوں کو واپس لا کر اپ کرو اور انہیں میرے روم میں بھیجو" جہانگیر کا سٹیبل سے کہتا ہوا اپنے روم کی طرف چلا گیا

تھوڑی دیر بعد وہ لڑکی جہانگیر کے کمرے آئی جو کہ دکھنے میں اسے کسی شریف گھرانے کی لگ رہی تھی

"بولو کیا کہنا ہے" جہانگیر اس لڑکی کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا یہ لڑکی ہوٹل کے جس کمرے سے برآمد کی گئی تھی جس کمرے میں یکمرہ موجود تھا اس لیے اس لڑکی کا کردار کافی مشکوک ٹھہرایا جاسکتا تھا

"سر میں کوئی اونچی فیملی سے بی لائنگ نہیں کرتی ہوں،، مڈل کلاس فیملی سے میرا تعلق ہے۔۔۔ میرے پیرنٹس کو اگر معلوم ہوا کہ میں اس وقت پولیس اسٹیشن میں موجود ہوں تو وہ لوگ کسی سے نظر ملانے کے قابل نہیں رہیں گے اور نہ میں اپنے پیرنٹس سے زندگی بھر نظر ملا پاؤں گی۔۔۔ سر میں ایک شریف لڑکی ہوں،، میں وہاں پر یا سر کے بلانے پر گئی تھی،، اسے ایک سال سے جانتی ہوں بہت جلد ہم لوگ شادی بھی کرنے والے ہیں۔۔۔ پلیز سر میں جو بھی کچھ بول رہی ہوں وہ بالکل سچ ہے آپ مجھے چھوڑ دیں،، رات ہو گئی ہے میرے پیرنٹس پریشان ہو رہے ہوں گے کہ میں اس وقت کہاں موجود ہو۔۔۔ بد لے میں آپ بیشک"

جہانگیر جو کہ اس کی ساری بات بہت تحمل سے سن رہا تھا آخری کی بات سن کر چونکا

"بدلے میں بے شک ؟؟"

جہانگیر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتا ہوا پوچھنے لگا وہ لڑکی سر جھکا کر اپنا دوپٹہ سائیڈ پر کرتی ہوئی قمیض کے اگے موجود بٹن کھولنے لگی۔۔۔ جہانگیر اپنی کرسی سے اٹھ کر اس کے پاس آیا جیسے ہی وہ قمیض کا تیسرا بٹن کھلا،،، زناٹے دار منہ پر پڑنے والے تپھڑ سے وہ کرسی سے ٹکرا کر فرش پر گری

"پولیس کو تم جیسے لوگوں نے بدنام کیا ہوا ہے جو رشوت دینے کی خاطر اپنی عزت کی بھی پروا نہیں کرتے۔۔۔ تم اپنے آپ کو شریف لڑکی کہہ رہی ہو ایسی ہوتی ہیں شریف لڑکیاں۔۔۔ شریف لڑکیوں کی عزت بہت انمول ہوتی ہے وہ اتنی سستی ہر گز نہیں ہوتی ہے کہ یوں ہر ایک کے سامنے اسے نچاؤ کر دے۔۔۔۔۔ مجھے افسوس ہے تو صرف تمہارے ماں باپ پر،، جس کے اعتماد کی پرواہ کیے بغیر تم اس لڑکے سے ملنے گئی،، تفت ہے تم جیسی لڑکی پر جسے نہ اپنی عزت کی پرواہ ہے نہ اپنے ماں باپ کی عزت کی،، منکھو فوراً یہاں سے"

جہانگیر کی بات سن کر وہ لڑکی اپنا دوپٹہ سر پر جما کر اوڑھتی ہوئی اپنا سرخ گال دوپٹے سے چھپا کر باہر نکلنے لگی

"بی بی میں آپ کو کہہ رہا ہوں بغیر اجازت آپ اندر جانگی تو ایس۔ پی صاحب غصہ کریں گے"

آغول جہانگیر کے کمرے میں آئی تو کانسیٹبل اس کے پیچھے آتا ہوا بولا

"آفسر مجھے ضروری بات کرنی ہے تم سے"

جہانگیر جو پہلے ہی غصے میں بھرا ہوا بیٹھا تھا آغول کو اپنے کمرے میں آتا دیکھ کر اس کی پیشانی پر مزید بل نمایاں ہوئے مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے کانسٹیبل کو وہاں سے جانے کا کہنے لگا

"بولو"

جہانگیر آغول کے سامنے آ کر کھڑا ہوا

جاری ہے



: Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi# 11

www.urdu novels mania.com

"دیکھو آفسر تم مجھے جانتے ہو،، میرا مطلب ہے تم اتنا تو جانتے ہو کہ میں کوئی مجبور اور بے بس ٹائپ کی مڈل کلاس لڑکی نہیں ہوں،، میرے فادر اور بھائی کوئی معمولی آدمی نہیں ہیں،، میں اس ہوٹل میں سیفٹی کے بلانے پر گئی تھی۔۔۔ اسے مجھ سے کوئی ضروری بات کرنا تھی ڈیٹس آل"

جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا آغول کو ٹینشن ہو رہی تھی یقیناً منصور اور فاطمہ کے ساتھ ساتھ روحان بھی اس کے لیے فکر مند ہو رہا گا، کہ وہ ابھی تک یونیورسٹی سے گھر نہیں آئی۔۔۔ اس لیے وہ جاناگیر کے پاس آ کر اس سے بات کرنے لگی

"ایسی کونسی ضروری بات تھی جو ہوٹل کے بند کمرے میں کرنا ضروری تھی ایکسپلین کرو" جاناگیر طنزیہ لہجے میں اس سے پوچھنے لگا

"اوقات میں رہو اپنی،، تم مجھے کس ٹائپ کی لڑکی سمجھ رہے ہو" آغول اسے غصے میں آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

"اوقات تو آج میں تمہیں تمہاری،، تمہارے ہی باپ اور بھائی کے سامنے بتاؤں گا۔۔۔ معمولی آدمی نہیں ہے تمہارا باپ اور بھائی مگر جب انہیں یہ معلوم ہوگا کہ ان کے گھر کی عزت،، کیسے بند کمرے کے اندر کسی نامحرم لڑکے سے مل کر ان کی عزت کو نیلام کر رہی تھی تب وہ اپنے آپکو معمولی آدمی سے بھی بدتر محسوس کریں گے"

جاناگیر کے آنکھوں میں ہی نہیں اس کے لہجے میں بھی حقارت تھی۔۔۔ اس کی دھمکی پر آغول ڈر گئی واقعی اگر ایسا ہوتا تو سب کچھ بہت غلط ہوتا

"دیکھو آفیسر میں بالکل بے قصور ہوں اور میں ویسی لڑکی نہیں جو بند کمرے میں کسی غیر لڑکے سے ملنے جاتی ہوں پلیز یہی کچھ لے دے کر معاملہ رفع دفع کرو"

آغول اب اسے نرمی اسے سمجھانے لگی اس نے بہت سے لوگوں سے سنا تھا پولیس ایک حد تک ہی ایمانداری دکھاتی ہے اس لیے آغول نے اپنے سامنے کھڑے آفیسر کو پیسوں کی آفر کر دی تاکہ وہ اس کی جان چھوڑے اور ہوٹل والی بات کسی بھی طرح منظور اور روحان تک نہ پہنچے

"اوو واپس چلے دے کر معاملہ رفع دفع کرنا ہے کیا ہے تمہارے پاس دینے کو"

جہانگیر قدم بڑھاتا ہوا مزید اس کے قریب آیا،،، اوپر سے نیچے تک آغول کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی نظر آغول کے گہرے گلے تک گئی اس نے آج بھی جلیز پر ٹاپ پہنا ہوا تھا جو کافی چُست تھا اسکے اوپر جیکٹ لینے کا کوئی فائدہ نہیں تھا خوبصورت خدو خال بیشک نمایاں نہیں ہو رہے تھے مگر گلا گہرا ہونے کی وجہ سے کسی بھی مرد کی نگاہیں بھٹک کر وہی جاتی

www.urdu novels mania.com

"میرے بیگ میں اس وقت 10000 کی اماؤنٹ پڑی ہے، باقی کی اماؤنٹ میں تمہیں اے۔ٹی۔ایم سے نکال کر دے دے دوگی،، جتنی تم ڈیمانڈ کرو گے"

جہانگیر کی نگاہوں کو دیکھ کر آغول اپنی جیکٹ کے بٹن بند کرتی ہوئی اس سے بولی۔۔۔ پچھلی دو ملاقاتوں میں وہاں سے اتنا کمینہ نہیں لگا تھا، کیسے گھور کر دیکھ رہا تھا وہ اسے

"ڈیمانڈ پیسوں کی نہیں ہے،، پیسوں کی بجائے اگر کچھ اور دے سکتی ہو تو ڈیل کر لیتے ہیں"

جہانگیر اس کو دیکھتا ہوا بولا جہانگیر کی بات سن کر آغول کو آگ لگ گئی

"تم نے سمجھ کیا رکھا ہے مجھے،، میں کوئی بکا و مال لگ رہی ہوں تمہیں"

جہانگیر کی بات سن کر آغول آگ بگولہ ہوتی ہوئی اس پر چلائی

"آواز نیچی کرو اپنی،، یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے پولیس اسٹیشن ہے اور بکا و مال میں بھی نہیں ہوں جو تم مجھے یہاں پیسوں کی آفر کرنے آئی ہوں،، رشوت دینے کے جرم میں ابھی اندر کر دوں تمہیں"

جہانگیر اس سے زیادہ تیز میں آغول پر چمٹا ہوا بولا

"اسلم۔۔۔ انسپیکٹر شہناز اور انسپیکٹر شکیل دونوں کو بلاؤ"

جہانگیر اپنے روم سے باہر کھڑے کانسٹیبل کو آواز لگاتا ہوا بولا جبکہ دیکھ وہ آغول کو رہا تھا جو غصے میں ابھی بھی اس کو گھور رہی تھی

"بکا و مال نہیں ہو تو کیا سوچ کر تم نے مجھے یہ گھٹیا آفر کی"

وہ غراتی ہوئی پوچھنے لگی

"لیول چیک کر رہا تھا کمینگی کا۔۔۔ بے فکر ہو تمہاری جیسی لڑکی کو میں اپنے منہ لگانے لائق نہیں سمجھتا"

جہانگیر اسے بولتا ہوا چمیر پر بیٹھنے لگا

"انگو رکھتے ہیں"

وہ استرازیہ ہنستی ہوئی بڑبڑائی یقیناً یہ محاورہ اس نے جہانگیر کو سلگانے کے لیے بولا تھا۔۔۔ آغول کی بڑبڑاہٹ سن کر جہانگیر اس کے پاس آیا بالوں کو مٹھی میں جکڑتا ہوا اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔ یہ لڑکی جب بھی اسے ملتی نہ جانے کیوں غصہ دلاتی تھی

"یہ پولیس اسٹیشن ہے یہاں پر شریف لڑکیاں نہیں آتی اور جو لڑکیاں یہاں پر لائی جاتی ہیں۔۔۔ جانتی ہو وہ کس سلوک کی مستحق ہوتی ہیں"

بالوں کو مٹھی میں جکڑے سر دلجے میں جہانگیر آغول سے پوچھنے لگا اس کے چہرے کے غضب ناک تاثرات دیکھ کر آغول خاموش رہی

لیڈی انسپکٹر شہناز اور انسپکٹر شکیل کے کمرے میں آنے سے پہلے وہ اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا

"انسپیکٹر شہناز انہیں اور باقی ان دونوں لڑکیوں کو بھی الگ کمرے میں لے جا کر سب کی اچھی طرح چیکنگ کریں۔۔۔ جسم کے کسی بھی حصے پر اگر ((k)) لفظ کا ٹیٹو بنا ہوا نظر آئے تو مجھے فوراً انفارم کریں" جہانگیر انسپیکٹر شہناز کو ہدایت دیتا ہوا بولا

"ڈسکنٹنگ تم حد سے بڑھ رہے ہو میں کوئی چیکنگ نہیں کرواؤ گی۔۔۔ کوئی ہاتھ تو لگائے مجھے پھر بتاتی ہوں میں"

آغول زور سے ٹیل پر اپنے دونوں ہاتھ مارتی ہوئی جہانگیر کو غصے میں دیکھ کر بولی

"انسپیکٹر شہناز یہ اسٹک اپنے ساتھ لے جائیں،، چیکنگ کے دوران آپ کو اس کی ضرورت پڑنے والی ہے،، چاہے کوئی کر منل ہو یا بڑے باپ کی بیٹی ہو،، قانون سب کے لئے یکساں ہونا چاہیے۔۔۔ کوئی بھی تلاشی دینے سے انکار کرے تو بلا جھجھک اور بے خوف ہو کر اس اسٹک کا استعمال کریں"

جہانگیر ٹیل پر رکھی ہوئی اسٹک انسپیکٹر شہناز کو تھماتا ہوا بولا اور ہدایت دیتے ہوئے خاص طور پر وہ آغول کو دیکھ رہا تھا

"چلو بی بی یہ ادائیں یہاں کام نہیں آنے والی"

آغول جہانگیر کو غصے سے گھور رہی تھی تب لیڈی انسپیکٹر شہناز اس کا بازو کھینچ کر اسے وہاں سے لے گئی

"شکیل ان تینوں لڑکوں کی بھی تلاشی لو"

جہانگیر کی ہدایت سن کر انسپیکٹر شکیل سلوٹ مارتا ہوا روم سے چلا گیا

تھوڑی دیر بعد جہانگیر کے موبائل پر عینا کی کال آنے لگی جس پر عینا نے اسے بتایا کہ دی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو جہانگیر اسے تسلی دیتا ہوا آدھے گھنٹے میں گھر پہنچنے کا کہہ چکا تھا تا کہ دی جان کو اسپتال لے کر چلا جائے

اتنے میں لیڈی انسپیکٹر شہناز ان تینوں لڑکیوں کو جہانگیر کے کمرے میں لے کر آئی آغول کو اپنے سامنے بیٹھے ہوئے اس شخص سے اتنی نفرت محسوس ہو رہی تھی جتنی کبھی کسی دوسرے سے نہیں ہوتی

اس کے کہنے پر ہی لیڈی انسپیکٹر شہناز نے باقی دونوں لڑکیوں کے ساتھ، تلاشی لینے کے لیے اس کے جسم سے بھی ایک ایک کپڑا اتروایا تھا اور آغول کے غصہ کرنے پر اس نے آغول کی کمر پر زور سے دوبار اسٹک بھی ماری تھی جس کا درد وہ اپنی کمر پر ابھی بھی محسوس کر رہی تھی

"سر یہ تینوں لڑکیاں کلیمز ہیں،، اچھی طرح چیک کر لیا گیا ہے جسم پر کسی بھی قسم کا کوئی ٹیٹو موجود نہیں ہے"

لیڈی انسپکٹر شہناز جہانگیر کو بتانے لگی

"ٹھیک ہے ان تینوں کے گھر فون کر کے ان کے ماں باپ کو یہاں بلائیں،، انہیں بتائیں کہ آپ کی سیٹیاں ہوٹل کے روم میں لڑکے کے ساتھ پائی گئی ہیں۔۔ انہیں شک کی بنا پر ہم یہاں لے کر آئے تھے۔۔ اس کے بعد ہی انہیں ان کے پیرنٹس کے ساتھ روانہ کر دیے گا"

جہانگیر ان تینوں لڑکیوں پر جاتی ہوئی نظر ڈال کر لیڈی انسپکٹر شہناز کو ہدایت دینے لگا انسپکٹر شہناز ان تینوں کو جہانگیر کے کمرے سے لے گئی۔۔۔

تھوڑی دیر میں انسپکٹر شکیل سیفی کے ساتھ ایک اور لڑکے کو گدی سے پکڑ کر کمرے کے اندر لایا

"ہاں شکیل کیا رپورٹ ہے"

جہانگیر اپنی آستین کے کف فولڈ کرتا ہوا اپنا موبائل پاکٹ کے اندر رکھنے لگا۔۔۔ اسے گھر کے لئے بھی نکلنا دی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی عینا اکیلی پریشان ہو رہی تھی

"سر ان دونوں لڑکوں کی کمر پر سیم ٹیٹو موجود ہے اور خفیہ کیمرے بھی انہی دونوں کے کمرے میں موجود تھے یعنی یہ دونوں لڑکے، ان لڑکیوں کو بعد میں بلیک میل کرتے"

شکیل نے جمانگیر کو بتاتے ہوئے، ان دونوں کی گدی پر ایک ایک زوردار جھانپڑ بھی رسید کیا تھا

"کیمرے وہاں سے لے آئے تھے"

جمانگیر ان دونوں کو دیکھتا ہوا شکیل سے پوچھنے لگا

"جی سر"

شکیل کے جواب دینے پر وہ چلتا ہوا ان دونوں کے پاس آیا

"کیمرے میری کار میں رکھو دو اور ان دونوں کو لاک اپ کرو، جب تک میں نہ آجاؤ تب تک نہ کوئی ان کے پاس لاک اپ کے اندر جائے گا نہ ہی کوئی پوچھ گچھ کرے گا۔ ان دونوں سے سب کچھ میں اپنے طریقے سے اگواؤ گا۔ اور اس تیسرے لڑکے کو چھوڑنے سے پہلے اس کی جوانی کا سارا جوش نکال دینا"

جمانگیر انسپکٹر شکیل اچھی طرح ہدایت دیتا ہوا پولیس اسٹیشن سے نکل گیا

"جٹا"

منہ پر زوردار پڑنے والے تھپڑ سے وہ صوفے پر جاگری جہاں منصور اور فاطمہ برجمان تھے۔۔۔

فاطمہ اور منصور کے ساتھ روحان بھی سات گھنٹے سے آغول کے لیے پریشان تھا شام سے رات ہونے کو آئی تھی آغول کا کچھ پتہ نہیں تھا۔۔۔ اس کا سیل مسلسل آف جا رہا تھا رات کے نو بجے پولیس اسٹیشن سے کال آئی

جس میں آغول کی اس پولیس اسٹیشن میں موجودگی کی اطلاع دی گئی اور منصور کو کہا گیا کہ وہ اپنی صاحبزادی کو پولیس اسٹیشن سے آکر لے جائیں۔۔۔ منصور کی حالت اس خبر سے بگڑنے لگی، اس کی جوان جہاں بیٹی رات کو اس وقت پولس اسٹیشن میں کیا کر رہی ہے روحان نے ماں باپ کو تسلی دی اس کے خیال میں کوئی حادثہ یا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہو اس کی کار سے روحان ہی اسے پولیس اسٹیشن لینے چلا گیا

مگر وہاں جا کر جب اسے یہ کہانی معلوم ہوئی اس کی بہن کو ہوٹل میں کسی لڑکے کے ساتھ پکڑا گیا ہے تب اس نے بمشکل اپنے غصے کو قابو میں رکھا اور خاموشی سے وہ آغول کو پولیس اسٹیشن سے گھر لے آیا مگر پہنچ کر اس نے زوردار تھپڑ آغول کے منہ پر رسید کیا۔۔۔

آغول جو کہ سارے راستے میں روحان کے چہرے کے غضبناک تاثرات سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ اس وقت شدید غصے میں ہے،، وہ گھر جا کر اسے ساری حقیقت بتا کر گھر والوں سے اپنی بیوقوفی کی معافی مانگنے کا ارادہ رکھتی تھی مگر گھر پہنچ کر پڑنے والے تھپڑ سے وہ صوفے پر جاگری جہاں فاطمہ بیٹھی ہوئی تھی

"لے آیا اس بے غیرت کو میں پولیس اسٹیشن سے۔۔۔ دل تو چاہ رہا ہے آج اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا دبا دوں"

روحان غصے میں آغول کی طرف بڑھا

"کیا کر رہے ہو روحان،،، بہن ہے یہ تمہاری اصل بات بتاؤ،، ہوا کیا ہے آخر"

فاطمہ آغول کو حصار میں لیے بیٹے کو ٹھنڈا کرتی ہوئی تحمل سے پوچھنے لگی جب کہ آغول فاطمہ کے گلے لگے رونے لگی

"ہوا کیا ہے ماما،، آج اس نے ہم سب کی عزت کا جنازہ نکالا ہے،، پولیس نے ہوٹل میں ریڈ ڈالی تھی جس میں سے یہ کسی لڑکے کے ساتھ کمرے سے برآمد ہوئی ہے معلوم نہیں ہمارا منہ بھی کالا کر چکی ہوگی اب تک یہ"

روحان غصے سے پاگل ہو رہا تھا وہ ایک بار پھر آغول کی طرف بڑھا اب کی بار منصور نے اسے روکا

"آپ ایسے میرے کردار کی دھجیاں نہیں اڑا سکتے بھائی، کچھ نہیں کیا میں نے۔۔۔ سیفی نے بلایا تھا مجھے۔۔۔ اس سے ملنے گئی تھی جب ہوٹل سے باہر جانے لگی تک انسپکٹر نے مجھے وہاں سے جانے نہیں دیا۔۔۔ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کچھ غلط نہیں کیا میں نے نہ میرے ساتھ کچھ غلط ہوا ہے"

آغول کو اس وقت اپنا وجود کسی گالی کی طرح محسوس ہو رہا تھا وہ چیخ کر اپنی صفائی دینے لگی

"اگر تمہاری پارسائی کا یقین کر لیا جائے تو کیا یہ بیوقوفی کم نہیں کہ تم ایک لڑکے سے ہوٹل میں کمرے میں ملنے گئی۔۔۔ اس لڑکے پر اعتبار کر کے تم نے اپنے آپ کو ہمارے سامنے بے اعتبار کر دیا۔۔۔ اسی دن کے لئے پڑھایا لکھایا تھا اسی دن کے لیے تو میں نے آزادی دی تھی کہ تم یو ہوٹلوں میں جا کر اپنے باپ کی عزت کو نیلام کرو۔۔۔ آج تم نے کتنی تکلیف مجھے دی ناں آغول تم اس بات کا کبھی بھی اندازہ نہیں لگا سکتی"

www.urdu novelsmania.com

منصورہ آغول کو شرمندہ کرتا ہوا بولا تو وہ رونے لگی

"مما آئی سو ر میری غلطی نہیں ہے آپ پلیز ڈیڈی اور بھائی کو بتائیں۔۔۔ میں نے ایسے کوئی عمل نہیں کیا جس سے ان دونوں کا سر جھکے"

فاطمہ خود بیٹی کو شکوہ کنہ نظروں سے دیکھ رہی تھی آغول روتی ہوئی فاطمہ کو بتانے لگی

"وہ تو شکر ادا کریں اس تھانے کا ایس۔ پی کوئی شریف آدمی تھا۔۔۔ جس نے میڈیا کو انولو کر کے بات کو بڑھاوا نہیں دیا۔۔۔ ورنہ ہم منہ دکھانے کے لائق نہیں رہتے صرف اس کی وجہ سے" روحان آغول پر سخت نظر ڈالتا ہوا بولا اور کمرے سے نکل گیا

"فاطمہ اسے میری نظروں سے دور کر دو پلیز اور اس سے کہو یہ اپنا چہرہ مجھے نہ دکھائے" منصور سسکتی ہوئی آغول پر ملامت بھری نظر ڈال کر، بیوی سے کہتا ہوا اپنے کمرے میں چل گیا آغول فاطمہ کے گلے لگ کر اور زیادہ زور سے رونے لگی

وہ اضطرابی کیفیت میں مسلسل اپنے کمرے کے چکر کاٹ رہا تھا، ہوٹل الکینگ میں ریڈ کا پڑنا، اس کی بہن کا وہاں سے کسی لڑکے کے ساتھ برآمد ہونا۔۔۔ وہ اب اپنے بالوں میں انگلیاں پھنسانے راکنگ چئیر پر بیٹھ گیا اس سے آگے وہ آغول کے لیے کچھ بھی نہیں سوچ سکتا تھا

آغول وہاں پر کس لڑکے کے ساتھ موجود تھی وہ نہیں جانتا تھا مگر اسے آگے کا سوچ کر،،، اس پر خوف سے لرزہ طاری ہونے لگا اسے لگا،، اسے لگا اس کا دل بند ہو جائے گا اس نے کبھی یہ سوچا ہی

نہیں اس کی جوان بہن بھی موجود ہے وہ بھی تو ان لوگوں کا شکار ہو سکتی تھی اب وہ آگے کچھ نہیں سوچنا چاہتا تھا ورنہ آگے کچھ سوچنے سے اس کا سانس بند ہو جانی تھی۔۔۔ اچانک اس کے موبائل پر عینا کی کال آنے لگی

"تھوڑا بڑی ہو یا ر، کل بات کرتا ہوں"

روحان کال ریسیو کر کے عینا کے بولنے سے پہلے بولا اور کال کاٹ دی وہ عینا سے یا پھر کسی دوسرے سے اس وقت بات کرنے کی حالت میں نہیں تھا

الکینگ ہوٹل میں ریڈ کا پڑنا کوئی چھوٹی خبر نہیں تھی،، کاشف زیری اس وقت ملک میں موجود نہیں تھا اب تک اسے علم ہو گیا ہو گا کہ اس کے ہوٹل میں پولیس نے ریڈ ڈالی ہے نہ جانے یہ کون پیدا ہو گیا تھا جو ایسے خطرناک انسان سے ٹکر لے رہا تھا وہ جو کوئی بھی تھا اسے شاید اپنے ساتھ اپنی فیملی کی پروا نہیں تھی

www.urdu novelsmania.com

روحان سوچتا ہوا کاشف زیری کو کال کرنے لگا

جاری ہے

Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#12

صبح کافی دیر سے اس کی آنکھ کھلی تھی رات ایک بجے وہ دی جان کو اسپتال سے واپس گھر لے کر آیا تھا اس کا دماغ ایک دفعہ پھر کل والے واقعے پر چلا گیا۔۔۔ وہ ہوٹل کے کمروں سے برآمد ہونے والے کمرے میں موجود ویڈیوز دیکھنے لگا

ویڈیو سے صاف ظاہر ہو رہا تھا سیفی نامی لڑکا اس لڑکی سے زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس کے بدلے میں وہ لڑکی سیفی کو زخمی کر کے کمرے سے منگی تھی۔۔۔ وہ ننگ چڑی تھی، بدماغ اور مغرور بھی تھی مگر خود کی حفاظت کرنے والی تھی جہاں گھر کو اس کی شکل کے علاوہ دوسری یہی بات اس میں اچھی لگی تھی مگر جو جہاں گھر نے اس کے ساتھ کیا۔۔۔ وہ اس کے لئے بالکل پشیمان نہیں تھا اچھا ہی تھا اس لڑکی کو آئندہ کے لیے سبق مل گیا ہوگا آئندہ وہ کبھی کسی نامحرم کے بلانے پر اس طرح یوں ملنے نہیں جائے گی

جبکہ دوسری ویڈیو جوان دونوں لڑکے لڑکی کی موجود تھی اس ویڈیو کو دیکھ کر اسے صرف افسوس ہوا،،، جہاں گھر پوری ویڈیو دیکھنے کی بجائے بند کر چکا تھا۔۔۔ آخر کیسے لڑکیاں اپنے گھر والوں کا اعتبار مٹی میں

ملاتے ہوئے ایک بار بھی اپنے گھر والوں کا نہیں سوچتی۔۔۔ ایسے لڑکے اگر ان لڑکیوں سے شادی کر بھی لے تو کما عزت دے سکتے ہیں۔۔۔ جہانگیر سوچ کر سر جھٹکتا ہوا اٹھا اور اپنے کمرے سے نکل کر دی جان کے کمرے میں آیا،،، وہ ابھی تک سو رہی تھی آہستہ سے ان کی پیشانی چھو کر ٹمپر پچر چیک کیا جو رات کی با نسبت نارمل تھا

"عینا اٹھو دی جان کے کمرے میں جا کر لیٹ جاؤ"

جہانگیر نے پہلے اپنے کمرے میں آ کر یونیفارم پہنا پھر عینا کے کمرے میں چلا آیا اور اسے اٹھاتا ہوا بولا

"تیار ہو گئے آپ،، رکیں دس منٹ میں ناشتہ بنا دیتی ہوں"

عینا نیند سے بوجھل آواز میں جہانگیر کو یونیفارم مبلوس دیکھ کر جلدی سے بیڈ سے اٹھتی ہوئی بولی

www.urdu novelsmania.com

"نہیں رہنے دو ناشتہ میں کر لوں گا تم دی جان کا خیال رکھنا،، ابھی وہ سو رہی ہیں اٹھیں تو ان کو ناشتہ کروا کے میڈیسن ٹائم پر دے دینا جاؤ شاہاش اُن کے پاس جا کر لیٹ جاؤ"

جہانگیر عینا کو کہتا ہوا گھر سے نکل گیا

"یہ کیا حال کر یا میری جان کیا ہو گیا تمہیں"

فاطمہ آغول کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی زاہدہ جب ناشتہ کے لیے آغول کے بیڈروم میں پہنچی تو وہ بے سدھ بیڈ پر پڑی تھی، زاہدہ فاطمہ اس کو بلالائی

"مما میں نے کچھ غلط نہیں کیا، علاوہ اس کے میں سیفی کے بلانے پر اس سے ملنے چلی گئی"

آغول کا چہرہ بخار کی حدت سے تپ رہا تھا وہ نڈھال لہجے میں بمشکل آنکھیں کھول کر بول پائی

"مجھے معلوم ہے میری بیٹی کچھ غلط نہیں کر سکتی۔ تمہارے ڈیڈی اور روحان کو وقتی غصہ ہے جو کہ جلد ختم ہو جائے گا۔ اب پریشان مت ہوں کتنا زیادہ بخار ہو گیا تمہیں، اٹھو ناشتہ کرو پھر میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاتی ہوں"

وہ بیٹی تھی فاطمہ کی، اس کی یہ حالت دیکھ کر فاطمہ پریشان ہو گئی اس لئے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر سہارے سے اسے بٹھانے لگی

"س"

کمر پر فاطمہ کے ہاتھ رکھنے پر آغول کے منہ سے سسکی نکلی تو فاطمہ پریشان ہو کر اسے دیکھنے لگی

"کیا ہوا میری جان پلیز مجھے بتاؤ"

فاطمہ کے پوچھنے پر آغول نے اسے بتایا کہ کیسے اس آفیسر کے کہنے پر لیڈی انسپکٹر نے اس کی کمر پر اسٹیکز ماری تھی

"کون تھا وہ جاہل بد تمیز اور جنگلی انسان،، جسے میری پھول سی پچی کی شکل دیکھ کر بھی ترس نہیں آیا" فاطمہ کو آغول کی کمر پر سرخ نشان دیکھ کر جی بھر کر غصہ آیا وہ اس کی کمر پر آئینٹیمینٹ لگانے کے بعد آغول کو ناشتہ کروانے لگی تھوڑی دیر بعد اسے آغول کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا تھا

"یہ ناشتہ کہاں لے کر جا رہے ہو" جہانگیر پولیس اسٹیشن آیا تو کانسٹیبل اسلم کو ناشتہ لے کر سیل کی طرف جاتا دیکھا تبھی وہ اس سے پوچھنے لگا

"سر کل سے وہ دونوں لڑکے بھوکے ہیں۔۔۔ آپ کے آرڈرز کو فالو کرتے ہوئے ان کے لاک اپ کی طرف کوئی نہیں گیا۔۔۔ باقی سب ناشتہ کر رہے تھے تو علیم نے ان دونوں کا ناشتہ بھی دے دیا"

کو نسیٹیل اسلم جہانگیر کو دیکھتا ہوا بتانے لگا

"ناشتہ یہاں ٹیبل پر رکھو اور جا کر لاک اپ کھولو۔۔۔ اس ناشتہ سے پہلے انہیں دوسری خوراک کی ضرورت ہے اس کے بعد یہ ناشتہ کروانا"

جہانگیر کا حکم مانتا ہوا اسلم ناشتہ کی ٹیبل پر رکھ کر لاک اپ کھولنے لگا

ان دونوں لڑکوں کی شامت کا اندازہ تو اس نے کل رات کو ہی لگا لیا تھا جب جہانگیر کے کہنے کے مطابق لاک اپ میں موجود کو لرا اور گلاس ہٹا دیا گیا تھا وہ دونوں اس وقت بے سدھ پڑے تھے لاک اپ کھلنے کی آواز پر اٹھ کر بیٹھے

جہانگیر لاک اپ کے اندر داخل ہوا انہیں دیکھتا ہوا یونیفارم کی شرٹ اتار کر اپنی پشت پر کھڑے اسلم کو پکڑتا ہوا ان دونوں سے بغیر کوئی سوال کرتا ہوا انہیں روٹی کی مانند دھوندنے لگ گیا۔۔۔ آدھے گھنٹے تک وہ ان دونوں کو بری طرح پیٹتا رہا، سیفی کی تو پیٹ گیلی ہو چکی تھی وہ بری طرح رورہا تھا جبکہ دوسرا لڑکا بری طرح تڑپتا ہوا پانی مانگنے لگا۔۔۔

جہانگیر کی بنیان بھی پسینے سے تر ہو چکی تھی،، دائیں ہاتھ سے مٹھی کو گول گھماتا ہوا وہ خود لمبے سانس لیتا ہوا ان دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ کانسیٹبل سے اشارے سے پانی مانگتا ہوا اب وہ خود بوتل سے منہ لگائے ان دونوں کو دیکھتا ہوا پانی پی رہا تھا

"پانی۔۔۔۔۔ پانی"

کل رات سے ان دونوں کا حلق سے کھانا تو دور کی بات پانی کی ایک بوند تک نہیں اتری تھی اور نہار منہ دھلائی ہونے کے بعد اب وہ دونوں ہی جہانگیر کو پانی پیتا دیکھ کر درد سے کرباتے ہوئے بولے

جہانگیر نے بوتل منہ سے نکال کر پانی ان دونوں کے منہ کے اوپر ڈالنا شروع کر دیا سیفی میں شاید برداشت کا مادہ کم تھا وہ بھوکا رہنے اور پٹنے کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا

"پلیس سر رحم کھائیں" www.urdu novelsmania.com

دوسرا لڑکا مشکل سے بول پایا

"تم رحم کھاتے ہو لڑکیوں کی عزت سے کھلیتے ہوئے ان پر"

جہانگیر اس لڑکے کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"سمر"

شکیل کی آواز پر جمانگیر نے پلٹ کر اسے دیکھا

"کمشنر صاحب کی کال آئی ہے انہوں نے فوراً آپ کو یاد کیا ہے"

شکیل کے بتانے پر جمانگیر کا نسیٹبل سے اپنی شرٹ لے کر پہننے لگا

"پانی پلاواں دونوں کو،،، ہوش میں آنے کے بعد ان کا بیان ریکارڈ کرو"

جمانگیر بولتا ہوا وہاں سے نکل گیا

urdu
novels mania
www.

"سمر"

جمانگیر کمشنر صاحب کے روم میں آ کر سلوٹ پیش کرتا ہوا سیدھا کھڑا ہوا

"آؤ جمانگیر میں تمہارا انتظار کر رہا تھا بیٹھو"

کمشنر صاحب کے کہنے پر، کمشنر صاحب کے سامنے بیٹھے شخص نے پلٹ کر جمانگیر کو دیکھا۔۔۔

جمانگیر چلتا ہوا آیا اور اس آدمی کے برابر والی کرسی پر بیٹھ گیا

"کل تم نے الکینگ ہوٹل کو ریٹ کیا"
کمشنر صاحب کا لہجہ تھوڑا ترش تھا

"یس سر"

جہانگیر نے مختصر سا جواب دیا سامنے بیٹھا آدمی ایک بار پھر اپنے برابر میں بیٹھے جہانگیر کو دیکھنے لگا

"کس نے آرڈر پاس کیے تمہیں"

کمیشنر صاحب لہجے میں ہلکی سی سختی لاتے ہوئے جہانگیر سے سوال کرنے لگے

"سر ایس۔ ایس۔ پی سیف اللہ کو اعتماد میں لیا تھا۔۔۔ وہ ہوٹل شک کے دائرے میں آتا ہے انہی کی پریشن پر انہی کے کہنے پر ریڈ کی گئی تھی"

"جہانگیر کمشنر صاحب سے بولتا ہوا الجھ کر اپنے برابر میں بیٹھے آدمی کو دیکھنے لگا جسے وہ آج پہلی بار دیکھ رہا تھا اسے نہیں معلوم تھا یہ آدمی کون ہے جس کے سامنے کمشنر صاحب اس سے آفیشلی سوال کر رہے ہیں

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں ایس۔ پی آپ کو میرے ہوٹل میں ریڈ کے دوران کیا ثبوت فراہم ہوئے" اس سے پہلے کمشنر صاحب جہانگیر سے اگلا سوال کرتے برابر میں بیٹھا آدمی جہانگیر سے مخاطب ہوا،، جہانگیر کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی یہ کاشف زیری تھا ہوٹل الکینگ کا مالک

"آپ سے میں تب مخاطب ہوگا مسٹر زیری جب میں ثبوت لے کر آپ کے پاس آؤں گا" جہانگیر کمشنر صاحب کی موجودگی کی پروا کیے بغیر کاشف زیری سے روکھے لہجے میں گویا ہوا

"اسٹاپ اٹ جہانگیر یہ اس شہر کے شریف اور عزت دار شہری ہیں،، تم نے وید آؤٹ پریشن ان کے ہوٹل کو ریڈ کیا اور اب بغیر کسی ثبوت کے تم ان سے اس طرح مخاطب ہوں۔۔۔ پولیس ویسے ہی بدنام ہے ایسی حرکتوں سے مزید پولیس کا میچ ڈاون نہیں کرو۔۔۔ تمہارا ریکارڈ اچھا رہا ہے تو میں تمہیں ایکسپلینیشن کال نہیں کر رہا صرف وارن کر رہا ہوں اگلی بار ایسی کوئی حماقت نہیں ہونی چاہیے" کمشنر صاحب تھوڑے سخت لہجے میں بولے جس پر جہانگیر کو ضبط کرتے ہوئے "یس سر" کہنا پڑا

سیفنی اور دوسرے لڑکے کا بیان ابھی ریکارڈ نہیں کیا گیا تھا وہ اپنی طرف سے مزید کچھ نہیں بول سکتا تھا ہوٹلز کے روم میں اس طرح کیمرے لگانا بھی غیر قانونی تھا لیکن سامنے بیٹھا ہوا شخص لازمی مُکر جاتا تو اس کے پاس بھی کوئی ثبوت نہیں تھا اس لیے وہ خاموشی رہا

"کمشنر صاحب آپ جیسے آفیسر ہو تو ہم جیسے معزز شہری اس شہر میں سکون کا سانس لے سکتے ہیں۔۔۔ معلوم نہیں آپ کے ایس۔ پی یا تو بہت دلیر ہیں جو کہ سامنے والے کو دیکھے بغیر اڑ جاتے ہیں یا پھر بہت نادان جو ایسے ہی بلا وجہ کسی کے کہنے میں آ گئے"

کاشف زیری نے مزاقاً کمشنر صاحب کو کہا اس کا لہجہ طنز سے بھرپور تھا جو ہانگیر کو کافی چھجا

"ایسی بات نہیں ہے کاشف صاحب ایس۔ پی جہانگیر بہت قابل آفیسر ہیں، ایماندار اور بہادر بھی، انہوں نے کسی غلط فہمی کی بنیاد پر یہ اسٹینڈ لیا ہوگا آپ بھی یقیناً معزز شہری ہیں۔۔۔۔ نہیں چاہے گے کہ ایک آفیسر آپ کو سوری کرے اس لیے معاملے کو یہیں رفع دفع کریں"

کمشنر صاحب کو کاشف زیری کا جہانگیر کے بارے میں اس طرح بولنا بھی کچھ خاص پسند نہیں آیا اس لیے وہ بات ختم کرتے ہوئے بولے

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"جنید وہ ایس۔ پی ہیڈ کوارٹر سے نکل چکا ہے، پولیس اسٹیشن پہنچنے والا ہے ان دونوں لڑکوں کی کہانی کو فوراً ختم کروادو اور معلوم کرو ہمارے بیچ وہ غدار کون ہے جس کی وجہ سے ایس۔ پی کو الکینگ کے بارے میں شک ہوا

کاشف زیری آج صبح ہی واپس آیا تھا اور کمشنر صاحب سے اپوائنٹمنٹ لے کر وہ ان کے آفس میں پہنچا اب اس نے جمانگیر نامی ایس۔ پی کو بھی دیکھ لیا جس نے اس کو چھیڑا تھا۔۔۔ وہ واپس اپنی کار میں بیٹھتا ہوا اپنے خاص بندے کو ہدایت دینے لگا

"کیا ہوا شکل رش کیوں لگا ہوا ہے باہر"

جمانگیر پولیس اسٹیشن پہنچا تو میڈیا کی کار اور دوسرے لوگوں کا کافی رش پولیس اسٹیشن کے باہر موجود تھا۔۔۔ پولیس اسٹیشن کے اندر آتا ہوا وہ شکل سے پوچھنا لگا

"سمران دونوں لڑکوں نے ناشتہ کروایا گیا جس کے بعد ان دونوں کی حالت بگڑنے لگی،، ہسپتال لے جانے سے پہلے۔۔۔ اسپتال جانے سے پہلے وہ دونوں ہی دم توڑ چکے تھے۔۔۔ ابھی ایمبولینس میں ان کی ڈیڈ باڈیز کو ڈال کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجا گیا ہے۔۔۔ شاید ناشتے میں کچھ لایا گیا ہو۔۔۔ کچھ کہا نہیں جاسکتا،، اور میڈیا کو کس نے انفارم کیا اس کا بھی کچھ معلوم نہیں"

اس کا موڈ پہلے ہی خراب تھا شکل کی بات سن کر مزید بگڑ گیا

"یقیناً بیان تو نہیں نوٹ کیا ہوگا"

جہانگیر ضبط کرتا ہوا شکل سے پوچھنے لگا تو وہ اپنا سر جھکا گیا جہانگیر غصے میں اپنے روم میں چلا گیا

"تازہ ترین خبروں کے مطابق پولیس کا ایک اور ظلم سامنے آیا۔۔۔ جی ہاں ناظرین سیفی نامی ایک طالب علم اور ایک مظلوم لڑکا جس کو شک کی بنیاد پر پولیس نے کل رات سے حراست میں لیا تھا، آج دوپہر میں ان دونوں لڑکوں کو پولیس کے سفاکانہ رویے اور بے جا تشدد سے اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا۔۔۔ یونیورسٹی اور کالجز کے طلباء میں پولیس کے رویے کو لے کر غصہ اور احتجاج"

نیوز چائل پر بریکنگ نیوز دی جا رہی تھی اور آغول بے یقینی سے خبریں سن رہی تھی

"اوگاڈ سیفی کو مار دیا" آغول نے بے یقینی سے اسکرین پر چلتی ہوئی نیوز دیکھی

اگر وہ سیفی کا ہوٹل والا روپ نہیں دیکھتی تو اسے سیفی کے مرنے کا دکھ ضرور ہوتا مگر اس وقت وہ دکھ سے زیادہ شاکڈ تھی

"کتنا بے رحم اور بے حس انسان ہے یہ ایفیسر، بیشک وہ دونوں لڑکے مظلوم ہرگز نہیں تھے مگر اس کو کوئی حق نہیں پہنچتا اس طرح کسی کی جان لینے کا"

آغول کے دل میں جھانگیر کے لیے ناپسندیدگی کا گراف کچھ اور زیادہ بڑھ گیا کیونکہ اس شخص کی وجہ سے وہ اپنے ماں باپ بھائی کے سامنے کچھ نہ کر کے بھی ذلیل ہو رہی تھی

"تم خود بھی مر جاؤ منحوس انسان"

آغول جھانگیر کا چہرہ یاد کرتی ہوئی بڑبڑاتی تھی

جاری ہے

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#13

"سر،، سر میں بالکل قصور ہوں میں نے پولیس کو انظارم نہیں کیا میں سچ کہہ رہا ہوں،، مجھ سے قسم لے لیں"

کاشف زیری کے ساتھ روحان بھی صوفی پر برہمان تھابت بلیک کینگ کے آدمی ایاس نامی شخص کو لے کر اس کے پاس آئے،، ایاس اسی کینگ کا ایک میمبر تھا۔۔۔ وہ بلیک کینگ کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑے گر گڑاٹانے والے انداز میں اپنی بے گناہ ہونے کی وضاحت پیش کر رہا تھا

"ایاس تمہیں کہ لگ رہا ہے تم آواز بدل کر کسی اور نمبر سے پولیس کو ہمارے خلاف خفیہ انفارمیشن دو گے اور ہمیں معلوم نہیں ہوگا۔۔۔ بلیک کینگ اپنے ہر آدمی پر گہری نظر رکھتا ہے،،، ابھی تو خود اپنے جرم کا اقرار کرو گے جنید لے اس کے بیٹے کو"

بلیک کینگ نے ایاس سے بولنے کے بعد اپنے خاص بندے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو کہ ایک سات سالہ بچے کو لے کر آگیا

"مجاد"

ایاس اپنے بیٹے کو ان ظالموں کے شکنجے میں دیکھ کر ٹپ گیا،، اس سے پہلے وہ آگے بڑھ کر اپنے بیٹے کو جنید سے چھڑوا تا دو آدمی مضبوطی سے ایاس کو بازو سے پکڑ چکے تھے

"اب بتاؤ ایاس تم نے پولیس کو انفارم کیا یا نہیں"

بلیک کینگ صوفے پر بیٹھ کر سگار پیتا ہوا ایاس سے پوچھنے لگا جبکہ روحان اس صورتحال سے پریشان ہو کر اس سات سالہ بچے کو دیکھ رہا تھا جسے جنید نے پکڑا ہوا تھا۔۔۔ یہاں غلطی اور بیوقوفی کی سزا ہر ممبر کو بھگدنی پڑتی تھی جبکہ غداری کا خمیازہ اس کے فیملی ممبرز کو بھی بھگدنا پڑتا

چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا تھا اسے اس کینگ کا حصہ بنے ہوئے مگر وہ ایسی صورتحال پر اکثر بے چین ہو جاتا تھا، ابھی بھی وہ نہ محسوس طریقے سے اپنے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ صاف کرنے لگا

"میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے پولیس کو انفارم نہیں کیا"

ایاس نے بولتے ہوئے زور زور سے رونا شروع کر دیا تھا باپ کو روتا دیکھ کر محاد بھی رو رہا تھا،،، جسے دو ہفتے سے اپنی ماں کا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا

www.urdu novelsmania.com

"جنید"

بلیک کینگ نے جنید کو پکار کر اشارہ کیا جنید نے محاد کی گردن پر بڑا سا تیز دھار والا چاقو رکھا

"سر پلیز مجھے معاف کر دیں میرے بیٹے کو چھوڑ دیں، میں آگے سے کبھی غلطی نہیں کروں گا"

ایاس روتا ہوا اپنی غلطی کی معافی مانگنے لگا۔۔ ایس پی جہانگیر کے بارے میں سن کر اسی نے ایس۔ پی کو کال کی تھی

"غلطی نہیں اسے غداری کہتے ہیں ایسا،، تم نے بلیک کینگ سے غداری کی ہے میں تم سے بالکل نہیں پوچھو گا تم نے ایسا کیوں کیا"

ایسا اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رو رہا تھا تک بلیک کینگ ایسا کو بولا

"جنید پیٹر کو کافی دن ہو گئے انسانی گوشت کھائے ہوئے ایسا کی بیٹے کو یہاں سے لے جاؤ"

پیٹر ایک بڑے سائز کا خوفناک کُتا تھا جو کہ انسانی گوشت اور اس کی ہڈیاں بہت شوق سے کھاتا تھا۔۔۔

بلیک کینگ کے کہنے پر جنید معاد کو لے کر پیٹر کے پاس جانے لگا یقیناً وہ اس بچے کو اس بھوکے کتے کا نوالہ بنانے والا تھا جو کہ سائز میں بھی شیر کے جتنا تھا۔۔۔ روحان نے وحشت زدہ نظروں سے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے کاشف زیری کو دیکھا جو آہ و پکار کرتے ہوئے ایسا کو ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا

"بیوی تمہاری اب تمہیں مل نہیں سکتی،،، تمہارے بیٹے کا قصہ سمجھو اب ختم ہو جائے گا۔۔۔ ویسے تو تمہارے جینے کا بھی اب کوئی فائدہ نہیں مگر میں جانتا ہوں زندگی سب کو پیاری ہوتی ہے اس لئے میں تمہیں پوری طرح نہیں ماروں گا"

بلیک کینگ اٹھتا ہوا ایسا کے پاس آیا اور آپ نے ایک بندے سے موٹے سائز کا انجکشن لے کر ایسا کی گردن کے اندر چاقو کی طرح زور سے گھسیڑ دیا۔۔۔ جس سے ایسا بری طرح تڑپنے لگا۔۔۔

دس سے پندرہ منٹ تک وہ اسی طرح تڑپ رہا اور پھر اس کا جسم بالکل ساکت ہو گیا۔۔۔ یہ نہیں تھا

کہ وہ مر گیا تھا اس کی سانسیں بھی چل رہی تھی اور دل بھی کام کر رہا تھا مگر اب وہ جسمانی طور پر مفلوج ہو چکا تھا۔۔۔ بلیک کینگ کے اشارہ پر بلیک کینگ کے بندے ایاس کی باڈی کو وہاں سے لے گئے

"کیا ہوا ینگ مین تم کچھ پریشان دکھ رہے ہو"

بلیک کینگ کی توجہ روحان کی طرف گئی۔۔۔ وہ روحان کے برابر میں صوفے پر آ کے بیٹھا اور روحان کو دیکھتا ہوا بولا

"سر وہ ایاس کا بیٹا۔۔۔ اس کے ساتھ۔۔۔ وہ تو بہت چھوٹا ہے"

روحان بلیک کینگ کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ بلیک کینگ کے ساتھ روزی بھی ہنسنے لگی جو کہ بلیک کینگ سے بالکل چپک کر بیٹھی ہوئی تھی اور بلیک کینگ روزی کے گھٹنے پر ہاتھ پھر رہا تھا جبکہ روزی روحان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ ہمیشہ اسے ایسے ہی دیکھتی تھی جیسے شکاری اپنے شکار کو

www.urdu novelsmania.com

"میں ایاس کے بیٹے کو دوسرے بچوں کے ساتھ سیل میں بند کروا کر منشیات کا کاروبار بھی کروا سکتا تھا،، جانتے ہو میں نے اس کی کیوں جان لینا چاہئے۔۔۔ کیونکہ وہ بڑا ہو کر مجھ سے اپنے ماں باپ کا بدلہ بھی لے سکتا تھا۔۔۔ ینگ مین میں نہیں چاہتا کہ کوئی موسیٰ پیدا ہو،، جو میری اس سلطنت کا خاتمہ کرے اور دوسرا یہ بھی میرا آدمی مجھ سے کوئی وفا کریں۔۔۔۔۔ غداری دھوکے بازی سے پہلے اس کے انجام کو سوچے"

بلیک کینگ بولتا ہوا سامنے رکھا مشروب پینے لگا روحان خاموش ہو گیا،،،

ایاس بلیک کینگ کے وفادار آدمیوں میں شامل تھا،،، روحان کو اچھی طرح یاد تھا ایک ماہ پہلے روما نامی لڑکی،،، جس نے یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تھی ایاس نے ہی اس کو پکڑا تھا اور بہت بے رحمی سے روما کے ہاتھوں کے نسین کاٹی تھی

دو ہفتے پہلے بلیک کینگ کے آدمی ایاس کی خوبصورت بیوی کو پکڑ لائے تھے تب ایاس اپنی بیوی کو وہاں دیکھ کر رویا،،، گر گڑایا،،، التجائے کی کہ اس کی بیوی کو چھوڑ دیا جائے مگر بلیک کینگ نے اس کی سنی ان سنی کر دی کیونکہ اس کی بیوی اب یہاں کا راز جان چکی تھی اس کی کمر پر بھی مہر لگا دی گئی تھی۔۔۔ اسے دوسری لڑکیوں کے ساتھ بند کر دیا گیا تھا جن کو چند دنوں کے بعد جسم فروشی کے لیے دوسرے ممالک میں بھیجا جا رہا تھا یہی وجہ تھی ایاس نے پولیس کو اس کا لے بازار کا پتہ بتایا مگر انجام میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ خود بھی آج اپنی زندگی کی بازی ہار گیا تھا

کاشف زیری اپنے کسی مہمان سے ملنے وہاں سے اٹھ کر گیا،،، روزی ابھی صوفے پر بیٹھی ہوئی روحان کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی،،، بیک لیس ڈریس سے اسکی کمر پر لگا ٹیٹو صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ روحان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

نیلی آنکھوں والی روزی خوبصورت ہونے کے باوجود اسے بہت عجیب سی لگتی خاص طور پر تب جب وہ روحان کو اس طرح مسکرا کر دیکھتی۔۔۔ روحان کوئی بچہ نہیں تھا، جوان مرد تھا وہ اس کی نظریں اسکا یوں معنی خیزی سے مسکرانا خوب سمجھتا تھا۔۔۔

روزی بلیک کینگ کی خاص رکھیل تھی کسی کو اس کی طرف دیکھنے یا چھونے کی اجازت نہیں تھی،،، روحان اس کو چھونے کا تو دور اس کی طرف دیکھنے کا بھی شوق نہیں رکھتا تھا مگر وہ محسوس کرتا۔۔۔ روزی جان بوجھ کر اس سے مخاطب ہونے کی کوشش کرتی۔۔۔ بلیک کینگ کے کمرے سے جاتے ہی وہ ہاتھ میں جام پکڑے روحان کے پاس صوفے پر آ بیٹھی

"میں ڈرینگ نہیں کرتا"

روزی نے اس کے ہونٹوں کی طرف جام سے بھرا گلاس لے جانا چاہا تب روحان گلاس پیچھے کرتا ہوا بولا۔۔۔ گلاس پیچھے کرتے ہوئے اس نے احتیاط سے کام لیا تھا کہ اس کا ہاتھ روزی کے ہاتھ کو نہ چھوئے۔۔۔ یہ بات بلیک کینگ کو بری لگے نہ لگے مگر وہ ان کو خود بری لگتی کہ وہ روزی کو چھوئے

"بہت ظلم کرتے ہو اپنے ساتھ بھی اور۔۔۔"

روزی روحان کے ہونٹوں کو دیکھتی ہوئی بولی اور اسے آنکھ مار کر مسکراتی ہوئی واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔ روحان سر جھٹک کر اٹھ کر روم سے نکل گیا

"کیا بات ہے یا ناراض ہو مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی"

ہفتے بعد آج وہ سکون سے اپنے کمرے میں آکر خود سے عینا کو کال ملا کر اسے بات کر رہا تھا مگر دوسری طرف عینا کافی دیر سے اس کی باتوں کا جواب ہاں اور ہوں میں دے رہی تھی تب روحان اس سے پوچھنے لگا

"میری ناراضگی سے کیا فرق پڑتا ہے پرواہ ہے آپ کو میری کچھ"

عینا روحان سے شکوہ کرتی ہوئی بولی

"تمہیں ایسا لگتا ہے کہ تمہاری پرواہ نہیں ہے مجھے، کیوں نہیں پڑے گا تمہاری ناراضگی سے فرق۔۔۔ میرا تصور بتاؤ اور یہ بھی کہ کیوں ناراض ہو مجھ سے"

روحان عینا سے پوچھنے لگا

"اگر پرواہ ہوتی تو ہفتے بھر سے یوں انور نہیں کرتے،، تین دن پہلے جب میں نے آپ کو خود کال کی تو آپ نے تب بھی مجھ سے بات کرنا ضروری نہیں سمجھا"

عینا سے اپنے نظر انداز ہونے کا شکوہ کرنے لگی،، وہ عادی ہو چکی تھی اس سے بات کرنے کی اور وہ تھا کہ اپنی عادت ڈال کے اسے نظر انداز کر رہا تھا

"یا تم اس بات پر مجھ سے شکوہ کر رہی ہو میں نے ابھی کال پر سب سے پہلے تمہیں کیا بات بتائی ہے کس طرح میں ایک ہفتے تک بزی رہا۔۔۔ اب ڈیڈی صرف اوپر اوپر کے معاملات دیکھتے یوں سمجھو پورا بزنس مجھے سنبھالنا پڑتا ہے۔۔۔ کلائنٹس سے ڈیل کرنے سے لے کر شپ پر پہنچنے والے مال تک۔۔۔ سب کام میں اپنی نگرانی میں کروانا ہوں اور پھر گھر کی بھی کچھ پروبلم تھی آغول کو لے کر،، اس لیے بات نہیں کر پایا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمہیں انور کر رہا تھا" وہ آرام سے اسے دوبارہ سمجھانے لگا اور کوئی ہوتا تو شاید وہ اس کی ناراضگی کی اتنی پرواہ بھی نہیں کرتا

"سچی میں یہی ساری بات ہے اور کوئی بات نہیں" عینا نے ایک بار پھر کنفرم کرنا چاہا کوئی اور بھی تو دھڑکتا تھا جو اس کو لگا ہوا تھا

"نہیں تو اور کیا بات ہو سکتی ہے۔۔۔ عینا جو بھی تمہارے دماغ میں چل رہا ہے وہ کھل کر کہو" روحان اب بالکل سیریس ہو کر عینا سے بولا

"دل تو نہیں بھر گیا آپ کا مجھ سے کہیں کوئی اور تو پسند نہیں آگئی"

عینا اپنے خدشے کا اظہار کرتی ہوئی بولی۔۔۔ وہ امیر ہونے کے ساتھ ساتھ ہینڈ سم بھی تھا اسے بھلا کسی چیز کی کیا کمی تھی

"او میرے خدا،، عینا سمجھ نہیں آ رہا تمہاری بات پر ہنسویا تم پر غصہ کرو۔۔۔ ایسا انسان سمجھا ہے تم نے مجھ کو،، دل لگی نہیں کی یا میں نے تم سے بلکہ محبت کی ہے۔۔۔ اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں تمہیں ہمیشہ کے لئے بیوقوف لڑکی۔۔۔ آئندہ کبھی میری محبت پر شک نہیں کرنا ورنہ مار کھاؤ گی مجھ سے"

روحان کی باتوں سے اب عینا ہلکی پھلکی ہو گئی تھی دل و دماغ سے اس کے سارے خدشات دی دھل گئے تھے

"چاہے کتنے بھی بڑی ہو میرے لئے ٹائم نکالا کریں روحان۔۔۔ کتنا ہی ضروری کام ہو پر آپ مجھ سے بات کیا کریں۔۔۔ کسی بھی وجہ سے آپ مجھے نظر انداز کریں یہ میں برداشت نہیں کر سکتی"

عینا بہت آہستگی سے بولی اس کی بات سن کر دوسری طرف روحان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی

"دوری تم نے خود برتی ہوئی ہے مجھ سے،، میں شرطیہ کہہ سکتا ہوں،، تم نے ابھی تک اپنی فیملی سے ہمارے متعلق بات نہیں کی ہوگی"

اب روحان اس کی خبر لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ کیونکہ لاسٹ ٹائم بھی جب اس کی عینا سے موبائل پر بات ہوئی تھی تب اس نے عینا کو اس کے بھائی سے بات کرنے کے لئے کہا تھا

"ایڈیشن اوپن ہونے والے ہیں پہلے
ایڈیشن لے لو پھر بھائی کو اعتماد میں لے کر بات کروں گی"
عینا اس سے اپنا پلان شیئر کرنے لگی

"کوئی ضرورت نہیں ہے ایڈیشن لینے کی، میں نہیں چاہتا تم اب ایڈیشن لو بہت پڑھ لیا بس،، اب
یونیورسٹی کو بائے کرو ہو سیدھی طرح اپنے بھائی سے بات کرو"
روحان اب کی بار سنجیدگی سے بولا وہ عینا کے آگے پڑھنے کے حق میں نہیں تھا کیونکہ اسے آگے پڑھنے
کے لیے یونیورسٹی جانا پڑتا اور روحان نہیں چاہتا تھا کہ اب وہ یونیورسٹی جائے اس نے آغول کو بھی
یونیورسٹی جانے سے روک دیا تھا

"مگر میں آگے پڑھنا چاہتی ہوں میرا منڈ ہے کہ شادی کے بعد۔۔۔
عینا نے اسے بتانا چاہا مگر وہ عینا کی بات کاٹ چکا تھا

"عینا تمہارے لیے میں امپورٹنڈ ہو یا پھر اسٹیڈیز۔۔۔ تمہیں نہیں معلوم حالات کیسے چل رہے ہیں ماحول کیسا ہے اجکل۔۔۔ اب یونیورسٹی کو لے کر یا تمہاری پڑھائی کو لے کر ہمارے درمیان کوئی فضول بحث نہیں ہوگی۔۔۔ تمہیں میرا انور کرنا برداشت نہیں ہوتا اور مجھے ہم دونوں کے درمیان یہ دوری برداشت نہیں ہوتی۔۔۔ فوراً اپنے بھائی سے بات کرو ہم دونوں کے متعلق"

روحان بات کرتے کرتے سنجیدہ ہو گیا تھا تھوڑا سختی سے عینا سے بولا

"اچھا ناراض تو نہ ہو اب،، بھائی سے بات کر لوگی۔۔۔ وہ گھر پر ہی ہے میں فون رکھ رہی ہو اب ہم کل بات کر لیں گے"

عینا نے سوچا وہ شادی کے بعد آن لائن یا پرائیویٹ پیپر دے دے گی دوسری طرف اس کا دھیان جمانگیر پر بھی تھا وہ دو دن سے گھر پر ہی موجود تھا، آج بھی وہ شام سے ہی گھر پر آ گیا تھا اسلئے عینا نے احتیاط برتنا ضروری سمجھا

www.urdu novelsmania.com

"ٹھیک ہے پھر ہم کل بات کرتے ہیں ٹیک کیئر"

وہ عینا کی بات سن کر ایسا ہرگز نہیں بولتا کیونکہ وہ ہفتے بعد اس سے بات کر رہا تھا مگر اس وقت اس کے کمرے میں منصور آ گیا جس کی وجہ سے وہ شرافت دکھاتا ہوا عینا کی کال کاٹ کر اپنا موبائل ایک طرف رکھ چکا تھا

روحان سے بات کر کے عینا کو اطمینان ہوا وہ مسکرا کر جیسے ہی پلٹی اس کے چہرے سے ایک دم مسکراہٹ غائب ہوئی اب وہ مسکرا نے کی بجائے خوفزدہ نظروں سے اپنے سامنے کھڑے جہانگیر کو دیکھ رہی تھی جو چہرے پر غضب ناک اور کرخت تاثرات لیے عینا کو باقاعدہ گھور رہا تھا۔۔۔ اس کے تاثرات دیکھ کر عینا اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ اس کی اور روحان کی گفتگو سن چکا ہے۔۔۔ یہ سوچ آتے ہی اسے اپنے جسم کا خون خشک ہوتا محسوس ہوا

جہانگیر نے آگے بڑھ کر جھپٹنے والے انداز میں عینا کے ہاتھ سے موبائل چھینا عینا ڈر کے مارے دو قدم پیچھے ہو گئی۔۔۔ کال لاگ میں مائی لائف کے نام سے لاسٹ کال شو ہو رہی تھی غصے سے جہانگیر کی رگیں تن گئیں

وہ نمبر ڈائل کرنے لگا عینا خوفزدہ نظروں سے خاموش کھڑی اسی کو دیکھ رہی تھی،، دو بیلز جانے کے بعد کال کاٹ دی گئی

"کون ہے یہ لڑکا نام بتاؤ فوراً"

جہانگیر سخت لہجے میں عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔ آخر کون تھا یہ لڑکا جس کو اس کی بہن اپنی زندگی سمجھنے لگی تھی کتنا شدید غصہ آیا تھا آج اسے اپنی بہن پر اور وہ کتنے مشکل سے اپنے غصے کو ضبط کیے ہوئے تھا

"رو۔۔۔ روحان"

عینا نے تھوک اندر نگلتے ہوئے نام بتایا۔۔۔ نام سن کر بے ساختہ جہانگیر نے طیش میں آ کر موبائل دیوار پر کھینچ کر مارا۔۔۔ اس نام سے تو اسے کالج کے زمانے سے چڑ تھی

عینا جہانگیر کا غصہ دیکھ کر باقاعدہ کانپنے لگی،، اسے لگا اب جہانگیر نے اس پر مزید غصہ کیا تو وہ دھاڑیں مار کر رونے لگ جائے گی

"یونیورسٹی میں پڑھتا ہے"

جبر سے بھیجتے ہوئے اس نے دوسرا سوال کیا جس پر عینا نے نفی میں سر ہلایا

"ملی ہو باہر جا کر اس سے،، بلکل سچ بتانا مجھے عینا"

بے ساختہ عینا نے نظریں جھکائی شاید یہ بات وہ نظر ملا کر نہیں بول سکتی تھی نہ ہی کوئی مزید جھوٹ بول سکتی تھی شاید اب اسے جہانگیر کے سامنے جھوٹ بولا ہی نہیں جاتا دوسری طرف اپنی بہن کی نظریں نیچی جھکی دیکھ کر جہانگیر سے ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا

"جواب دو"

جہانگیر اسکے جھکے سر کو دیکھ کر عینا پر غرایا

"ایک بار"

عینا کے منہ سے نکلنے والے الفاظ سے جہانگیر کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا اس سے پہلے وہ عینا کے گال پر نشان چھوڑتا عینا اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر با آواز رونے لگی جہانگیر کا ہاتھ وہی رک گیا۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھی کو بند کر کے اپنا غصہ ضبط کیا تھا جو کہ اس سے بالکل نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اب بھی عینا کو غصے میں روتا ہوا دیکھ رہا تھا

"کیا ہو گیا جہانگیر،، یہ ایسے کیوں رو رہی ہے"

دی جان عینا کے رونے کی آواز سن کر کمرے میں آئی اور جہانگیر سے پوچھنے لگی

"میں اپنے منہ سے کیا بتاؤں آپ خود پوچھیں اس بے شرم اور بے حیا سے"

جہانگیر دی جان کو کہتا ہوا عینا کے کمرے سے چلا گیا اور جہانگیر کے منہ سے اپنے لیے ایسے الفاظ سن کر عینا کے رونے میں مزید روانی آگئی تھی

دی جان نے اسے گلے لگایا انہیں جہانگیر کا اتنا غصہ اور عینا کے اس طرح رونا۔۔۔ کچھ انہونی کے بارے میں سمجھا رہا تھا وہ عینا کو خاموش کروانے لگیں

جاری ہے

Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#14

"زیادہ بڑی فیملی نہیں ہے لڑکے کی،، ہماری عینا سے دو سال چھوٹی اس کی بہن ہے اور ماں باپ ہیں۔۔۔ لڑکا اچھا کھاتا کھاتا ہے، اچھے بڑے امیر لوگ ہیں ان کا اپنا کاروبار ہے۔۔۔ عمر میں بھی لڑکا تمہارے برابر ہے۔۔۔ جہانگیر تم سن رہے ہو نہ میری بات"

جہانگیر صبح پولیس اسٹیشن جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا تب دی جان اس کے کمرے میں آکر اسے بتانے لگی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"فیملی چھوٹی ہو، لوگ امیر ہو، اس سے کیا فرق پڑتا ہے دی جان۔۔۔ صرف یہ دیکھا جاتے ہے سامنے والا عزت کے لائق ہے کہ نہیں۔۔۔ فیملی عزت دار ہونی چاہیے اور شریف لوگ ہونے چاہیے۔۔۔۔ یوں موبائل پر بات کرنے والے لڑکے نہ تو مجھے شریف لگتے ہیں نہ ہی عزت دار"

جہانگیر تنے ہوئے نقوش کے ساتھ بولا تھا صبح ہی صبح اس ٹاپک پر بات کر کے اس کا موڈ خراب ہو گیا تھا ویسے بھی ایس۔ ایس۔ پی سیف اللہ کے ساتھ اس کو بھی وارننگ دی گئی تھی کہ اگر اب انہوں نے

الکینگ ہوٹل کے خلاف بغیر لو ان آرڈر کے کوئی بھی کاروائی کی۔۔۔ تو ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا

"میرے بچے تم کون سے دور کی بات کر رہے ہو مانا کہ تم ایسے نہیں ہوں مگر ضروری نہیں کہ سب تمہارے جیسے ہو، آخر لڑکے کو دیکھنے میں برائی کیا ہے لڑکا پسند کرتا ہے ہماری عینا کو" زیادہ دیر تک دی جان سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا اس لیے وہ صوفے پر بیٹھتی ہوئی جمانگیر کو سمجھانے لگی جو کہ آئینے کے سامنے کھڑا بالوں میں برش پھیر رہا تھا

"اگر وہ پسند کرتا تو اسے شریفوں کی طرح رشتہ لے کر آتا عینا کے لیے،،، یو موبائل فون پر عشق و معشوقی نہیں بھاڑ رہا ہوتا،،، گرینیٹی سے کہہ سکتا ہوں آج عینا اسے کسے گی اپنا رشتہ لے کر آؤ۔۔۔ کل اس نے اپنا نمبر چیخ کر لینا ہے عینا سے اپنی جان چھڑوانے کے لئے،،، یہ سب کرتے ہیں آج کل کے لڑکے،،، لڑکیوں کو صرف تفریح کا سامان سمجھتے ہیں صرف ٹائم پاس کر ذریعہ بنایا ہوا ہے اور دی جان یہ سب آپ کو عینا کو سمجھانا چاہئے،،، الٹا آپ اس کی بات سن کر مجھے سمجھانے آگئی ہیں" جمانگیر اب دی جان کے سامنے کھڑا ہو کر ان سے بولا ساتھ ہی اس کی نظریں دروازے پر پڑی جہاں عینا کھڑی تھی جمانگیر نے چہرے کا رخ دوسری طرف کر لیا،،، دی جان نے عینا کو کمرے میں آتا دیکھا تو خود اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

اس کا بھائی جو اس سے اتنی محبت کرتا تھا آج وہ اس کی طرف دیکھنے کا روادار نہیں تھا عینا کو رونا آنے لگا،،، کل رات سے وہ اب تک کافی روچکی تھی،،، روحان کو تو اس نے بتایا تک نہیں تھا کہ اس پر کیا کچھ گزر چکی ہے،،، کیا طوفان اس کے گھر آچکا ہے۔۔۔

عینا چلتی ہوئی جمانگیر کے پاس آئی جو اس کی بجائے کمرے میں موجود کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا عینا نے جمانگیر کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گال پر مارا،، جمانگیر نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا مگر عینا نے دوبارہ یہی عمل دہرایا

"عینا"

ایسے کرنے پر جمانگیر غصے میں زور سے چیخا اور اپنا ہاتھ اس سے جھٹکے سے چھڑوایا

"غصہ ہے نا آپ کو مجھ پر بھروسہ توڑا ہے میں نے تو پھر مار لیں بھائی مجھے،،، جی بھر کے مار لیں مگر یوں نظریں پھیر کر مجھے سزا مت دیں یہ زیادہ تکلیف کا باعث ہے میرے لیے"

عینا نے روتے ہوئے جمانگیر کا چہرہ تھا اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کیا

"فوراً اپنے کمرے میں جاؤ"

جہانگیر اپنے چہرے سے عینا کے دونوں ہاتھ ہٹاتا ہوا سخت لہجے میں بولا تو عینا اس کی بات سننے کے بجائے اس کے گرد اپنے بازو پلٹ کر اس کے سینے پر سر رکھتی ہوئی مزید رونے لگی

"مجھے معلوم تھا یہ غلط ہے،، روحان کو مجھے شروع میں ہی نظر انداز کر دینا چاہیے تھا مگر میں ایسا نہیں کر سکی،، ہر عام لڑکی کی طرح یہ تصور مجھے اچھا لگا کہ کوئی ایسا ہے جو مجھے پسند کرتا ہے میرے بارے میں سوچتا ہے۔۔۔ روحان کا مجھے ویلو دینا روز مجھ سے موبائل پر بات کرنا اچھا لگا،، دل کے کسی کونے میں یہ آواز ابھرتی تھی یہ سب ٹھیک نہیں ہے مگر میں اس آواز کو نظر انداز کرتی تھی رہی۔۔۔۔ میں روحان سے خود سے ملنے نہیں گئی بھائی پلیز میرا یقین کریں۔۔۔ میں جانتی ہوں میں نے غلطی کی ہے میں نے آپ کا دل دکھایا ہے پلیز مجھے معاف کر دیں اگر میں ان سے ملی بھی تھی تو میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا میں آپ کے سر کی قسم کھا کر کہتی ہوں کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس سے میں آپ سے یا خود سے نظر نہ ملا پاؤ۔۔۔ روحان بہت اچھی ہیں بھائی،، ان کے لہجے میں ہی نہیں نظروں میں بھی میں نے اپنے لیے پسندیدگی کے ساتھ عزت دیکھی ہے انہوں نے کوئی مجھ سے لمبے چوڑے وعدے نہیں کیے ہیں کہ اتنے سال بعد اپنی فیملی کو لاؤں گا وہ فوری طور پر اپنی فیملی کو ہمارے گھر لانا چاہتے ہیں بھائی پلیز میری خاطر ایک دفعہ ان سے مل لیجئے"

عینا جہانگیر کے سینے سے لگی ہوئی اس سے باتیں کر رہی تھی جہانگیر خاموشی سے اس کی بات سن رہا تھا وہ عینا کو خود سے الگ نہیں کر سکا یا اس کی بات رد نہیں کر سکا شاید اس لیے کہ وہ اپنی بہن سے محبت کرتا تھا

"ٹھیک ہے اسے فیملی کے ساتھ گھر آنے کا کہو اگر وہ مجھے ہر لحاظ سے تمہارے قابل لگے گا تب ہی بات آگے چلے گی اور اگر وہ مجھے پسند نہیں آیا تو تم آگے سے پھر کوئی بات نہیں کروں گی" جہانگیر اسے کندھوں سے تھام کر خود سے الگ کرتا ہوا بولا اور اپنے کمرے سے نکل گیا

عینا کو تسلی ہوئی تھی اسے پورا یقین تھا روحان کو اس کا بھائی ناپسند کر ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا، عینا بھی مطمئن ہو کر اپنے کمرے میں چلی گئی اب اسے روحان کو فون کر کے ساری بات بتانا تھی

"مما، ممما۔۔۔ آخر بھائی اور ڈیڈی چاہ کیا رہے ہیں، کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ اس طرح کا سلوک"

آغول فاطمہ کے روم میں آ کر غصے سے تیز آواز میں پوچھنے لگی

"کیا ہو گیا ہے میری جان آخر غصے میں کیوں ہو، کیا کر دیا منصور اور روحان نے"

فاطمہ جو آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی نگ سٹک سے تیار ہو رہی تھی آغول کو دیکھتی ہوئی حیرت سے پوچھنے لگی

"دس دن گزر چکے ہیں سب کچھ نارمل ہو چکا ہے سب اپنی اپنی لائف میں مگن ہو گئے ہیں مگر مجھے نہ یونیورسٹی جانے دیا جا رہا ہے،، نہ ہی کہیں باہر۔۔۔ میں گھر میں قید ہو کر رہ گئی ہو آخر ایسا کونسا بڑا گناہ سرزد ہو گیا مجھ سے جو یوں پابندی عائد کر دی گئی ہیں مجھ پر"

آغول اس وقت شدید غصے میں تھی اس لئے چیختی ہوئی بولی روحان نے اس کا یونیورسٹی جانا بند کروادیا تھا جس پر منصور نے نارمل ایکٹ کیا تھا اسے اب ڈرائیور کے ساتھ بھی باہر جانے کی پریشن نہیں تھی

"میں نے کیا بولا ہے آغول،، اس وقت روحان غصے میں ہے تمہیں معلوم ہے نہ اس کا غصہ فوراً ختم نہیں ہوتا ہے اور یہ اپنے گھر میں کون قید ہوتا ہے جو پابندیاں تم پر لگ رہی ہیں یہ سب صرف تمہاری سیفٹی کے لیے کیا جا رہا ہے۔۔۔ میں منصور سے بات کروں گی کہ وہ تمہیں یونیورسٹی جانے دہں"

فاطمہ اپنی بیٹی کو بہلاتی ہوئی بولی

"میرا بھی باہر جانے کا دل چاہ رہا ہے میں یہاں قریبی پارک جانا چاہتی ہوں"

آغول دس دن سے گھر میں بند رہ کر اب بے زار ہو چکی تھی اور گھر کے قریب پارک میں تو وہ اکثر شام میں چلی جایا کرتی تھی وہ ابھی بھی پارک جا رہی تھی تو گارڈ نے اسے منظور صاحب کا حکم نہیں ہے کہہ کر منع کر دیا جس پر وہ سیدھی فاطمہ کے پاس چلی آئی

"پارک جا کر کیا کرو گی جان،، منظور کے آنے کا ٹائم ہے اور وہ تمہیں گھر میں نہ پا کر وہ روحان سے زیادہ غصہ کریں گے،، چلو ایسا کرو تیار ہو جاؤ،، روحان مجھے اور تمہارے ڈیڈی کو عینا کے گھر لے کر جا رہا ہے تم بھی اپنے بھائی کی چوائس دیکھ لینا"

فاطمہ اسے بہلاتی ہوئی کہنے لگی مگر آغول کو فاطمہ کی بات سن کر نئے سرے سے غصہ آنے لگا وہ جانتی تھی فاطمہ یونیورسٹی کا بھی اسے بہلا رہی ہے وہ ڈیڈی اسے اجازت دیں بھی دیں اسکا بھائی اب کبھی اسے آگے پڑھنے نہیں دے گا

"بھاڑ میں جائے عینا، بھائی کی چوائس مانی فٹ۔۔۔ میرا بڑا احساس کیا ہے بھائی نے جو میں ان کیلئے لڑکی دیکھنے جاؤ"

آغول غصے میں کہتی ہوئی زور سے دروازہ بند کر کے باہر چلی گئی فاطمہ افسوس کرتی ہوئی دوبارہ آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی اور اپنے ڈائمنڈ کے ٹاپس اور انگلیوں میں اسیررینگز ڈالنے لگی۔۔۔ آخر کو عینا پر اس کے گھر والوں پر اپنی امیری کا امپریشن بھی تو چھوڑنا تھا

روحان اس وقت فاطمہ اور منصور کے ساتھ عینا کے گھر موجود تھا عینا نے جیسے ہی اسے ساری صورتحال سے آگاہ کیا تھا وہ بغیر اس معاملے کو طول دیے منصور اور فاطمہ کو دوسرے دن ہی عینا کے گھر لے آیا تھا وہ لوگ سیٹنگ ایریا میں صوفے پر برجمان تھے۔۔۔ دی جان ہی میزبانی ادا کرتے ہوئے ان کی خاطر میں لگی ہوئی تھی اور وقفے وقفے سے بات کر رہی تھی جس کا جواب صرف منصور ہی دے رہا تھا بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ منصور ہی دی جان سے باتیں کر رہا تھا فاطمہ ہاں اور ہم کرتی ہوئی گھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھی جبکہ جہانگیر ابھی تک پولیس اسٹیشن سے گھر نہیں لوٹا تھا یہ بھی تھوڑی دیر پہلے ہی انہیں دی جان نے بتایا تھا

تھوڑی دیر بعد عینا ان لوگوں کے درمیان آ کر بیٹھی اس نے لائٹ پر پل کلر کا ڈریس زیب تن کیا ہوا تھا جس پر وائٹ کلر کی امرانڈری ہوئی تھی دوپٹہ اس نے دی جان کے کسے پر سر پر لیا ہوا تھا،،، جسے فاطمہ بہت کوفت کے عالم میں دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے لڑکی شکل و صورت کی تو خوبصورت لگی تھی مگر آج کل کے دور کے حساب سے ماڈرن نہیں تھی جیسے اسکی بیٹی تھی،،، عینا کا پہناوا اوڈھاوا اسے کافی سہل لگا البتہ منصور عینا کو دیکھ کر کافی خوش ہوا تھا اسے دلی طور پر اپنے بیٹے کا انتخاب پسند آیا،، دی جان بھی کافی پُر خلوص اور اچھے اخلاق کی خاتون تھی اس کی نظر میں گھر بار بھی برا نہیں تھا اچھے سادہ

سے لوگ تھے منصور ہی عینا سے چھوٹے چھوٹے سوالات کر رہا تھا جبکہ فاطمہ خاموشی سے اس کا تفصیلی جائزہ لینے میں مصروف تھی۔۔ روحان نے فاطمہ کو دیکھا جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تھا عینا کے متعلق پوچھنا چاہو، فاطمہ نے روحان کو اوکے کا سائن دینے کے لیے زبردستی مسکرائی

روحان کی نظروں کا زاویہ ہر تھوڑی دیر بعد وقفے وقفے سے عینا کے اوپر جا رہا تھا پھر سب کا لحاظ کر کے مشکل سے وہ اپنی نظریں ہٹا پاتا۔۔ اس وقت سر پر دوپٹہ لئے ہوئے صوفے پر سمٹ کر بیٹھی ہوئی، پلکیں جھکا کر آہستہ آواز میں منصور کے سوالوں کے جواب دیتی ہوئی اسے بہت کیوٹ لگ رہی تھی، گھر جانے کے بعد رات کو فون پر وہ اسکے اسٹائل پر اسے خوب چھیڑے گا اس نے سوچ رکھا تھا

"ارے بیٹا آپ تو میری بیٹی کی ہی یونیورسٹی میں پڑتی ہے"

جہانگیر گھر کے اندر داخل ہوا تو اس کی سماعت سے مردانہ آواز ٹکرائی وہ جانتا تھا

www.urdu novelsmania.com

آج روحان کے گھر والوں کو آنا ہے اس لئے وہ پولیس اسٹیشن سے جلدی گھر آ گیا، دی جان نے آج صبح ہی اسے بتایا کہ روحان شام میں اپنے گھر والوں کو لے کر آنے والا ہے تب اسے حیرت ہوئی اسے نہیں لگتا تھا کہ وہ لڑکا اتنی جلدی اپنے گھر والوں کو لے کر آئے گا

"میرے خیال میں منگنی جیسی رسم میں پڑھ کر وقت ضائع کرنا فضول ہے آپ اپنے پوتے سے مشورہ کر لیں گے اس کے بعد ہم شادی کی ڈیٹ فکس کی ڈیٹ فکس کر دیں گے"

جہانگیر کو دوبارہ وہی مردانہ آواز سنائی دی۔۔۔ وہ سینکڑوں روم میں داخل ہوا۔۔۔ با آواز سب کو سلام کرتا ہوا اس کی نظر سامنے صوفے پر بیٹھے شخص پر گئی جہانگیر کے قدموں ہی جم گئے

"رونی۔۔۔ تو کیا عینا مجھ سے رونی کا ذکر کر رہی تھی۔۔۔ یعنی رونی میری بہن سے۔۔۔"

جہانگیر خونخوار نظروں سے روحان کو دیکھتا ہوا سوچنے لگا، آج بھی اسے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے شخص پر اتنا ہی غصہ تھا جتنا دس سال پہلے تھا

جب دودن پہلے عینا نے اس کے سامنے روحان کا نام لیا تب اسے یہ نام سن کر شدید غصہ آیا جس لڑکے کے بارے میں عینا اس سے بات کر رہی تھی وہ رونی ہوگا، جہانگیر نے ایسا سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ جہانگیر کے ماتھے پر شکنیں نمایاں ہونے لگی، وہ قدم بڑھاتا ہوا روحان کے پاس آنے لگا دوسری طرف روحان کا بھی یہی حال تھا وہ بالکل شاکہ تھا

یہ جیڈی تھا جس سے اس کی کالج کے زمانے میں کبھی بھی نہیں بنی،،، جو اسے پورے کالج میں سب سے زیادہ زہر لگتا تھا۔۔۔ اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا عینا کا بھائی جیڈی ہو سکتا ہے۔۔۔ اسے یہ معلوم تھا عینا کے بھائی کا نام جہانگیر ہے مگر جہانگیر نام کے تو کئی لوگ ہو سکتے ہیں اس طرف

اس کا دماغ ہی نہیں گیا مگر یہ روحان کی بد قسمتی تھی کہ عینا کا بھائی وہی جہانگیر نکلا جو کالج میں اس کے ساتھ پڑھتا تھا اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر روحان صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا

دس سال بعد آج وہ پھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے بالکل دس سال پہلے جیسے آنکھوں میں ایک دوسرے کے لئے غصہ اور حقارت لئے وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے، دیکھ بھی کیا رہے تھے گھور رہے تھے

جبکہ منصور فاطمہ کے علاوہ دی جان اور عینا بھی خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی ان دونوں کے انداز میں کچھ غیر معمولی پن تھا یہ بات صوفے پر بیٹھے ہوئے وہ چاروں نفوس محسوس کر سکتے تھے، خاموشی کو جہانگیر کی آواز نے توڑا تھا

"کیا مجھے یہ بات خود سے کہنا پڑے گی کہ میرے گھر سے نکل جاؤ"

جہانگیر سرد لہجے میں بولا تھا جبکہ روحان نے اپنے جبرے بھینچے توہین اور ذلت کے احساس اس کا چہرہ سرخ ہو گیا

"چلیں آپ دونوں" روحان منصور اور فاطمہ کو مخاطب کرتا ہوا بولا تو منصور کے ساتھ ساتھ فاطمہ بھی صوفے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی

روحان کمرے سے نکلنے لگا تو اس کی نظر عینا پر پڑی جو آنکھوں میں پریشانی لیے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی، روحان اس کو دیکھتا ہوا وہاں سے نکل گیا اس کے بعد منصور اور فاطمہ بھی اس کے پیچھے چل دیئے۔۔۔ اتنے اجنبی انداز میں روحان کے دیکھنے پر عینا کو گھبراہٹ ہونے لگی

"بھائی کیا ہوا وہ رو۔۔۔"

عینا جانگیر کی طرف پلٹی وہ اس سے پوچھنا چاہ رہی تھی جب جانگیر نے اسے ہاتھ کے اشارے سے آگے روحان کا نام بولنے سے روکا

"نام بھی مت لینا اپنی زبان سے دوبارہ اس کا"

جانگیر نے سختی سے ٹوکا تھا

www.urdu novels mania.com

"مگر بھائی"

عینا نے بے بسی سے جانگیر کو دیکھا

"بس عینا اپنے کمرے میں جاؤ"

ایک دفعہ پھر جانگیر عینا کو دیکھتا ہوا سختی سے بولا

دی جان ابھی بھی خاموش تھی دونوں بہن بھائی کو دیکھ رہی تھی عینا کی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے

"اگر اس کے لئے تمہاری آنکھ سے ایک بھی آنسو گرایا تم نے دوبارہ اس کا نام میرے سامنے لیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا، دشمن رہے ہم دونوں ایک دوسرے کے،، بھول جاؤ اسکو وہ خود بھی تم سے اب کوئی تعلق نہیں رکھے گا کیونکہ جیڈی کی بہن ہو تم"

عینا کی آنکھ میں آنسو دیکھ کر جہانگیر درشی سے بولا

عینا خاموشی سے وہاں سے چلی گئی مگر یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ نہ روتی۔۔۔ روحان کا نام کے علاوہ بھلا کوئی دوسرا نام کیسے لے سکتی تھی اور بھولنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ مگر اب امتحان روحان کا تھا، عینا کو دیکھنا تھا وہ اسکے بھائی سے اپنی دشمنی نبھاتا ہے یا اپنی پھر اپنی محبت جس کا وہ دعوے دار ہے،،

www.urdu novelsmania.com

عینا نے روحان کو کہا تھا کچھ بھی ہو جائے وہ اسے انکسور نہیں کرے اب عینا کو دیکھنا تھا وہ روحان کے لیے کتنا معنی رکھتی ہے کیا وہ اسے نظر انداز کر دے گا یا اسکی خاطر اسکے بھائی سے اپنی دشمنی کو

Dilyunmilehumare جاری ہے

Byzeeniasharjeel

Epi#15

"اوگاڈ اتنی انسلٹ،،، اتنی انسلٹ تو ہماری آج تک کسی نے نہیں کی جتنی اس لڑکی کے بھائی نے کر دی۔۔۔ تو بہ ہے میری جواب میں اس لڑکی کے گھر دوبارہ جاؤ اپنی بے عزتی کروانے،، حد ہو گئی ہمارے منہ پر ہی اس کے بھائی نے گیٹ آؤٹ کہہ دیا"

فاطمہ جہانگیر کو پہچان گئی تھی یہ وہی تھا جس نے مال میں لگنے والی آگ سے آغول کو بچایا تھا اس نے نیوز میں دیکھا تھا وہ وہی تھا،، فاطمہ کو اس اتفاق پر حیرانی کے ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی مگر اس کے تیور دیکھ کر فاطمہ کی ساری خوشی مٹی میں مل گئی اس لیے وہ گھر میں آنے کے ساتھ ہی شروع ہو چکی تھی عینا اس کے لئے روحان کی پسند سے دوبارہ "لڑکی" بن چکی تھی روحان کو غصہ آنے لگا

"فاطمہ تم زرا چپ کرو گی،، روحان ہوا کیا ہے آخر،، کیسے جانتے ہو تم جہانگیر کو"

روحان اپنے کمرے میں جانے لگا تھا منصور نے اس سے پوچھا تو روحان کو اپنے قدم روکنے پڑے

"کالج کے زمانے میں پڑھتا تھا میرے ساتھ نہایت بد تمیز اور جھگڑالو قسم کا شخص ہے میری اس سے کبھی بھی نہیں بنی ڈیڈی"

روحان کو پھر ایک بار کالج کا وہ دور یاد آنے لگا جب وہ دونوں لڑتے ہوئے ایک دوسرے کو بری طرح پیٹ رہے ہوتے تھے۔۔۔ آج بھی جب جیڈی نے اسے اپنے گھر سے جانے کے لیے کہا تو اس کا دل چاہا ایک عدد مکا وہ اسکے منہ پر جڑ کر چلا جائے

"پھر تو اس کی بہن بھی اسی قسم کی ہوگی بد تمیز اور جھگڑالو۔۔۔ شکر ہے ابھی اصلیت سامنے آگئی"

فاطمہ اتراتی ہوئی بولی تو روحان نے شکوہ بھری نظریں پر ڈالی

"فاطمہ میں بات کر لو اس سے،، یا تم ہی بولی جاؤ گی"

منصور فاطمہ کو دیکھتا بولا اس وقت اسے اپنی بیوی کی بیچ میں مداخلت ذرا پسند نہیں آئی تھی

www.urdu novelsmania.com

"مما عینا اس قسم کی لڑکی نہیں ہے اور اس کے بارے میں کوئی بھی الٹی سیدھی بات آئندہ مت کرئیے گا میرے سامنے"

منصور کی بات سن کر،، روحان کی بات پر فاطمہ خاموش ہو گئی اسے تو اپنے بیٹے کی ابھی سے فکر ہونے لگی تھی اسے اندازہ ہو رہا تھا عینا سے اگر اسکی شادی ہو گئی وہ پکارن مرید نکلے گا

"روحان جمانگیر سے تمہارا جو بھی مسئلہ تھا وہ اب پرانی بات ہو چکی ہے اس بات کو لے کر تم وہاں سے اٹھ کر چلے آئے"

منصور نے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا

"اٹھ کر میں نہیں آیا سنا نہیں آپ نے،، اس نے بولا تھا گھر سے نکلنے کا"

روحان کو بولتے ہوئے غصہ آنے لگا وہ آج بھی ویسے ہی تھا بد تمیز قسم کا جھگڑالو انسان،، اپنی نیچر کے مطابق اس نے اپنے لئے جاب کا بھی انتخاب کیا تھا، روحان نے سوچتے ہوئے سر جھٹکا

"اس نے بولا اور تم اٹھ کر چلے آئے بات تو کرنے دیتے مجھے،، میں اور اس کی دی جان ہم دونوں مل کر آپس میں صلح صفائی کروا دیتے تم دونوں کی۔۔۔ ایسے تھوڑی نہ بنتے ہیں رشتے،، نرمی لانی پڑتی ہے تھوڑا جھکنا پڑتا ہے"

منصور روحان کو دیکھتا ہوا سمجھانے لگا

"اوہو منصور آپ تو ایسے بات کر رہے ہیں جیسے کوئی سُرخاب کے پر لگے ہوں اس لڑکی میں،، اب ایسی بھی کوئی حور پری نہیں ہے عینا اور نہ ہی ہمارے بیٹے کو رشتے کی کمی ہے ایک سے بڑھ کر ایک ماڈرن لڑکی مل جائے گی روحان کو اور آپ لڑکے والے ہو کر جھکنے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔ لڑکی کے بھائی ہونے کے باوجود اس کی اکڑ نہیں دیکھی آپ نے"

منصور کو اتنی طرف داری کرتا ہوا دیکھ کر فاطمہ ایک دفعہ پھر بولی

"میں عینا کے علاوہ کسی اور دوسری لڑکی سے شادی نہیں کروں گا ما"

روحان بگڑے ہوئے تیور کے ساتھ فاطمہ کو باور کروانے لگا۔۔۔ فاطمہ کو ان باپ بیٹوں پر حیرت ہونے لگی جو اپنی بے عزتی کروانے کے باوجود عینا عینا کر رہے تھے ساتھ میں ہی عینا سے چڑ بھی ہونے لگی۔۔۔ اسے لگ رہا تھا اگر یہ لڑکی اس کے گھر میں آگئی تو اس کا بیٹا تو پکا اس کے ہاتھ سے نکلے گا

"فاطمہ تم بہت زیادہ بول رہی ہوں تمہارا میک اپ خراب ہو چکا ہے پلیز اپنے کمرے میں جاؤ" منصور کو معلوم تھا فاطمہ ایسے نہیں جائے گی اس لیے وہ اسے دیکھتا ہوں آرام سے بولا اور فاطمہ منصور کو گھورتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی

"بیٹا مجھے تمہارا انتخاب بے حد پسند آیا ہے، عینا واقعی بہت پیاری بچی ہے۔۔۔ ہمارے گھر میں وہ بہو کے روپ میں آئے گی تو مجھے بہت خوشی ہوگی میں چاہتا ہوں تمہاری شادی عینا سے ہی ہو" منصور اپنا ہاتھ روحان کے کندھے پر رکھتا ہوا بولا اس کی بات سن کر روحان کے تنے ہوئے نقش ڈھلے ہوئے

"اسی گھر میں آنا ہے اسے ہو بن کر،، وہ اسی گھر میں آنے کی ڈیڈی "روحان منصور کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوا بولا اور اپنے کمرے میں چلا گیا

عینا اس کی محبت تھی،، وہ جیڈی کو بیچ میں ٹانگ اڑانے نہیں دے گا۔۔۔ یہ کوئی کالج نہیں تھا اور نہ ہی وہ کوئی اسٹوڈنٹ تھا جو اسے رولز فلو کرنے پڑتے۔۔۔ وہ چھین لے گا جیڈی سے اپنی محبت۔۔۔ روحان نے کمرے میں آ کر اپنا کوٹ اتار کر بیڈ پر پھینکتے ہوئے سوچا

"اگر کالج کے زمانے میں تمہاری اس سے نہیں بنی تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ تم اسے گھر سے جانے کا کہہ دو،، جہانگیر گھر آیا مہمان اللہ کی رحمت ہوتا ہے اس طرح کی بدسلوکی نہیں کی جاتی بچے۔۔۔ بہت افسوس ہوا ہے مجھے آج تمہارے رویے پر"

دی جان رات میں جہانگیر کے کمرے میں آئیں اور وجہ جاننے کے بعد اس سے بولیں

"معذرت دی جان مگر مجھے اپنے رویے پر کوئی افسوس نہیں ہوا آپ کو نہیں معلوم کالج کے زمانے میں وہ کتنا بد تمیز اور خود سر قسم کا لڑکا تھا اپنے باپ کے پیسوں پر اترانے والا ہر چیز پر اپنا حق جتانے والا،، اتنا بد تمیز انسان جس کو میں پہلے سے جانتا ہوں اپنی بہن تو ہر گز نہیں دے سکتا"

جہانگیر دو ٹوک لہجے میں بولا

"کالج کا دور گزرے ہوئے زمانہ ہو گیا اس دور میں تو لڑکے ہوتے ہیں ایسے ہی،،، آج تو وہ بالکل بد تمیز اور خود سر نہیں لگا تھا اور اس کا باپ وہ کتنے اچھی طریقے سے بات کر رہا تھا۔۔۔ سب سے بڑھ کر وہ بھی ہماری عینا کو پسند کر کے گئے ہیں"

دی جان افسوس کرتی ہوئی بولی انہیں روحان اچھا لگا تھا اور منصور بھی بہت سلجھے ہوئے طریقے سے بات کر رہا تھا

"دی جان کسی کے ماتھے پر نہیں لکھا ہوتا کہ وہ بد تمیز ہے یا خود سر ہے،،، یہاں وہ رشتہ لینے آیا تو شریضوں کی طرح ہی آئے گا ناں اور جو شروع سے ہی بد تمیز ہو وہ بعد میں بھی ایسا ہی ہوگا۔۔۔ ویسے بھی وہ لوگ اب جا چکے ہیں اس لئے ہمارا بھی اس ٹاپک پر بات کرنا ہی فضول ہے"

جہانگیر بات ختم کرتا ہوا بولا تو دی جان تھکے ہوئے قدموں سے اپنے کمرے میں چلی گئیں

"کیسی ہو"

تین دن گزر چکے تھے مگر روحان کا غصہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا لیکن وہ عینا کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا تھا اس لیے وہ کال کرتا ہوا عینا سے پوچھنے لگا۔۔۔ عینا کی آواز سن کر دل میں ایک بار پھر شدید قسم کی طلب جاگی تھی اسے حاصل کرنے کی اسے اپنے سامنے دیکھنے کی

"تین دن بعد آپ کو خیال آیا ہے میرا"

روحان کی کال دیکھ کر عینا کو بہت خوشی ہوئی تھی مگر نہ چاہتے ہوئے بھی عینا کی زبان سے شکوہ پھسل گیا تین دن سے وہ انتظار کر رہی تھی کہ روحان اس کو کال کرے گا۔۔۔ وہ اسے خود کال کرنا نہیں چاہتی تھی وہ اب روحان کی محبت دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ عینا کے سوال پر روحان خاموشی رہا ایسا نہیں تھا کہ اس کے پاس کہنے کو کچھ بھی نہیں تھا مگر محبت بہت عجیب چیز ہوتی ہے سامنے والے کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتی ہے

"بھائی کا رد عمل بہت شدید ہے روحان،، آپ اندازہ نہیں کر سکتے زندگی میں کبھی بھی بھائی نے

میرے ساتھ اتنا اجنبی رویہ نہیں رکھا پلینز آپ کچھ کریں"

عینا روحان کی خاموشی محسوس کر بے بسی سے روحان کو بولی

تین دن سے ان کے گھر کا محل بہت عجیب تھا سب اپنی اپنی جگہ پر خاموش تھے

"اچھا ذرا مجھے بتاؤ کیا کرنا چاہیے مجھے" روحان سکون سے اس سے پوچھنے لگا جیسے وہ عینا کی سوچ جانتا چاہتا ہوں

"آپ کو اکیلے یہاں آکر بھائی سے تحمل سے بات کرنی ہوگی۔۔۔ ان سے خود سے آگے بڑھ کر دوستی کر لیں پرانی باتوں کو بھول جائیں ورنہ ایسے کیسے چلے گا"

عینا بچپان کی سے بولی اب تو اسے اور بھی زیادہ فکر ہو گئی تھی آخر سب ٹھیک کیسے ہوگا بقول دی جان کے جہانگیر نے اس ٹاپک پر بات کرنے سے منع کر دیا تھا

"تمہارا بھائی ہے دوستی کرنے کے لائق،، دل تو چاہتا ہے تمہارے بھائی کو تو میں"

غصہ اسے پہلے ہی آ رہا تھا عینا کی بات سے روحان کے غصے کو مزید ہوا ملی مگر اس کے سخت الفاظ یقیناً عینا کا دل دکھاتے اس لیے وہ خاموش ہو گیا۔۔۔ عینا پہلے ہی پریشان تھی اور وہ اس کا دل نہیں دکھانا چاہتا

"اب جیڈی کو چاہیے وہ میرے گھر آئے، میرے پیرنٹس سے اپنے رویے کی معافی مانگے تب ہی بات آگے بڑھے گی"

کچھ دیر بعد روحان عینا سے بولا روحان کی بات سن کر عینا پریشان ہو گئی

"بھائی تو ایسا کبھی نہیں کریں گے یہ بات آپ کو بھی معلوم ہے۔۔۔ ان کو ہمارے معاملے سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ بات ہم دونوں کی ہے اس لیے آپ کو ہی کوئی اسٹیپ لینا پڑے گا"

عینا روحان کو سمجھانے لگی

"مجھے ہی کیوں کوئی اسٹیپ لینا پڑے گا تم بھی تو میرا ساتھ چاہتی ہونا"

روحان عینا سے سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"بھائی میری کوئی بات نہیں سن رہے ہیں روحان۔۔۔ آپ کو میری پوزیشن بھی سمجھنا چاہیے"

عینا ایک بار پھر بے بسی سے بولی۔۔۔ وہ جہانگیر سے کیا بولتی جہانگیر تو اس کے منہ سے روحان کا نام سننے کے لیے تیار نہیں تھا

"جیڈی کبھی میری بات بھی نہیں سنے گا،، انتہا کا انا پرست انسان ہے تمہارا بھائی،، اب ہمارے پاس صرف ایک ہی آپشن ہے عینا اور وہ ہے کورٹ میرج۔۔۔ تم بالغ ہوا اپنے لیے خود اسٹیڈلے سکتی ہوا اپنے بھائی کو چھوڑ دو اور میرا ساتھ اپنا لو،، بعد میں تو سب کچھ ٹھیک ہو ہی جائے گا"

روحان سب کچھ کتنی آسانی سے بول رہا تھا اور اس کی بات سن کر عینا کو اپنی سانسیں بند ہوتی ہوئی محسوس ہوئی

"میں آپ سے محبت کرنے کے باوجود اپنے بھائی کے اگنیسٹ اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا سکتی روحان،،
میں اپنے بھائی کو یوں رسوا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی"
بولتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے

"تو پھر اپنے بھائی کے گھر ہی سرٹھتی رہو ڈیم اٹ،، میرا پیچھا چھوڑو"
روحان غصے میں تقریباً عینا پر زور سے دھاڑا

"چھوڑ دیا آپ کا پیچھا"

عینا روتی ہوئی بولی تو روحان نے اپنا موبائل کھینچ کر دور پھینکا

ایک وہ تھا کہ عینا کے لیے ہلکان ہوا جا رہا تھا،، عینا اس کی فیلینگز کو سمجھنے کے لیے تیار ہی نہیں تھی شاید
عینا اس سے زیادہ جیڈی سے محبت کرتی تھی۔۔۔ بغیر لڑے آج جیڈی اس سے بازی لے گیا تھا
روحان کو جیڈی سے نفرت اور عینا پر غصہ آنے لگا مگر وہ اتنی آسانی سے تو جیڈی کو جیتنے دے نہیں
سکتا تھا

"بہت شوق ہے ناں جیڈی تجھے ہر معاملے میں اپنی ٹانگ اڑانے کا،، باپ بننا بہت پسند ہے تجھے، چل
ایک گیم کھیلے ہیں"

روحان خود سے بولتا ہوا پراسرار طریقے سے ہنسنے لگا اور اٹھ کر اپنا موبائل اٹھانے لگا

رات کی تاریخی میں صبح کی سفیدی گھل رہی تھی اس وقت دنیا جہاں کے لوگ اپنے حال سے بے خبر بستر میں دبک کے سو رہے ہو گے،، یہی وقت ہے جب وہ گھر سے فرار ہو سکتی تھی بغیر آواز نکالے بے حد آسستگی کے ساتھ وہ گھر کے پچھلے حصے میں پہنچی کیونکہ مین گیٹ پر گارڈ موجود تھا جو اپنے ڈیوٹی کے فرائض انجام دے رہا تھا اس لئے وہ کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی،، ہاتھ میں اپنا بیگ دبائے جس میں اس کے چند جوڑے رکھے ہوئے تھے بڑی سی چادر میں اپنے چہرے کو اچھی طرح ڈھانپ کر،، اس نے دیوار کے دوسری پار اپنا بیگ پھینکا

اب اسے اس دیوار کو پھیلانگنا تھا دو سے تین بار کوشش کرنے پر وہ کامیاب ہوئی تھی جیسے ہی دیوار کے دوسری پار اس نے پھلانگ لگائی اس کی چادر زمین پر گر گئی، چادر کو جھاڑ کر وہ جلدی سے اپنے گرد دوبارہ پلیٹ چکی تھی اسے اپنا چہرہ چھپانا تھا گھر کے آس پاس ہر جگہ پر کیمرے نصب تھے اپنے بیگ کو ہاتھ میں اٹھایا اب وہ جلدی جلدی گھر سے دور نکلنا چاہتی تھی

dilumilehumare جاری ہے

Byzeeniasharjeel

Epi#16

سورج کی کرنیں مکمل طور پر پھیلی بھی نہیں تھی تب بھی وہ گھر سے نکل گیا تھا ہائی وے کے راستے سے آنے والے ٹرکز اور ٹرلرز کی تلاشی کے آرڈر اس کے پاس موجود تھے،، ویسے تو ان کی چکینگ شکل کی نگرانی میں بھی ہو سکتی تھی جہاں گھر کو اس کی ایمانداری پر شک نہیں تھا مگر وہ یہ کام اپنی نگرانی میں کروانا چاہتا تھا جہی صبح ہونے سے پہلے گھر سے نکل گیا وہ الگ بات تھی کے گھر سے نکلنے سے پہلے دی جان نے اس کو خوب کھری کھری سنائی تھی

بقول ان کے کہ وہ اب تک ویلا پھر رہا ہے جہی راتوں کو دیر سے ڈیوٹی کر کے گھر میں آنا اور صبح گھر سے نکل جانا،، دی جان کے نزدیک ایسی ڈیوٹی کو آگ لگا دینا چاہیے جس کی کوئی اوقات مقرر نہ ہو اور دی جان نے اس کو یہ بھی بولا تھا کہ ابھی تک کوئی اس کی لگائیں کھینچنے والی نہیں آئی ہے شادی کے بعد ہی وہ سیدھا ہو سکتا ہے۔۔۔ جس پر جہاں گھر نے دی جان کو کہا تھا،، اس کی لگائیں کھینچنے والی ابھی تک کوئی پیدا نہیں ہوئی ہے اور اگر پیدا ہو گئی ہے تو دعا کریں کہ وہ آج ہی جہاں گھر کے سامنے آجائے

دی جان کو آج پھر سے اس کی شادی کی فکر ہونے لگی تھی وہ بہت مشکلوں سے ان کو بہلا پھسلا کر گھر سے نکلاتا

ایک بار پھر جہانگیر کا دماغ کل رات والے میسج پر چلا گیا تھا جو اس کو اپنے موبائل پر اجنبی نمبر سے موصول ہوا تھا

Check if you're interested

Apple 20
oRange 12

بے مطلب سا میسج مگر یہ اسے بے معنی نہیں لگا جبے وہ انور کر دیتا اس کا دماغ اسے یہ انڈیکیشن دے رہا تھا یہ کسی چیز کا کلو ہے یا کوئی پہیلی۔۔۔ یہ میسج خاص طور پر اسے کیا گیا تھا۔۔۔ ایپل اورنج میں (ARG) ان تین ایلفا بیٹ کو بڑے لیٹر میں لکھا گیا تھا واضح کرنے کے لیے۔۔۔ ایپل اورنج کے آگے نمبر بھی لکھے گئے تھے اس بات کا کیا مطلب ہو سکتا ہے وہ کل رات سے سوچ رہا تھا

صبح کا وقت ہونے کی وجہ سے روڈ ابھی تک سنان تھا۔ وہ سوچتا ہوا کارڈرائیو کر رہا تھا اچانک اس کی کار کے آگے کوئی خاتون جو کہ چادر میں لپیٹی ہوئی تھی اچانک سے بھاگتی ہوئی آئی اپنی سوچوں میں گم ہونے کی وجہ سے اسے بریک لگانے میں دیر ہوئی تھی کار سے ٹکرا کر وہ وجود دس قدم دور جاگرا

"او میرے خدایہ کیا ہو گیا"

جہانگیر جلدی سے کار سے نکلوا وہ لڑکی کراہتی ہوئی اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی تب جہانگیر اس کے پاس پہنچا

"اندھے ہو کیا میری ٹانگیں توڑ کر رکھ دی تم نے"

آغول بمشکل اٹھ کر بیٹھتی ہوئی بولی

اسے لگا کہ وہ روڈ کراس کر لے گی مگر کارڈرائیو کرنے والا اپنی ہی دھن میں کارڈرائیو کر رہا تھا اسے دیکھ کر بھی کار کی اسپید ہلکی نہیں کی جس کے نتیجے میں وہ کار سے دس قدم دور جاگری مگر یونیفارم میں وہ جہانگیر کو دیکھ کر فوراً پہچان گئی

"ناٹ اگین"

جہانگیر سڑک پر بیٹھی ہوئی آغول کو دیکھ کر بیزاری سے بولا

"واٹ ڈویو مین ناٹ اگین۔۔۔ جیسے میں تمہارا دیدار کر کے بہت خوش ہوں، پولیس والے ہو تو تم کچھ بھی کر لو گے یہ سڑک تمہارے باپ کی ہے جس پر چلنے والے انسان کو تم اڑ دو گے" غصے میں بولتے ہوئے اس کے آنسو نکلنے لگے کیونکہ اس کی ٹانگ میں بہت زور سے لگی تھی

"یہ سڑک میرے باپ کی نہیں ہے تو تمہارے باپ کی بھی نہیں ہے جہاں تم صبح صبح کیٹ واک کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ اسپتال جانا ہے تو فوراً کار میں آ کر بیٹھو ٹائم نہیں ہے میرے پاس" جہانگیر کو اندازہ تھا وہ بہت زور سے گرمی تھی اس کو چوٹ بھی لگی تھی اور بہت تکلیف ہو رہی ہوگی اس لیے اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھتا ہوا احسان کرنے والے انداز میں بولا

"شوز لے کر آؤ میرے" آغول بولتی ہوئی با آواز رونے لگی تھی اس کی ٹانگ میں درد ہو رہا تھا اس کی بات سن کر جہانگیر نے آغول کو گھور کر دیکھا مگر اس کو روتا ہوا دیکھ کر وہ خاموش رہا۔۔۔ کار سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کے کینوز کار کے پاس ہی گر گئے تھے

"یہ لو جلدی پہنوں" کینوس اس کے پاؤں کے پاس رکھتا ہوا وہ عجلت میں بولا

"یہ میں خود پہنوں گی"
آغول روتی ہوئی چڑ کر بولی

"تو کیا میں پہناؤں گا تمہیں یہ جوتے، ہوش ٹھکانے پر ہیں تمہارے"
جمانگیر ایک دم سیدھا ہوا ساری مہربانی بلائے طاق رکھ کر وہ بولا

"تم نہیں پہناؤ گے تو اور کون پہنائے گا، ٹکرکس نے ماری ہے اپنی کار سے"
آغول نے یونیفارم مبلوس اس آفیسر کا لحاظ کرنا ضروری نہیں سمجھا وہ غصے میں اس کو دیکھ کر
بولی۔۔ بات کرتے ہوئے وہ رو رہی تھی جمانگیر اس کے آنسو دیکھ کر جھکا اور کینوس اس کے پاؤں
میں ڈالنے لگا، سیدھے پاؤں میں کینوس پہناتے ہوئے وہ بری طرح کراہی تھی اسکی تکلیف کا اندازہ
چہرے سے لگایا جاسکتا تھا

"اٹھو اب"

کینوس پہنانے کے بعد وہ تھوڑا نرمی سے بولا تھا

"بیگ اٹھا کر لاؤ میرا"

آغول سڑک پر بیٹھی ہوئی نراٹے پن سے بولی اور اپنے ہاتھ سے بیگ کی طرف اشارہ کیا جو کہ چھ قدم دور سڑک پر پڑا ہوا تھا۔۔۔ جہانگیر نے کوفت کے عالم میں اس کا بیگ دیکھا اور اٹھانے چلا گیا نہ جانے کیوں یہ لڑکی صبح صبح ٹکرا گئی تھی اسے

"اٹھ بھی جاؤ اب" جہانگیر اس کے پاس آ کر ایک بار پھر بیزاری سے بولا۔۔۔ وہ یونیفارم میں تھا اور اس کا لحاظ کر رہا تھا وہ لڑکی ذات تھی اور اس وقت تکلیف میں تھی

"میں خود اٹھ سکتی ہوں،، سہارا چاہیے مجھے تمہارا"

آغول آنسو صاف کرتی ہوئی جھنجھلا کے بولی۔۔۔ وہ کیا سوچ کر گھر سے نکلی تھی اور کیا ہو گیا تھا اس کے ساتھ

"میڈم سہارا تو تم ایسے مانگ رہی ہو جیسے یہ تمہارا پیدائشی حق ہے"

آغول کا بیگ اپنے کندھے پر ڈالتا ہوا اس کا بازو پکڑ کر دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد حائل کرتا ہوا جہانگیر اسے اٹھانے لگا۔۔۔ جس سے آغول کو اٹھتے ہوئے مزید رونا آنے لگا

"اب کیا تکلیف ہو گئی ہے تمہیں"

جہانگیر اس کے رونے سے چڑھتا ہوا پوچھنے لگا

"تکلیف ہی ہو رہی ہے مجھے وزن نہیں ڈالا جا رہا۔۔۔ تم صحیح طرح سہارا دو پلیز"
آغول روتی ہوئی بولی

"تو سیدھا بولو نہ دس قدم چلنے میں موت پڑ رہی ہے"

جہانگیر بولتا ہوا اسے بازوؤں میں اٹھا چکا تھا یہ کام ہلکی دفعہ نہیں کیا تھا تو جھجک بھی نہیں محسوس ہوئی

کوئی وقت ہوتا تو وہ اس کو ہاتھ بھی نہ لگانے دیتی مگر مجبور تھی اس سے واقعی نہیں چلا جا رہا تھا اسے لگ رہا تھا اس کے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے

شکر ہے روڈ سنسان تھا ورنہ پولیس والے کی عوام سے ایسی ہمدردی دیکھ کر لوگ غش کما اٹھتے۔۔۔
آغول کو اپنے بازوؤں میں اٹھانے کے بعد جہانگیر اس کا چہرہ نزدیک سے دیکھنے لگا۔۔۔ آغول نے
کوفت کے عالم میں اس سانولے سے بندے کو دیکھا اور اپنے چہرے کا رخ پھیر لیا۔۔۔ اس کے
بالوں سے اٹھتی کنڈیشنر کی بھیینی خوشبو جہانگیر کی ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ کتنی مجبور
ہو گئی تھی وہ اس بد تمیز آفیسر سے ہیلپ لینے کے لیے آغول بے چارگی سے سوچنے لگی

"تم اپنی اسپید دکھا کر کیا ثابت کر رہے ہو کہ قانون کے ہاتھ بڑے ہونہ ہو مگر پاؤں چھوٹے ہوتے ہیں۔۔۔ خدا را تھوڑا تیز چلو مجھے درد ہو رہا ہے"

جہانگیر کو آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا دیکھ کر آغول بولی تو جہانگیر ایک دم ہوش میں آیا

"دیکھنے میں تم بکری جیسی ہو ہاتھی جیسا تمہارا وزن ہے، تمہیں اٹھا کر میں اتنی اسپید میں چل سکتا ہوں" اپنے اوپر کی گئی ٹائینگ کا بدلہ جہانگیر نے فوراً لیا تھا مگر اس نے واقعی اسپید بڑھا دی اور اپنے آپ کو ہاتھی تصور کر کے آغول، اپنا درد بھلائے غصے میں اسے گھورنے لگی بے شک یہ آدمی اسے پسند نہیں تھا مگر کسی مرد کے منہ سے اپنے آپ کو ہاتھی سننا کسی لڑکی کے لیے بہت توہین والی بات تھی

"چہرہ دوبارہ موڑ لو معلوم نہیں صبح جلدی میں تم نے ٹوٹھ برش کیا یا بھول گئی تمہاری سانسوں سے آتی مہک سے مجھے متلی کا احساس ہو رہا ہے"

آغول کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھ کر جہانگیر اسے مزید سلگانے والے انداز میں بولا

"تم کچھ زیادہ ہی بول رہے ہو آفیسر"

آغول اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

"شش خاموش،، یہی پھینک کر چلا جاؤں گا پھر تم سڑک پر بیٹھی روتی رہنا"

جمانگیر کی دھکی سننے کے بعد آغول نے اسے لاتعداد گالیوں سے نوازا مگر دل ہی دل میں ۔۔۔ جمانگیر اسے فرنٹ سیٹ پر بٹھایا ہوا اس کا بیگ پچھلی سیٹ پر رکھ چکا تھا اور خود رائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا

"پانی ۔۔۔ پانی پینا ہے مجھے"

آغول درد سے آنکھیں بند کرتی ہوئی بولی ۔۔۔ جمانگیر نے اس کی حالت کے پیش نظر اپنی پانی کی بوتل کیپ کھول کر اس کی طرف بڑھائی

"تم نے اپنا منہ تو نہیں لگایا اس بوتل سے"

وہ تو زاہدہ سے دس بار ہاتھ دھلوا کر اپنے کام کرواتی تھی تو پھر کسی دوسرے کا جھوٹا پانی کیسے پی سکتی تھی

"ہزار بار اس پر اپنا منہ لگا چکا ہوں میڈم،،، اگر پانی پینا ہے تو پیو نہیں پیاسی رہو"

آغول کی بات اسے آچھی طرح سنا گئی تھی جیسی وہ تپ کر بولا بوتل پر دوبارہ کیپ لگا کر وہ بوتل رکھنے ہی لگا تھا مگر آغول نے اس کے ہاتھ سے بوتل چھینی ۔۔۔ اس کے حلق میں کانٹے بھرنے لگے تھے کار میں موجود ڈشوسے وہ بوتل کو اچھی طرح صاف کرتی ہوئی بوتل سے پانی پینے لگی

"ویسے کہاں جا رہی تھی تم اتنی صبح"

جہانگیر کو یوں صبح سویرے اکیلے نکلتا شک و شبہات میں ڈال رہا تھا اور اس طرح چادر میں تو وہ اسے آج پہلی بار دیکھ رہا تھا اس لیے وہ نفسیاتی انداز میں پوچھنے لگا اور ساتھ ہی کار بھی اسٹارٹ کر دی

"گھر چھوڑ کر بھاگ رہی تھی"

آغول سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کرتی ہوئی بولی جس پر جہانگیر نے اس پر تنقیدی نگاہ ڈالی۔۔۔ آخر وہ کیوں توقع کر رہا تھا یہ لڑکی اس کے سوال کا سیدھا جواب دے گی وہ خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے لگا

جو خبر صبح صبح زاہدہ نے اسے دی تھی فاطمہ اس سے پریشان ہو گئی۔۔۔ فاطمہ آغول کے کمرے کے اندر آئی، واقعی آغول اپنے کمرے میں کہیں موجود نہیں تھی البتہ بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر ایک پیپر موجود تھا جو فاطمہ کے لیے ہی تھا۔۔۔ اس میں صاف لکھا ہوا تھا وہ بے جا لگنے والی پابندیوں سے اکتا کر دس دن کے لئے یونیورسٹی کی طرف شمالی جات علاقوں پر اسٹوڈنٹس کے ساتھ ٹرپ پر جا رہی ہے۔۔۔ پیچھے سے منصور اور روحان کو سنبھالنے کا کام اس نے فاطمہ کا لگایا تھا اور اس نے پیپر میں دھمکی بھی دی تھی اگر منصور یا روحان نے غصے میں کوئی بھی قدم اٹھایا تو وہ جلدی گھر لوٹنے کی بجائے مزید دیر سے آئے گی

اس طرح کا دھمکی بھرا خط پڑھ کر فاطمہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ اسے یقین ہو چلا تھا اس کی بیٹی اس عمر میں اسے بھی منصور سے ذلیل کر کے گھر سے نکھوائے گی۔۔۔ فاطمہ آغول کے نمبر پر کال ملانے لگی مگر اس کا موبائل آف تھا۔۔۔ ابھی یہ مصیبت کم نہیں تھی کہ منصور آغول کے کمرے میں آگیا

"آغول کہاں پر ہے"

منصور بگڑے ہوئے تیوروں کے ساتھ فاطمہ سے سوال کرنے لگا

"آپ منصور۔۔۔ آپ یہاں کیوں آ گئے"

فاطمہ شوہر کو دیکھ کر پریشانی سے پوچھنے لگی اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیمبر کو جلدی سے ڈرازیں رکھنے لگی

www.urdu novelsmania.com

"فاطمہ میں پوچھ رہا ہوں آغول کہاں پر ہے،، یونیورسٹی سے عبید کا فون آیا ہے وہ مجھ سے پوچھ رہا ہے آغول یونیورسٹی کیوں نہیں پہنچی ٹرپ پر نکلنے کے لئے اسٹوڈنٹس کی وین تو نکل چکی ہے۔۔۔ میں پوچھتا ہوں آغول کو یونیورسٹی کی طرف سے ٹرپ پر جانے کی پرمیشن کس نے دی"

پروفیسر عبید منصور کا اچھا دوست تھا جس نے تھوڑی دیر پہلے اس کے موبائل پر کال کی تھی اور منصور غصے میں آغول کے کمرے میں آیا تھا

منصور کی بات سن کر فاطمہ مزید پریشان ہو گئی اگر آغول یونیورسٹی نہیں پہنچی تھی تو اس وقت کہاں تھی اور اس کا موبائل کیوں آف تھا۔۔۔ فاطمہ کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو اس نے رونا شروع کر دیا۔۔۔ منصور نے فاطمہ کو روتے ہوئے دیکھا تو دراز کھول کر پیپر نکال کر پڑھنے لگا جسے پڑھنے کے بعد اس کا غصہ آسمان کو چھونے لگا

وہ بیزاری سے،، بیڈ پر لیٹی ہوئی ہوش و خروش سے بیگانہ اس چھوٹی موٹی سی لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔ جمانگیر اسے قریبی اسپتال لے کر آگیا تھا جہاں اس کی ٹانگ کا ایکس رے ہوا جس پر ہیئر لائن فریکچر بتایا گیا اور ساتھ ہی تھری ویکس کا بیڈریس بھی۔۔۔

ڈاکٹر نے اس کی ٹانگ پر کچا پلاسٹر چڑھا دیا تھا اور درد کی وجہ سے اسے پین کلر کا انجیکشن دے دیا تھا جس کے زیر اثر وہ دنیا پر احسان کرتی ہوئی مزے سے نیند لے رہی تھی تھوڑی دیر پہلے اس کے پاس شکل کی کال آئی تھی وہ شکل کو بیس منٹ میں آنے کا کہہ چکا تھا مگر اس وقت تو وہ بے زار ہو کر اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا کچھ سوچنے کے بعد اس نے آغول کی پہنی ہوئی جیکٹ کی جیبوں میں موبائل تلاش کیا مگر موبائل اسے کیپری کی پاکٹ سے چھلکتا ہوا نظر آیا۔۔۔ جو اس نے آغول کے چہرے پر نظر ڈال کر

اس کی پاڪٽ سے نکالا۔۔۔ موبائل آف تھا ان کرتے ہی وہ ماما کے نام سے بلیک کرنے لگا۔۔۔۔۔ جمانگیر نے شکر ادا کرتے ہوئے کال ریسیو کی مگر اس کے بولنے سے پہلے کوئی خاتون بول اٹھی

آغول تمہیں ہماری عزت کا کچھ احساس ہے کہ نہیں کس قدر ہٹ دھرم اور ضدی ہو چکی ہو تم، گھر والوں کو یوں بغیر انفارم کیے ہفتے بھر کے لئے ٹرپ پر جا رہی ہو تم۔۔۔ تمہیں معلوم ہے اس وقت منصور کتنے غصے میں ہے وہ تمہاری یونیورسٹی پہنچے ہوئے ہیں،، کہاں پر ہو تم خدارا واپس گھر آ جاؤ"

فاطمہ جب سے مستقل روئے جا رہی تھی اور آغول کا نمبر بار بار ٹرائے کر رہی تھی جبکہ منصور آغول کی یونیورسٹی پہنچ گیا تھا

"دیکھیے میم آغول شاید آپکی بیٹی کا نام ہے، دراصل آپ کی بیٹی صبح میری کار سے ٹکرا گئی تھی میں انہیں ہسپتال لے آیا ہوں،، گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے معمولی سا فریکچر ان کے پاؤں میں آیا ہے وہ دواؤں کے زیر اثر اس وقت سو رہی ہیں۔۔۔ آپ مہربانی کر کے ہو سپٹل کا ایڈریس اور روم نمبر نوٹ کر لیں میں یہاں زیادہ دیر تک رک نہیں سکتا"

جہانگیر نے فاطمہ کو ایڈریس نوٹ کروانے کے بعد موبائل رکھا اب وہ تاسف بھری نظروں سے آنکھیں بند کئے بیڈ پر لیٹی ہوئی آغول کو دیکھ رہا تھا یعنی کاریں وہ جہانگیر کو ٹھیک بول رہی تھی وہ واقعی چوری چھپے اپنے گھر سے بھاگ رہی تھی

اس لڑکی پر تو ترس کھانا ہی نہیں چاہیے تھا اچھا ہوتا جو اس کی ٹانگ ٹوٹ جاتی اور وہ تین ہفتے کی بجائے چھ مہینے تک بستر پر لگی رہتی کم از کم گھر والوں کو اس کے بھاگنے کا خدشہ تو لاحق نہیں ہوتا۔۔۔ جہانگیر ناگوار نظر آ غول پر ڈال کر روم سے نکل گیا اس کا بیگ کار سے نکال کر وارڈ بوائے کے ہاتھوں آ غول کے روم میں پہنچا کروہ ہاسپٹل سے چلا گیا

"اس ٹرک کو چیک کیوں نہیں کیا جا رہا شکل"

جہانگیر ابھی چیک پوسٹ پر پہنچا ہی تھا کہ دور سے اس نے کوئسٹبل کی کارروائی دیکھی جو کہ ٹرک کا نمبر نوٹ کرنے کے بعد بغیر چیکنگ کیے ایک ٹرک کو کلیئر کرتا ہوا جانے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔ جہانگیر بیریمز واپس گروا کر ٹرک کی چابی ڈرائیور سے لیتا ہوا شکل کے پاس آیا

www.urdu novelsmania.com

"سر کمشنر صاحب کے آرڈرز تھے کہ اس ٹرک کو جانے دیا جائے"

انسپیکٹر شکل کھڑا ہو کر جہانگیر کو سلوٹ کرتا ہوا بتانے لگا۔۔۔ شکل کی بات سن کر جہانگیر سر جھٹکتا ہوا چابی خود ٹرک ڈرائیور کو دینے آیا

"کیا ہے اس ٹرک میں"

جہانگیر ہاتھ میں پکڑی اسٹک ٹرک پر بجاتا ہوا ٹرک ڈرائیور سے پوچھنے لگا

"صاحب موسمی پھل ہیں۔۔۔ سیب اور سنترے"

ڈرائیور کا جواب سن کر جہانگیر نے چابی ڈرائیور کو تھمائی

"ایپلز اور اورنجز"

جہانگیر نے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔۔

"ایپلز اور اورنجز"

کچھ سوچتے ہوئے اس نے دوبارہ دھرایا

"ایپلز اور اورنجز"

اسے اپنے موبائل پر آیا ہوا اجنبی نمبر سے میسج یاد آیا۔۔۔ دماغ نے انڈیکیشن دی، تو بے ساختہ اسکی نظر ٹرک کی نمبر پلیٹ پر گئی

"ARG2012"

"اوائے اتر واپس"

جہانگیر بھاگتا ہوا ٹرک ڈرائیور کے پاس پہنچا۔۔۔ وہ جو ٹرک میں بیٹھ کر ٹرک کا دروازہ بند کر رہا تھا۔۔۔
جہانگیر اسے گریبان سے پکڑ کر کھینچ کر نیچے اتارتا ہوا چیختا

"شکیل، اسلم، راشد۔۔۔ ٹرک کی تلاشی لو اچھی طرح"

جہانگیر ٹرک ڈرائیور کو گریبان سے پکڑ کر ان تینوں سے مخاطب ہوتا ہوا تیز آواز میں بولا

"مگر سر وہ کمیشنر صاحب"

شکیل نے اسے ایک بار پھر یاد دلانا چاہا

"تم سب اس وقت ایس۔ پی جہانگیر کے انڈر ہو۔۔۔ فولو مائی آرڈرز"

جہانگیر شکیل کو سخت لہجے میں بولا

وہ تینوں ہی ٹرک کے اندر داخل ہوئے جو کہ لکڑی کی پیٹھوں سے بھرا ہوا تھا

"سر اس میں تو سیب اور سنتروں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے"

اسلم ایک کے بعد ایک پیٹیاں کھولتا ہوا، پیٹیوں کی اچھی طرح چھان بین کرتا ہوا بولا، "باقی وہ دونوں بھی تیزی سے پیٹیاں کھول رہے تھے"

"سنتر و کاذا نقہ چیک کرو اسلم"

ٹرک ڈرائیور کو سب انسپکٹر کے حوالے کرتے ہوئے جہانگیر اسلم کو بولا

"بہت میٹھا ہے سر، حکم کریں دو پیٹیاں آپ کے گاڑی میں رکھوا دو"

اسلم کی بات سن کر جہانگیر نے اسے سخت نظروں سے گھورا

"ڈیوٹی کے وقت مسخرہ پن نہیں اسلم، تلاشی اچھی طرح لو"

جہانگیر اس وقت بالکل سنجیدہ تھا

"یہ دیکھئے سر"

انسپکٹر شکیل کے حیران کن آواز پر جہانگیر اس کی طرف متوجہ ہوا تھا

پٹی کے اندر ایک اور لکڑی کا پتلا ساتھ نسب کیا گیا تھا جس میں بھاری مقدار میں سفید پاؤڈر کی تھیلیاں چھپائی گئی تھی۔۔۔ 20 سیب کی بیٹیوں میں سے جبکہ 12 سنٹر کی بیٹیوں میں سے سفید پاؤڈر کی تھیلیاں برآمد کی گئی تھی۔۔۔

جہانگیر کو اپنے پاس آئے ہوئے میج کا مقصد سمجھ میں آیا تھا



جاری ہے Dilyunmilehumaray :

Byzeeniasharjeel

Epi#17

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"منصور کیا کر رہے ہیں۔۔۔ جوان بیٹی پر

ہاتھ اٹھانیں گے پیچھے ہے"

تھوڑی دیر پہلے فاطمہ ڈرائیور کے ساتھ ہسپتال جا کر آغول کو گھر لے کر آئی تھی اور ساتھ ہی اس نے منصور کو بھی انفارم کر دیا تھا کہ وہ گھر پہنچ جائے آغول اب گھر پر موجود ہے۔۔۔ منصور گھر پر پہنچ کر آغول کے کمرے میں داخل ہوتا ہوا غصے میں اس کی طرف بڑھا۔۔۔ وہ ہاتھ اٹھانے ہی والا تھا تب فاطمہ اسے پیچھے ہٹاتی ہوئی بولی

"تمہاری ڈھیل کا نتیجہ ہے جو یہ لڑکی اس مقام تک پہنچی ہے۔۔۔ آنکھیں دیکھو اس کی کیسے دیکھ رہی ہے،، اسے کوئی شرمندگی یا ندامت ہی نہیں ہے اپنی حرکت پر"

منصور اب کی بارتیز آواز میں بیوی پر چیخا تو آغول نے خفت سے چہرہ جھکا لیا۔۔۔ روحان شور کی آواز سن کر اپنے کمرے سے نکل کر آغول کے کمرے میں آچکا تھا

"دیکھ تو رہے ہیں آپ۔۔۔ کتنی چوٹ لگی ہے اس کو،، وہ شرمندہ ہے معافی مانگے گی آپ سے پلیز"

آپ اپنے کمرے میں جائیں اس وقت"

فاطمہ شوہر کے غصے کو ٹھنڈا کرتی ہوئی نرمی سے بولی

"کیا ہو گیا آپ دونوں کو اور یہ پیر پر کیسے لگی تمہارے"

روحان پہلے ماں باپ کو دیکھتا ہوا بولا پھر آغول کے پاس آ کر فکرمندی سے پوچھنے لگا وہ آغول سے ناراض تھا مگر وہ بہن تھی اس کی،، اس کے پلاسٹر چڑھے پیر کو دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا

"اس سے نہیں مجھ سے پوچھو بلکہ یہ پڑھو خود معلوم ہو جائے گا تمہاری بہن کیا کارنامہ کرنے جا رہی تھی"

منصور غصے میں اپنی جیب سے پرچہ نکال کر روحان کو تھماتا ہوا بولا

"گھر سے بھاگ رہی تھی صبح صبح، تب اس کا ایکسیڈنٹ کسی لڑکے کی گاڑی سے ہوا اس نے اسے بروقت اسپتال پہنچا کر ہمیں اس کے بارے میں انفارم کیا"

روحان کے پرچہ پڑھنے کے ساتھ ہی منصور اسے آگے کی کہانی بتا رہا تھا جس پر آغول حیرت سے باپ کو دیکھنے لگی یعنی اس آفیسر نے اس کے گھر والوں کو انفارم کیا تھا روحان کو پورا قصہ سمجھ میں آ گیا وہ غصے میں آغول کو دیکھنے لگا

"ہاں۔۔۔ اب آپ بھی غصہ کرے مجھ پر مار ڈالیں مجھے۔۔۔ کسی لڑکے کے ساتھ نہیں بھاگ رہی تھی میں،،، یونیورسٹی کے ساتھ جا رہی تھی ٹرپ پر،،، معلوم نہیں مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا ہے جو آپ لوگ اس طرح کا سلوک کر رہے ہیں میرے ساتھ"

آغول روحان کو دیکھتی ہوئی بولی

www.urdu novels mania.com

"سنی تم نے اس کی بات فاطمہ، اسے اپنی غلطی کا احساس تک نہیں ہے بجائے اس کے کہ یہ اس بات پر شرمندہ ہوں کہ یہ گھر سے بغیر کسی کو بتائے دس دن کے لئے جا رہی تھی الٹا اپنے گناہ ہم سے پوچھ رہی ہے۔۔۔ مسز فردوس نے پچھلے سال اسے اپنے بیٹے طلال کے لیے مانگا تھا آج انہیں فون کرو اور اس کا رشتہ ڈن کرو وہی۔۔۔ میں اب اس کی شادی جلد سے جلد کرنا چاہتا ہوں اور اس بات پر کوئی مجھ سے بحث نہیں کرے گا"

منصور غصے سے میں فاطمہ کو کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا اور روحان بھی ناراض نظر آغول پر ڈال کر اپنے کمرے سے چلا گیا

"ماسن لیں میں اس مرد نما عورت سے ہرگز شادی نہیں کرو گی"

آغول روتی ہوئی چیخ کر بولی اور فاطمہ اپنا سر پکڑ کر وہی اس کے کمرے میں بیٹھ گئی

آج پانچ دن ہو چکے تھے اسے عینا کی آواز سننے ہوئے ایک عجیب سی کیفیت عجیب بیزاری وہ اپنی طبیعت میں محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اگر وہ اس کی بات مان جاتی تو کیا ہوتا،، محبت کرتی تھی وہ اس سے تو بھائی کے مخالف جا کر شادی کیوں نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ رشتہ تو وہ لے کر گیا تھا عزت دار طریقے سے مگر اس کے بھائی نے کیا کیا

www.urdu novelsmania.com

اور وہ کونسا بعد میں ظالم شوہر ثابت ہوتا جو اسے اس کے بھائی سے اور گھر والوں سے ملنے نہیں دیتا۔۔۔ معلوم نہیں یہ بیزاری کی کیفیت یہ اداسی،، وہی محسوس کر رہا ہوں یا عینا بھی اسکے بغیر اداس ہو رہی ہوگی۔۔۔ روحان نے سر کو جھٹکتے ہوئے اپنی سوچوں کو بھی جھٹکا تھا

"بلاوجہ کی ضد بنا رہی ہو نہ اب دیکھنا کیا کروں گا میں"

خیالوں میں عینا کا چہرہ نظر آیا تو روحان عینا سے بولا۔۔۔ کار کی کیز اٹھا کر آفس سے اٹھتا ہوا وہ الکینگ ہوٹل کے لئے نکلنے لگا

"کیا کہہ رہا تھا وہ کمشنر"

کاشف زیری کو اپنے پکڑے جانے والے مال کا شدید غصہ تھا کتنی بھاری مقدار میں اس نے باہر سے کوکین منگوائی تھی جو کہ پولیس کی چیکنگ میں پکڑی گئی تھی اس لئے غصے میں اس نے کمشنر کی بھونڈی وضاحتیں سننے کے لئے کال ریسو نہیں کی

"سر کمشنر کہہ رہا تھا چیکنگ کے وقت ایس۔ پی جمانگیر وہاں موجود تھا۔۔۔ اسی کے آرڈرز پر ٹرک کی تلاشی لی گئی مگر کمشنر نے ساتھ میں یہ بھی اطمینان دلایا کہ آپ کا نام کہیں نہیں آیا کمشنر نے آگے سے بات سنبھل لی ہے اور ڈرائیور کو بھی کمشنر نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے"

جنید کاشف زیری کو بتانے لگا

"یہ وہی ایس۔ پی ہے نا۔۔۔ جس نے ہوٹل میں بھی ریڈ ڈالی تھی۔۔۔ بہت اچھل رہا ہے لگ رہا ہے اس کو سبق سکھانا پڑے گا۔۔۔ معلوم کرو اس کے آگے پیچھے کون ہے"

کاشف زیری جنید کو دیکھتا ہوا بولا

"سر معلومات تو میں اس کی تب ہی لے چکا تھا جب اس نے ہوٹل میں ریڈ دلوائی تھی۔۔۔ ایک بڑھیا اور ساتھ میں جوان بہن گھر میں موجود ہے اس کے۔۔۔ اور وہ جوان ہونے کے ساتھ ساتھ کافی خوبصورت بھی ہے"

جنید نے کاشف زیری کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا

"اگر جوان ہے اور خوبصورت ہے تو وہ ایس۔ پی کے گھر پر کیا کر رہی ہے بھئی۔۔۔ یہاں لے کر آؤ ایس۔ پی کی بہن کو،، زرا بلیک کینگ بھی تو قریب سے دیکھے کہ وہ کتنی خوبصورت ہے"

کاشف زیری نے خباثت سے ہنستے ہوئے جنید سے کہا

"اسی وقت آدمیوں کو بھیجتا ہوں سر"

جنید کاشف زیری سے کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا

"آؤینگ مین،، تم نے تو بہت دنوں بعد اپنی شکل دکھائی" کاشف زیری روحان کو دیکھتا ہوا بولا

"مال تو آپ کا باحفاظت پہنچ گیا کوئی کام تھا آپ کو"
روحان صوفے پر بیٹھتا ہوا کاشف سے پوچھنے لگا

"اب ہم دونوں کے بیچ صرف مال اور کام کی ہی باتیں ہوگی۔۔۔ اپنی اداسی کی وجہ بتاؤ"
کاشف زیری اس کا چہرہ جانتا ہوا پوچھنے لگا

"آپ کو کس نے کہا میں اداس ہو، ایسی تو کوئی بات نہیں ہے"
روحان مزید ریلیکس ہو کر بیٹھا، مسکراتا ہوا بولا

"ایک عمر گزار چکا ہوں میں ینگ مین۔۔۔ اس وقت جو تمہاری آنکھیں میں اداسی ہے وہ تم میرے
سے نہیں چھپا سکتے۔۔۔ میرے خاص بندے ہو تم، چلو آج میں تمہاری اداسی چند لمحوں میں غائب
کروادیتا ہوں"

کاشف زیری نے بولنے کے ساتھ واٹن سے بھرا ہوا گلاس منہ کو لگایا

"وہ کیسے"

روحان کے پوچھنے پر کاشف زیری معنی خیزی سے مسکرایا

"جاؤ جنید روزی کو بلا کر لاؤ"

کاشف زیری جنید کو دیکھتا ہوا بولا جو دوبارہ کمرے میں آیا تھا

"آج تمہیں میری دوستی اور اپنی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا،، ینگ مین روزی وہ بلا ہے جس کو بلیک کنگ کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرتا۔۔۔ مگر آج شام تم اس کے ساتھ گزار سکتے جتنی دیر چاہو" کاشف زیری کی بات سن کر وہ ایک دم گر بڑایا

"آپ معلوم نہیں کیا سمجھ رہے ہیں میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا آپ پلیز جنید کو منع کریں" روحان کاشف زیری کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

"ینگ مین میری ایک بات یاد رکھنا اگر تمہیں لائف میں آگے بڑھنا ہے تو کبھی بھی کسی کو اپنی کمزوری مت بنانا۔۔۔ دل بہلانے اور خوش رہنے کے لئے دنیا میں ایک سے بڑھ کر ایک سامان ہے۔۔۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں نے تمہاری حرکات پر نظر رکھی ہوئی ہے مگر تمہاری مجنوں والی شکل دیکھ کر میں تمہیں یہ مشورہ دے رہا ہوں۔۔۔ عورت صرف استعمال کرنے کی چیز ہے عشق کرنے کی نہیں"

کاشف زیری کی بات سن کر روحان خاموش ہو گیا

تھوڑی دیر میں وہاں روزی آگئی روحان بلیک کینگ کو دیکھنے لگا جو اسی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"روزی آج شام کو تمہیں روحان کا دل خوش کرنا ہے اس کی ساری اداسی ساری فکریں اپنے حسن کے جادو سے غائب کر دو۔۔۔ جاؤینگ مین انجوائے کرو"

کاشف زیری روحان کو معنی خیزی سے دیکھتا ہوا آنکھ مار کر بولا۔۔۔ روحان نے روزی کو دیکھا جو اسی کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی

کیا عینا سے اس طرح بدلہ لینا ٹھیک ہے۔۔۔ چند پل کے لیے وہ عینا کو نظر انداز کر کے روزی کے ساتھ۔۔۔ روحان روزی کو دیکھتا ہوا سوچنے لگا جو کہ اب کمرے کا دروازہ بند کر کے اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔ وہ صوفے پر بیٹھا ہوا اپنے سامنے کھڑی اس حسین دوشیزہ کو دیکھ رہا تھا جو حُسن کی دولت سے مالا مال تھی۔۔۔ روزی روحان کے سامنے ایک ادا سے جھک کر اس کا ہاتھ تھامتی ہوئی اسے صوفے اٹھانے لگی۔۔۔ روحان ٹرانس کی کیفیت میں چلتا ہوا اس کے ساتھ بیڈ تک آیا۔۔۔ اسے ہوش تب آیا جب روزی نے اسے بیڈ پر دھکا دیا۔۔۔ وہ پیر نیچے لٹکائے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا، روزی معنی خیزی سے اسے دیکھتی ہوئی اپنے لونگ کوٹ کے بٹن کھولنے لگی۔۔۔ جس کے اندر اس

نے نیم عریاں لباس پہنا ہوا تھا۔۔۔ روحان کو اس کا خوبصورت جسم دیکھ کر عجیب وحشت ہونے لگی مگر اس کے دل و دماغ میں ایک عجیب جنگ چھڑی ہوئی تھی روزی اس کے اوپر جھک کر اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی روحان کا دل چاہا وہ اسے پیچھے ہٹا دے کیونکہ یہ اپنی محبت سے بے وفائی تھی مگر وہ ایسے کر نہیں پایا بلکہ اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ آنکھیں بند کرتے ہی اسے عینا کا چہرہ نظر آیا۔۔۔ وہ خفا تھی اس سے۔۔۔ روحان نے ایک دم آنکھیں کھولی تو روزی کو اپنے اوپر جھکا پایا وہ اس کے سینے پر اپنا ہاتھ پھیر رہی تھی

"ڈونٹ ڈو دس"

اس نے روزی کو یہ سب کرنے سے منع کیا وہ اس معاملے میں عینا سے بے ایمانی نہیں کر سکتا تھا مگر روحان کی بات کا روزی پر اثر نہیں ہوا اس نے روحان کے سینے پر اپنے ہونٹ رکھے

"موویک"

روحان نے چیختے ہوئے روزی کو پیچھے ہٹایا اور اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا

"ظالم مت بنو روحان، کاشف آج ایس۔ پی جمانگیر کی بہن کے ساتھ مصروف ہو گا۔۔۔ میں یہ چند حسین پل تمہارے ساتھ گزارنا چاہتے ہو"

روحان کو بیڈ سے اٹھتا دیکھ کر روزی اس کی طرف لپکتی ہوئی بولی،، جنید جب اسے لینے پہنچا تھا تو اس نے آج رات کاشف کا بھی پروگرام بتا دیا تھا اور اسے اس کا کام بھی بتا دیا تھا

"کیا بکواس کر رہی ہو"

روحان اس کی بات سن کر غصے میں بولا اور روزی کا ہاتھ جھٹکا جو کہ اس نے روحان کے گرد حائل کیا ہوا تھا

"بکواس نہیں بالکل سچ ہے، جنید نے خاور اور زبیر کو بھیجا ہے ایس پی کی بہن کو اٹھوانے کے لیے، یہ لمحات یوں ضائع مت کرو میری ٹرپ کو سمجھو"

روزی روحان کا گریبان پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔ روحان نے اپنے گریبان سے روزی کے ہاتھ ہٹائے اور غصے میں کمرے سے باہر نکل گیا

www.urdu novelsmania.com

عینا دی جان سے لائبریری کا کہہ کر نکلی تھی جو کہ گھر کے قریب ہی موجود تھی وہ جس ایشو کروا کرواپس آرہی تھی تب اچانک ایک گاڑی بالکل اس کے قریب آکر رکی

عینا ایک دم پیچھے ہوئی گاڑی کا دروازہ کھلا اور تیزی سے اس میں سے آدمی باہر آیا جو عینا کو بازو سے پکڑتا ہوا اسے زبردستی گاڑی میں بٹھانے لگا

"کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے"
عینا چیختی ہوئی اس آدمی کو بولی

"بیٹھ گاڑی میں"
اس آدمی نے تھپڑ عینا کے گال پر مارتے ہوئے کہا اور کھیپتا ہوا اسے گاڑی میں بٹھایا فوراً گاڑی اسٹارٹ کر دی گئی

کیا یہ روحان نے کروایا ہے۔۔۔ عینا کو سوچتے ہوئے خوف آنے لگا اس نے اپنے بیگ سے موبائل نکالنا چاہا تو اس آدمی نے عینا سے بیگ چھین لیا
www.urdu novels mania.com

"چلاک بن رہی ہے میرے سامنے، اگر کوئی بھی چلا کی کی نہ تو یہی کاٹ کر پھینک دوں گا تجھے"
اس آدمی کے ہاتھ میں چاقو دیکھ کر عینا سہم گئی

"مال اچھا ہے اڈے پر لے جانے سے پہلے کیوں نہ ہم بھی ہاتھ صاف کر لیں، کیا بوتا ہے"

کار چلاتا ہوا موٹا آدمی کار کے شیشے سے اپنے ساتھی کو دیکھتا ہوا کہنے لگا عینا کے برابر میں بیٹھا ہوا آدمی اس کو ہوس بھری نظروں سے دیکھنے لگا

"آئیڈیا برا نہیں ہے گاڑی راشد کے گیراج میں لے لے لے"
عینا کے پاس بیٹھے ہوئے آدمی نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے آدمی کو مشورہ دیا عینا کو ان دونوں کی باتیں سن کر گھبراہٹ ہونے لگی

"دیکھیے پلیز آپ لوگ میری رو"
عینا نے روتے ہوئے بولنا چاہتا تبھی وہ آدمی عینا کے پیٹ پر چاقو کی نوک رکھ چکا تھا

"خاموشی سے بیٹھ" وہ آدمی اس کو دھمکاتا ہوا بولا تو عینا بری طرح لرزنے لگی اس چاقو کے خوف سے نہیں بلکہ اپنے انجام سے۔۔۔ گاڑی گیراج کے اندر داخل ہوئی گیراج کا شرٹ نیچے گرا دیا گیا

"آپ کو اللہ کا واسطہ ہے مجھے جانے دیں خدا کے لیے"
عینا نے روتے ہوئے ان دونوں کے آگے ہاتھ جوڑے تھے جو اس کو کھینچ کر گاڑی سے اتار رہے تھے

"دیکھ شرافت سے مان جا،، ویسے بھی تیری خوبصورتی دیکھ کر سر کے استعمال کے بعد آگے تیری بولی لگنے والی ہے"

موٹے آدمی نے بولتے ہوئے عینا کا دوپٹہ کھینچا جس سے وہ چیختی ہوئی بند شرٹ کی طرف بھاگی جس کو تالا نہیں لگایا گیا تھا

وہ اپنے دل میں سورتیں پڑھنے کی بجائے با آواز سورتیں پڑھنے لگی شاید ان دونوں کو اس پر رحم آجائے اور وہ ترس کھا کر اسے چھوڑ دیں کیونکہ وہ دو آدمی تھے اس لیے اسانی سے عینا کو فوراً قابو میں کر چکے تھے

"بھائی۔۔۔ بھائی"

اسے معلوم تھا جہاں گنیر اس کے پاس نہیں آ سکتا تھا مگر وہ خدا کو یاد کرنے کے بعد اپنے بھائی کو ہی پکار سکتی تھی۔۔۔ عینا ان دونوں سے اپنا آپ پھڑانے لگی جو اسے گھسیٹتے ہوئے گاڑی کی طرف لے جا رہے تھے۔۔۔ وہ مسلسل چیختی ہوئی جہاں گنیر کو پکار رہی تھی

ان دونوں نے عینا کو بازوؤں سے پکڑ کر کار کے بونٹ کے اوپر لٹا دیا۔۔۔ کیا یہ سب اس کے ساتھ روحان کے آدمی کرنے لگے ہیں عینا کے دل میں خیال آیا

"روحان۔۔۔۔روحان"

اب وہ زور زور سے چیخ کر روحان کو پکارنے لگی

موٹا آدمی عینا کے اوپر جھکنے ہی والا تھا تبھی شرٹ کسی نے اوپر کھینچا اور تیزی سے اندر آ کر شرٹ کو دوبارہ بند کر دیا

موٹا آدمی پلٹ کر آنے والے کو دیکھنے لگا دوسرے آدمی نے بھی عینا کے دونوں بازوؤں کو چھوڑ دیا عینا فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی

وہ جو بھی کوئی تھا اس نے بلیک کلر کی پینٹ کے اوپر بلیک ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی،، سر بالوں سے لے کر چہرے تک کالے رنگ کا کپڑا ماسک کی صورت پہنا ہوا تھا صرف دو آنکھیں اس کی نظر آ رہی تھی وہ چلتا ہوا ان تینوں کے قریب آنے لگا

"کون ہے بے تو،، چہرہ دیکھا اپنا"

عینا کے قریب کھڑا آدمی اس نقاب پوش سے بولنے لگا نقاب پوش نے اپنا ہاتھ پیچھے کمر کی طرف لے جا کر سیٹ ہو لیسٹر سے پسٹل نکالی اور بولنے والے کے سامنے پسٹل کا رخ کیا اسے دوبارہ کچھ بولنے کی مہلت دیئے بغیر نقاب پوش نے فار کیا اور گولی اس آدمی کے سر پر جا لگی

"آآآ"

خوف کے مارے عینا کے منہ سے چیخ نکلی۔۔۔ جہانگیر کے پاس گھر میں موجود پسٹل ریوالور اس نے ہزار دفعہ دیکھی تھی مگر آج اس سے اپنی آنکھوں کے سامنے مرڈر ہوتا ہوا وہ پہلی بار دیکھ رہی تھا۔۔۔ جبے دیکھنے کے بعد عینا بری طرح خوف سے لرزنے لگی۔۔۔ اس کے ساتھ ہی وہ موٹا آدمی بھی خوفزدہ تھا۔۔۔ نقاب پوش اب اپنی پسٹل کا رخ موٹے آدمی کی طرف کر چکا تھا اس نے پھرتی سے عینا کو پکڑ کر اپنے آگے کھڑا کیا

"میرے قریب مت آور نہ اس لڑکی کی گردن مروڑ دوں گا" موٹا آدمی نقاب پوش کے بڑھتے ہوئے قدم دیکھ کر دھمکی دینے لگا جس سے وہ ایک ہی جست میں بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا عینا کو بازو سے پکڑ کر دھکا دیا اور اس موٹے آدمی کی گردن اپنے ایک ہاتھ سے دبوچ کر اسے پیچھے کار کے بونٹ پر لٹا دیا۔۔۔ وہ موٹا آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن پھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا

"مم۔۔۔ مجھے معاف کر دو"

موٹا آدمی اس سے بولا مگر نقاب پوش نے اپنی پسٹل کو اس آدمی کے ماتھے پر رکھ کر فائر کیا

"آآآ"

عینا اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ کر دہشت سے دوبارہ دیوانہ وار چیخ رہی تھی وہ اب عینا کی طرف مڑا

"ششش"

ہاتھ کی انگلی کو اپنے ہونٹوں پر رکھ کر اس نے عینا کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پستل کو واپس کمر کے پیچھے بیلٹ ہولسٹر میں رکھتا ہوا وہ اپنے دونوں ہاتھ سرینڈر کی صورت اوپر کرتا اس کے پاس آنے لگا

اسے لگا عینا پستل دیکھ کر بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی مگر عینا ابھی بھی خوفزدہ ہو کر اس نقاب پوش کو دیکھ رہی تھی جو اس کے سامنے بغیر ڈرے دو آدمیوں کی جان لے چکا تھا۔۔۔ تن پر دوپٹہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے دونوں ہاتھ سینے رکھتی ہوئی پیچھے کی طرف قدم اٹھانے لگی۔۔۔ اس کے پاس اس کا دوپٹہ موجود نہیں تھا سامنے والے کی نیت کیا تھی اسے نہیں معلوم تھا مگر اسے لگا آج اگر وہ بے آبرو ہوئی تو وہ جی نہیں پالے گی

www.urdu novelsmania.com

جس طرح وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ چھپاتی ہوئی رو رہی تھی نقاب پوش کے قدم وہی رک گئے۔۔۔ وہ چاروں طرف نظر دوڑاتا ہوا اس کا دوپٹہ دیکھنے لگا جو کہ گاڑی کے پاس نیچے ہی پڑا ہوا تھا

وہ بھاگتا ہوا اس کا دوپٹہ اٹھا کر اس کی طرف بڑھنے لگا عین اب بھی اسی پوزیشن میں کھڑی روتی ہوئی آہستہ آہستہ پیچھے قدم اٹھانے لگی وہ کافی ڈری ہوئی تھی شاید جو تھوڑی دیر پہلے اس کے ساتھ ہو چکا تھا وہ کسی پر بھی اعتبار نہیں کر سکتی تھی نقاب پوش نے عینا کا دوپٹہ کھول کر اس کے کندھوں پر ڈال دیا

عینا روتی ہوئی اسے دیکھنے لگی جسکی آنکھوں کے سوا اسے کچھ نہیں دکھ رہا تھا وہ اس کے سامنے بالکل خاموش کھڑا تھا پھر اس نے عینا کے گال سے آنسو صاف کرنے چاہے، اسے اپنی طرف ہاتھ بڑھاتا دیکھ کر عینا ڈر کے مارے پیچھے ہوئی مگر اب وہ حیرت سے اس کی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی

نقاب پوش دوبارہ اس کے آنسو صاف کرنے لگا اس کے ہاتھوں کا لمس اجنبی ہرگز نہیں تھا عینا نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس کا نقاب ہٹانا چاہا، اس نے فوراً عینا کا ہاتھ پکڑ کر نفی میں سر ہلایا وہ اسے اپنا چہرہ دکھانے کو تیار نہیں تھا

"رو-ح-ن"

عینا روتی ہوئی بولی اور کانپتے ہوئے اس نے روحان کا نام لیا تھا تب اس نے عینا کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کے لیے کہا عینا کو پورا گیراج گھومتا ہوا محسوس ہوا

اس کی آنکھیں بند ہوئی اس سے پہلے وہ نیچے گرتی وہ نقاب پوش کے بازوؤں میں تھی اپنے بازوؤں سے پھسلتے ہوئے وجود کو بے حد آہستگی سے نیچے فرش تک لایا۔۔۔ خود بھی فرش پر بیٹھ کر اس نے عینا کو اپنے بازوؤں میں چھپانا چاہا

اپنے چہرے پر نمی محسوس کر کے روحان نے چہرے پر سے کالے رنگ کا ماسک ہٹایا اس کے گالوں پر یہ نمی شاید آنسوؤں کی تھی

کیا کر دیا تھا آج اس نے اپنی بیوقوفی میں، اس نے یہی سمجھا تھا کہ جیڈی کو ٹرک کے بارے میں بتانے پر وہ لازمی اس ٹرک پکڑے گا۔۔۔ جب یہ خبر کاشف زیری تک پہنچی گی تو کاشف ہمیشہ کی طرح،،، دھمکی کے طور پر یا تو اس کو فون کروا کروا رنگ دلوائے گا یا پھر اسے ڈرانے کے لیے اس پر حملہ کروائے گا جیسے وہ ہمیشہ کرواتا ہوا آتا تھا

www.urdu novels mania.com

اسے ہر گز اندازہ نہیں تک کاشف کا رد عمل اتنا سخت ہو گا وہ عینا کو ہی اٹھوالے گا۔۔۔ اگر آج عینا کو کچھ ہو جاتا یا وہ وقت پر نہ پہنچتا تو شاید وہ خود بھی مر جاتا کو

اس نے کبھی کسی کا مرڈر کرنے کا سوچا تک نہیں تھا زندگی میں پہلی بار اس نے مرڈر کیا بھی تو ایک نہیں دو۔۔۔ بے خوف ہو کر بنا ڈرے،، کیونکہ انہوں نے اس کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی جیسے وہ

اپنی عزت بنانا چاہتا تھا اصولاً تو آج اسے کاشف زاری کا مرڈر کر دینا چاہیے تھا مگر فی الحال ایسا ناممکن تھا کاشف زیری کی جان لینا اتنا آسان ہرگز نہیں تھا

جیڈی کے پاس عینا سیو نہیں تھی اب وہ خود اس کی حفاظت کرے گا اپنی جان سے بھی زیادہ،، عینا شاید اس کو پہچان چکی تھی مگر وہ اس کو سمجھا دے گا آسان طریقے سے یا دوسرے طریقے سے

"عینا کا دوپٹہ کندھے سے ڈھلتا ہوا فرش کو چھو رہا تھا، وہ بے جان گڑیا کی مانند روحان کے بازوؤں میں چھپی ہوئی تھی روحان اس کا دوپٹہ کا ندھے پر ڈالتا ہوا عینا کو اپنے بازوؤں میں اٹھا چکا تھا

آج تک اس نے عینا کو بغیر دوپٹے کے نہیں دیکھا تھا،، وہ ان دونوں جانوروں کے سامنے بغیر دوپٹے کے کتنا پریشان ہوئی ہوگی روحان کا دل چاہا وہ ان دونوں کی لاشوں میں مزید گولیاں بھر دے روحان عینا کو وہاں سے لے جانے لگا

جاری ہے

Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi# 18

بے حد آستنگی سے عینا نے اپنی آنکھیں کھولیں تو خود کو اسپتال کے روم میں پایا دانیں ہاتھ پر اس کے ڈرپ بھی لگی ہوئی تھی سامنے صوفے پر اس نے روحان کو بیٹھا دیکھا جو بہت غور سے اسی کو دیکھ رہا تھا، خوف سے عینا کی پوری کی پوری آنکھیں کھلی وہ ابھی بھی خاموشی سے عینا کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا

"شکر ہے خدا کا ہوش آگیا میری بچی کو"
دی جان عینا کے بیڈ کے سرہانے ہاتھ میں تسبیح لیے بیٹھی تھی، عینا کو ہوش میں آتا دیکھ کر انہوں نے عینا کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا

urdu
novels mania
www.urdu-novelsmania.com

"دی جان"

عینا نے بے ساختہ اٹھ کر دی جان کے گلے لگنے کی کوشش کی

"چند لمبی رہو میں یہی بیٹھی ہوں تمہارے پاس"

دی جان عینا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی - عینا کبھی خاموش بیٹھے ہوئے روحان کو دیکھتی جو اسی کو دیکھ رہا تھا تو کبھی دی جان کو، اس کو پریشان دیکھ کر دی جان دوبارہ بولیں

"جیسی کہتی ہوں صبح کا ناشتہ ڈھنگ سے کرنا چاہیے آگئے نہ چکر،، وہ تو شکر ہے روحان کا وہاں سے گزر ہو رہا تھا وہ تمہیں بے ہوش دیکھ کر اسپتال لے آیا۔۔۔ میں گھر پر پریشان نہ ہوں مجھے اپنے ڈرائیور کے ساتھ یہاں بلوایا"

دی جان عینا کو بتا رہی تھی کہ اُس کے ساتھ کیا ہوا تھا شاید یہ سب روحان نے انہیں بتایا تھا عینا بیڈ پر لیٹی ہوئی روحان کو دیکھ رہی تھی جو اس وقت بلیک پینٹ کے ساتھ گرے کمر کی شرٹ میں مبلوس تھا پینٹ وہی تھی مگر شرٹ چیلنج

"میں ذرا مغرب کی نماز ادا کر کے آتی ہوں جہانگیر کو فون کر کے بتا دیا ہے میں نے عینا کے بارے میں، ہم دونوں کو گھر پر موجود نہ پا کر پریشان ہوتا۔۔۔ وہ کہہ رہا ہے تھوڑی دیر میں ہاسپٹل پہنچتا ہوں"

دی جان بیڈ سے اٹھ کر روحان کے پاس آ کر بولی تو روحان نے اثبات میں سر ہلایا تھوڑی دیر پہلے ہی منصور نے موبائل پر اس کی غیر موجودگی کے بارے میں دریافت کیا تھا،، جو دی جان کو اس نے بتایا تھا وہی سب وہ منصور کو بتا چکا تھا۔۔۔ دی جان کے کمرے سے نکلے ہی روحان اٹھ کر عینا کے پاس آیا وہ ابھی بھی روحان کو دیکھ رہی تھی مگر آنکھوں میں تھوڑا تھوڑا خوف لے۔۔۔

روحان جب اسے بے ہوشی کی حالت میں اسپتال لے کر آیا تھا تب اس نے نوٹ کیا وہ چند دنوں میں اسے کافی ویک لگی چہرہ مر جھایا ہوا اور گلابی رنگت زرد لگ رہی تھی

"غصے میں تمہیں پیچھا چھوڑنے کا کہا مگر خود تمہاری یادوں سے پیچھا نہیں چھوڑا سکا اب تم ہی بتاؤ کیا علاج کرو اپنے دل کا اور ساتھ میں تمہارا بھی"

روحان عینا کو دیکھتا ہوا اس کے بالوں کی لئے کان کے پیچھے کرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"روحان آپ نے دو آدمیوں کی جان لے لی"

عینا ڈرتی ہوئی اس سے پوچھ رہی تھی یا اسے بتا رہی تھی عینا کو خود نہیں معلوم تھا۔۔۔ عینا کی بات سن کر روحان کے ہاتھ کی حرکت رکی،، پھرے کی نرم تاثرات سنجیدہ ہوئے اور پھر وہ ہنسنے لگا

"روحان نے تو کبھی کا کروچ تک نہیں مارا ہے اور تم انسان کی بات کر رہی ہو وہ بھی ایک نہیں دو" روحان نے اس کی بات کو مذاق میں اڑایا

"یہ جرم کے زمرے میں آتا ہے روحان آپ کو اندازہ ہے کہ۔۔۔"

عینا اسے بولنے لگی تب اسے اپنے ڈرپ والے ہاتھ پر سختی محسوس ہوئی عینا نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا روحان نے سختی سے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا مگر وہ دیکھ عینا کو رہا تھا

"عینا لائبریری سے نکلی، اسے چکر آیا وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔ روحان وہاں سے گزر رہا تھا اس نے عینا کو اٹھایا اسپتال لے آیا،۔۔۔ بس یہ یاد رہنا چاہیے تمہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں"

روحان اسے دیکھتا ہوا بولا ساتھ میں ہی اس کا ہاتھ بھی چھوڑ دیا کیونکہ عینا کے ہاتھ سے خون نکلنے لگا تھا

"مگر روحان یہ تو غلط ہے"

عینا اسے دیکھتی ہوئی بولی

"شش"

روحان اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتا ہوا اسے چپ رہنے کا اشارہ کرنے لگا بالکل ویسے ہی جیسے تھوڑی دیر پہلے وہ نقاب میں اسے چپ رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔ اب چہرے پر نقاب نہیں تھا، عینا تب بھی اس کی آنکھیں دیکھ رہی تھی، وہ اس وقت بھی اس کی آنکھیں دیکھنے لگی جن میں عینا کے لیے واضح وارننگ تھی کہ اب وہ اس سلسلے میں کوئی دوسری بات نہیں کرے نہ اس سے نہ کسی دوسرے سے اور نہ خود سوچے۔۔۔ عینا کو اس کے انداز سے ڈر لگنے لگا آخر جو اس کے ساتھ ہوا تھا وہ کیسے بھول سکتی تھی اور روحان دو قتل کر چکا تھا۔۔۔ جس سے وہ انکاری پر تھا عینا خاموشی سے اسے دیکھنے لگی

"اچھا یہ بتاؤ ان چند دنوں میں مجھے کتنا یاد کیا"

اب وہ دوبارہ پرانا والا روحان بن کر نرمی سے بولتا ہوا عینا کا دوسرا ہاتھ نرمی سے تھام چکا تھا

"کسی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اس کا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔ بس یہ جملے یاد رہ گئے بولنے والے کے، اس کے علاوہ ان چند دنوں میں میں نے کچھ یاد نہیں کیا"

'عینا اس سے شکوہ کرتی ہوئی بولی کیونکہ اس سے لاسٹ ٹائم روحان کی یہ بات بہت زیادہ فیل ہوئی تھی

"غصے میں بولی ہوئی باتوں کو یاد نہیں رکھنا چاہیے۔۔۔ روحان نہ تو تمہارا پیچھا چھوڑ سکتا ہے اور نہ تمہیں ایسا کرنے کی اجازت دے گا"

روحان نے اس کا ہاتھ تھامے رکھا تھا وہ بے حد نرمی سے عینا کو بولنے لگا

دی جان کے بتانے پر کہ عینا لائبریری کے پاس بے ہوش ہو چکی تھی اور اسے روحان اسپتال لے کر آیا ہے یہ خبر سننے ہی جہانگیر عینا کے لئے پریشان ہو گیا اور فوراً اسپتال کے لئے نکلا۔۔۔ وہاں پر پہنچا تو ایک جذباتی منظر اس کی آمد کر رہا تھا جسے دیکھ کر اسے آگ لگ گئی

www.urdu novelsmania.com

"میری بہن کا ہاتھ چھوڑو اور یہ دو ٹکے کے یہودہ فلمی ڈائلاگز بولنا بند کرو"

جہانگیر کمرے کے اندر داخل ہوتا ہوا طنزیہ روحان سے بولا۔۔۔ جس پر عینا اور روحان چونک کر جہانگیر کو دیکھنے لگے جس کی آمد سے وہ بے خبر تھے عینا جلدی سے اٹھ کر بیٹھی اور روحان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا مگر روحان نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا

"جس کی خود کی ٹکے بھر کی ویلیو ہوا سے دوسرے کی باتیں بھی دو ٹکے کی لگے گئیں اور رہی بات اس کا ہاتھ چھوڑنے کی تو یہ ہاتھ میں ہمیشہ کے لیے تھا مناجا چاہتا ہوں"

روحان عینا کا ہاتھ چھوڑے بغیر جمانگیر کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا

"رونی اپنی زبان سنبھال کر بات کرو میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا اس کا ہاتھ اسی وقت چھوڑ دو"

جمانگیر نے آنکھیں دکھاتے ہوئے روحان کو کہا تھا۔۔۔ وہ ابھی بھی ناگواری سے روحان کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جسے عینا ڈر کے مارے پھڑانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن روحان نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

"عینا بھی ایسا ہی چاہتی ہے جیڑی" روحان جمانگیر کو جتنا ہوا بولا

"میں تب بھی ایسا نہیں چاہوں گا رونی، عینا کا ہاتھ چھوڑ دو میں تمہیں آخری دفعہ وارن کر رہا ہوں ورنہ آج بھی میں تمہیں ہاتھوں اور لاتوں کے جوہر دکھانے سے پیچھے نہیں ہٹوں گا"

روحان کی ڈھٹائی پر جمانگیر کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا وہ اب روحان کے قریب آتا ہوا بولا

"تم ایسا کیوں نہیں چاہتے ہو جمانگیر"

ان تینوں کی نظر بے ساختہ کمرے کے دروازے پر گئی جہاں پر منصور صاحب کے ساتھ دی جان بھی موجود تھی روحان نے آہستگی سے عینا کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔ منصور چلتا ہوا جانگیر کے پاس آیا جیسے وہ اس کے جواب کا منتظر ہو

"آپ کے بیٹے کی پرانی عادت ہے ہر چیز کو اپنی پر اپرٹی تصور کرنا لیکن وہ یہ بھول رہا ہے عینا میری بہن ہے وہ اس پر اتنی آسانی سے اپنا حق نہیں جتا سکتا"

جانگیر منصور کو دیکھتا ہوا بولنے لگا

"میرا بیٹا تمہاری بہن کو اپنی پر اپرٹی نہیں،، عزت بنانا چاہتا ہے انفیکٹ میں بھی ایسا چاہتا ہوں عینا میرے گھر میں بہو بن کر آئے۔۔۔ چلو سمجھو میں آج تم سے اپنے بیٹے کے لئے تمہاری بہن کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں ایک پل کے لیے اپنے دل سے ساری رنجشیں اور قدورتیں نکال کر ٹھنڈے دماغ سے غور کرو اور جواب دو۔۔۔ کیا میرا بیٹا اس قابل نہیں کہ تم اپنی بہن کا اس کے ہاتھ میں ہاتھ دو"

منصور نہایت سلجھے ہوئے انداز میں بردباری سے جانگیر سے پوچھنے لگا تب سب کی نظریں جانگیر کے چہرے پر تھیں عینا تو باقاعدہ اپنا سانس روکے ہوئے بیٹھی تھی، بہت امید سے وہ جانگیر کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔ دی جان بھی بے چین تھیں کہ جانگیر آگے سے کیا بولتا ہے جبکہ روحان سنجیدہ تاثرات کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ سب کو ایک نظر دیکھنے کے بعد جانگیر منصور سے مخاطب ہوا

"آپ میرے بڑے ہیں میں آپ کا احترام کرتا ہوں مگر میرے جواب سے آپ کو شاید مایوسی ہی ہو مگر میں کیا کروں میری ایک ہی بہن ہے اور میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں اس کی خوشی کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر میں فیصلہ آپ کے بیٹے کے حق میں فیصلہ دے دو تو میں ساری زندگی انسکیورہ کر کیسے گزار سکتا ہو۔۔۔ پھر میرے نزدیک اس بات کا ایک ہی حل ہے مطلب آپ اس کو میری شرط سمجھ سکتے ہیں جس کی بنیاد پر میں اس رشتے کے لیے حامی بھر سکتا ہوں"

جانگیر کی بات سن کر منصور نے الجھ کر اسے دیکھا جیسے وہ جانگیر کی شرط جاننا چاہ رہا ہوں بلکہ وہاں پر موجود دوسرے افراد بھی جانگیر کے بولنے کے منتظر تھے

"میں اپنی بہن کی آپ کے بیٹے سے تبھی شادی کر سکتا ہوں جب روٹی کی بہن،، آئی مین آپ کی بیٹی سے پہلے میری شادی ہو"

جانگیر نے جتنے آرام سے منصور کو بولا تھا کمرے میں موجود سب کو اس نے ہکا بکا کر دیا

www.urdu novelsmania.com

"جانگیر بیٹا یہ کیا کہہ رہے ہو"

دی جان کے بولنے پر روحان غصے میں جانگیر کا گریبان پکڑ چکا تھا

"روحان چھوڑو اس کا کارلر"

منصور تیز آوازیں بولا مگر اس سے پہلے ہی جمانگیر اپنے گریبان سے اس کے ہاتھ دور ہٹا کر جھٹک چکا تھا

"اگر اب تمہارا ہاتھ میرے گریبان پر آئے تو تم بہت پچھتاؤ گے رونی"

جمانگیر انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دینے لگا عینا کو تو لگ رہا تھا اسے آج کچھ ہو جائے گا

"جمانگیر تم پاگل ہو گئے ایسے کوئی رشتے ہوتے ہیں"

دی جان اپنے پوتے کو دیکھتی ہوئی سمجھانے لگی

"کیوں اگر میری بہن ان کے گھر جا سکتی ہے تو ان کی بیٹی ہمارے گھر کیوں نہیں آ سکتی" جمانگیر دی جان سے کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

www.urdu novelsmania.com

"مجھے منظور ہے"

منصور کے جواب پر سب حیرت سے اسے دیکھنے لگے

"ڈیڈی یہ آپ کیا بول رہے ہیں"

روحان سب سے پہلے ہوش میں آیا وہ منصور کو دیکھ کر حیرت سے پوچھنے لگا

"جاؤ تم یہاں سے میں گھر آ کر بات کروں گا"

منصور سنجیدگی سے روحان کو دیکھتا ہوا بولا روحان غصے میں وہاں سے نکل گیا

"میں کل باقاعدہ رشتے کی بات کرنے آؤں گا، تب ہم آرام سے بیٹھ کر سب باتیں طے کریں گے"

منصور اب دی جان کو دیکھتا ہوا بولا جس پر وہ شفقت سے مسکرا دیں منصور ایک نظر جہانگیر پر ڈال کر وہاں سے نکل گیا

جہانگیر نے دیکھا عینا بیڈ پر بیٹھی ہوئی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ دی جان بڑی بڑی آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی جہانگیر قدم اٹھاتا ہوا دی جان کے پاس آیا

"کیا ہو گیا آپ کو ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں"

وہ انجان بن کر دی جان سے پوچھنے لگا تو دی جان نے جہانگیر کے مضبوط بازو پر دو ہاتھ جڑے

"اس طرح منہ پھاڑ کر کسی باپ سے اس کی بیٹی سے شادی کا کہا جاتا ہے"

دی جان کے بولنے پر جہانگیر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جسے وہ فوراً چھپا گیا

"آپ کو تو خوش ہونا چاہیے آج، میں نے آپ کو کتنی بڑی ٹینشن سے آزاد کروایا ہے۔۔۔ میری شادی کو لے کر ہر وقت پریشانی لاحق رہتی تھی آپ کو"

جہانگیر دی جان کو بولتا ہوا بیڈ پر عینا کے پاس آکر بیٹھا

"کبھی بھی اپنے بھائی سے بدگمان نہیں ہونا دیکھ لو تمہاری خاطر منصور صاحب کی صاحبزادی کو دیکھے بغیر اپنی زندگی میں شامل کرنے کا ریسک لے رہا ہوں"

جہانگیر عینا کے کندھے پر اپنا بازو حائل کرتا ہوا بولا اتنے دنوں سے ان دونوں کی بول چال بند تھی جہانگیر نے اُس خاموشی کو توڑتے کا خود ہی آغاز کیا

"آپ مطمئن کیوں نہیں ہے بھائی،، روحان مجھے خوش رکھیں گے"

عینا نے جہانگیر کے کندھے پر اپنا سر رکھ کر اس کے خدشات دور کرنے چاہے

www.urdu novelsmania.com

"اب تو خوش رکھنا پڑے گا اسے" جہانگیر اس کے پاس اٹھنے لگا تو عینا نے اس کا ہاتھ پکڑا

"بغیر دیکھے جو رسک آپ نے لیا ہے ہو سکتا ہے وہ آپ کے لئے رسک نہیں بلکہ گفٹ ہو۔۔۔ اس لیے آپ خود بھی مطمئن ہو جائے"

عینا نے جتنے پیار سے جہانگیر کو کہا جہانگیر کے لبوں نے مسکراہٹ کو چھوا

"اب معلوم نہیں گفٹ میں چائے کا مال ہی نہ نکل جائے یہ تو شادی کے دن ہی معلوم ہوگا" جمانگیر بولتا ہوا روم سے باہر نکل گیا تاکہ ڈاکٹر سے بات کر سکے جبکہ عینا اور دی جان ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگیں

"ڈیڈی آپ کو نہیں معلوم جیڈی کتنا بڑا کمین،۔۔۔ سوری میرا مطلب ہے وہ آغول کے ساتھ،،، میرا دماغ بالکل نہیں قبول کر رہا اس بات کو۔۔۔ آپ کو اس کی شرط ماننے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں اپنی خوشیوں کے لئے آغول کی لائف نہیں خراب کر سکتا،، جیڈی کہیں سے بھی میری بہن کے قابل نہیں ہے"

منصور کے گھر آتے ہی روحان اس کے کمرے میں آتا ہوا بولا

www.urdu novelsmania.com

"جیسا تم اس کے بارے میں سوچتے ہو اور اس وقت بول رہے ہو میں نے نوٹ کیا ہے اس کے خیالات بھی تمہارے لئے بالکل ایسے ہی ہیں اس کا دماغ بھی تمہارے اور عینا کے رشتے کو قبول نہیں کر پارہا،، وہ بھی تمہیں اپنی بہن کے قابل نہیں سمجھتا روحان۔۔۔ شاید تبھی اس نے ایسی شرط رکھی

ہے۔۔۔ اور اگر دیکھا جائے تو اس میں برائی کیا ہے جب وہ تمہیں اور عینا کو خوش دیکھے گا تو آغول کو بھی ہر ممکن خوش رکھنے کی کوشش کرے گا"

منصور روحان کو دیکھتا ہوا بولا روہان نے سختی سے اپنے لب بچ لئے۔۔۔ اس میں شک نہیں تھا منصور ٹھیک بول رہا تھا منصور تھوڑی دیر خاموش رہ کر پھر گویا ہوا

"آغول کا جمانگیر سے رشتہ طے کرنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ میں اپنے بیٹے کی خوشیوں کی خاطر اپنی بیٹی کی قربانی دے رہا ہوں۔۔۔ آغول کی فکر تو اب مجھے تم سے زیادہ رہنے لگی ہے۔۔۔ دن بدن اس کی بے جا ضد اور ہٹ دھرمی دیکھ کر خوف آتا ہے وہ لڑکی ذات ہے، نہ جانے کیوں اس کی طبیعت میں اتنی خود سری آگئی ہے۔۔۔ طلال کے پیرنٹس کو آغول کے پولیس اسٹیشن جانے والی بات معلوم نہیں کہاں سے پتہ چلی ہے انہوں نے رشتے سے صاف انکار کر دیا،، بقول ان کے انہوں نے آغول کو ہوٹلزمین کسی لڑکے کے ساتھ ڈنر کرتے ہوئے اور مال میں شاپنگ کرتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے مشورہ دیا ہے اپنی بیٹی کی شادی وہی کر دیں جہاں اس کا دل ہے۔۔۔ مجھے جمانگیر میں ایسی کوئی خرابی نہیں لگی جو اس کے پرپوزل کو ایکسپٹ نہیں کیا جائے۔۔۔ ہاں کہا جاسکتا ہے تھوڑا بہت کلاس کا فرق ہے جس کو لے کر فاطمہ اور آغول شور کریں مگر میرے نزدیک یہ طبقاتی فرق کوئی ایشو نہیں رکھتا،، فاطمہ کو میں اپنے انداز میں سمجھا دوں گا وہ آغول کا برین واش کر دے گی۔۔۔ ان لوگوں سے میں کمنٹ کر چکا ہوں اس لیے پیچھے نہیں ہٹوں گا تمہاری شادی عینا سے ہوگی اور آغول کی جمانگیر سے"

منصور نے بات مکمل کی تو روحان خاموش ہو گیا وہ اپنے لئے تو بے حد خوش تھا مگر ساتھ ہی آغول کے لیے فکر مندی بھی

"مجھے سچ بتائیں میں آپ کی اور ڈیڈی کی سگی اولاد ہو کہ نہیں۔۔۔ ڈیڈی میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آخر، میں کسی عینا یا پھر مینا کے بھائی سے شادی نہیں کرنے والی۔۔۔ یہ میں آپ کو پہلے ہی بتا رہی ہو"

فاطمہ نے دوسرے دن یہ خبر آغول کو بتائی تھی اور آغول بہتے سے اکھڑ گئی۔۔۔ وہ تو بہت خوش تھی کہ طلال کے نام کا کانٹا اس نے کتنی مشکل سے ہٹایا تھا طلال کو فون کر کے اس نے اپنے جھوٹے افیئر کا بتایا مگر معلوم نہیں اسے پولیس سٹیشن والی بات پہلے سے کیسے معلوم تھی

"کیسی بات کر رہی ہو میری جان، تمہیں اپنی ماں باپ کی محبت پر شک ہے۔۔۔ منصور تمہارے لئے کبھی بھی کوئی برا فیصلہ نہیں کریں گے اور وہ ان لوگوں سے بات کر چکے ہیں اور تم تو عینا کے بھائی کو جانتی ہو وہ وہی ہے جس نے۔۔۔۔"

فاطمہ پیار سے آغول کو سمجھانے لگی وہ خود بھی اس رشتے پر بہت دل برداشتہ ہوئی تھی مگر منصور نے اس کے رمی ایکشن کا کوئی خاص رسپونس نہیں دیا اور اسے اس بارے میں آغول کو بتانے کا کہا

"مجھے نہیں انٹریسٹ مایہ جاننے میں کہ عینا کا بھائی کون ہے۔۔۔ نہ جانے کن ٹٹ پنچے لوگوں میں ڈیڈی میرا رشتہ کر کے آگئے ہیں میں یہ شادی ہرگز نہیں کروں گی"

آغول فاطمہ کو دیکھتی ہوئی بولی پلسٹر کی وجہ سے وہ صرف بستر کی ہو کر رہ گئی تھی جس کی وجہ سے پہلے ہی وہ چڑچڑی ہو رہی تھی اور اپنے رشتے کی خبر سن کر تو اسے غصہ ہی آنے لگا

"کیا بول رہی ہو تم یہ شادی نہیں کرنی تمہیں"

منصور آغول کے کمرے میں آتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"منصور پلیز آپ جانیں اپنے کمرے میں، میں اسے سمجھا رہی ہوں"

فاطمہ منصور کے تیور دیکھتی ہوئی شوہر سے بولی

www.urdu novelsmania.com

"ڈیڈی آپ نے صحیح سنا ہے میں یہ شادی ہرگز نہیں کروں گی آخر کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا"

آغول جھنجھلا کر منصور سے پوچھنے لگی

"کیونکہ خوف آنے لگا ہے مجھے تم سے،، تم کبھی بھی میری عزت میرا نام مٹی میں ملا سکتی ہوں،، میں نے کیا نہیں دیا تمہیں عیش و عشرت سے لے کر مکمل آزادی تک دی جس کا تم نے لڑکی ہوتے ہوئے ناجائز فائدہ اٹھایا۔۔۔ یو لڑکے کے ساتھ گھومنے پھرنے سے لے کر گھر سے بھاگنے اور تھانے میں پہنچتا تک، اس دن کے لئے میں نے تمہیں پالا پوسا تھا کہ تم میرا یونا نام روشن کرو۔۔۔ میں نے تمہیں ان سب باتوں کے لئے کوئی سخت سزا نہیں دی آغول۔۔۔ ابھی بھی میں صرف اپنا فرض ادا کر رہا ہوں تمہاری شادی کر کے اس لیے اب بلا وجہ کی ضد چھوڑ دو اور ترس کھاؤ اپنے باپ پر"

منصور کی بات آغول نے خاموشی سے سنی

"میں ایسا کوئی عمل نہیں کروں گی جس سے آپ دکھی ہو مگر آپ یہ شادی رکھادیں۔۔۔ میں اس کے لئے تیار نہیں ہوں"

آغول منصور کو دیکھتی ہوئی کہنے لگی

"میں ان لوگوں کو زبان دے چکا ہوں اور اب میں اس موضوع پر کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا تمہاری شادی عینا کے بھائی جمانگیر سے ہوگی یہ بات اپنے دماغ میں بٹھا لو منظور بولتا ہوا اپنے کمرے میں جانے لگا

"میں نکاح کے وقت انکار کر دو گی تو آپ کی بہت زیادہ بے عزتی ہو گی ڈیڈی"

آغول کی آواز پر منظور کے قدم رکے وہ مڑ کر آغول کو دیکھنے لگا جبکہ فاطمہ ٹینشن سے اپنی بیٹی کو دیکھنے لگی کہ وہ کیا بول رہی ہے

"نکلو میرے گھر سے،، اسی وقت نکلو۔۔۔ تم جیسی بیٹی کو تو پیدا ہوتے ہی مار دینا چاہیے تھا"

منصور طیش کے عالم میں آگے بڑھ کر آغول کے پاس آیا اس کا بازو کھینچ کر بیڈ اتارتا ہوا کمرے کے دروازے پر دھکا دیا۔۔۔ آغول پلسٹر کی وجہ سے اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی تھی اس لئے دروازے کے پاس ہی جا گری

"منصور کیا ہو گیا ہے آپ کو کیا کر رہے ہیں آپ، وہ بیٹی ہے ہماری صرف غصے میں ایسا بول رہی ہے"

فاطمہ منصور کو سمجھاتی ہوئی آغول کو اٹھانے لگی

"بیٹیاں ایسی نہیں ہوتی فاطمہ، وہ باپ کا غرور ہوتی ہیں میں نے اسے بہت رعایت دی ہے۔۔۔ اگر اس نے کچھ بھی اب ایسی حرکت کی جس سے میرا تماشہ بنا تو یاد رکھنا میں اپنے آپ کو شوٹ کرنے سے پہلے اس کو شوٹ کروں گا"

منصور دھمکی دیتا ہوا کمرے سے چلا گیا جبکہ فاطمہ ناراض نظروں سے آغول کو دیکھنے لگی

"میں جینا حرام کر دو گی عینا کے بھائی کا"
 آغول روتی ہوئی فاطمہ کو دیکھ کر بولی اور فاطمہ نے اس کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیے کہ وہ خاموش ہو جائے

جاری ہے Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#19

"کیا خبر ہے جنید" روحان کو دو منٹ ہوئے تھے کاشف زیری کے پاس آ کر بیٹھے ہوئے تب جنید بھی کمرے میں آیا کاشف زیری جنید کو مخاطب کرتا ہوا بولا

www.urdu novelsmania.com

"سرم معلوم کروایا ہے ایس۔ پی کی بہن اس وقت اسی کے گھر پر موجود ہے اور ان دونوں گدھوں کی لاشیں ایک گیراج میں پائی گئی ہیں،، دونوں کی جان ماتھے پر گولی مار کر لی گئی ہے لاشیں اس وقت پولیس کی تحویل میں موجود ہیں"

کل انہوں نے ایس۔ پی کی بہن کو اٹھوانے کے لیے جن دو آدمیوں کو بھیجا تھا وہ دونوں ہی لاپتہ تھے آج صبح ہی گیراج کے اندر سے ان دونوں کی لاشیں ملی تو گیراج کے مالک نے پولیس کو انفارم کر دیا

"ہم تو ان دونوں کو ایس۔ پی نے مار کر اپنی بہن کو بلیک کینگ کے چنگل سے بچا لیا یا پھر وہ دونوں نامراد ایس۔ پی کے گھر تک پہنچ ہی نہیں پائے۔۔۔ جنید آپ کی بار کسی کام کے بندے کو بھیجو اور معلوم کرو ان دونوں کی جان واقعی ایس۔ پی نے لی ہے یا پھر کسی اور نے"

کاشف زیری جنید سے بولا

"میں نے لی ہے ان دونوں کی جان،، اس پسٹل سے"

روحان جو کہ خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا بات مکمل ہونے پر کاشف زیری سے بولا ساتھ ہی اس نے اپنا پسٹل نکال کر ٹیبل پر رکھا کاشف زیری نے روحان کو حیرت سے دیکھا اور جنید نے اپنے پاس موجود پسٹل نکال کر روحان کی طرف اس کا رخ کیا

"جنید کیا پاگل ہو گئے ہو رکھو اسے اندر"

روحان بغیر ڈر سے جنید کو دیکھ رہا تھا کاشف زیری جنید کو دیکھتا ہوا بولا پھر روحان کو دیکھنے لگا

"کیوں جان لے لی تم نے ینگ مین بلیک کینگ کے آدمیوں کی"

کاشف زیری روحان کو دیکھتا ہوں آرام سے پوچھنے لگا

"ان دونوں نے جس لڑکی کو اٹھایا تھا وہ میری پسند ہے۔۔۔ مطلب ایس۔ پی جمانگیر کی بہن سے میں شادی کرنے والا ہوں اور اگر کسی نے دوبارہ اس کی طرف میلی نظر سے دیکھنے کی کوشش کی تو میں اس کا بھی یہی حشر کروں گا"

روحان کے ماتھے پر نہ تو آج پسینہ آیا تھا اور نہ ہی وہ ڈراتھا۔۔۔ کاشف زیری ایک پل کے لئے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر زور زور سے ہنس کر تالیاں بجانے لگا

"مان گئے بھی عاشق تو ایسا ہونا چاہئے دیکھا تم نے جنید۔۔۔ ایم امپریسٹ میں تمہارے اس انداز سے بہت متاثر ہوا ہوں ینگ مین،، جس طرح بلیک کینگ کے سامنے اس کے دو آدمیوں کو اڑانے کے بعد جس دیدہ دلیری سے تم نے ان کو اعتراف کیا ہے وہ واقعی قابل تعریف ہے کیونکہ آج تک بلیک کینگ کے سامنے کسی نے ایسی جرات نہیں کی۔۔۔ لیکن ایک ایماندار ایس۔ پی سے تمہاری رشتہ داری ہمارے لیے خطرہ ہو سکتی ہے کیا تمہیں اس بات کا اندازہ نہیں"

کاشف زیری روحان کو دیکھ کر آخری بات بے حد سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"سہرا ایسا کچھ نہیں ہوگا میں اپنے بزنس اور رشتوں کو الگ الگ رکھ کے چلنے والا انسان ہوں مجھے یا پھر آپ کو جیڈی سے کوئی خطرہ نہیں ہوگا بیشک وہ ہوشیار ہے اس نے میری بہن سے شادی کرنے کی

شرط رکھی ہے،، اسی کے بدلے میں وہ اپنی بہن کی شادی مجھ سے کروا رہا ہے مگر اس کی بہن اس کی کمزوری ہے جو کہ مکمل طور پر اب میرے قبضے میں ہوگی اس لیے آپ اطمینان رکھیے"

کاشف زیری کے سارے خدشات دور کرنے کے ساتھ ساتھ روحان کو لگا کہ اسے آغول سے جھانگیر کی شادی کے بارے میں بھی کاشف کو علم میں لانا چاہیے تاکہ وہ کبھی آغول کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے

"مطلب ادلا بدلے کی شادی،، ینگ مین کہیں تم پولیس والے سے رشتے داری مضبوط کر کے ہم سے اپنا رشتہ کمزور تو نہیں کر رہے"

کاشف زیری روحان کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"سر میری اور جیڈی کی کالج کے زمانے سے کبھی نہیں بنی میرا اس سے رشتہ کبھی مضبوط ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ اس سے میرا رشتہ صرف اس حد تک ہوگا کہ وہ میری بہن کا شوہر ہوگا اور میری بیوی کا بھائی۔۔۔۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں آپ کو مجھ پر مکمل بھروسہ ہونا چاہیے"

روحان نے ایک دفعہ پھر کاشف زیری کو اپنا یقین دلانا چاہا

"مجھے تو تم پر مکمل بھروسہ ہے ینگ مین جی تو میں دو ماہ کے لئے تمہارے اور جنید کے بھروسے وہی جا رہا ہوں پیچھے یہاں سب کچھ تم دونوں کو ہی سنبھالنا ہے"

ہفتے پہلے ہی کاشف زیری نے روحان کو اپنے دبئی جانے کا بتایا تھا اور ساتھ میں ساری ذمہ داری اس کے اور جنید کے سپرد لگائی تھی۔۔۔ کاشف زیری روحان اور جہانگیر کہ اس ادلا بدلی کے رشتے پر وقتی طور پر خاموش تو ہوا تھا مگر اسے روحان پر اعتبار کرنا ہی تھا کیونکہ اگر وہ جہانگیر کا ساتھ دیتا تو خود بھی برا پھنستا کیونکہ اسمگلنگ کے لیے شپ اسی کے استعمال ہوتے تھے

"یہ ان دونوں کے موبائلز ہیں جس میں لاسٹ کال تمہاری شوہر ہی تھی"

روحان جنید کی طرف دو موبائل فونز بڑھاتا ہوا بولا جو کہ عینا کی بے ہوشی کے بعد اس نے ان دونوں لاشوں کی پاکٹ سے نکالے تھے

"تم نے آتے ہی کچن سنبھال لیا، میں نے نوٹ کیا ہے تمہارے آنے سے عینا کافی کام چور ہو جاتی ہے"

www.urdu novelsmania.com

جہانگیر اسی وقت پولیس اسٹیشن سے گھر آیا تھا ڈرائنگ روم میں دی جان، فرزانہ خالہ اور عینا کو موجود پا کر وہ کچن میں چلا آیا توقع کے عین مطابق رجماب کچن میں موجود شام کی چائے بنا رہی تھی جہانگیر کو دیکھ کر اس نے اپنا دوپٹہ سر پر اوڑھا

"عینا کو تو میں نے ڈانٹ کر بٹھایا ہے کل اس کے مایوں پلس مہندی کا فنکشن ہے چند دن کی مہمان ہے وہ اس گھر میں،، کیا کام کرتی ہوئی اچھی لگے گی اور رہی بات میری کچن سنبھالنے کی تو جب تک میں یہاں موجود ہوں تم نے چائے یا کسی نہ کسی کھانے کی مجھ سے ہی فرمائش کرنا ہے اس لئے میں خود ہی کچن میں آگئی"

رجاب کی دوسری بات سن کر جمانگیر مسکرا دیا یہ سچ تھا رجاب جب ان کے گھر آتی جمانگیر کو کچھ بھی کھانے کا دل چاہتا یا چائے کا موڈ ہوتا وہ بلا جھجک اسی کو کہتا

"پھر تو تم نے ہی عقلمندی والا کام کیا ہے ویسے رات کو کھانے میں اپنے ہاتھ کے مرغ چھو لے بنا لینا"

جمانگیر نے تازہ بیگ ہوئی نان کھتائی پلیٹ سے اٹھانے کی کوشش کی تو رجاب نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا

www.urdu novelsmania.com

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے عینا کے رخصت ہونے کے بعد اپنا فرمائشی پروگرام اٹھا کر رکھنا آج میں عینا کی پسند کی کوئی ڈش بنا دوں گی۔۔۔ بغیر ہاتھ دھلے کسی چیز کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ فریش ہو کر آؤ ہم تمہارا چائے پرویٹ کر رہے ہیں"

رجاب کی بات سن کر وہ اسے گھورتا ہوا کچن سے چلا گیا

دی جان کی ایک ہی بہن تھی جو کہ اب اس دنیا میں موجود نہیں تھی ان کی ایک ہی بیٹی تھی فرزانه اور فرزانه کی ایک ہی بیٹی تھی رجب

وہ جہانگیر کی ہم عمر تھی اس لیے بچپن سے ہی ان دونوں کی کافی دوستی تھی جہانگیر ویسے تو ہر کسی سے فری ہو کر نہیں ملتا تھا مگر رجب سے وہ کافی فرینک تھا، جہانگیر کو نہ صرف اس کے ہاتھ کے کھانوں کا ذائقہ پسند تھا بلکہ اسے رجب کا ہر وقت سر پر دوپٹہ رکھنے والی عادت بہت پسند تھی۔۔۔ بایں سال کی عمر میں جب رجات کے لئے اچھے گھر سے رشتہ آیا تو فرزانه نے خوشی خوشی اس کی شادی کر دی، سب اس کی شادی پر بے حد خوش تھے مگر شادی کی چھ ماہ بعد ان پر یہ راز آشکار ہوا کہ رجب کا شوہر نشے کی لت کا عادی ہے جس کے درست ہونے کے امکان ہر گز نہیں تھے تب فرزانه نے رجب کو خلع دلوائی تھی اس کے بعد رجب کا جو بھی رشتہ آیا تھا تو اس نے رشتے کے لیے حامی نہیں بھری۔۔۔ وہ پرائیوٹ اسکول میں ٹیچنگ کرتی تھی اور فرزانه کے ساتھ اپنی زندگی مطمئن انداز میں بسر کر رہی تھی

www.urdu novelsmania.com

"خالہ آپ نے اتنے کم جوڑے رکھے ہیں جہانگیر کی بیوی کے لئے" جہانگیر ڈرائنگ روم کی طرف آنے لگا تب فرزانه خالہ کی آواز اسے سنائی دی

"جہانگیر کی ساس کو تو اس پر بھی اعتراض تھا وہ کہہ رہی تھی،، آغول اس قسم کے کپڑے نہیں پہنتی ہے آپ بری مت لائیے گا مگر اس طرح خالی ہاتھ بھی جانا کہاں اچھا لگتا ہے اس لئے تین چار جوڑے اچھے منگے بوتیک سے لیے تھے"

دی جان کی بات پر جہانگیر کے قدم وہی رکے مگر قدم رکنے کی وجہ صرف اور صرف آغول کا نام تھا جس پر وہ چونکا تھا

2 ہفتے پہلے منصوران کے گھر رشتے کی بات کرنے آیا تھا اور پندرہ دن بعد ان چاروں کی شادی رکھی گئی تھی جس پر جہانگیر کو کوئی اعتراض نہیں ہوا تھا

اعتراض اسے رونی کی بات پر ہوا تھا رونی نے فرنیچر لینے سے صاف منع کر دیا تھا بقول اس کے وہ اپنے بیڈروم میں اپنی پسند کے مطابق فرنیچر چوز کر چکا ہے جس پر اس نے فون پر جہانگیر کو صاف انکار کیا تھا۔۔۔ تب جہانگیر نے بھی فرنیچر کے نام پر کچھ بھی لینے سے منع کیا تھا اس کا تو خود سے بھی نیا فرنیچر لینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا کیونکہ جب اس نے اپنا ذاتی مکان بنوایا تھا تب اس نے دی جان اور عینا کے کمروں کے لیے نیا فرنیچر لیا تھا۔۔۔ جبکہ اپنے روم کا فرنیچر چند ماہ پہلے ہی لیا تھا۔۔۔ ویسے بھی یہ سب اس کے سامنے فضول خرچی اور شوبازی کے زمرے میں آتا تھا

"عینا تم تو بتا رہی تھی روحان نے تمہارے لئے برائیدل ڈراما اپنی پسند سے لیا ہے، کیا جہانگیر نے بھی آغول کے لیے کوئی چیز اپنی پسند سے لی ہے لڑکیوں کو تو ان سب چیزوں کا بہت ارمان ہوتا ہے" اب کی بار جہانگیر کو راجاب کی آواز سنائی دی تھی شاید راجاب کی بات سن کر عینا مسکرائی تھی

"بھائی کو تو گھر آنے کی ہی فرصت نہیں ہے چند دنوں سے اتنا لیٹ گھر آرہے ہیں اور آغول بھابی کے لئے وہ کیا چیز اپنی پسند سے لیں گے انہیں تو شاید ہی اپنے ہونے والی بیوی کا نام معلوم ہو۔۔۔ یہ شاپنگ میں نے اور دی جان نے کی ہے ان کی،، ویسے بھی بھابی کے ساتھ بڑی ٹریجڈی ہو گئی چند دن پہلے ہی کہیں گرنے کی وجہ سے ان کے پاؤں میں پلاسٹر بندھا ہوا تھا وہ خود بھی اپنے لئے کوئی چیز نہیں لے پائیں،، ساری شاپنگ آنٹی نے کی ہے ان کی"

عینا کی بات سن کر جہانگیر کو بہت کچھ یاد آیا

آغول،، ڈریسنگ،، پلسٹر۔۔ اب اسے حیرت ہو رہی تھی جسے اپنی زندگی میں شامل کر رہا ہے آخر اسے ایک بار تو دیکھنا چاہیے تھا تھا ایسی بھی کیا غفلت اور لاپرواہی

تہ شدہ پروگرام کے مطابق کل عصر کے ٹائم اس کا نکاح تھا اور شام میں عینا کی مہندی اور عینا کی شادی کے ایک ہفتے بعد اس کی برات

کیا اسے دیکھنا چاہیے کہ آغول وہی لڑکی ہے ویسے تو شک و شبہات کی کوئی گنجائش نہیں تھی مگر پھر بھی وہ کار کی چابی اٹھا کر گھر سے باہر نکل گیا

"اوہو اگر مہندی لگانے والی آگئی ہے تو اس سے کہو انتظار کر لے،، معلوم نہیں ہے آغول کو کچی نیند سے اٹھایا تو اس کا کتنا موڈ خراب ہوگا"

فاطمہ زاہدہ کو جھڑکتی ہوئی بولی۔۔۔ ساتھ ہی اس کی نظر ہال کے اندر داخل ہوتے ہوئے جمانگیر پر پڑی تو وہ اپنے بگڑے ہوئے نقوش ٹھیک کرنے لگی کیونکہ وہ آغول کا ہونے والا ہسبند تھا

"ارے بیٹا جمانگیر کیسے ہو آنا ہوا تمہارا"

جمانگیر کو سلام کا جواب دینے کے بعد فاطمہ خوشدلی سے اس سے پوچھنے لگی

"آئی نئی وہ دراصل میں آپ کی بیٹی۔۔۔ یعنی آغول کو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ میرا مطلب ہے اس سے ملنا چاہتا ہوں"

جہانگیر کو اس طرح فاطمہ سے بولتے ہوئے عجیب سا لگ رہا تھا اس لئے جھجھک کر بولنے لگا مگر پھر خود کو یہ سوچ کر ریلیکس کرنے لگا،، ان کے اپنے بیٹے نے اُس کی بہن سے عشق فرماتے ہوئے کونسا شرماء شرمی سے کام لیا ہوگا

"ہاں ہاں کیوں نہیں بیٹا یہ تو بہت اچھی بات ہے آغول کو میں ابھی اٹھاتی ہوں،، دراصل آج ہی اس کے پاؤں سے پلستر اتر رہا ہے۔۔۔ ہاسپٹل سے آنے کے بعد وہ سو گئی تھی تم پیٹھو تو سہی۔۔۔ زائدہ تم یہاں کھڑی منہ کیا دیکھ رہی ہو یہ داما دیں اس گھر کے فرسٹ ٹائم آئے ہیں فوراً کچن میں جاؤ"

فاطمہ نے جہانگیر کو بیٹھنے کا کہہ کر زائدہ کو گھر کا مگر وہ ابھی آغول کو اٹھاتی تو آغول بہت بد تمیزی کرتی ساتھ ہی اس کا موڈ خراب ہوتا اس لیے وہ خود بھی سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی

"آئی آپ تکلفات میں نہ پڑیں میں زیادہ دیر کے لئے نہیں آیا یہاں سے گزر رہا تھا تو ایسے ہی خیال آیا۔۔۔ مجھے ایک دوسروں کی کام بھی نمٹانے ہیں"

جہانگیر نے زائدہ کو کچن میں جاتا ہوا دیکھا تو فاطمہ کو اپنا پروگرام بتانے لگا

"ہاں ہاں کام تو چلتے رہے گے مگر اب تمہیں ایسے تو نہیں جانے دوں گی نہ مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا اور منصور تو بہت ناراض ہو گئیں۔۔۔ وہ اور روحان تو آنے والے ہونگے ویسے بھی۔۔۔ جہانگیر بیٹا مجھے ویسے بھی تم سے کچھ باتیں کرنی تھی اگر تمہیں برا نہ لگے تو"

فاطمہ جہانگیر کو دیکھ کر خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتی ہوئی بولی

"جی بولے"

جہانگیر اب یہاں آکر پچھتا رہا تھا کیونکہ اسے اپنی ہونے والی ساس کا گفتگو کا شاید لمبا چوڑا پروگرام لگ رہا تھا

"دراصل میں تم سے آغول کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں،، ماں ہوں نایبی کی تو اس لیے اس کی طرف سے فکریں لگی رہتی ہیں۔۔۔ آغول کو ہم نے بہت لاڈ پیار سے پالا ہے اسی وجہ سے اس کی نیچر میں تھوڑا سا بچپنا ہے مطلب تھوڑی ضدی ہے،، تو تم اسے بے حد پیار سے توجہ دے کر ہینڈل کرنا پھر وہ تم سے جلد مانوس ہو جائے گی۔۔۔ پلیز بیٹا میری باتوں کو بالکل غلط مت لینا دراصل یوں اچانک سے کسی اجنبی سے شادی،،، تم تو سمجھ سکتے ہو نہ مائنڈ تھوڑا ڈسٹرب ہو ہی جاتا ہے جبکہ آغول نے تو فرما برداری کا ثبوت دیا ہے ہم پر فیصلہ چھوڑ کر مگر تم تو جانتے ہو لڑکیاں کتنی حساس ہوتی ہیں۔۔۔ اسے تھوڑا نرمی اور توجہ سے ڈیل کرنا،، اپنے اور اس کے رشتے کو سمجھنے کے لیے اگر وہ ٹائم مانگے تو پلیز مائنڈ مت کرنا"

فاطمہ خود بھی تھوڑا جھنجھکتے ہوئے زبردستی مسکرا کر جہانگیر کو سمجھا رہی تھی جبکہ جہانگیر خاموشی سے فاطمہ کی بات سن رہا تھا اور بہت کچھ سمجھ بھی چکا تھا آغول جسے وہ لاڈ پیار کی وجہ سے ضدی کہہ رہی تھی یعنی ان کی بیٹی لاڈ پیار کی وجہ سے کافی بگڑی ہوئی اور بد تمیز قسم کی لڑکی تھی اور وہ اپنی بیٹی کی جس فرما برداری

کی بات کر رہی تھی جہانگیر کو پورا یقین تھا اس اچانک کی شادی کی خبر سن کر اس نے یقیناً گتتا ہنگامہ شروع کیا ہوگا۔۔۔ جہانگیر کو اچھی طرح سمجھا آ رہا تھا وہ اسے پیار تو جہ اور نرمی برتنے کا کیوں کہہ رہی ہیں یقیناً ان کی بیٹی صاحبہ اس اچانک بنے گئے رشتے پر تیار نہیں ہوگی جیسی وہ اسے ٹائم دینے کی بات کر رہی تھی اور اگر یہ آغول وہی آغول ہوئی تو جہانگیر کو تو سرے سے ہی ضرورت نہیں تھی اس بد تمیز لڑکی کو منہ لگانے کی

"آپ ان سب باتوں کی فخر مت کریں میں انسان کو اس کی نیچر کے حساب سے ہی ٹریٹ کرتا ہو۔۔۔ میں سب کچھ بہت اچھے طریقے سے ہینڈل کر لوں گا۔۔۔ آپ عینا کا خیال رکھیے گا اس کے لئے بھی یہ سب رشتے، ماحول۔۔۔ سب کچھ نیا ہوگا ویسے تو وہ سب ایڈجسٹ کر لے گی لیکن آپ کو اگر اس سے کوئی بھی شکایت ہو تو آپ اسے سمجھا سکتی ہیں میری بہن کی نیچر ایسی ہے کہ وہ ایک دفعہ کی بات سمجھ جاتی ہے آپ کو یقیناً وہ شکایت کا موقع نہیں دے گی"

جہانگیر اپنے سارے خیالات جھٹک کر فاطمہ سے عینا کی بات کرنے لگا تو فاطمہ مسکرا دی

"تم فخر ہی نہیں کرو بیٹا،، عینا کو ہمارے گھر میں کسی قسم کی شکایت نہیں ہوگی نہ ہی میں روایتی ساسوں کی طرح منٹیلٹی رکھتی ہو اور رہی بات روحان کی تو وہ آجکل اتنا خوش ہے اپنے بیڈروم سیٹ کرنے سے لیکر ساری شاپنگ ہی اس نے عینا کی خود سے کی ہے"

فاطمہ مسکراتی ہوئی جمانگیر کو بتا رہی تھی۔۔۔ اس کا لہجہ طنزیہ ہرگز نہیں تھا مگر جمانگیر کو فیل ہوا
 شاپنگ تو اسے بھی ان کی صاحبزادی کے لیے کرنی چاہیے تھی اپنی من پسند اپنی مرضی کی،،، اب تو وہ
 اس کی بیوی بننے جا رہی تھی ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ ملازم ہال میں آیا

"میڈم آپ کی فرینڈ مسز انوار آتی ہیں"
 ملازم کی اطلاع پر فاطمہ کے ساتھ جمانگیر بھی اسے دیکھنے لگا

"ہاں تو جاؤ بیٹھا وانکو،، ان سے کہو تھوڑا ویٹ کریں میں آرہی ہوں" فاطمہ ملازم کو جواب دینے لگی

"آہ نئی آپ اپنی فرینڈ کو ٹائم دے مجھے ضروری کام ہے میں نکلوں گا اب"
 جمانگیر کھڑا ہوتا ہوا فاطمہ سے بولا

www.urdu novelsmania.com

"اس طرح اچھا نہیں لگ رہا ہے تم بیٹھو منصور آنے والے ہیں بلکہ میں خود فون کرتی ہوں انکو"
 فاطمہ بھی صوفے سے اٹھ کر کھڑی ہوئی

"اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کل تو ملاقات ہو جائے گی ان سے اور اب تو آنا جانا لگا رہے گا آپ
 اجازت دیں"

جہانگیر کی بات سن کر وہ مسکرا دی اور حفاظ کرتی ہوئی سیٹنگ ایریا کی طرف چلی گئی جہاں مسز انوار فاطمہ کا ویٹ کر رہی تھی جبکہ جہانگیر نے باہر جانے کی بجائے کچن کا رخ کیا جہاں زاہدہ موجود تھی وہ اس سے آغول کا کمرہ پوچھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ جب وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر آہی گیا تھا تو اسے دیکھے بغیر کیسے جاسکتا تھا

کمرے کے چاروں سواندھیرا پھیلے ہوئے تھے صرف کمرے کا وہی حصہ روشن تھا جہاں سلک کی نائٹی میں مبلوس نازک سا وجود، بیڈ پر بڑے لا پرواہ انداز میں سو رہا تھا

جہانگیر آہستہ قدم اٹھاتا ہوا بیڈ کے قریب آیا اور غور سے اس لڑکی کا جائزہ لینے لگا جسے آج تک اس نے کسی ڈھنگ کے پورے لباس میں نہیں دیکھا تھا وہ اس وقت بھی نائٹی زیب تن کیے ہوئی تھی جس میں سے اس کی سفید ٹانگیں اور بازو چھلک رہے تھے وہ اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی مگر جہانگیر اس کا چہرہ دیکھے بغیر اس کو پہچان گیا تھا

اس کے کندھے سے تھوڑا نیچے جو تل موجود تھا آج وہ اسے دوسری بار دیکھ رہا تھا،، جس دن شاپنگ مال میں وہ ریک کے نیچے دبی ہوئی تھی ریک اس کے اوپر سے ہٹانے کے باعث اس کی شرٹ پھٹی

تھی تب بھی جہانگیر کی نظر اس تل پر گئی تھی۔۔۔ اس تل نے اس وقت بھی ایک پل کے لیے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی

"اف یہ کیا فضول سوچ رہا ہوں میں، یہ ہونے والی بیوی ہے ابھی ہوئی نہیں"

جہانگیر نے خود کو جھڑکتے ہوئے کسی احساس کے تحت آغول کے شولڈر پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے سیدھا کیا۔۔۔ نیند میں بھی بے زاری کی کیفیت چہرے پر سجائے وہ گہری نیند سو رہی تھی

خوبصورت خدو خال سے وہ نظریں چراتا ہوا وہ اس پر کمفرٹر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

جاری ہے Dilyunmilehumare

Byzeeniasharjeel

Epi#20

جہانگیر نے نکاح نامے پر آغول کے سائن دیکھتے ہوئے خود بھی سائن کیے ہر طرف مبارکباد کی آوازیں گونجی اور باری باری سب اس کے گلے لگ کر اسے مبارکباد دینے لگے یہ پہلا موقع تھا جب روحان اور وہ بغل گیر ہوئے تھے،، دل میں ایک دوسرے کے لئے نیک تمنائیں ہونہ ہو مگر رسم

دنیا تو بھائی تھی البتہ منصور جہانگیر سے بہت خوشدلی سے ملاتھا اور جو باتیں فاطمہ نے اس سے آغول کے متعلق کہی تھی ویسے ہی منصور بھی نرمی سے ،، ان ڈائریکٹ اسے سمجھا رہا تھا جس پر جہانگیر فرما برداری سے سر ہلانے لگا

یلو مرجنڈا اور گرین کمر کے کمبائنیشن کے چٹاپٹی غرارہ میں جس پر یلو کمر کی شرٹ اور نیٹ کے یلو دوپٹے میں عینا بے حد حسین لگ رہی تھی ،، آئینے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھتی ہوئی وہ اپنی سیلفی لینے لگی تھوڑی دیر پہلے دی جان اس کی نظر اتار کر اور آیتیں پڑھتی ہوئی اس پر دم کر کے گئی تھیں۔۔۔۔۔ سب اس وقت اپنے روم میں آج کے فکشن کے لئے تیار ہو رہے تھے

"اہم اہم یہ تصویریں کہیں کسی خاص مقصد کے لئے تو نہیں لی جا رہی مطلب کسی کو دکھانے کے لئے"

رجاب عینا کے کمرے میں داخل ہوئی اسے سیلفی لیتے دیکھ کر شوخی سے بولی اس نے لائٹ یلو کمر کا ڈریس زیب تن کیا ہوا تھا اور عادت کے مطابق سر پر اپنے دوپٹے اوڑھا ہوا تھا

"توبہ کریں رجب آپ ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ تو بس آج ایسے ہی خیال آگیا تو سوچا چند تصویریں لے لو"

عینا جھینپتی ہوئی رجب سے بولی

"ویسے آج روحان تمہیں دیکھ کر ٹھنڈی آہ ابھرتے ہوئے یہی سوچے گا کہ کاش میں جہانگیر کی طرح آج ہی نکاح کر لیتا"

رجب کی بات سن کر عینا کے گال سرخ ہو گئے

"رجب آپنی ہم دونوں نے پلان کیا تھا آج ہم بھائی کی ٹانگ کھینچیں گے اور آپ الٹا مجھے دیکھ کر شروع ہو گئی"

عینا اسے مصنوعی گھوری دیتی ہوئی بولی

www.urdu novelsmania.com

"کس کی ٹانگ کھینچنے کی بات ہو رہی ہے"

عینا کی بات سن کر جہانگیر اس کے کمرے میں آتا ہوا پوچھنے لگا جس پر عینا اور رجب مسکرا دی

"اوہو دلے میاں تو آج خوب چچ رہے ہیں،، کیو عینا"

وائٹ کمر کے کاٹن کی قمیز شلوار پر بلیک کمر کا واسکوٹ میں جمانگیر کی شخصیت دلکش لگ رہی تھی مگر وہ رجب کی بات سن کر ان دونوں کو گھورنے لگا

"خبردار جو تم نے مجھے دلہا میاں کہہ کر پکارا اور نہ پچھلی بار کی طرح نقلی کی بجائے اصلی چھپکلی تم پر پھینک دوں گا"

رجب جو صبح سے اسے دلہا میاں کہہ کر چھیر رہی تھی چھپکلی کی دھمکی پر بالکل سیدھی ہو گئی کیونکہ چھپکلی سے اس کی جان جاتی تھی

"تم تینوں یہاں کھڑے ہو کر باتیں کر رہے ہو چلو بھئی ایک گھنٹہ ویسے ہی لیٹ ہو چکے ہیں"

ان تینوں کو کمرے میں دیکھ کر دی جان وہاں آتی ہوئی بولی

www.urdu novelsmania.com

مہندی کے فنکشن میں ہر طرف رنگ و خوشبو کا سیلاب بکھرا ہوا تھا ہر طرف لوگوں کی گہما گہمی میں جمانگیر کی نظریں اس کو ڈھونڈتی رہی جس سے آج کے دن اس کا نیا تعلق جڑا تھا۔۔۔ نظروں کو بینکویٹ کے چاروں طرف دوڑانے کے بعد بالآخر وہ اس کو نظر آ ہی گئی۔۔۔ سب سے الگ تھلک،، صوفے پر ایک جگہ بیٹھی ہوئی آنکھوں میں ڈھیر ساری ناراضگی، غصہ اور بیزاری لئے۔۔۔ وہ

اپنے آپ کو اس ماحول سے اجنبی رکھنے کی کوشش میں مصروف تھی شاید وہ اس نئے بننے والے رشتے پر خوش نہیں تھی

جہانگیر کو اندازہ تھا یقیناً اسے یہ بھی نہیں معلوم ہوگا کہ اس کا تعلق کس سے جڑا ہے اور جب اس کو معلوم ہوگا تو نہ جانے وہ کس طرح کے رد عمل کا اظہار کرے،، خود جہانگیر کو اپنے اندر اس رشتے کو لے کر کوئی بہت خاص فیلنگز کا احساس نہیں ہو رہا تھا البتہ اب اس کی زندگی کے ساتھ ایک اور زندگی جڑ گئی تھی جو کہ اس کی ذمہ داری تھی

"اتنی دیر سے اپنی بیوی کو گھورنے میں مصروف ہے اس سے بہتر ہے سیدھا سیدھا جا کر بات ہی کر لے۔۔۔ کونسا اب رونی تیرا گریبان پکڑنے والا ہے۔۔۔ ویسے ہاتھ تو نے صحیح جگہ مارا ہے خوبصورت بیوی کے ساتھ ساتھ اپنے دشمن کو سالابنا کر" فرحان کی سرگوشی پر جہانگیر نے اس کو گھور کر دیکھا

"تمہیں اگر اپنی عزت پیاری ہے تو خاموشی سے بیٹھے رہو ورنہ یہاں سے کھانا کھلانے بغیر اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔۔۔ ویسے رونی کے دوست بھی اس سے، مجھ کو دیکھ کر یہی سب کچھ کہہ رہے ہوں گے"

جہانگیر گھورتا ہوا فرحان سے بولا

آج مندی کے فکشن میں جہاں جمانگیر نے اپنے تمام تر پرانے دوستوں کو بلایا تھا وہی روحان کے بھی سارے دوست انوائٹ تھے وہ سب ایک دوسرے سے اتنے سالوں بعد ایسے مل رہے تھے جیسے ان سب میں شروع سے ہی بہت دوستی ہو پرانے دور کی باتیں یاد کر کے وہ سب قہقہہ لگانے کے ساتھ ساتھ، روحان اور جمانگیر کا بھی سالے بہنوئی ہونے پر خوب ریکا رڈ لگا رہے تھے۔۔۔

جمانگیر اور روحان بھی اسی ٹیبل پر موجود تھے اور وہ دونوں بھی ان سب کی باتوں پر ہنستے ہوئے انجوائے کر رہے تھے

تھوڑی دیر بعد روحان کو رسم کے لئے اسٹیج پر بلایا گیا۔۔۔ تب ان سب نے بھنگڑا ڈال کر دوست ہونے کا حق ادا کیا

روحان کو عینا کے ساتھ بٹھایا گیا تو سب نے ان دونوں کی جوڑی کو سراہا اور پھر مندی کی رسم ادا کی گئی۔۔۔ روحان کو تو آج عینا کوئی نازک سی گریٹا لگ رہی تھی جس پر سے نظریں ہٹانا واقعی ایک مشکل امر تھا

"بچت ہو گئی آج تمہاری،، اگر آج آغول اور جیڈی کی بجائے میرا اور تمہارا نکاح ہوا ہوتا۔۔۔ تو ابھی اور اسی وقت سب کے سامنے اٹھا کر لے جاتا"

روحان عینا کے منہ میں مٹھائی کا چھوٹا سا ٹکڑا ڈالتا ہوا اس کے کان کی صرف جھک کر سرگوشی کرنے لگا۔۔۔ جس سے عینا کا سر مزید جھک گیا

"عینا بیٹا اب تم بھی مٹھائی کھلاؤ"

فرزانہ خالا عینا کو دیکھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔ عینا جھکے سر اور کانپتے ہاتھوں سے پلیٹ سے مٹھائی اٹھانے لگی

"اس مٹھائی کی ٹکڑے سے میرا کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔ اب تو میں ہماری شادی کے دن پورا ریڈ ویلیوٹ کیک ٹیسٹ کروں گا"

روحان نے اپنی پسند سے عینا کے لئے ریڈ کلر کا خوبصورت سا ویڈنگ ڈیس لیا تھا۔۔۔ روحان کی سرگوشی پر عینا کا ہاتھ کا نپا تھا جسے پکڑتا ہوا وہ عینا کے ہاتھ سے مٹھائی کھانے لگا اسٹیج پر موجود سب لوگوں نے اووو کرتے ہوئے تالیاں بجاتی،،، جبکہ عینا اپنی دھڑکنوں پر قابو پانے لگی۔۔۔

اسٹیج کے نیچے بھنگڑا کرتے ہوئے روحان کے دوستوں نے اسے بھی اسٹیج سے نیچے اتار لیا۔۔۔ وہ آج خوش تھا اس لئے اپنے دوستوں کا ساتھ دیتے ہوئے اس نے اپنی خوشی کو بھرپور طریقے سے انجوائے کیا۔۔۔ روحان کو بھنگڑا ڈالتے دیکھ کر اسٹیج پر بیٹھی ہوئی عینا بھی مسکرائی دی تھی

"اے جیڈی نکاح تو آج تیرا ہوا ہے اصولاً تو تجھے بھنگڑا ڈالنا چاہیے"
 شارق جمانگیر کو ڈانس فلور پر کھینچتے ہوئے بولا

"میں اس کام میں بالکل زیر و صرف تالیاں بجا سکتا ہوں تم لوگ انجوائے کرو"
 جمانگیر دونوں ہاتھ اٹھاتا ہوا بولا اور ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا جمانگیر کے دوست بھی ڈانس فلور پر پہنچ کر
 روٹی کے دوستوں سے مقابلہ کر رہے تھے

تب فوٹو گرافر نے جمانگیر کے پاس آ کر شور کی وجہ سے اسکے کان میں کچھ بولا۔۔۔ جمانگیر ڈانس فلور پر
 چلتا ہوا روحان کے پاس آیا اور اس کے سامنے اپنے بازو پھیلا کر کھڑا ہوا، روحان کنفیوز ہو کر اسے
 دیکھنے لگا تب جمانگیر نے اسے فوٹو گرافر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ پھر روحان اس کے گلے لگا تو فوٹو گرافر
 نے ان دونوں کی تصویریں لی تھیں جس میں وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے ہوئے مسکرا رہے
 تھے۔۔۔ دونوں کے دوستوں نے ان دونوں کو دیکھ کر خوب شور مچایا۔۔۔ جمانگیر ہستا ہوا ڈانس فلور
 سے نیچے اتر گیا

جب شام میں نکاح نامہ اس کے سامنے رکھا گیا ایک پل کو اس کے دل میں خیال آیا وہ نکاح نامہ پھاڑ دے،، اچھا ہے اس کے ڈیڈی اسے کہیں باہر پھینک دیں،، کسی انجان آدمی کے ساتھ عمر بھر بندھنے سے یہی بہتر ہے جسے اس نے دیکھا تک نہیں تھا مگر فاطمہ کی التجائیں،، آنکھوں میں فریاد دیکھ کر اس نے نکاح نامے پر خاموشی سے سائن کر دیے تھے۔۔۔ اس کے بعد فاطمہ نے اسے ڈھیر سارا پیار کیا اسے سمجھایا، بجھایا

فاطمہ کے کہنے پر ہی اس نے بوٹل گرین کمر کی ٹیل شپ میکسی زیب تن کی ہوئی تھی،، بیوٹیشن کو فاطمہ نے گھر پر ہی بلالیا تھا تاکہ وہ آغول کو تیار کر دے مگر آغول نے چیخ و پکار شروع کر کے بیوٹیشن کو اپنے کمرے سے نکال دیا وہ تو شاید مہندی بھی نہیں لگواتی فاطمہ کی منتیں کرنے اور بے حد اصرار پر اس نے احسان کرتے ہوئے معمولی سے نقش و نگار اپنے ہاتھوں پر بنانے کی اجازت دی

یہاں آکر وہ بور ہو رہی تھی اسٹیج پر اس نے دور سے عینا کو دیکھا تھا وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی،، یقیناً اس کا بھائی بھی اسی کی طرح خوبصورت ہوگا اس بات سے آغول کو تھوڑا اطمینان ہوا تھوڑی دیر بعد فاطمہ اسے جمانگیر اور عینا کی دی جان، فرزانہ خالہ اور ایک کزن سے تعارف کروا کر گئی تھی جس پر آغول ان سے لگے بندھے انداز میں ملی تھی۔۔۔ دی جان نے اپنے پوتے کی نازک سی خوبصورت سی بیوی کو دیکھ کر اس کی ڈھیر ساری بلانیں لی اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دعائیں دیں،، آغول

کو پیار کرنے لگی تو آغول پریشان ہو کر فاطمہ کو دیکھنے لگی۔۔۔ تب فاطمہ مسکراتی ہوئی دی جان کو باقی سب سے ملوانے کا کہہ کر وہاں سے لے گئی

آغول بے زار انداز میں دوبارہ بیٹھنے لگی تو ڈھول کی آواز اور لڑکوں کے ڈانس پر اس کی توجہ ڈانس فلور پر گئی۔۔۔۔ جہاں پر آٹھ دس لڑکے شور و غل کرتے ہوئے بھنگڑا ڈال رہے تھے،، اس کا بھائی بھی ان کا بھرپور ساتھ دے رہا تھا۔۔۔ آغول کو افسوس ہوا وہ اپنی خوشی میں بہن کو بالکل ہی بھول گیا تھا یا پھر جان بوجھ کر منظور کی طرح اسے نظر انداز کر رہا تھا وہی آغول کی نظر اس آفیسر پر پڑی جو ہنستا ہوا اس کے بھائی سے گلے مل رہا تھا

"یہ بھلا یہاں کیا کر رہا ہے کیا یہ بھی بھائی کا دوست ہے"

جہانگیر کو دیکھ کر آغول کی بھنویں تن گئی وہ اسے دیکھتی ہوئی سوچنے لگی

www.urdu novelsmania.com

آج پہلی بار اس نے جہانگیر کو کھل کر ہنستے ہوئے دیکھا تھا، کھل کر نہیں شاید ہنسے ہوئے ہی پہلی بار دیکھا تھا ورنہ تو وہ ہر وقت اپنے چہرے پر غصہ سجائے رہتا تھا۔۔۔ آغول دنیا والوں کے ساتھ اسے بھی دفع کر کے بیزار ہوتی ہوئی بینک نوٹ سے باہر نکل گئی

"آغول تم یہاں پر ہو میں تمہیں کب سے اندر ڈھونڈ رہی ہوں میری جان"

فاطمہ پورے مینکویٹ کا چکر لگا کر باہر آئی تو سیدھے ہاتھ پر موجود لان میں اسے آغول دکھائی دی

"مما میں ڈرائیور کو بلانے آئی تھی وہ پارکنگ ایریا سے کار لے کر آ رہا ہے میں گھر جانا چاہتی ہوں"

آغول بیزار ہوتی ہوئی فاطمہ سے بولی

"بیٹا ایسے کیسے جا رہی ہو یہ تو ہمارے گھر کا فکشن ہے سب کیا کہیں گے تم عینا سے بھی نہیں ملی،،

روحان کیا سوچے گا اور جہانگیر اس سے تو مل لیتی"

فاطمہ آغول کو جاتا ہوا دیکھ کر کہنے لگی

"سب کیا کہیں گے،، بھائی کیا سوچے گا،، یہی سب کچھ بول کر آپ نے میری زندگی کی ڈور نہ جانے

کس انجام شخص کے ہاتھ میں پکڑا دی۔۔۔ میں ملوگی جہانگیر سے،، مجھے الہام ہوا ہے جہانگیر کون ہے

۔۔۔ وہ خود کیا کسی ریاست کا شہزادہ ہے جو مجھ سے آکر نہیں مل سکتا"

آغول نہ جانے کب سے بھری ہوئی بیٹھی تھی ایک دم فاطمہ کے سامنے پھٹ پڑی

"اچھا بابا آہستہ آواز میں تو بولو، جمانگیر کونسا انجان ہے جو ایسے کہہ رہی ہو وہ ہسبیڈ ہے تمہارا۔۔۔ تم ایسے شوکر رہی ہو جیسے جانتی نہیں ہوں جمانگیر کو، وہی تو ہے جمانگیر جس نے آگ لگنے پر شاپنگ مال میں تمہاری جان بچائی تھی"

فاطمہ کو اندازہ ہو گیا آغول جمانگیر کو نہیں جانتی اس کا موڈ بحال کرنے کے لیے وہ آغول کو جمانگیر کے بارے میں بتانے لگی مگر دوسری طرف تو گویا آغول کے اوپر جیسے کسی نے بم دے مارا ہو

"وہ آفیسر اس کا نام ہے جمانگیر ہے۔۔۔ اس سے نکاح کروادیا آپ لوگوں نے میرا او میرے خدا"

آغول بے یقینی سے فاطمہ کو دیکھتی ہوئی بولی جس پر فاطمہ الجھ گئی

"تم ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہوں آخر ہوا کیا ہے"

فاطمہ کی بات پر آغول غصے میں اسے دیکھنے لگی ضبط کرنے کے باوجود اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے

"کیونکہ آپ لوگوں نے میرے ساتھ ایسا، آپ نے، ڈیڈی نے، بھائی نے کیوں کیا آخر میرے ساتھ ایسا۔۔۔ معلوم ہے آپ کو اسی آفیسر کے کہنے پر انسپکٹر نے روحان بھائی سے کہا کہ میں سیفی کے ساتھ اس کے روم میں موجود تھی،، اسی آفیسر کے کہنے پر لیڈی انسپکٹر نے مجھے اسٹک سے مارا

تھا۔۔۔ یہ وہی آفیسر ہے جس کی کار سے میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔ عینا کے مڈل کلاس بھائی کو آپ لوگوں نے میرے سر تھوپ دیا مگر وہ شکلاً اچھا ہو گا یہ سوچ کر میں خاموش رہی مگر ایسا بد صورت کالا انسان آپ لوگوں نے میرے لئے منتخب کیا ہے اس سے تو بہتر ہے کہ سیفی زندہ ہوتا میں اس کے ساتھ کہیں بھاگ جاتی"

آغول روتی ہوئی غصے میں بولی

"کیا فضول بک بک کر رہی ہو اور خدا کو مانو کہاں سے کالا اور بد صورت انسان آگیا جاناگیر، سانولایا گہرا رنگ بھی نہیں ہے اس کا، گندمی رنگ ہے۔۔۔ اچھی خاصی پر سنیلٹی کا مالک ہے وہ اور کوئی ایسا غریب بھی نہیں ہے جو تم اس طرح رمی ایکٹ کر رہی ہو،،، یہ ساری فضول باتیں اپنے دماغ سے نکال دو اور سیفی کا نام میں تمہاری زبان سے دوبارہ نہ سنو"

فاطمہ کو معلوم تھا اس کو نہیں معلوم تھا اس کی بیٹی اس حد تک کمر کو نشیں ہوگی جہانگیر کی اچھی خاصی پر سنیلٹی کے آگے اس کے کمر کا، بہت زیادہ فیئر ہونا کوئی ایسا معنی نہیں رکھتا تھا۔۔۔ آغول کا یوں رونا فاطمہ کو نہایت احمقانہ فعل لگا

"جو بھی ہو ماماں جہانگیر کی بیوی بننے سے بہتر خود کشی کرنا پسند کروں گی"

آغول غصے میں فاطمہ کو کہتی ہوئی وہاں سے جانے لگی اس نے چند قدم بڑھائے ہی تھے وہاں جہانگیر کو کھڑا دیکھ کر آغول کے قدم رکے

وہ چہرے پر سنجیدگی طاری کیے آغول کو بالکل خاموش کھڑا دیکھ رہا تھا اس کے تاثرات سے آغول کو اندازہ ہو گیا کہ وہ ساری باتیں سن چکا تھا

"مائی فٹ"

آغول اس کو نظر انداز کرتی ہوئی غصے میں کار کی طرف بڑی جہاں ڈرائیور اس کا ویٹ کر رہا تھا فاطمہ نے حیرت اور بے یقینی سے دیکھا تھا اسی بھی لگ رہا تھا کہ جہانگیر نے ضرور کچھ سنا ہے وہ بالکل سیریس کھڑا تھا اس لیے جلدی سے فاطمہ اس کی طرف بڑھی

"جہانگیر بیٹا وہ دراصل آغول ناں اس وقت کافی ڈسٹرب۔۔۔"

فاطمہ نے بات بنانی چاہی تھی مگر اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی کہ جہانگیر وہاں سے چلا گیا

www.urdu novelsmania.com

جاری ہے dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#21

"عینا کے مڈل کلاس بھائی کو آپ نے میرے سر تھوپ دیا لیکن وہ شکلاً اچھا ہو گا میں یہ سوچ کر خاموش رہی ایسا بد صورت اور کالا انسان آپ لوگوں نے میرے لئے منتخب کیا ہے اس سے تو بہتر سیفی ہے وہ زندہ ہوتا تو میں اس کے ساتھ بھاگ جاتی"

بیڈ پر لیٹے جہانگیر کو، آغول کے جملے یاد آئے تو اسے شدید غصہ آیا

وہ بینکویٹ سے باہر برہان کی کال ریسو کرنے آیا تب اسے بینکویٹ کے پاس بنے لان میں آغول ٹھلکتی ہوئی دکھی برہان سے بات کر کے اس نے آغول کی طرف قدم بڑھائے وہ اس سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، اپنا اور اس کا رشتہ بتاتے ہوئے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس کے آغول کے پاس پہنچنے سے پہلے وہاں فاطمہ آگئی۔۔۔ وہ فاطمہ کو دیکھ کر درخت کی آڑھ میں ہو گیا پھر جو اس نے آغول کے منہ سے اپنے لیے سنا وہ بے حد شاکہ تھا۔۔۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اسے پسند نہیں کرتی مگر وہ اسے اس حد تک ناپسند کرتی ہے اس کا جہانگیر کو اندازہ نہیں تھا

www.urdu novelsmania.com

وہ اس لڑکی کے لیے اپنے دل میں بھلا کیا فیئنگر زپید کر سکتا تھا جو اسے مڈل کلاس اور بد صورت سمجھتی ہوں سب سے زیادہ غصہ جہانگیر ہو تب آیا جب اس نے سیفی کو اس سے بہتر کہا۔۔۔ وہ سیفی جو اسے ہوٹل میں بلا کر اگر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا، تو وہ آج کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوتی۔۔۔ اس سیفی کو جہانگیر پر ترجیح دے رہی تھی آغول کی باتیں سن کر اُس وقت توہین کے احساس

سے جمانگیر کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا مگر اس وقت رات کے پھر غصے کے احساس سے جمانگیر کا چہرہ سرخ ہونے لگا

"میری بیوی بننے سے خودکشی کرنا تمہیں بہتر لگ رہا ہے نا۔۔۔ تو تم آج رات ہی مر جاؤ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔۔۔ نہیں تو شادی کے بعد میں تمہیں مار دوں گا"

جمانگیر آنکھیں بند کرتے ہوئے آغول کا چہرہ سامنے لا کر اسے بولنے لگا

"کیوں اتنا پریشان کر کے رکھ دیا ہے ہمیں،، آخر کب باز آو گی تم اپنی ان حرکتوں سے۔۔۔ منظور کو اگر معلوم ہوا تو وہ کتنی ٹینشن لیں گے"

آغول کے ڈرائیور کے ساتھ نکلنے ہی کسی خدشے کے تحت فاطمہ بھی روحان کے ساتھ آغول کے پیچھے گھر پہنچی

روحان اگر اپنی پستول آغول کے ہاتھ سے کھینچ کر دور نہ پھینکتا تو نہ جانے وہ کیا کر بیٹھتی"

فاطمہ کے ساتھ ساتھ زاہدہ بھی آغول کے رد عمل سے ڈر گئی تھی

"مما پلیز اپنے کمرے جائے"

روحان فاطمہ کو بولتا ہوا آغول کو اس کے کمرے میں لے گیا

"کیا حماقت ہے یہ آخر کیوں کیا تم نے ایسا"

روحان اسے بیڈ پر بٹھاتا ہوا خود اس کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگا

"اپنی خوشیوں کے آگے آپکو بہن کے آنسو دکھائی نہیں رہے ہیں یا پھر آپ بھی جان بوجھ کر ڈیڈی کی

طرح انجان بن رہے ہیں"

آغول روتی ہوئی روحان سے شکوہ کرنے لگی

"جو بھی کہنا ہے کھل کر کہو پہلیاں مت بجھاؤ آغول"

روحان نے کوشش کی کہ اپنا لہجہ نرم رکھے

"مجھے یہ شادی نہیں کرنی"

آغول اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی

"نکاح ہو چکا ہے صرف تمہاری رخصتی باقی ہے ہفتے بعد"

روحان اسے یاد دلاتا ہوا بولا

"یہ رخصتی رکوا دیں بھائی، مجھے جہانگیر پسند نہیں ہے"
آغول بے بسی سے بولی

"تو کون پسند ہے تمہیں، وہ سیفی جس کو پولیس نے مار دیا جانتی ہوں لڑکیوں کو بہلا پھسلا کر کس کام کے لئے بلیک میل کرتا تھا وہ"

روحان نے اپنی بہن کے دماغ سے سیفی کا خیال نکالنا چاہا وہ سیفی کی حقیقت آشکارا کرتا ہوا بولا

"اس طرح سے پسند نہیں کرتی تھی میں سیفی کو کہ اس کے مرنے کا افسوس کرنے بیٹھ جاؤ پلیز مجھے اتنا مشکوک ہو کر مت دیکھیں بھائی، سیفی سے میرا کوئی ایسا تعلق نہیں تھا مگر میں جہانگیر کو اپنے شوہر کے روپ میں ایکسپٹ نہیں کر پا رہی ہوں اس سے کوئی رشتہ قائم نہیں رکھ سکتی پلیز آپ کچھ کریں"
آغول نے پھر رونا شروع کر دیا

"اوکے میں کچھ کرتا ہوں مگر پرومس کرو اپنے آپ کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گی۔۔۔ ماما ڈی اور میں تم سے بہت پیار کرتے ہیں، پلیز یا رہم پر رحم کرو"

روحان آغول کو گلے لگاتا ہوا بولا وہ سوچ رہا تھا منصور سے بات کر کے چند ماہ کے لئے اس کی رخصتی فحال ملتوی کر دے۔۔۔ جب آغول مینٹلی ریلیکس ہو جائے تب اس کی رخصتی کے بارے میں سوچے

ے

"اچھا ہوا تم آگئے میں ابھی تمہارے پاس ہی آنے والا تھا"

روحان دوسرے دن صبح جب منصور کے کمرے میں آغول کے متعلق بات کرنے کے لیے آیا تب منصور اس کو اپنے کمرے میں آتا ہوا دیکھ کر بولا

"کیا کوئی ضروری کام تھا خیریت ہے نا"

روحان منصور کو دیکھتا ہوا بولا شام میں اس کی برات کا ایونٹ تھا جس کی وجہ سے اس کو تھوڑے بہت کام تھے

"ابھی جہانگیر کی کال آئی ہے میرے پاس دراصل وہ کل تمہارے ریسپشن پر ہی آغول کی رخصتی چاہ رہا ہے اسکے کچھ آفیشل ایڈوائز آگئے ہیں جس کی وجہ سے رخصتی کا پریڈ تھوڑا لیٹ ہو جائے گا"

منصور روحان کو اپنی اور جہانگیر کے متعلق گفتگو بتانے لگا

"ایسے کیسے کل آغول کی رخصتی دے سکتے ہیں ہم، ٹھیک ہے اگر رخصتی کا پروگرام اسکی طرف سے لیٹ ہوتا ہے تو ہم چند ماہ کا ویٹ کر لیتے ہیں یہی ٹھیک رہے گا"

روحان منصور کو دیکھتا ہوا بولا

"کیسی فضول بات کر رہے ہو جب نکاح ہو گیا ہے تو رخصتی لیٹ کرنے کا کیا فائدہ۔۔۔ میں جمانگری کی بات کو ایگری کر چکا ہوں، تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں تمہارے ریسپشن والے دن ہی آغول کی برات کا ایونٹ بھی ہو گا جو بھی آرینجمنٹس ہو وہ دیکھ لینا"

منصور روحان کو کہتا ہوں اپنے کمرے سے نکل گیا

urdu
novels mania
www.urduromans.com

تھوڑی دیر پہلے ہی روحان اور عینا کا نکاح عمل میں آیا تھا

عینا کو روحان کے پاس اسٹیج پر لا کر بٹھایا گیا روحان ایک پل کے لئے اس کے حسن کو مہبوت سا دیکھے گیا دوسرے ہی پل لوگوں کی موجودگی کے احساس سے اس نے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کیا مگر وہ آج اپنی خوش قسمتی پر خوب سرشار تھا، لوگوں سے مبارکباد وصول کرتا ہوا وہ کوئی شرارتی سافقرہ ہر

تھوڑی دیر بات سامنے دیکھ کر عینا کو کہہ دیتا جس سے عینا کے دل کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھ جاتی مگر وہ مسلسل پلکیں جھکائے بیٹھی تھی اس طرح رخصتی کا وقت ہوا۔۔۔

رخصت ہوتے وقت وہ دی جان اور جہانگیر کے گلے لگ کر بہت روئی تھی، بچپن سے لے کر اب تک گزارا ہوا ایک ایک منظر اسے یاد آ رہا تھا۔۔۔ دی جان تو کافی رو رہی تھی مگر جہانگیر کافی ضبط سے کام لے رہا تھا، عینا کو رخصت کرتے ہوئے اندر سے دل اس کا افسردہ تھا۔۔۔

بچپن میں ننھی سے پری کو گود میں لیے پیار کرنا، اسکے ساتھ کھیلنا، کبھی کسی بات پر عینا کا روٹھنا، اسکا غصہ کرنا، لڑنا، منانا۔۔۔ اس کی ہر سالگرہ پر اس کے لئے کیک بنانا سب باتیں جہانگیر کو یاد آ رہی تھی

"عینا کا بہت خیال رکھنا"

عینا کو کار میں بٹھانے کے بعد جہانگیر روحان کو دیکھتا ہوا بولا

"وہ میرے ساتھ خوش رہے گی تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں یہ جملہ میں تمہیں

کل کی بجائے آج ہی ایڈوانس میں کہہ دیتا ہوں تم آغول کا خیال رکھنا"

روحان جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا تھا

"کیا وہ بھی میرے ساتھ خوش رہے گی"

جہانگیر روحان سے پوچھنے لگا تو روحان نے چونک کر جہانگیر کو دیکھا

آج آغول روحان کی برات کی فمشن میں نہیں آئی تھی بقول فاطمہ کے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی لیکن یہ بات سچ بھی تھی کیونکہ وہ زاہدہ سے کل رات ان کے گھر میں ہونے والا واقعہ جان چکا تھا جب وہ روحان کی پسٹول سے خودکشی کرنے کی کوشش کر رہی تھی

"تم خوش رکھو گے تو وہ ضرور خوش رہے گی"

روحان کی بات سن کر جہانگیر نے سر ہلایا روحان کا میں بیٹھ گیا۔ اور جہانگیر دی جان کے پاس چلا آیا انہیں چپ کروانے کے لئے۔۔۔ فاطمہ جاتے وقت بھی جہانگیر کے پاس آکر اسے آغول کی طرف سے صفائیاں دے رہی تھی جس پر جہانگیر نے مسکراتے ہوئے فاطمہ کو مطمئن کیا کہ اس نے کل کی آغول کی کسی بھی بات کو سیریس نہیں لیا

ساری رسم ادا ہونے کے بعد عینا کو روحان کے کمرے میں لا بٹھایا گیا پورا کمرہ ہی گلاب کے پھولوں سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی روحان کے آنے کا انتظار کر رہی تھی یہ انتظار اسے زیادہ دیر تک نہیں کرنا پڑا مشکل سے بیس منٹ گزرے تھے کہ کمرے کا دروازہ کھلا عینا نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو روحان بیڈ روم کا دروازہ لاک کرنے کے بعد اسی کو دیکھ رہا تھا عینا نے دوبارہ اپنی پلکیں جھکا لی۔۔۔ روحان مسکرا کر چلتا ہوا اس کے پاس آیا

"آج میں بہت خوش ہوں جس کے ساتھ کی میں نے تمنا کی اس کو حاصل بھی کر لیا اس سے اندازہ لگا لوں تمہارے حصول کی خواہش اور میری لگن اتنی سچی ہے کہ آج تم میرے پاس موجود ہو"

روحان بیڈ پر بیٹھتا ہوا ہے عینا کے حنائی ہاتھ تھام کر بولا جو اس وقت سر دپڑ رہے تھے

"تم کچھ نہیں کہو گی"

وہ عینا کے ہاتھ سے ایک ایک کر کے ساری انگوٹھیاں اتارتا ہوا اسے پوچھنے لگا

"نہیں۔۔۔ کیا بولوں"

شاید وہ زس ہو رہی تھی روحان سمجھ گیا

"کچھ بھی بات کرو یا۔۔۔ جیسے موبائل پر تھی"

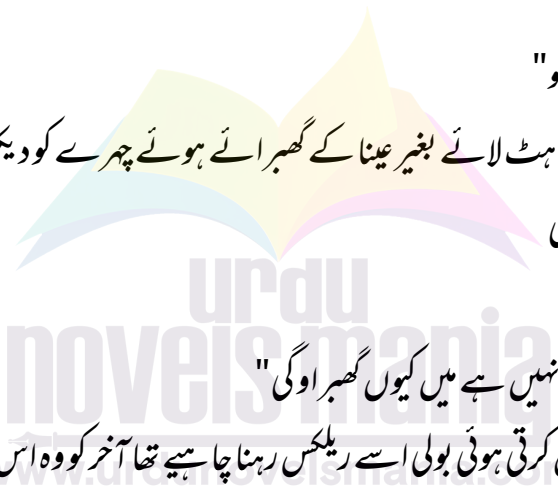
روحان عینا کے ہاتھ سے چوڑیاں اتارتا ہوا بولا

"کیا بات کرو"

عینا کنفیوز ہو کر اس سے پوچھنے لگی۔۔۔ عینا کی بات سن کر آخر کی دو چوڑیاں اتارتا ہوا روحان کا ہاتھ رکا وہ عینا کو دیکھنے لگا

"تم اتنا گھبرا کیوں رہی ہو"

وہ اپنے چہرے پر مسکراہٹ لائے بغیر عینا کے گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا اور باقی کی دو چوڑیاں بھی اتار دی



"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے میں کیوں گھبراؤ گی"

عینا اپنے آپ کو ریلیکس کرتی ہوئی بولی اسے ریلیکس رہنا چاہیے تھا آخر کو وہ اس کا شوہر تھا عینا نے دل میں سوچا

"اگر تم گھبرا نہیں رہی ہو یہ تو بہت اچھی بات ہے"

روحان نے بولنے کے ساتھ ہی اس کی کمر کے گرد اپنے دونوں بازو حائل کیے اور اسے اپنے حصار میں لے لیتے ہوئے بیڈ پر لٹا کر خود اس پر جھکا

"روحان"

عینا نے بے ساختہ شرم کر اس کا نام پکارا

"بولو روحان کی جان"

روحان اس کی کمر سے اپنے دونوں ہاتھ نکال کر اس کے سر پر پن اپ ہوا دوپٹہ اتارنے لگا عینا کو دوبارہ گھبراہٹ ہونے لگی

"ریلیکس ہو جاؤ یا ر شوہر ویڈنگ نائٹ پر جن تھوڑی بن جاتے ہیں جو تم ایسے ڈر رہی ہو مجھ سے"

روحان اس کے ماتھے کی بندھیا اور جھومر اتارتا ہوا نارمل انداز میں بولا

"جن نہیں بنتے مگر بے شرم تو بن جاتے ہیں نا"

عینا بے حد آہستگی سے بولی تھی جس پر روحان قہقہہ مار کر ہنسا

"اتنی امپورٹینٹ بات معلوم ہے تمہیں، ویسے یہ بے شرم بننے والی بات تمہیں پہلے سے معلوم تھی یا خاص کر بتائی گئی ہے"

روحان اپنی ہنسی روکتا ہوا عینا کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"مازیہ نے بتایا تھا"

عینا نظر جھکا کر اپنی سہیلی مازیہ کا نام لیا جس کی ایک ماہ پہلے ہی شادی ہوئی تھی

"تو تمہیں تمہاری سہیلی نے ڈرایا ہے ویسے کیا کیا بتایا ہے مطلب کیسے بے شرمی کرتے ہیں شوہر" روحان بالکل سیریس ہو کر پوچھتا ہوا اسکی کمر پر ہاتھ لے جا کر شرٹ کی زپ کھولنے لگا

"اففف روحان آپ بہت ۔۔۔ پلیز لائٹ بند کریں روم کی"

عینا اس کی حرکت پر نظر ملائے بغیر شرم سے بولی ساتھ ہی اپنے خانی ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھنے کی بجائے روحان کی آنکھوں پر رکھ دیے جنہیں وہ مسکرا کر چومنے لگا

"پہلے بتاؤ کیسی بے شرمی کرتے ہیں شوہر نہیں تو میں آج رات بے شرم جن بن جاؤ گا" روحان اس کے گلے کا نیپکس اتار کر اسے دھمکی دیتا ہوا بولا جس سے عینا اسے ڈر کر دیکھنے لگی مگر اس کی آنکھوں میں واضح شرارت نمایاں تھی

"آپ ایسی بے شرمی والی باتیں مت کریں مجھے واقعی شرم آرہی ہے اور انسان کبھی بھی جن نہیں بن سکتے اس طرح مجھے ڈرانا بند کریں"

عینا ناراض ہو کر اس سے شکوہ کرنے لگی ساتھ ہی اپنے خانی ہاتھ روحان کی سینے پر رکھ کر اسے پیچھے ہٹانے لگی روحان کو اندازہ تھا وہ اس سے گریز نہیں برت رہی بلکہ شرم کی وجہ سے اسے پیچھے ہٹا رہی ہے

"کوئی لڑکی مجھ سے شادی سے پہلے کہتی تھی اسے بالکل ڈر نہیں لگتا کیونکہ وہ ایک پولیس والے کی بہن ہے"

وہ عینا کے دونوں ہاتھ کلائیوں سے پکڑ کر تکیے پر رکھتا ہوا اسے یاد دلانے لگا ساتھ ہی اپنے ہونٹ عینا کے گال پر رکھ دیے جس سے عینا نے بے ساختہ آنکھیں بند کی

"یہ جن تم پر شادی سے پہلے ہی بری طرح عاشق تھا اور اب یہ تم پر اپنا پورا پورا قبضہ جمانا چاہتا ہے" عینا کو روحان کی آواز سنائی دی ساتھ ہی وہ عینا کو اپنے حصار میں قید کر چکا تھا۔ روحان نے اسکی گردن اپنے ہونٹ رکھے تو وہ خود میں سمٹنے لگی

"یا راس طرح شرماؤ گی تو کیسے کام چلے گا"

روحان اپنا سر اٹھاتا ہوا عینا کو دیکھ کر بولا جو اس وقت آنکھیں بند کئے ہوئے تھی، جسم کا سارا خون اس کے چہرے کی لالی بنا ہوا تھا روحان اسکا چہرہ غور سے دیکھنے لگا

"کیا آپ رحم نہیں کر سکتے آج رات مجھ پر"

عینا بند آنکھوں سے یہ محسوس کر سکتی تھی کہ روحان کی نظریں اسی کے چہرے پر موجود ہیں

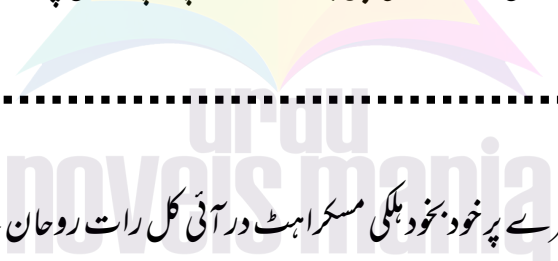
"تم پر رحم کرنے کا مطلب ہے آج رات خود پر جبر کرنا جو میں ہمیشہ سے تمہیں دیکھ کر خود پر کرتا آیا ہو

مگر آج رات میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا"

روحان عینا کو بولتا ہوا پورا پورا من مانیوں پر اتر آیا تھا۔۔۔ اسے نہیں معلوم تھا لائٹ کھلی ہوئی ہے یا

بند بس عینا نے اپنی آنکھوں کو بند رکھا تھا۔۔۔ وہ روحان کے ہونٹوں کا لمس اس کی شدت سب

محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ وہ اس وقت واقعی جن بنا ہوا تھا جو کہ پورا پورا اس پر قابض تھا



صبح عینا کی آنکھ کھلی تو چہرے پر خود بخود ہلکی مسکراہٹ در آئی کل رات روحان نے ناصرف عملی طور پر

اپنی محبت کا ثبوت دیا تھا بلکہ اس کے ایک ایک انداز سے عینا کو ظاہر ہو رہا تھا وہ اس کے لیے کتنی

معنی رکھتی ہے

کل رات روحان کی بڑھتی ہوئی جسارتوں اور من مانیوں کے بعد تو عینا اس سے نظریں نہیں ملا رہی تھی

تب روحان نے اسے ریلیکس کرنے کے لئے اسے اس کا نائٹ ڈریس تنہا یا جبے وہ چیلنج کر کے بیڈ پر

لیٹ گئی تب روحان نے اس کا سر اپنے سینے پر رکھا عینا سے ڈھیر ساری باتیں کی،، جیسے وہ روز اس سے موبائل پر کرتا تھا۔۔۔ اس کی اور اپنی باتیں، اپنے آنے والی فیوچر کی باتیں، آگے کی پلاننگز، ڈھیر سارے وعدے۔۔۔ عینا اس کے سینے پر سر رکھ کر ساری باتیں سنتی رہی کسی بات پر سینے سے سر اٹھا کر اس کی بات کا جواب دے دیتی اس طرح وہ دونوں کافی دیر باتیں کرنے کے بعد سونے

عینا کچھ رات کے منظر یاد کر کے شرمائی کچھ باتیں سوچ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔ اپنے چہرے کا رخ اس نے دوسری سائیڈ کیا جہاں روحان ابھی تک بے خبر سو رہا تھا اس کی پشت عینا کی طرف تھی وہ بغیر شرٹ کے لیٹا ہوا تھا، کل رات اس کو نائٹ ڈریس تھمانے کے بعد روحان نے شرٹ نہیں پہنی تھی جس کی وجہ سے عینا کو جھجھک محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

عینا نے کمفرٹر روحان کے اوپر ڈالنا چاہتا تو اس کی نظر روحان کی پیٹھ پر ((K نشان کے ٹیڈ پر گئی جبے وہ غور سے دیکھنے لگی۔۔۔ عینا اس کی پیٹھ پر موجود نشان پر اپنی انگلی پھیرنے لگی تبھی روحان کی آنکھ کھلی، عینا کی انگلی کا لمس اپنی پیٹھ پر موجود نشان پر محسوس کر کے ایک دم اس کے چہرے کے تاثرات پتھر یلے ہوئے۔۔۔ برق رفتاری سے مڑ کر اس نے عینا کا ہاتھ پکڑا،، یوں اچانک ہونے والے حملے پر عینا ڈر گئی

"اُف روحان آپ نے تو مجھے ڈرا دیا"

عینا اس کے چہرے کے تاثرات کا نوٹس لیے بغیر بے ساختہ بولی مگر وہ ابھی بھی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا

"کیا کر رہے ہیں میرا ہاتھ چھوڑیں"

عینا کو اپنی کلائی پر سختی محسوس ہوئی تو وہ روحان کو دیکھ کر بولی

"تم کیا کر رہی تھی"

روحان اس کی کلائی چھوڑے بغیر بولا، اس کا لہجہ بے انتہا سرد تھا جس سے ایک پل کے لیے عینا خاموشی سے اسے دیکھنے لگی، روحان کے انداز میں آنکھوں میں یا چہرے پر مزاق کا یا شہارت کا شائبہ تک نہ تھا

"کیا پوچھ رہا ہوں میں، تم ابھی کیا کر رہی تھی"

اب کی بار سنجیدگی کے ساتھ لہجے میں سختی در آئی تھی جس سے عینا سہم گئی

"وہ۔۔۔ میں۔۔۔ وہ،،، آپ کی پیٹھ پر جو نشان"

عینا کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی تو روحان نے عینا کی کلائی پر اپنے ہاتھ کی گرفت مزید سخت کی

"کون سا نشان"

روحان ہتھریلے لہجے میں عینا کو آنکھیں دکھاتا ہوا پوچھنے لگا

"میرا ہاتھ چھوڑیں پلیز مجھے درد ہو رہا ہے"

کل رات وہ ایک محبت کرنے والا شوہر تھا لیکن اس وقت وہ اسے کوئی ظالم محسوس ہوا۔۔۔ شادی کی پہلی صبح اتنی جلدی آخر کوئی کیسے بدل سکتا تھا

"میں پوچھ رہا ہوں کون سا نشان دیکھا ہے تم نے میری پیٹھ پر"

وہ مکمل اٹھ کر بیٹھ چکا تھا اور عینا کا ہاتھ مڑوڑ کر اس سے پوچھنے لگا درد کی وجہ سے عینا کے منہ سے چیخ نکل گئی

"کوئی نشان نہیں ہے، کچھ نہیں دیکھا میں نے،، پلیز میرا ہاتھ چھوڑ دیں"

بولتے ہوئے عینا کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تب روحان نے عینا کا ہاتھ چھوڑا

"گڈ، مجھے اسی طرح کی انٹیلیجنٹ بیوی چاہیے تھی اب یہ بات زندگی بھر یاد رکھنا،، تم نے میری پیٹھ پر کوئی نشان نہیں دیکھا بلکہ میری پیٹھ پر کوئی نشان موجود ہی نہیں ہے اوکے میری جان"

وہ نرمی سے اس کا ہاتھ سہلاتا ہوا بولا اس کے انداز میں اور لہجے میں دوبارہ نرمی سمٹ آئی تھی مگر عینا اب خوفزدہ ہو کر اسے دیکھ رہی تھی روحان نے عینا کو اپنی طرف کھینچ کر حصار میں لیا اور بیڈ پر لیٹ گیا اسے اب اپنی بیوی کو ریلیکس کرنا تھا شاید وہ اس سے ڈر گئی تھی کل رات سے تھوڑا زیادہ



جاری ہے Dilyunmilehumaray :

Byzeeniasharjeel

Epi#22(A)

تھوڑی دیر پہلے ہی بیوٹیشن اپنا کام مکمل کر کے اس کے کمرے سے باہر نکلی تھی آغول نے قد آدم آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا عکس دیکھا۔۔۔ وہ کسی دوسرے کی تعریف کی محتاج نہیں لگ رہی تھی آئینہ خود گواہی دے رہا تھا

www.urdu novelsmania.com

تھوڑی دیر پہلے ہی منصور اور فاطمہ اس کے کمرے میں آئے تھے ان دونوں نے اسے ڈھیر سارا پیار کیا خاص طور پر منصور نے اسے گلے لگا کر بہت پیار سے منایا،، اسے نصیحتیں کی،، ڈھیر ساری دعائیں دی۔۔۔ جنہیں وہ خاموشی سے سنتی رہی پھر فاطمہ نے زاہدہ کے ہاتھوں اس کے لیے جوس بھیجنے کا کہا

کیونکہ فاطمہ کو معلوم تھا وہ کھانا بالکل نہیں کھائے گی وہ صوفے پر بیٹھی ہوئی زاہدہ کا انتظار کر رہی تھی تب زاہدہ ہاتھ میں جوس کا گلاس تھا مے اس کے پاس آئی

"آج تو میرے اس گھر سے جانے پر تم بھی بہت خوش ہوگی، بہت پریشان کرتی تھی میں تمہیں بار بار اپنے کام بول بول کر"

زاہدہ نے اس کے آگے جوس کا گلاس بڑھایا تو آغول زاہدہ کو دیکھ کر بولی

"کیسی باتیں کر رہی ہیں میم آپ --- میں نے تو آپ کے لیے ڈھیر ساری دعائیں کی ہیں خدا آپ کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے،، ویسے بھی جہانگیر سر بہت اچھی ہیں وہ کل آپ کا مجھ سے پوچھ رہے تھے اور انہوں نے ایک میسج بھی دیا ہے"

زاہدہ نے آخری بات ذرا ڈرتے ہوئے بولی،، اور زاہدہ کے منہ سے جہانگیر کا نام سن کر آغول کو غصہ آنے لگا

"کیا بول رہا تھا وہ"

جبے وہ کنٹرول کر کے زاہدہ سے پوچھنے لگی

"جی وہ کہہ رہے تھے کہ اپنی میم سے کہنا کہ وہ منتظر ہے آپ کے۔۔۔ انہیں شدت سے انتظار ہے جب آپ ان کے سامنے موجود ہو"

زادہ اپنی مسکراہٹ چھپاتی ہوئی جاناگیر کا میج آغول کو دینے لگی اسے لگا تھا یہ میج سن کر اس کی میم خوش ہوگی جبکہ اس کے برعکس آغول نے غصے میں جوس سے بھرا گلاس فرش پر دے مارا

"نکلو میرے کمرے سے"

وہ غصے میں زادہ پر چیختی ہوئی بولی۔۔۔ زادہ کو سمجھ نہیں آیا اس سے کہا غلطی ہوئی مگر وہ فوراً کمرے سے نکل گئی یہ سوچ کر کہیں اسکی میم کا مزید موڈ خراب نہ ہو جائے ابھی وہ اپنا غصہ ٹھنڈا کر رہی تب روحان اس کے کمرے میں آیا۔۔ ایک نظر فرش پر ٹوٹے ہوئے گلاس پر ڈال کر وہ آغول کے پاس آکر صوفے پر بیٹھا

"آج کے دن اپنے بھائی سے ذرا ناراض نہیں ہونا ورنہ مجھے بہت دکھ ہوگا"

روحان اس کی آنکھوں میں ناراضگی دیکھ کر بولا

"آپ نے رخصتی کو چند ماہ ڈیلے کرنے کی بجائے ہفتے سے پہلے ہی سب کچھ ارجح کر دیا۔۔ اتنی کھٹکنے لگی تھی میں آپ کو نظروں میں"

آغول روحان کو دیکھ کر شکوے بھرے انداز میں بولی

"کیا فضول بول رہی ہوں اور مجھے اپنی بہن کھٹکے گی اپنی نظروں میں۔۔۔ جب میں ڈیڈی کے پاس گیا بات کرنے کے لیے تو وہ مجھ سے پہلے ہی جیڈی سے فون پر بات کر چکے تھے اور جیڈی کے کہنے پر آج رخصتی رکھی گئی ہے، میں نے ڈیڈی کو بولا بھی مگر وہ اس کی بات پر ایگرمی کر چکے تھے"

روحان آغول کو وضاحت دینے لگا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا اس کی بہن،، گھر سے جاتے وقت اس سے دل برا کر کے جائے

"اس نے تو یہ سب کرنا ہی تھا بدلہ جو لینا ہے اپنی بے عزتی کا مجھ سے،، وہ مار ڈالے گا مجھے"

آغول روحان کو دیکھ کر بے تاثر انداز میں بولی

"ایسے ہی مار ڈالے گا، روحان منصور کی بہن ہو تم کوئی میری بہن کو ہاتھ تو لگا کر دکھائے اس کے ہاتھ توڑ دوں گا۔۔۔ کوئی کچھ نہیں کرے گا، جیڈی تمہارے ساتھ کوئی مس بیہو نہیں سکتا کیونکہ اسے معلوم ہے اس کی بہن خود روئی کی بیوی ہے تو وہ روئی کی بہن کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکتا۔۔۔"

میری بہن خوش رہے گی تبھی تو اس کی بہن خوش رہے گی۔۔۔ اس لیے کوئی بھی وہم دل میں پالنے کی ضرورت نہیں بالکل ریلکس ہو جاؤ شاباش"

روحان آغول کو کسی بچے کی طرح بہلا رہا تھا تب اس نے آغول کو دیکھا جو دروازے کی سمت دیکھ رہی تھی روحان کی بھی نظر دروازے پر پڑی جہاں عینا کھڑی ہوئی روحان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ روحان

کے دیکھنے پر وہ رکی نہیں وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔ روحان عینا کے پیچھے جانے لگا تب آغول نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ روحان آغول کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

"جیڈی کو یہ بھی معلوم ہے کہ رونی اس کی بہن سے محبت کرتا ہے وہ کبھی بھی اس کی بہن کو ہرٹ نہیں کرے گا مگر میرے ساتھ اس کا ایسا کوئی معاملہ نہیں"

آغول روحان کا ہاتھ چھوڑ کر تلخی سے بولی

"پر رونی اگر جیڈی کی بہن سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنی بہن سے بھی محبت کرتا ہے اور یہ بات مجھے جیڈی کو باور کروانے کی ضرورت نہیں اسے یہ بات اچھی طرح معلوم ہے اور وہ رونی کو بھی اچھی طرح جانتا ہے"

روحان آغول کا گال تپتھپا کر وہاں سے نکل گیا

www.urdu novelsmania.com

آج اس کا ریسپشن تھا اور بیوٹیشن اسے تیار کر کے گئی دی وہ روحان کو ڈھونڈتے ہوئے عینا کے کمرے کے پاس پہنچی مگر ان دونوں بہن بھائیوں کی باتیں سن کر اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔ کل رات وہ بہت خوش تھی مگر صبح ہی روحان نے اسے الگ روپ سے متعارف کروایا جو اس کے لئے

حیران کن نہیں تھوڑا پریشان کن تھا۔۔۔ وہ تو اپنی خوشی میں یہ بات بھی فراموش کر چکی تھی روحان دو قتل بھی کر چکا ہے وہ اس وقت روحان سے اتنی خوفزدہ نہیں ہوئی تھی جتنی آج صبح ہوئی تھی لیکن اس کے بعد روحان اسے بالکل بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا جیسے کسی بچے کو غلط کام کرنے سے روکنے کے لیے ڈرایا جاتا ہے جب وہ بچہ سہم جائے تو اسے پیار کر کے بہلایا جائے۔۔۔ بہلنے کے باوجود عینا سمجھ گئی تھی اس کی پیٹھ پر موجود نشان کے بارے میں عینا کو اب کبھی بھی اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ یہ بات کسی کو بتانے کی ضرورت ہے

صبح ناشتے پر وہ آغول سے ملی اس کے انداز میں عینا کے لیے کوئی گرمجوشی نہیں تھی۔۔۔ عینا کو اب اپنے بھائی کی بھی فکر ہونے لگی وہ اپنی خوشیوں میں جہانگیر کو تو بھول ہی گئی تھی۔۔۔ جہانگیر نے اس کی خوشی کی خاطر تو روحان کی بہن سے شادی کی شرط رکھی تھی۔۔۔ آغول اس کے ساتھ جیسی بھی ہو مگر اس کے بھائی کے ساتھ اچھی ہو،، کیونکہ اسکا بھائی محبت کرنے والا انسان تھا وہ ایک اچھی لڑکی ڈیزر کر رہا تھا

www.urdu novelsmania.com

ناشتے کے وقت البتہ اُس کے سسر اس سے بہت خوش ہو کر ملے تھے وہ ایک خوش اخلاق انسان تھے روحان کی ماما اس کے ساتھ ٹھیک ہی رہی اپنے شوہر کی طرح بہت زیادہ خوش نہیں تھی بس ٹھیک تھی یا پھر ان سے ٹھیک رہنے کے لیے کہا گیا تھا۔۔۔

ناشتے کے تھوڑی دیر بعد دی جان، ر حجاب اور فرزانہ خالہ آگئی جب عینا دی جان کے گلے لگی تو پھر اسے ڈھیر سارا رونا آگیا نہ جانے کیوں۔۔۔ پردی جان پریشان ہو گئی تھی تو فاطمہ آنٹی مسکرا کر عینا کو خاموش کروانے لگی اور اپنے بارے میں بتانے لگی وہ بھی اپنی شادی کے دوسرے دن اپنی مدر سے ایسے ہی گلے لگ کر رو رہی تھی ر حجاب نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے مسکراتے ہوئے اسے کو مطمئن کیا۔۔۔ رونا تو بس اسے ایسے ہی آگیا تھا کیونکہ اب اس کا گھر اس کا میکہ بن گیا تھا اور لڑکیاں تو یوں بھی حساس ہوتی ہیں چھوٹی سے چھوٹی بات تو پرو جانے والی بڑی سے بڑی باتوں کو سہہ جانے والی

وہ لوگ زیادہ دیر تک نہیں رکے تھے۔۔۔ آغول کو ایک بار دی جان نے فاطمہ سے کہہ کر بلوایا مگر فاطمہ خوبصورتی سے ان کی بات کو ٹال گئی اور سب کے جانے کے بعد فاطمہ نے اسے آرام کرنے کی غرض سے اسے اس کے روم میں بھیجا کیونکہ آج ہی ریسپشن تھا ساتھ آغول کی رخصتی۔۔۔ شام میں اسے اور آغول کو تیار کرنے کے لئے بیوٹیشن کو آنا تھا

روحان تھوڑی دیر کے لئے بیڈ روم میں آیا اس کو ڈھیر سارا پیار کر کے یقین دلایا کہ وہ اس کا وہی روحان ہے جو اسے شادی سے پہلے ڈھیر ساری باتیں کرتا تھا اس سے شدت سے محبت کرنے والا۔۔۔ کیونکہ صبح والے واقع کے بعد روحان کو محسوس ہوا عینا اس سے ڈر گئی تھی وہ اپنی بیوی کو ڈرانا

ہرگز نہیں چاہتا تھا مگر عینا کو بہت سے معاملات سے دور رکھنے کے لیے اسے ایسا کرنا پڑا تاکہ عینا اس کا ذکر کسی دوسرے سے کرے نہ اس سے زیادہ سوالات کرے۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر عینا نے دیکھا کہ روحان کمرے میں آیا ہے۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے جو باتیں روحان نے آغول سے کی تھی عینا کو وہ سب باتیں ذرا اچھی نہیں لگی عینا کو لگا اب وہ یقیناً اپنی ان سب باتوں کا اس سے ایکسکیوز کرے گا عینا انتظار کرنے لگی

"ہاں سارے ارتجمنٹ کرواؤ کہیں کوئی کمی بیشی یا غلطی کی گنجائش نہ ہو میں آج اپنا موڈ ہرگز خراب نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ تین سے چار گھنٹے ہیں تمہارے پاس"

روحان نے بات کرنے کے بعد موبائل واپس اپنی پاکٹ میں رکھا اب وہ وارڈروب سے اپنے کپڑے نکال کر بیگ میں ڈال رہا تھا پھر وہ عینا کو دیکھنے لگا

www.urdu novelsmania.com

"تمہیں، آغول کو اور ماما کو ڈرائیور ہوٹل چھوڑ آئے گا۔۔۔ میں تھوڑی دیر بعد پہنچوں گا ماما باہر ویٹ کر رہی ہوں گی تمہارا"

روحان عینا کو دیکھتا ہوا نارمل لہجے میں بولا

وہ جو سمجھ رہی تھی روحان اس کی غلط فہمی دور کرے گا اٹا وہ اسے کمرے سے جانے کے لیے بول رہا تھا عینا صوفے سے اٹھی "اوکے" کہتی ہوئی روم سے نکل گئی۔۔۔ اس نے وارڈروب کا دوسرا ڈور کھولا اس پورشن میں عینا کے کپڑے رکھے ہوئے تھے روحان اپنے کام میں مشغول ہو گیا

ہوٹل میں روحان کے ریسپشن کے ساتھ آغول کی رخصتی کا بھی ایونٹ تھا اس لیے دو جگہ اسٹیج منعقد کروائے گئے تھے جہاں ایک طرف روحان اور عینا کی جوڑی کی تعریفیں جاری تھی وہی جہانگیر آغول کو دیکھ کر بھی لوگ سر ہارے تھے

جہانگیر نے بہت سے لوگوں کے منہ سے آغول کے حسن کی تعریف سنی بقول رجب کے آج آغول کا حسن غضب ڈھا رہا تھا غضب تو وہ بھی ڈھانے کا ارادہ رکھتا تھا مگر بیڈ روم میں جانے کے بعد۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

آغول کی اتنی تعریف سننے کے باوجود اس نے ایک نظر برابر میں بیٹھی ہوئی اپنی بیوی پر نہیں ڈالی

"روحان تمہاری بیوی کا ڈنر کرنے کا موڈ نہیں ہو رہا تم دیکھ لو بھئی اپنی بیگم کے نخرے میں ذرا آغول کو کچھ کھلا دو معلوم نہیں وہاں جا کر اس سے کوئی کھانے کا پوچھے گا بھی کہ نہیں"

فاطمہ کافی مصروف انداز میں روحان کے پاس آ کر بولی تھی تھوڑی دیر پہلے ہی ان چاروں کپل کا فوٹو شوٹ مکمل ہوا تھا

"معاینا کا دل نہیں چاہ رہا ہوگا اس لئے وہ نہیں کھا رہی ہوگی اب میں یہاں گیسٹ کو چھوڑ کر تو اس کے منہ میں اپنے ہاتھ سے نوالے نہیں ڈالوں گا نہ، آپ آغول کے پاس جائے"

روحان نے جھنجھنلا کر فاطمہ کو جواب دیا۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے ہی جنید پھولوں کے کبے کے ساتھ وہاں آیا تھا روحان کو شادی کی مبارکباد دینے، روحان نے اسے جلد از جلد فارغ کیا اور اس بات کا بھی شکر ادا کیا کہ کاشف زیری آج کل ملک سے باہر ہے ہے وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی اور کاشف زیری کی دوستی جمانگیر کی نظر میں آئے۔۔۔ آج آغول کی باتوں سے وہ تھوڑا ڈسٹرب بھی ہو گیا تھا اپنی خوشی میں وہ بن کو انور نہیں کر سکتا تھا شاید اسے جمانگیر سے بات کرنی چاہیے تھی یہی سوچ کر وہ اس ٹیبل کی طرف گیا جہاں جمانگیر اپنے دوستوں کے ساتھ چنیر پر برجمان تھا

"بولو یہاں کیوں بلایا ہے مجھے"

ہوٹل کے بیک سائیڈ پر جہاں لوگوں کی بھیڑ موجود نہیں تھی جہاں نگیر روحان کے پیچھے آتا ہوا اسے پوچھنے لگا

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں تمہیں رخصتی کی اتنی کیا جلدی تھی، میرا مطلب ڈیڈی سے اتنی جلدی رخصتی کا کیوں کہا تم نے"

روحان نے جہاں نگیر کو دے کربات کا آغاز کیا

"میں نے تم سے پوچھا تمہیں شادی کی اتنی جلدی کیوں تھی، دو ہفتے کے بعد ہی انکل سے کہہ کر شادی کی ڈیڈ فکس کروادی تم نے"

روحان کی بات سن کر جہاں نگیر نے اٹا اس سے سوال کیا روحان اس کا سوال سن کر سٹپٹ گیا

"دیکھو جیڈی یہ تم بھی جانتے ہو عینا اور میرا معاملہ دوسرا ہے جبکہ آغول اور تمہارا معاملہ بالکل مختلف ہے۔۔۔ آغول کو بچپن سے ہی بہت پیار اور توجہ ملی ہے اس لیے وہ تھوڑی موڈی ہے اور اس کی نیچر میں ضد شامل ہے لیکن ساتھ ہی وہ حد سے زیادہ سینسیٹیو ہے، شادی کے لئے اس کا مائنڈ بالکل ریڈی نہیں تھا اس لیے وہ غصے میں ری ایکٹ کر گئی مہندی والے دن۔۔۔ تمہیں ریلانز کرنا چاہیے کہ اس کی عمر 20 سال ہے اسے اپنے اور تمہارے رشتے کو سمجھنے میں تھوڑا وقت لگے گا"

روحان سے جتنا ہو سکا تھا اس نے جہاں نگیر کو اپنی بات نرمی سے اور مناسب لفظوں میں سمجھائی

"سوواٹ بیس سال کی ہے بچی تو نہیں ہے اور اب میری بیوی ہے تم کیا چاہ رہے ہو اپنی بیوی کو میں کسی چھوٹی بچی کی طرح ٹریٹ کرو یہ بھی تم نے خوب کسی کے سنسیٹیو ہے تمہاری بہن، عینا بھی سنسیٹیو ہے ہر لڑکی سنسیٹیو ہوتی ہے مگر جب لڑکی کی شادی ہو جائے تو اس وقت لڑکی کو سمجھایا جاتا ہے کہ اب اسے اپنے شوہر کے ساتھ ایڈجسٹ کرنا ہے اور تم اپنی بہن کو سمجھانے کی بجائے یہاں آکر مجھے سمجھا رہے ہو"

جہانگیر طنزیہ ہنستا ہوا بولا اور روحان نے اپنے لب بھینچ لیے۔۔۔ جیڈی سے اچھے کی توقع کرنا ہی بیکار تھی

"میں صرف یہ بولنا چاہ رہا ہوں آغول کو اس رشتے کے لیے تھوڑا سا ٹائم چاہیے ہوگا ایڈجسٹ تو اسے کرنا ہی ہے تمہارے ساتھ"

روحان اپنا غصہ ضبط کرتا ہوا بولا

"تم کون ہوتے ہو یہ مشورہ دینے والے کہ ٹائم دینا چاہیے یا کیا کرنا چاہیے، تمہاری بہن اب میری بیوی ہے یعنی میری ذمہ داری یہ میرا سر درد ہے کہ مجھے اس کے اور اپنے رشتے کو کیسے ہینڈل کرنا ہے۔۔۔ تمہیں مجھے گائیڈ کرنے کی بجائے کوشش کرنی چاہیے کہ تم اپنی بیوی کو خوش رکھو اس کا خیال رکھو"

جہانگیر اس کو بولتا ہوا وہاں سے جانے لگا

"عینا خوش بھی رہے گی اور میں اس کا خیال رکھوں گا اصل فکر مجھے اپنی بہن کی لاحق ہے"

روحان جہانگیر کو جتنا ہوا بولا تو جہانگیر کے قدم رک وہ روحان کے پاس واپس آ کر اسے دیکھتا ہوا بولا

"اگر اتنی ہی فکر لاحق ہے تو آج ہی واپس لے جاؤ اپنی بہن کو اور گھر بٹھا کر رکھو اسے"

جہانگیر روحان کو سنجیدگی سے بولا تو روحان کو غصہ آنے لگا

"تم یہ بھول رہے ہو جیڑی تمہاری بہن سے میری شادی ہوتی ہے اگر۔۔۔"

روحان کے بولنے سے پہلے جہانگیر انگلی اٹھا کر بولا

"اگر، میری بہن کو لے کر تم نے مجھے کوئی بھی دھمکی دی تو یاد رکھنا روئی تم بہت بڑپوگے"

جہانگیر اس کو بولتا ہوا چلا گیا روحان اپنا بگڑا موڈ درست کرنے لگا

****: dilyunmilehumarey

Byzeeniasharjeel

Epi#22(B)

روحان نے کار کو بریک لگائی تو عینا اسے دیکھنے لگی وہ اس وقت پورٹ پر موجود تھے چند قدم کے فاصلے سے دور پانی میں شپ کھڑا تھا اندھیرے کی وجہ سے ہر طرف بتیاں جل رہی تھی۔۔۔۔۔ شپ بھی روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے ہی ان کا فنکشن اپنے انجام کو پہنچا تھا آغول کو رخصت کرنے کے بعد روحان عینا کو کار میں بٹھا کر یہاں لے آیا تھا

"ہم اس وقت یہاں پر کیوں آئے ہیں روحان"

روحان نے کار سے باہر نکل کر عینا کی طرف کا دروازہ کھولا تو عینا کار سے اترتی ہوئی کنفیوز ہو کر اس سے پوچھنے لگی

"آج کی رات کو مزید حسین اور یادگار بنانے"

روحان اپنے چہرے پر مخصوص مسکراہٹ لائے عینا کو دیکھتا ہوا بولا پورا فنکشن گزرنے کے بعد اب وہ تفصیل سے اس کا جائزہ لے رہا تھا فون کلر کی میکی میں کسی اپسر اسے کم نہیں لگ رہی تھی، روحان مسکرا کر اس کا ہاتھ تھامتا ہوا اسے شپ کی طرف لے جانے لگا شپ سے چند قدم دور کھڑے گاڑی کی طرف اس نے اپنی کار کی چابی اچھالی

"کار پارک کرو اور کار سے بیک نکال کر شپ میں پہنچاؤں"

روحان کی بات سن کر گارڈس ہلا کر حکم کی تعمیل کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا روحان عینا کا ہاتھ تھام کر میکسی کی وجہ سے محتاط انداز میں اس کو سیڑھیوں کے اسٹیٹ چڑھانے میں مدد دینے لگا رہا

آج اس کی شادی کا دوسرا دن تھا اور دوسرے ہی دن اس نے عینا کے چہرے پر اداسی دیکھی تھی۔
 --- صبح والے واقعہ کے بعد تو وہ اس کو بہلا چکا تھا مگر وہ اپنی دی جان کو دیکھ کر رو رہی تھی۔ ---
 پھر جب وہ آغول سے بات کر رہا تھا تو روحان کو اندازہ نہیں تھا کہ عینا اس کی باتیں سن رہی ہوگی۔
 --- وہ جو کچھ جیڈی کے متعلق کہہ رہا تھا یقیناً عینا اس سے ہرٹ ہوئی ہوگی کیونکہ وہ اپنے بھائی سے
 محبت کرتی تھی

روحان روم میں آنے کے بعد اس کو وضاحت بھی دے سکتا تھا مگر اس نے عینا کو دوسرے طریقے
 سے منانے کا سوچا، وہ دونوں شپ پر پہنچے تو عینا نے دیکھا روحان نے اس بار شپ کو سرخ گلابوں
 سے ڈیکوریٹ کروایا تھا ساتھ ہی شپ پر لائٹز روشن تھی، عینا نے روحان کی طرف دیکھا جو مسکراتی
 نظروں سے عینا کو ہی دیکھ رہا تھا

"آغول تھوڑی ٹینس تھی آج شام میں، اسے اسی انداز میں بہلانا پڑتا ہے چھوٹی بہن ہے وہ میری اور
 اس سے مجھے بہت پیار ہے اس لیے اس کے اور جیڈی کے رشتے کا سوچ کر میں بھی تھوڑا اپ سیٹ

ہو گیا تھا مگر یہ بھی سچ ہے میں جیڑی اور آغول کے رشتے کو لے کر ہمارے رشتے کے بیچ کوئی مس انڈراسیڈنگ نہیں چاہتا"

روحان نے بولتے ہوئے عینا کو خود سے قریب کیا تو گارڈ روحان کا بیگ لے کر شپ کے اندر داخل ہوا جلدی سے عینا دور ہوئی روحان کے اشارہ کرنے پر وہ بیگ اندر روم میں لے گیا

"ڈنر کو کیوں منع کر دیا تھا تم نے" روحان عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"اس وقت دل نہیں چاہ رہا تھا مگر اس وقت بہت زور کی بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ آپ نے تو میرے بغیر ڈنر کر لیا ہوگا"

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"میں ایسی گستاخی کر سکتا ہوں بھلا کو پہلے ڈنر کا بول کر آتا ہوں"

روحان اس کو بولتا ہوا شپ پر موجود چھوٹے سے کچن کی طرف چلا گیا۔۔۔ تھوڑی دیر میں انجن اسٹارٹ ہوا اور شپ چلنے لگا

"یہ ناز خیزے صرف ابھی کے لیے ہیں یا ساری زندگی یونہی ناز خیزے اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں آپ"

روحان واپس آیا تو عینا اس سے دیکھ کر پوچھنے لگی جس پر روحان نے قہقہہ لگایا

"جب تم سے محبت کر لی ہے اپنا بنالیا ہے تو خنزے بھی ساری عمر اٹھا سکتا ہوں تم بیشک سارے ناز اٹھواں لینا خنزے بھی دکھا لینا وہ تو ویسے بھی لڑکیوں کا حق ہوتا ہے مگر زیادہ ٹائم کے لیے مجھ سے ناراض مت رہنا جلدی مان جایا کرنا"

روحان بولتا ہوا عینا کے قریب آیا اس کی طرف جھکنے لگا تبھی وہاں پر ایک لڑکا آیا اور ٹیبل کرسیاں رکھنے لگا اب کی بار روحان کو پیچھے ہٹنا پڑا جس پر وہ کافی بد مزہ ہوا جبکہ عینا کو اس کی شکل دیکھ کر ہنسی آنے لگی تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ڈنر کر کے روم کے اندر چلے گئے

نہ جانے دی جان کے کون کون سے ارمان تھے جو رسموں کی صورت پورے کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ پورے نہیں ہو رہے تھے۔۔۔ اور آغول کافی دیر سے بے تکی رسمیں دیکھ کر بری طرح اکتا چکی تھی

"دی جان میرے خیال میں آغول تھک گئی ہے اسے میں اس کے روم میں چھوڑ کر آتی ہوں"

رجاب آغول کے فیس ایکسپریشن دیکھتی ہوئی بولنے لگی

"اس نے کون سا فٹ بال کھیلی ہے جو تھک گئی ہے آج دی جان کو جی بھر کے کسر ننگا لے دو اگر کوئی ارمان ادھورا رہ گیا تو ساری زندگی مجھ سے شکوہ کریں گیں"

جہانگیر جو کہ آغول کے برابر میں بیٹھا ہوا تھا اس نے رجات کو دیکھتے ہوئے کہا

"میں دیکھ رہی ہوں بہت انجوائے کر رہے ہو تم اپنی شادی کی رسموں کو"

رجاب سامنے میز پر کھیر کا پیالہ رکھتی ہوئی بولی

"پہلی پہلی شادی ہے نہ اس لیے بھرپور طریقے سے انجوائے کر رہا ہوں کچن میں دیکھ کر آؤ شاید کو چولے پر رکھا ہوا ہے"

جہانگیر سنجیدگی سے رجباب سے پوچھنے لگا

www.urdu novelsmania.com

تھوڑی دیر پہلے چائے رکھی تھی پر ابھی تو چولہا بند ہے"

رجباب سنجیدگی سے کہنے لگی

"ایسا لگ رہا ہے جیسے دھواں اُٹھ رہا ہے خیر چھوڑو دی جان اب اس کھیر کا کیا کریں گی آپ جہانگیر دچسپی سے کھیر کو دیکھنے کے بعد دی جان کو دیکھ کر پوچھنے لگا جبکہ آغول سے یہ مراحل ضبط کرنا کس قدر مشکل ہو رہے تھے اس کا دل ہی جانتا تھا

"کرنا کیا ہے اس خیر کو بہو کی ہتھیلی پر رکھنا ہے اور تم بغیر ہاتھ لگائے منہ سے کھاؤ گے" ایسی خوفناک رسم کے بارے میں سن کر آغول کا منہ اور آنکھیں کھل کر رہ گئی

"اس میں کونسی فکاری ہے یہ بھی کر لیں گے" جہانگیر کے بے پرواہ انداز سے آغول کو مزید گھبرا گئی

"کوئی ضرورت نہیں ہے" بے ساختہ آغول کے منہ سے نکلا تو سب اس کو حیرت سے دیکھنے لگے جبکہ جہانگیر اسے کافی سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا

"میرا مطلب ہے یہ رسم پہلے کبھی میں نے نہیں دیکھی نہ سنی تو مجھے نہیں معلوم کہ کیا کرنا ہے" ماحول میں چھائی خاموشی کو نوٹ کر کے اور منصور کی نصیحتوں کو یاد کر کے آغول باری باری سب کو دیکھتی ہوئی بولی

"تمہیں کچھ نہیں کرنا ہے صرف اپنے اس نازک سے ہاتھ کو آگے کر کے اس پر کھیر کو بیلنس کرنا ہے،، رکھیں بھئی دی جان اپنی بہو کے ہاتھ پر کھیر"

بولنے کے ساتھ ہی جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا،، جہانگیر نے اس کا ہاتھ اتنی سختی سے پکڑا تھا کہ اول کسی کے سامنے چوتک نہیں کر سکی متلی اس کو تب ہوئی جب کھیر کو چھپے سے نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھا گیا

"ہاں بھئی جہانگیر اب یہ کھیر بنا ہاتھ لگائے کھا کر بتاؤ تو مان جائیں گے"

فرزانہ خالہ نے آغول کی کلائی پکڑتے ہوئے جہانگیر کو دیکھ کر کہا

"اس میں کونسی بڑی بات ہے"

جہانگیر بولتا ہوا جیسے ہی آغول کی ہتھیلی کی طرف کھیر کھانے کے لئے جھکا فرزانہ خالہ نے آغول کا ہاتھ فوراً پیچھے کر دیا اور ررجاب اس کی ہتھیلی سے کھیر کھا چکی تھی۔۔۔ آغول ہونفتوں کی طرح ان کی یہ رسم دیکھ رہی تھی ساتھ ہی اسے ومٹ کا احساس ہونے لگا

"یہ غلط ہے یار پہلا نوالا تو میرے کھانے کا بنتا تھا شادی تو میری ہوئی ہے"

جہانگیر ررجاب سے ناراض ہوتا ہوا بولا

"اوہو مریوں رہے ہوا بھی چھ بار آغول کے ہاتھ پر رکھی جائے گی تب کھیر کھانے کی کوشش کر لینا دیکھتے ہیں کون جیتا ہے کیوں دی جان سہی کہہ رہی ہوں نہ میں"

رجاب جہانگیر کو بولتی ہوئی دی جان سے کنفرم کرنے لگی جس پر آغول کے اوسان خطا ہوئے

اس کے بعد واقعی 6 بار آغول کی ہتھیلی پر کھیر رکھی گئی جسے رجباب نے بھرپور طریقے سے کھانے کی کوشش کی مگر ہر دفعہ وہ کھیر جہانگیر نے بغیر ہاتھ لگائے آغول کی ہتھیلی سے کھائی جس سے آغول کو لگا وہ بے ہوش ہو جائے گی

"یہ لوٹوا اپنے ہاتھ صاف کر لو"

رجاب نے آغول کی طرف ٹشو بڑھاتے ہوئے کہا

"مجھے ہینڈ واش کرنے ہیں" www.urdu novelsmania.com

آغول نے بگڑے ہوئے موڈ کے ساتھ کہا

"آؤ میں تمہیں لے جاتی ہوں"

رجاب نرمی سے آغول کو دیکھتی ہوئی بولی تو صوفے سے اٹھ گئی اس کے بعد رجباب آغول کو جہانگیر کے روم میں بٹھا کر آگئی

شپ کے روم کو بھی اندر سے پورا گلابوں سے سجایا گیا تھا عینا روم کے اندر پہنچ کر پورے روم کا جائزہ لینے لگی تبھی پیچھے سے روحان نے آکر اسے تھاما

"یہ شپ کیا ساری رات یوں ہی چلتا رہے گا ہم کہاں جا رہے ہیں"

عینا اپنے چہرے کا رخ روحان کی طرف کرتی ہوئی اسے پوچھنے لگی

"تمہیں اغوا کر کے سب کی نظروں سے بہت دور لے کر جا رہا ہوں جہاں تمہیں میرے علاوہ اور کوئی نہ دیکھ سکے"

روحان اس کے گال پر اپنے ہونٹ رکھتا ہوا بولا پھر اس نے کوٹ کی پاکٹ سے اپنا موبائل نکالا اور سونگ پلے کیا اب وہ عینا کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا عینا نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام لیا

"کیا آپ کو کپل ڈانس کرنا آتا ہے"

روحان اپنے دونوں اسکی کمر پر رکھ عینا کو خود سے نزدیک کر چکا تھا۔۔۔ تب عینا اپنے دونوں ہاتھ اسکے شولڈرز پر رکھتی ہوئی روحان سے پوچھنے لگی

"نہیں"

روحان نے بہت کونفیڈنس سے جواب دیا جس پر عینا ہنسنے لگی

"ہنسی کیو آر ہی ہے تمہیں"

روحان ڈانس کے اسٹیٹ کرتا ہوا عینا سے پوچھنے لگا

"کیونکہ یہ ڈانس تو مجھے بھی نہیں آتا پھر کرنے کی ضرورت کیا ہے"

روحان سے ڈانس کے اسٹیٹ لیتے ہوئے انارٹی پن صاف چھلک رہا تھا اور عینا نے بھی یہ ڈانس صرف کپل کو کرتے دیکھا تھا اسی کے مطابق اندازے سے کر رہی تھی تبھی وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

روحان کو خود بھی اپنی بچکانہ حرکت پر ہنسی آرہی تھی مگر وہ انجولے کر رہا تھا

www.urdu novelsmania.com

"ضرورت تو ایسی کوئی خاص نہیں ہے لیکن ٹرائی کرنے میں ہمارے کون سے پیسے لگ رہے ہیں"

روحان نے بولتے ہوئے عینا کا ہاتھ تھام کر اونچا کیا تو وہ مسکراتی ہوئی آہستہ گول گھومنے لگی وہ دونوں باقی کے اسٹیٹ لیتے ہوئے اب زور زور سے ہنس رہے تھے

رجاب اسے جہانگیر کے کمرے میں لا کر بیٹھا کر جا چکی تھی آغول نے کمرے کا جائزہ لیا، کمرہ اچھا بڑا تھا مگر اس میں موجود فرنیچر سہل سا تھا جو کہ اتنا برا تو نہیں لگ رہا تھا البتہ کہیں سے نیا ہر گز نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ ایک بار پھر اسے قسمت کی ستم ظریفی پر رونا آیا۔۔۔ ناپسندیدہ ہستی کے ساتھ آخر وہ کیسے ساری زندگی گزار سکتی ہے آغول گڑھتی ہوئی سوچنے لگی تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا جہانگیر کمرے کے اندر آیا آغول کو سوچوں میں گم بیٹھا دیکھا تو اس کا خوشگوار موڈ جو کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے سب کے سامنے تھا بالکل چیلنج ہو گیا

"یہاں بیٹھ کر اپنے عاشق کی موت کا سوگ منانے کی بجائے جا کر ڈریس چیلنج کرو"

اس نے کمرے میں آتے ہی آغول پر نشتر چلایا۔۔۔ آغول جواب تک برائیڈل ڈریس میں بیڈ پر بیٹھی اپنی سوچوں میں گم تھی ایک دم ہوش میں آئی۔۔۔ اب وہ خونخوار نظروں سے سامنے کھڑے اپنے مزاجی خدا کو دیکھ رہی تھی، اس کو یہی سب کچھ توقع تھی اس سے،، بیڈ سے اتر کر وہ جہانگیر کے سامنے آئی اور استہزائیہ ہنسی

"کیوں مجھے اپنے عاشق کا سوگ منانا ہوا دیکھ کر تمہیں تکلیف ہو رہی ہے" آغول نے اسے بھی سلگانے میں کسر نہیں چھوڑی تھی مگر جیسے ہی آغول کے منہ سے جملہ ادا ہوئے، جہانگیر نے آغول کا منہ اپنے ہاتھ سے دبوچا

"تکلیف مجھے صرف تم جیسی لڑکی کو اپنی بیوی بنا کر ہو رہی ہے۔۔۔ میں تمہارے گھر کا ملازم نہیں ہوں اس لئے آئندہ "تم" کہنے کی بجائے "آپ" کہہ کر مخاطب کرنا اگلی بار"

جہانگیر نے آغول کا منہ جھٹکے سے چھوڑا تو پیچھے صوفے پر جاگری

"مطلب کیا ہے تمہارا مجھ جیسی لڑکی،، اگر اتنی ہی تکلیف ہو رہی ہے تو مجھ سے شادی کرنے کی شرط کیوں رکھی تم نے میرے باپ کے سامنے۔۔۔ تم خود کیا ہو کبھی اپنی اوقات دیکھی ہے تم نے"

اس کے جملے آغول کو طیش دلا گئے وہ ایک بار پھر وہ صوفے سے اٹھ کر جہانگیر کے روبرو ہوئی، تب جہانگیر نے سختی سے آغول کے دونوں بازوؤں کو پکڑا۔ اس کی انگلیاں آغول کے بازوؤں میں گڑھنے لگی تو وہ تکلیف سے کراہ اٹھی

"تمہارے عشق میں پاگل ہو کر تم سے شادی نہیں کی ہے میں نے، یہ شادی میں نے کیوں کی ہے یہ تم بخوبی جانتی ہو اور رہی بات میری اوقات کی تو مجھے میری اوقات بچپن سے معلوم ہے لیکن آج میں تمہیں یہ بتاؤں گا کہ میری نظر میں تمہاری کیا اوقات ہے"

اس نے بولتے ہوئے بے دردی سے آغول کے سر سے دوپٹے کو کھینچا۔۔۔ پہلے اس نے دوپٹے کو بیڈ پر پھینکا پھر اس نے آغول کو بیڈ پر دھکا دیا۔۔۔ وہ اوندھے منہ بیڈ پر جاگری

"میری بیوی بننے سے بہتر تمہیں خودکشی کرنا لگ رہا تھا مگر افسوس تم بچ گئی لیکن آج میں تمہیں بتاؤں گا کہ پل پل مرنا کیسا ہوتا ہے"

وہ سنبھل بھی نہیں پائی تھی کہ جہانگیر اس کی ٹانگوں سے شرارہ اوپر سرکاتا ہوا اس کے اوپر جھکا، آغول نے اپنے ہاتھ چلانے کی کوشش کی تو جہانگیر نے اپنے ایک ہاتھ اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر تکیہ سے اوپر رکھے

"بے شرم انسان ہو میرے اوپر سے مجھے سانس نہیں آ رہا" جہانگیر کے ورزشی جسم کے نیچے آغول کا نازک سراپا دب گیا تھا وہ بمشکل ہی بول پائی

"تمہاری قسمت میں کالا، موٹا اور مڈل کلاس شوہر لکھا تھا آج رات تم اس باتوں پر جی بھر کر سوگ منانا"

جہانگیر نے اپنا دوسرا بازو اس کی کمر کے گرد حائل کر کے آغول کو تھوڑا اوپر سرکایا

"تمہیں شرم آنی چاہیے میرے ساتھ زبردستی کرتے ہوئے تم تو مجھے پسند بھی نہیں کرتے ہو تو پھر یہ سب کیوں کر رہے ہو"

وہ جہانگیر کی اگلی کاروائی پر ساتھ ہی اس کے مضبوط حصار میں ٹپکتی ہوئی بولی

"میں نے آج کی رات اپنے آپ کو تمہاری طرح بے شرم بنالیا ہے اس لیے مجھے آج تمہارے ساتھ کچھ بھی کرتے ہوئے بالکل شرم نہیں آنے گی۔۔۔ تم میں واقعی ایسا کچھ بھی نہیں جو تمہیں پسند کیا جائے اور اگر اب تم نے مجھے "تم" کہہ کر مخاطب کیا تو تم آج پوری رات میرے شرم سے صرف پناہ مانگو گی سنا تم نے"

جہانگیر ایک بار پھر اس کا منہ دبوچتا ہوا بولا۔۔۔ آغول مسلسل کوشش میں تھی کہ وہ اپنے ہاتھوں کو جہانگیر کی ہاتھ سے چھڑالے مگر جہانگیر نے اس کی کلائیوں کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا کانچ کی بہت سی چوڑیاں ٹوٹ کر اسکی کلائی کو بھی زخمی کر چکی تھی

"سیفی تمہیں مجھ سے زیادہ بیڑ آپشن لگا تھاناں، آج میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ اس دن تمہارے ساتھ کیا کرنے والا تھا"

جہانگیر غصے میں بولتا ہوا اس کے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے لے گیا، بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر، یونی آغول کے اوپر جھکے ہوئے، دوپٹے کے ایک سرے سے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے باندھنے لگا۔۔۔ اس سے پہلے آغول اسے کچھ بولتی دوپٹے کا دوسرا سرا وہ اس کے منہ میں ٹھونس چکا تھا۔۔۔ وہ جہانگیر کی گرفت میں کسی زخمی پرندے کی طرح پھر پھڑانے لگی۔۔۔

"تم میں اگر بہت زیادہ ہے اور برداشت کا مادہ بے حد کم۔۔۔ لیکن آج میں تمہاری ساری اکڑنکال دوں گا اور برداشت تم میں خود ہی آجائے گا"

جہانگیر نے بولتے ہوئے اس کا شرارہ ٹانگوں سے مزید اوپر سر کا یا

آغول پیر چلاتی ہوئی مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی مگر آج جہانگیر کو شاید اس پر ترس نہیں آتا تھا

جہانگیر کے آگے ہتھیار ڈالتے ہوئے وہ اب اسکی گرفت میں ساکت ہو چکی تھی۔۔۔ جہانگیر نے اپنے دونوں ہاتھ آغول کے دائیں اور بائیں طرف تکیے پر جمائے ہوئے تھے اس کا چہرہ آغول کے بہت نزدیک تھا جہانگیر کی سانسوں کی گرمائش آغول کے چہرے کو جھلسائے دے رہی تھی۔۔۔ آغول کے آنسو آنکھوں سے نکلتے ہوئے اس کے اپنے بالوں میں جذب ہونے لگے۔۔۔ مگر جہانگیر آج اس لڑکی کو رعایت دینے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔ اپنا ہاتھ تکیے سے ہٹا کر اس نے آغول کے ہاتھ کھولے اور دوپٹہ کھینچ کر اس کے منہ سے نکالا۔۔۔ ایک سسکی آغول کے منہ سے نکلی۔۔۔ ساتھ ہی اس نے جہانگیر کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبایا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

جہانگیر اپنی شرٹ سے اسکے ہاتھ ہٹا کر تکیے پر جھکا اب آغول کو اپنی گردن اور کاندھا اسکی سانسوں کی گرمائش سے جھلستا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔ جہانگیر اسکی دونوں کلاںیاں جھکڑ چکا تھا۔۔۔ جو سختی وہ اپنی کلائیوں پر محسوس کر سکتی تھی اس سے دو گنی اس کے دوسرے عمل میں تھی

"تعلق جوڑا ہے میں نے تم سے، تمہیں اپنی بیوی بنا کر۔۔۔ یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے جہاں سے تم دن دھاڑے کہیں بھی بھاگ جاؤ، اگر تم نے کبھی میرے گھر سے بھاگنے کی کوشش کی یا تمہاری کسی بھی حرکت سے میری عزت میرے نام پر حرف آیا تو میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں گا"

جہانگیر اپنے ہونٹ اس کے کان کی طرف لا کر اسے وارننگ دیتا ہوا اس کے اوپر سے اٹھا۔۔۔ آغول سسکنے لگی غضبناک نظر اس کے چہرے پر ڈال کر جہانگیر اپنی جگہ پر کروٹ لے کر لیٹ گیا

اس کی بے جان ٹانگوں میں اتنی جان نہیں تھی کہ وہ اٹھ کر واشروم جاتی۔۔۔ وہ کانپتے ہاتھوں سے اپنی ٹانگیں ڈھنگتی ہوئی کمفرٹر اپنے اوپر ڈال کر سسکنے لگی

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

جاری ہے

 : dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#23

ب

بھرپور نیند کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو ایک حسین صبح اس کی منتظر تھی عینا نائٹی میں مبلوس روحان کے سینے سے سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی روحان ابھی تک سویا ہوا تھا عینا کے سر اٹھاتے ہی اس نے نیند میں دوسری طرف کروٹ لی شاید وہ کافی دیر سے سیدھا لیٹے لیٹے تھک گیا تھا روحان کے کروٹ لینے پر عینا کے لبوں نے مسکراہٹ کو چھوا مگر کروٹ لیتے ہیں اس کی پیٹھ پر عینا کو وہی ٹیٹو نظر آیا جس سے عینا کے لب سکھڑے لیکن اب وہ کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے روحان پر اچھی طرح کمفرٹر ڈال کر اس نے اپنا گاؤن پہننے کیلئے اٹھایا گاؤن کی ڈوریوں کو اپنی کمر پر اچھی طرح کستے ہوئے اس نے اپنے آپ کو کور کیا اور روم سے باہر نکل گئی

صبح کا حسین منظر اس کا منتظر تھا تلخ سا اندھیرا رخصت ہو رہا تھا بادلوں میں چھپا ہوا سورج منتظر تھا کہ وہ چاروں سو اپنی روشنی پھیلانے آسمانوں پر غول کی صورت پرندے اڑ رہے تھے جبکہ ہلکے نیلے پانی میں ان کا شپ مدھم رفتار سے چل رہا تھا عینا لوہے کے پائپ کو تھامے نیچے جھک کر پانی کی گہرائی کا جائزہ لے رہی تھی تب اسے اپنی پشت پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس سے پہلے عینا مڑ کر دیکھتی روحان اس کے گرد اپنے بازو حائل کر کے عینا کو اپنے حصار میں قید کر چکا تھا

"اتنی جلدی کیوں اٹھ گئی"

وہ جھک کر عینا کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا پوچھنے لگا آوازیں ابھی بھی ہلکی ہلکی نیند کی خماری موجود تھی شاید وہ کمرے میں عینا کی غیر موجودگی محسوس کر کے یہاں آیا تھا

"اتنی جلدی نہیں اٹھتی تو کتنا حسین منظر مس کر دیتی دیکھیے روحان کتنا حسین لگ رہا ہے نہ صبح کا یہ منظر"

عینا کے انداز میں بچوں جیسی خوشی تھی وہ روحان کی طرف چہرہ کرتی ہوئی پوچھنے لگی تو روحان نے اس کے گال پر اپنے ہونٹ رکھے

"یہ منظر بھی اچھا ہے مگر مجھے صبح کا وہ منظر زیادہ حسین لگتا جب میری آنکھ کھلتی اور میں تمہیں اپنی باہوں میں موجود پاتا"

روحان مدہوش لہجے میں بولا وہ شاید رات والی مدہوشی کے حصار میں اس وقت بھی تھا روحان کی بات سن کر عینا اس کی طرف مڑی اور مسکرا کر روحان کو دیکھنے لگی

"پھر تو میں زیادہ لگی ہوں وہ منظر تھوڑی دیر پہلے میری نگاہیں دیکھ چکی ہیں"

عینا نے بولتے ہوئے شرم سے اپنا سر روحان کے سینے پر رکھا روحان نے دوبارہ اس کے گرد اپنے بازو حائل کئے

"اب میں بھی لگی بننا چاہتا ہوں کل رات والے ہمارے کپل ڈانس کے بعد والے سین کو دوبارہ دہرا کے"

وہ عینا کا چہرہ تھا متا ہوا بولا اور روحان کی فرمائش پر عینا کی نظریں جھک گئی۔۔ وہ عینا کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھتا ہوا اسے اٹھا کر واپس روم میں لے جانے لگا

جہانگیر نے کروٹ لی تو بیڈ پر کسی کی موجودگی کے احساس سے اس کی آنکھ کھلی اپنے برابر میں سوئی ہوئی آغول کو دیکھ کر اس کا ذہن بیدار ہوا۔۔ وہ کل رات والے برائیدل ڈیس میں موجود تھی سوتے وقت اس نے اپنی جیولری بھی اتارنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔ جب وہ کروٹ لے کے دوسری سائیڈ پر لیٹا تھا کافی دیر تک وہ اس کی سسکیاں سنتا رہا تھا۔۔ جس طرح وہ مجرموں کو سزا دیتا تھا۔۔ اسی طرح کل رات اس نے آغول کو بھی ٹریٹ کیا تھا،

www.urdu novelsmania.com

جہانگیر نے آغول کا چہرہ دیکھا، اس وقت اس کا سارا میک اپ سونے اور رونے کی وجہ سے اچھا خاصا خراب ہو چکا تھا، آگے ہاتھ بڑھا کر اس نے آغول کے بالوں میں اٹکا ہوا جھومر نکالا جو کہ کبھی بھی گر سکتا تھا

جس دن اسے معلوم ہوا تھا آغول روٹی کی بہن ہے جس سے اس کی شادی ہونے والی ہے اس دن اسے بھی حیرت ہوئی تھی، یہ مغرور تک چڑی سی لڑکی اسے اپنی نیچر کی وجہ سے پسند نہیں تھی۔۔۔۔۔ مگر اس نے اس بات کو زیادہ نہیں سوچا تھا ویلولا تو وہ مچا ہی نہیں سکتا تھا یہ اسکی اپنی رکھی گئی شرط تھی،، شرط نہ بھی ہوتی تو اسے اچھی بری عادتوں کے ساتھ قبول کرنا ہی تھا، اسے معلوم تھا آغول خود بھی اسکو ناپسند کرتی ہے اسے بھی جب معلوم ہوگا اس کی شادی کس سے ہو رہی ہے تو وہ بھی بہت شوگڈ ہوگی۔۔۔ مگر اپنے لئے اتنے حقارت زدہ لفظ سن کر الٹا جانا نگیں ہی شاکڈ ہو گیا تھا

کل رات اس نے کمرے میں آتے ہی سب سے پہلے آغول کو سیٹھنی کا طعنہ دیا۔۔ وہ اس کی بیوی تھی،، اب ساری زندگی اسے جہانگیر کے ساتھ ہی گزارنا تھی وہ چاہتی تو سیٹھنی اور اپنے رشتے کو کل رات ہی اسکے سامنے کلیئر کر سکتی تھی،، یا جو کچھ اس نے مہندی والی رات کہا تھا وہ اپنی ان باتوں کی معافی بھی مانگ سکتی تھی مگر اس نے ہمیشہ کی طرح بد تمیزی کرنا اور زبان چلانا شروع کر دیا

www.urdu novelsmania.com

کل رات والا مناظر یاد کرتے ہوئے جہانگیر کی نظر اس کے چوڑیوں سے بھرے حنائی ہاتھ پر پڑی جسے آستہ سے تھام کر وہ اس کی سفید چمکتی ہوئی کلائی دیکھنے لگا۔۔۔ جس پر ہلکی سی سُرخ لکیر ابھری ہوئی تھی یہ چوڑیاں ٹوٹنے کے سبب ہو اتھا۔۔۔ جہانگیر اس لکیر پر نرمی سے اپنا انگوٹھا پھیرنے لگا۔۔۔ آغول اسکا ہاتھ جھٹک کر کروٹ لے کر لیٹی شاید اسے نیند میں بھی اسے جہانگیر کی قربت گوارا نہیں

تھی، وہ سفید رنگ کی حامل خوبصورت نقوش رکھنے والی لڑکی تھی اسے یہ شکل اللہ نے عطا کی تھی اس میں اس کا کوئی کمال نہیں تھا، کہ وہ دوسرے کو کم تر جانے یا اس کی تذلیل کرے

آغول کے کروٹ لیتے ہی جہانگیر نے اس کی پشت کو دیکھا، بے ساختہ اس کی نظر کندھے سے تھوڑے نیچے اس تل پر پڑی جو شرٹ میں سے ہلکا سا جھانکتا ہوا مسکرا رہا تھا نہ جانے کیوں اس کے دل میں یہ خواہش جاگی کہ وہ اس تل کا دیدار کرے۔۔۔ جہانگیر نے آہستہ سے اس نے شرٹ کی ڈوری کھولی اب اسے وہ تل واضح نظر آ رہا تھا۔۔۔ اس تل کو دیکھنے کے بعد جہانگیر کا دل چاہا کہ وہ اسے چھو کر بھی دیکھے۔۔۔ ہاتھ بڑھاتا ہوا بے حد آستگی سے وہ اس تل کو چھونے کی کوشش کرنے ہی لگا تھا کہ آغول نے دوبارہ کروٹ لی اور وہ سیدھی ہو کر لیٹ گئی جہانگیر نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور ماتھے پر شکن لائے وہ سوتی ہوئی آغول کو گھورنے لگا

"سوتے ہی رہنا ہے یا جاگنا بھی ہے اٹھو فوراً"

جہانگیر آغول کا کندھا ہلاتا ہوا بولا۔۔۔ آغول نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی اپنے برابر میں لیٹے ہوئے جہانگیر کو دیکھا اس کا ہاتھ اپنے کندھے پر دیکھ کر ناگواری کی لہر اس کے چہرے پر ابھری

"کون مر گیا ہے اتنی صبح جو مجھے اٹھا دیا"

وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی ہوئی بولی اور سامنے نگلی ہوئی گھڑی میں ٹائم دیکھا صبح کے آٹھ بج رہے تھے اس کا موڈ کافی بگڑا

"مجھے لگا شاید تم فوت ہو گئی ہو کل رات والی واردات کا صدمہ لے کر مگر میں بھول گیا تھا تم کافی ڈھیٹ شے ہو، جاؤ جا کے شاو رو لو اور چلج کرو دی جان جاگ گئی ہو گئیں"

جہانگیر اس کے بگڑے نقوش دیکھتا ہوا بولا

"میں کیا کروں گا اگر دی جان جاگ گئیں ہیں تو۔۔۔ انہیں کیا رات والا آپکا کارنامہ سناؤ جا کر،،، معلوم ہو گیا نہ آپکو کہ میں کافی ڈھیٹ شے ہو تو اب آئندہ یاد رکھیے گا۔۔۔ جب میری نیند پوری ہو گئی تو میں خود اٹھ کر شاو ر لے لوں گی فلحال مجھے ریسٹ کرنے دیجئے"

آغول اس کو گھورتی ہوئی ایک ایک لفظ چا کر بولی۔۔۔ بد تمیزی اور زبان چلانے والی عادت اس کی وہی کی وہی تھی فرق صرف اتنا پڑا تھا کہ وہ کل رات والی دھمکی یاد رکھتے ہوئے "تم" سے "آپ" پر آگئی تھی۔۔۔ اس کی بات سن کر جہانگیر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا وہ کروٹ لے کر لیٹ لگی تھی تب جہانگیر نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔ وہ اس حملے کے لیے تیار نہ تھی جیسی جہانگیر کے سینے سے آسکا سر ٹکرایا، جہانگیر ایک بار پھر اسے اپنی گرفت میں لے چکا تھا

"چھوڑیے مجھے کیا چاہ رہے ہیں اب،، کل رات آپ اپنی من مانی کر تو چکے ہیں"

آغول اپنی کمر سے جہانگیر کے بازو ہٹانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔۔۔ جہانگیر نے اسکی کمر سے بازو ہٹانے سے پہلے اس کا رخ بیڈ کی دوسری سائیڈ کیا اور آغول کو اپنی گرفت سے آزاد کیا۔۔۔ آغول فوراً پیچھے ہوئی اور بیڈ سے نیچے جاگری

"تمہاری نجات اور بخشش اسی میں ہے کہ جو کام بولا جائے اسے بغیر بحث کے سعادتمندی سے اسے انجام دو۔۔۔ کل رات میں پھر بھی ریاعت کر گیا تمہارے ساتھ، لیکن اگلی بار نافرمانی کی صورت مجھ سے کسی نرمی کی توقع نہیں رکھنا تم"

جہانگیر بیڈ پر بیٹھ کر اسے دیکھتا ہوا وارننگ دینے لگا۔۔۔ آغول خاموشی سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی آئینے میں اپنی شکل دیکھ کر حیران رہ گئی وہ اتنی دیر سے وہ ایسی شکل لیے جہانگیر سے باتیں کر رہی تھی کلیمزنگ ملک کی بوتل اٹھا کر ٹشو کی مدد سے اپنے گال پر پھیلا ہوا مسکارہ صاف کرنے لگی

novels mania
www.urdu novelsmania.com

"نرمی کی توقع نہیں رکھنا کل رات کونسی نرمی دکھائی تھی وحشی جنگلی انسان نے، معلوم نہیں کونسے اُلو کے سچے مرد ہوتے ہیں جو حسین بیوی کو دیکھ کر ان کی تعریفوں میں زمین اور آسمان ایک کر دیتے ہیں۔۔۔ شوخ سے فقرے، نرم لہجے، محبت بھرے لمس سے روشناس کرواتے ہیں۔۔۔ اپنی بیوی کے حُسن کو محبت کا خیراج سے نوازتے ہیں۔۔۔ اس انسان کو تو جیسے ان سب چیزوں سے کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا"

آغول دل ہی دل میں اپنے آپ کو مخاطب کرتی ہوئی بولی۔۔۔ کل اس نے سب سے اپنے حسن کی تعریف سنی تھی۔۔۔ آغول کو لگا تھا کہ جمانگیر سب کچھ بھول بھال کر اس کے حُسن کے آگے اپنے گھٹنے ٹیک دے،، وہ اس سے اپنی تعریف وصولے گی مگر اسے کچھ وصولنے نہیں دے گی مگر اس بے حس اور بد تمیز انسان نے تو حد ہی کر دی

آغول ساری باتیں سوچتے ہوئے اپنا زیور اتارنے کی بجائے نوچ نوچ کر پھینکنے لگی۔۔۔ اسے یہ احساس بھی نہیں ہوا کہ بیڈ پریٹا ہوا اسکا شوہر باقاعدہ اس کی ایک ایک حرکت کے ساتھ اس کے چہرے کے تاثرات کا بھی جائزہ لے رہا ہے

آغول کی نظر آئینے میں سے جمانگیر پر پڑی جو اسی کو دیکھتے ہوئے نہ جانے کیا سوچ رہا تھا آغول اپنے کالے نصیب پر لعنت بھیجتی ہوئی واش روم جانے لگی

www.urdu novelsmania.com

"رکوپلے اس بیڈشیٹ کو چنچ کرو"

جمانگیر کی آواز پر اس کے قدم تھامے اس کی نظر بیڈشیٹ پر گئی دوسری نظر جمانگیر پر ڈالتے ہوئے اس نے نظر چرائی

"میں نے پہلے کبھی یہ کام نہیں کیے اور نہ ہی یہ کام مجھے کرنے آتے ہیں"

وہ نظریں ملائے بغیر جہانگیر سے بولی جہانگیر بیڈ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا اس کا چہرہ پکڑ کر رخ اپنی طرف کیا

"پہلے تو اس طرح کا خون خرابا بھی نہیں ہوا ہوگا،، آج کے بعد اب جو بھی ہوگا وہ پہلی بار ہی ہوگا بیڈ کور چلج کرو،، پھر شاہ اور لینے جانا"

جہانگیر اسے دیکھتا ہوا بولا اس کا انداز حکم دینے والا تھا جو کہ آغول کو سخت زہر لگا

"آپ نے یہ کام کروانے کے لیے مجھے اپنی بیوی بنایا ہے"

آغول جہانگیر کو غصے میں دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"یہ کام تم نہیں کرو گی تو اور کون کرے گا تمہارے گھر والے یا پھر سب کو دکھانے کے لئے گلہ ستہ سجا کر رکھنا ہے"

www.urdu novelsmania.com

آگے سے آغول کے جواب دینے پر جہانگیر سختی سے بولا

"میرے گھر والے کیوں کریں گے،، یہ کام وہی کرے گا جس نے کل رات اپنی مردانگی کا ثبوت دیتے ہو یہ سب کیا"

آغول کے بولنے کی دیر تھی جنانگیر نے مٹھی میں اس کے بالوں کو جکڑا اس کے نازک ہونٹوں کو بے دردی سے نشانہ بنایا وہ مزاحمت کرتی ہوئی اپنا آپ چھڑا کر پیچھے ہٹی جنانگیر نے تب رک اسے آزادی نہیں بخشی جب تک خون کا ذائقہ اپنی زبان پر گھولتا ہوا محسوس نہ ہوا اس جھٹکے سے چھوڑا تو وہ پیچھے صوفے پر جا گری

"اب دکھاتا ہوں تمہیں مردانگی کی بھرپور جھلک"

جنانگیر اپنے ہونٹوں سے اس کے ہونٹ کا نکلا خون صاف کر کے آغول کے پاس آ کر اسے بازو سے اٹھاتا ہوا بولا

"پلیز آپ مجھے کل ہرٹ کر چکے ہیں بہت زیادہ"

آغول اس کی دھمکی سے ڈر گئی تھی اس لئے بولتے ہوئے اس کے چہرے پر خوف چھلکنے لگا

www.urdu novelsmania.com

"اپنی اس فر فر چلتی ہوئی زبان کو اب قابو میں رکھنا سیکھو، اپنا دماغ، لہجہ اور انداز سب درست کر لو۔۔۔ ورنہ تمہیں دن رات ہرٹ ہونا پڑے گا۔۔۔ بید کور چلیج کرو اور دس منٹ کے اندر شاو رلے کر باہر آؤ"

جنانگیر سے وارن کرتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

آغول نے دانت پس کر بند دروازے کو دیکھا۔۔۔ اور کھینچ کر بیڈ شیٹ کو اتار کر فرش پر پھینکا۔۔۔
 ڈھانڈھانڈ کر دوسری بیڈ شیٹ نکالتی ہوئی اسے الٹی سیدھی بچھا کر اور اپنا ڈریس لے کر واش روم چلی
 گئی

سب کے ساتھ جاناگیر سیننگ روم میں بیٹھا ہوا تھا تب اسے آغول لاونج سے آتی ہوئی دکھائی
 دی۔۔۔ اف وانٹ کلر کے کیپری پر لائٹ یلو کالر کا شارٹ کرتے میں مبلوس، اس سے پہلے وہ
 کمرے کے اندر داخل ہوتی جاناگیر صوفے سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلا اور آغول کا بازو پکڑ کر اسے
 واپس بیڈ روم میں لایا۔۔۔ کمرے میں آنے کے بعد جھٹک کر آغول نے جاناگیر سے اپنا بازو
 چھڑایا۔۔۔ اب وہ انتظار میں کھڑی تھی کہ اسے معلوم ہو، اس کے شوہر کو آخر کیا تکلیف ہوئی ہے
 "جو تم شادی سے پہلے کرتی آئی ہوں تب بات الگ تھی، ایسے کپڑے یہاں پہننے کی ضرورت نہیں
 ہے فوراً اپنا ڈریس چینج کرو"
 جاناگیر کوشش کی تھی کہ وہ اپنا لہجہ نارمل رکھے مگر جاناگیر کہ بات سن کر آغول کو آگ لگ گئی

"کیا چاہ رہے ہیں آپ گھونگھٹ نکال کر آپ کے گھر والوں کے سامنے آؤ، کم از کم میری ڈریسنگ کو لے کر آپ کو انجیکشن نہیں کرنا چاہیے"

آغول جھنجھلا کر بولی۔۔۔ یہ شخص تو شوہر بن کر اسے اریٹھٹ کرنے پر تیل گیا تھا

"میں ہر اس چیز پر انجیکشن کروں گا جو میری نظر میں غلط ہوگی۔۔۔ جو ڈریس میں لے کر آیا ہوں ان میں سے ایک پہنو"

جہانگیر اب بھی اسے آرام سے بولا تھا ساتھ ہی وارڈروب میں سے ایک ڈریس نکال کر بیڈ پر رکھا

"یہ کپڑے تو میرے معیار کے مطابق نہیں ہیں جو آپ لے کر آئے ہیں۔۔۔ شاید زاہدہ بھی پسند نہ کرے ان کپڑوں کو تو"

جہانگیر کو نرم پڑتا دیکھ کر اس کی نرمی کا فائدہ اٹھاتی ہوئی وہ طنزیہ بولی

www.urdu novelsmania.com

"تمہارا معیار تم سے بہتر تمہارے ڈیڈی جانتے ہیں جنہوں نے تمہارے لئے ایک مڈل کلاس، کالے، بد صورت انسان کا انتخاب کیا۔۔۔ اور میری نظر میں جو تمہارا معیار ہے وہ تم کل رات ہی دیکھ چکی ہوں۔۔۔ اس لیے اب دوبارہ میرے سامنے معیار کی بات کبھی بھی مت کرنا ورنہ بہت تکلیف پہنچے گی تمہیں"

جہانگیر کی بات سن کر آغول کا چہرہ خجالت سے سرخ ہوا۔۔۔ اب اسے منصور پر بھی غصہ آنے لگا جس نے ایک بار بھی اس کی شادی کرتے وقت ذرا اس کا خیال نہیں کیا

"میں یہ ڈریس نہیں پہنوں گی جہانگیر۔۔۔ بے شک میں سارا دن اسی کمرے میں بیٹھی رہوں" وہ کہاں کسی کی مانتی اسی تو صرف اپنی منوانے کی عادت تھی

"تم ڈریس بھی چنچ کروں گی اور کمرے سے باہر بھی نکلو گی" جہانگیر آغول کو بوتتا ہوا اس کے قریب آ کر کھڑا ہوا

"چنچ کرو"

وہ بیڈ پر رکھے ہوئے ڈریس کی طرف اشارہ کر کے بولا

www.urdu novelsmania.com

آغول خاموشی سے کھڑی جہانگیر کو دیکھتی رہی اس کی آنکھوں میں واضح انکار تھا۔۔ ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت لگا تھا جہانگیر کو اس کا گریبان سے گرتا پکڑ کر چاک کرنے میں۔۔۔

"پانچ منٹ کے اندر چنچ کر کے باہر آؤ"

جہانگیر اسے بولتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا آغول بے یقینی سے اپنے اتنے منگے کرتے کو دیکھ رہی تھی جو اس کا شوہر بے دردی سے پھاڑ چکا تھا

جاری ہے Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#24

"کیا سوچ کر بنایا آپ نے یہ پروگرام آپ کو معلوم ہے ناں میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا کہیں نہیں جاری ہیں آپ"

آج جہانگیر اور آغول کا ریسپشن تھا، وہ لوگ ابھی گھر لوٹے تھے سب ہی سیٹنگ روم میں بیٹھے تھے، جب جہانگیر کو دی جان نے فرزانہ اور رجباب کے ساتھ دو ماہ کے لیے اپنے جانے کا بھی بتا دیا جسے سن کر جہانگیر کو پہلے حیرت ہوئی اور پھر وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔ جہانگیر کی بات سن کر دی جان نے آغول کو دیکھا، ان کا دیکھنا جہانگیر نوٹ کر چکا تھا

"ویسے آپ نے یہ پروگرام کیا سوچ کر بنایا ذرا مجھے بھی تو معلوم ہو،، اور فرزانہ خالہ آپ نے تو مجھے کہا تھا ابھی ایک ہفتہ ہے جانے میں پھر یہ اچانک بیٹھے بیٹھے آپ تینوں کو کل فیصل آباد روانہ ہونے کا پروگرام کیسے بن گیا"

جہانگیر ایک نظر خاموش بیٹھی آغول کو دیکھ کر دی جان اور فرزانہ خالہ سے پوچھنے لگا

"اوہو بھئی کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ، بچپن سے لے کر اب تک دی جان کو تم نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔۔۔ اب تمہاری بیوی آگئی ہے،، ان کی ڈیوٹی ختم کرو اور دی جان کو تھوڑے دن ہمارے پاس بھی رہنے دو۔۔۔ پروگرام تو ہمارا پورا ہفتہ روکنے کا تھا مگر آج صبح ہی اسکول سے پرنسپل صاحبہ کی کال آگئی تھی وہ بلا رہی ہیں اس لیے جانا پڑا ہے جلدی"

رجاب کپڑوں کی پیکنگ کرتی ہوئی جہانگیر کو بتانے لگی

"بیوی گھر پر آئی ہے تو کوئی انوکھا کام نہیں ہوا،، اور میری بیوی کے آنے سے دی جان کی ڈیوٹی ختم ہی ہو گئی ہے۔۔۔ اب سب کچھ آغول ہی سنبھالے گی۔۔۔ اور آپ سن لیں کہیں نہیں جا رہی ہیں آپ"

جہانگیر نے ان سب کو بتانے کے ساتھ یہ بات آغول پر بھی بتائی تھی اور آخر میں دی جان کو دیکھ کر جانے کے لیے منع بھی کیا کیونکہ اسے دی جان کے بغیر رہنے کی بالکل عادت نہیں تھی اور یہ بات تو خود دی جان بھی جانتی تھی نہ جانے وہ کیا سوچ کر فرزانہ خالہ کے ساتھ جا رہی تھیں

"جہانگیر ضد نہیں کرو بچے،، جب فرزانہ آئی تھی میں نے تب ہی اس سے کہا تھا کہ اب کی بار میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔۔۔ کونسا ہمیشہ کے لئے جا رہی ہوں صرف دو ماہ کی تو بات ہے۔۔۔ عینا ماشا اللہ اپنے گھر کی ہو گئی ہے تمہارا خیال رکھنے والی گھر آگئی ہے۔۔۔ اب مجھے تم دونوں کی طرف سے پریشانی نہیں ہوگی۔۔۔ دو ماہ کیسے گزر جائیں گے معلوم بھی نہیں ہوگا۔۔۔ بہو کا بہت زیادہ خیال رکھنا،،، بہن کو بھی پوچھتے رہنا۔۔۔ اور ساتھ ساتھ اپنا بھی خیال رکھنا"

دی جان جہانگیر کو نصیحتیں کرتی ہوئی بولیں جبکہ راجا اپنا بیگ پیک کرنے کے بعد اب دی جان کے کپڑے بیگ میں ڈال رہی تھی

"آپ کو پریشانی نہیں ہوگی مگر مجھے آپ کے گھر نہ ہونے کی وجہ سے کتنی پریشانی ہوگی، اس بات کی آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔۔ ٹھیک ہے جائیں آپ میں بات نہیں کروں گا آپ سے"

جہانگیر دی جان سے ناراض ہوتا ہوا بولا اور اس کے خفا ہونے پر آغول کو چھوڑ کر سب ہی ہنس دیے۔۔۔ وہ بہت بیزار شکل بنا کر ان سب کے بچ بیٹھی ہوئی تھی

"دیکھو ذرا اسے بیوی آگئی ہے اسکی اور کیسے بچوں کی طرح ناراض ہو رہا ہے مجھ سے،، یہاں آؤ"

دی جان مسکراتی ہوئی جہانگیر کو اپنے پاس بلانے لگیں وہ آغول کے برابر میں سے اٹھ کر دی جان کی گود میں سر رکھ کر صوفے پر لیٹ گیا۔۔۔ وہ جہانگیر کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی اسے اور بھی

نصیحتیں کر رہی تھی۔۔۔ آغول سے تو اس پوتے اور دادی کے ڈرامے ہی برداشت نہیں ہو رہے تھے

آج دوپہر کے وقت جب جہانگیر تھوڑی دیر کے لیے گھر سے باہر نکلا تھا اور رجب آغول سے بات کرنے کے غرض سے اس کے پاس صوفے پر آکر بیٹھی، تب آغول نے اس کی باتوں کے جواب میں سیدھا سیدھا اس سے سوال پوچھا کہ وہ اور اسکی مدرواپس فیصل آباد کب جا رہی ہیں۔۔۔

آغول کی بات سن کر ایک پل کے لئے رجب خاموش ہوئی تھی۔۔۔ دوسرے ہی پل وہ مسکرا کر اپنے اگلے دن واپسی کا پروگرام بتانے لگی۔۔۔ جس پر دی جان کو بھی حیرت کے ساتھ افسوس ہوا انہیں معلوم تھا کہ فرزانہ اور رجب کو ایک ہفتہ اور رکنا تھا۔۔۔ مگر آغول کی اگلی بات سن کر دی جان کو صدمہ پہنچا تھا۔۔۔ ان کے پوتے کی بہو بہت آرام سے رجب کو مشورہ دے رہی تھی کہ اپنی مدد کے ساتھ دی جان کو بھی اپنے ساتھ لے جانا۔۔۔ آغول اپنی بات کر کے اپنے روم میں چلی گئی تھی جبکہ وہ تینوں ہی بالکل خاموش ہو گئی تھی

آج ریسپشن پر جب عینا کو معلوم ہوا کہ دی جان دو ماہ کے لئے فیصل آباد جا رہی ہیں تو اس نے فاطمہ سے اپنے رکنے کی اجازت لینے چاہیے تھی جس پر فاطمہ نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ،، ان کی بیٹی آج کون سا ان کے گھر آئی تھی وہ بھی دی جان سے یہی مل لے

"بیٹا آپ تھک گئی ہوگی چاہو تو اپنے کمرے میں ریسٹ کر لو"
آغول کی بے زار شکل دیکھ کر فرزانہ خالہ اس سے بولی

"جی مجھے ریسٹ ہی کرنا ہے"
آغول فرزانہ خالہ کی طرف دیکھتی ہوئی بولی اور اٹھ کر بیڈ روم کی طرف جانے لگی
جہانگیر نے ایک نظر سچی سنوری اپنی بیوی پر ڈالی۔۔۔ جو کہ بیڈ روم میں جا رہی تھی

"تم کس خوشی میں مجھے دیکھ کر مسکرا رہی ہو جاؤ چائے بنا کر لاؤ میرے لیے"
جہانگیر دی جان کی گود سے سراٹھا کر بیٹھتا ہوا رجحاب سے بولا

"چائے یہی لے کر آیا تمہارے روم میں بھیجاؤ"
رجحاب اس کو اپنے بیڈ روم میں جاتا دیکھ کر شرارتاً پوچھنے لگی

"انسان بنو، چلیج کر کے آ رہا ہوں تھوڑی دیر میں"
وہ رجحاب کو گھورتا ہوا اپنے روم میں آغول کے پیچھے چلا آیا

آج کے فنکشن سے پہلے جب دوپہر میں فاطمہ کی آغول کے پاس کال آئی۔۔۔ تو فاطمہ نے نصیحتوں کے پل باندھنے شروع کر دیئے تھے

جہانگیر اپنی دی جان سے بہت اٹچ ہے اگر وہ دی جان کو اپنے قابو میں کر لے اور ان سے اچھے طریقے سے پیش آئے تو جہانگیر کے دل میں اس کے لیے خود بخود جگہ بن سکتی ہے۔۔۔ فاطمہ کی ان باتیں سے آغول فاطمہ سے بھی بیزار آگئی اور اس نے فون رکھ دیا

اسے معلوم تھا یہ مڈل کلاس بڑی عمر کی خاتون کبھی اپنے کام سے کام نہیں رکھتی بلکہ خوشخبری کا پوچھ پوچھ کر جینا حرام کر کے رکھ دیتی ہیں۔۔۔ دی جان اس گھر میں موجود ہو گئیں تو یقیناً روک ٹوک بھی کریں گی،، جہانگیر سے بلا وجہ کی شکایتیں بھی لگائے گی۔۔۔ فی الحال آغول کے لیے اس کا شوہر ہی کافی تھا جو کہ شوہر ہونے کے ساتھ ساس کا رول بھی پلے کر رہا تھا۔۔۔ اسے کسی کے دل میں جگہ بنانے کی ضرورت نہیں تھی اس لیے اس نے اسٹریٹ فارورڈ رجحان کو دی جان کو بھی اپنے ساتھ لے جانے کا بول دیا

وہ کمرے میں آ کر اپنی جیولری اتار رہی تھی تب جہانگیر بھی کمرے میں آیا

"تم نے بولا ہے دی جان کو یہاں سے جانے کے لیے"
جہانگیر آغول کی پشت پر کھڑا آئینے میں اسے دیکھ کر سوال کرنے لگا

"مجھے کسی کے بھی یہاں پر ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔۔۔ نہ ہی یہاں پر میں کسی کو منہ لگانا پسند کرتی ہوں اور نہ ہی کوئی دوسرا میرے منہ لگے، تو یہی اس کے لیے بھی بہتر ہے"
آغول پلٹی اور ترخ کر جہانگیر کو دیکھتی ہوئی جواب دینے لگی

"اپنی زبان کو سنبھال کر بات کرو۔۔۔ میں ابھی تمہیں پیار سے سمجھا رہا ہوں بعد میں پیار سے بالکل نہیں سمجھوں گا۔۔۔ کوئی وجہ ہے جو دی جان یہاں سے جا رہی ہیں وہ کبھی بھی اپنے گھر کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا کر رہ سکتی وہ تمہاری طرف دیکھ کر بات کر رہی تھی"
جہانگیر کو بھول نہیں رہا تھا دی جان کیسے اپنے جانے کا بتاتے ہوئے آغول کو دیکھ رہی تھی، کہیں کوئی گڑبڑ ضرور تھی۔۔۔ اب کیا بات تھی وہ دی جان خود سے جہانگیر کو کبھی بھی نہیں بتاتی اس لیے وہ آغول کے پاس پوچھنے آ گیا تھا

"وہ یہاں سے جا رہی ہیں یا کیوں جا رہی ہیں یہ بات تو آپ اپنی دی جان سے پوچھیں مجھے کیا پتہ ان کے ساتھ مسئلہ کیا ہے یا کیوں دیکھ رہی تھیں وہ مجھے،، عجیب ہی کنفیوز خاتون ہیں"

آغول اپنی چوڑیاں اتارتی ہوئی جہانگیر سے بولی، آخری جملے پر وہ محض بڑبڑاتی تھی۔۔۔ مگر جہانگیر نے سختی سے اس کی کلانی پکڑی

"دی جان کے بارے میں کبھی بھی کوئی الٹا سیدھا لفظ نہیں بولنا آغول۔۔۔ میری یہ بات آج کان کھول کر سن لو اور اپنے دماغ میں بھی بٹھا لو۔۔۔ اگر تم کبھی ان سے بدتمیزی کی یا زبان چلائی حشر بگاڑ دو گا میں تمہارا"

جہانگیر کو اس کا دی جان کے بارے میں یوں مخاطب ہونا اچھا نہیں لگا تھا اور کمرے سے باہر کوئی تماشہ نہ بنے اس لیے وہ دھیمی آواز میں اس کو سمجھانے لگا

"کل آپ سیفی کو لیکر شروع ہو گئے تھے آج آپ اپنی دی جان کو بیچ میں لا کر شروع ہو گئے آخر چاہ کیا رہے ہیں آپ مجھ سے،، لڑائی کرنی تو ویسے ہی بتا دیں"

آغول جہانگیر سے اپنا ہاتھ چھڑا کر آنکھیں دکھاتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔ اپنی آج والی حرکت کا تو آغول کنفیوز ہو کر اسے کوئی سرا نہیں دینا چاہتی تھی تبھی کانفیڈینس سے بولی

"اگر مجھے معلوم ہوا کہ دی جان کے یہاں سے جانے میں تمہارا کوئی عمل دخل ہے۔۔۔ تو میں تمہیں ہرگز نہیں بخشوں گا آغول یہ یاد رکھنا"

جہانگیر اسے دھمکاتا ہوا بولا وارڈروب سے اپنے کپڑے لے کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا

کافی دیر تک وہ دی جان فرزانہ خالہ اور رجباب کے ساتھ بیٹھا رہا۔۔۔ اس نے رجباب سے بھی باتوں باتوں میں ان لوگوں کے اتنی جلدی واپس جانے کی وجہ جانی چاہی۔۔۔ مگر رجحات ایک سمجھدار لڑکی تھی اس لیے وہ بات بنا کر سلیقے سے جہانگیر کو مطمئن کر چکی تھی۔۔۔ وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی کہ جہانگیر کا اپنی نئی نیوٹلی بیوی سے دل خراب ہو۔۔۔ اس کے دوبار ٹوکنے پر کہ "آغول اس کاروم میں ویٹ کر رہی ہوں گی"

جہانگیر اٹھ کر واپس روم میں چلا آیا۔۔۔ توقع کے عین مطابق وہ ڈریس چیخ کر کے خود کو آرام دہ حلیہ میں لا کر سو چکی تھی جہانگیر بیڈ پر بیٹھ کر لیمپ کی مدھم روشنی میں آغول کا چہرہ غور سے دیکھنے لگا اس وقت اس کا میک اپ سے پاک چہرہ تھا جہانگیر نے محسوس کیا وہ بغیر میک اپ کے اور بھی زیادہ خوبصورت لگتی ہے یا پھر وہ فطرتاً ایسا تھا اسے سادہ چیزیں زیادہ پرکشش لگتی تھی

اچانک جہانگیر کے موبائل پر میسج ٹون بجی ایک ان نون نمبر سے اس کے موبائل پر میسج آیا تھا جس میں کسی ہوٹل کی تصویریں تھیں اور میٹینگ کا ٹائم پر سوں رات دس بجے لکھا تھا۔۔۔ یہ ہوٹل وہی میں تھا،

یہ میسج میں نہیں بتایا گیا تھا یہ جہانگیر خود جانتا تھا۔۔۔ کیا اسے کوئی پھر سے انفارمیشن دے رہا تھا جہانگیر کو ایپل اور نچ والا میسج یاد آیا،، جہانگیر نے اس نمبر پر کال ملائی وہ نمبر بند تھا یعنی یہ نمبر صرف اسے میسج کرنے کے لئے ہی استعمال کیا گیا تھا۔۔۔ اس وقت رات کے دو بج رہے تھے اس نے صبح ایس ایس پی سیف اللہ صاحب سے یہ سب ڈسکس کرنے کا سوچا اور خود بھی اپنے اوپر کمفرٹر ڈال کر سونے کے لئے لیٹ گیا ابھی ایک سیکنڈ بھی نہیں گزرا تھا جب آغول نے نیند میں چھپٹنے کے انداز میں کمفرٹر کھینچ کر خود پر ڈالا تھا۔۔۔ جہانگیر حیرت سے اسے دیکھنے لگا،، دن میں تو دن میں وہ رات میں سوتے وقت بھی اس سے لڑنے کو تیار رہتی جہانگیر افسوس سے سر ہلا کر آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر لیٹ گیا

"اف اتنی صبح یہ کس کا فون آگیا" روحان کا موبائل کافی دیر سے بجے رہا تھا اور وہ کمرے میں موجود نہیں تھا رینگ ٹون کی آواز مسلسل عینا کی نیند میں خلل ڈال رہی تھی رات کو بھی وہ تب سوئی تھی جب روحان نے اسے اپنی قید سے آزاد کیا تھا

سلک کی نائٹی میں مبلوس عینا نے بیڈ پر لیٹے لیٹے ہی اپنا ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور کال ریسیو کر کے کان سے لگایا

"سر آدھے گھنٹے بعد یہاں سے بیس لڑکیاں اور دس بچوں کو روانہ کر دیا جائے گا گنتی کرنے کے بعد آپ اپنی نگرانی میں انہیں شپ پر منتقل کر دیے گا۔۔۔ سب کی کمر پر مہر سے یقین کر لئے گا کہ۔۔۔"

عینا ہیلو بولنے کے ہی لگی تھی مگر فون کرنے والے نے کال ریسیو کرتے ہی بولنا شروع کر دیا ابھی وہ پوری بات بھی نہیں سن پائی تھی کہ روحان نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے اپنا فون لیا اور اسکرین دیکھنے لگا

"روحان وہ آپ کی کال آئی۔۔۔"

عینا اس سے پہلے کچھ بولتی روحان نے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر سختی سے اس کا منہ بند کیا۔۔۔ وہ شاید شاور لے کر ابھی نکلا تھا ڈریس پینٹ کے اوپر گلے میں ٹاول ڈالی جسم پر ابھی بھی پانی کی بوندیں موجود تھی

"ہاں جنید دوبارہ ریپیٹ کرو میں سن سے نہیں سکا"

جنید کے ہیلو ہیلو بولنے پر روحان کان سے اپنا موبائل لگاتا ہوا جنید سے بولنے لگا دوسرے ہاتھ سے اس نے ابھی بھی عینا کا منہ سختی سے بند کیا ہوا تھا

"اوکے بے فکر رہو میں دیکھ لیتا ہوں،، نہیں پیمنٹ کوئی ایشو نہیں ہے وہ اگلے پھیرے میں فکس کر لیں گے۔۔۔۔ نہیں چیکنگ کا آج ایشو نہیں ہوگا۔۔ تم وہاں سے سب کو روانہ کرو آگے میں دیکھ لیتا ہوں"

روحان نے بات کر کے کال کاٹی اب وہ اپنا موبائل بیڈ پر پھینکتا ہوا بازوؤں سے عینا کو پکڑ کر بیڈ سے اٹھانے لگا

"میرے موبائل پر کال کیوں ریسو کی تم نے"

وہ آنکھوں میں اور لہجے میں سختی لائی عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"وہ کافی دیر سے بچ رہا تھا میں نیند میں تھی اس لیے بے دھیانی میں ریسو کر لی"

عینا روحان کے اس طرح دیکھنے پر اور اس کے انداز پر تھوڑی سہم گئی تھی۔۔۔۔ کال ریسو کرنا ایسی کوئی بڑی بات نہیں تھی مگر وہ اپنی صفائی دیتی ہوئی بولی

"کیا سنا تم نے فون پر"

روحان اس کے سیدھا بازو سختی سے پکڑتا ہوا دوبارہ سخت لہجے میں پوچھنے لگا

"کوئی کہہ رہا تھا کہ آدھے گھنٹے بعد لڑکیوں اور بچوں کو روانہ۔۔۔"

ابھی عینبات کو مکمل بھی نہیں کر پائی تھی روحان کے پڑنے والے تھپڑ سے اس کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔ تھپڑ زیادہ زور کا نہیں تھا جو عینا سہ نہیں سکتی تھی یہ صرف اسے ڈرانے کے لیے مارا گیا تھا مگر ہتک کے احساس سے عینا کا چہرہ سرخ ہو گیا، وہ آنکھوں میں بے یقینی لائے روحان کو دیکھنے لگی

"اب دوبارہ بولو کیا سنا تم نے موبائل پر"
روحان ایک بار پھر عینا سے سخت لہجے میں پوچھنے لگا

"کچھ نہیں۔۔۔ کچھ بھی نہیں سنا"
جب وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی تو آنکھوں سے خود بخود آنسو لڑھک کر گالوں پر آ گئے

"آئندہ کبھی میرے موبائل پر کسی کی بھی کال ریسو نہیں کرنا چاہیے کتنی ہی ایمر جنسی کیوں نہ ہو، تم میرے موبائل کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی۔۔۔ فوراً اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرو تمہیں منانے کا ٹائم نہیں ہے میرے پاس"

روحان اسے وارن کرتا ہوا ٹاول سے اپنے بال رگڑ کر وارڈروب سے اپنی شرٹ نکال کر پہننے لگا اس کے کہنے پر عینا اپنے آنسو پوچھے تھے مگر اپنے منہ پر پڑنے والے تھپڑ کو یاد کر کے ایک بار پھر اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھی

روحان آئینے کے سامنے کھڑا بالوں میں ہیر برش پھیرتا آئینے سے اسی کو دیکھ رہا تھا مگر اس وقت اسے شب پر پہنچتا تھا وہ کام زیادہ ضروری تھا اُس کام میں غفلت اس کے لیے خطرے کا سبب بن سکتی تھی،، شوز پہننے کے بعد جب اس نے روم کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی فاطمہ کھڑی تھی

"روحان مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے دیکھو آغول"
فاطمہ بولتی بھی کمرے کے اندر آئی۔۔ عینا جلدی سے اپنا گاؤں پہننے لگی

"مما پلیز میرے آفس نکلنے کے وقت مجھے ان گھریلو مسلوں سے آزاد رکھا کریں واپسی پر آکر سنو گا آپ کی بات"

روحان بیزار سی سے فاطمہ کو بولتا ہوا اپنے کمرے سے باہر نکل گیا اور فاطمہ اپنے بیٹے کو جاتا ہوا دیکھنے لگی

www.urdu novelsmania.com

"بس من پسند چیز مل جائے پھر ماں کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں رہتی"

فاطمہ عینا کو گھورتی ہوئی بولی عینا شکوہ کناں نظروں سے فاطمہ کو دیکھنے لگی اس کا دل چاہا وہ اپنی ساس کو بتائے کہ ان کے بیٹے نے تھوڑی دیر پہلے اپنی من پسند چیز کے ساتھ کیا سلوک کیا

"یہ آنکھیں کیوں اتنی سرخ ہو رہی ہیں تمہاری اور روحان کیوں اتنے غصے میں تھا، لڑائی کی ہے تم نے صبح صبح روحان سے، ناراض کر کے بھیج دیا اسے آفس"

فاطمہ آب عینا کو گھورتی ہوئی اس سے روحان کے بگڑے ہوئے موڈ کا پوچھنے لگی

"میں نے لڑائی نہیں کی آنٹی آپ کے بیٹے سے، وہ اپنا غصہ بغیر میری غلطی کہ میری ذات پر نکال کر آفس گئے ہیں"

عینا نے اپنی شادی کی صبح جب فاطمہ کو روحان کی طرح ماکہ کر پکارا تو فاطمہ نے فوراً اسے مڈل کلاس کا طعنہ دیا اور باور کروایا وہ اسے آنٹی اور منصور کو انکل کہے

"اگر غصہ نکال کر گیا ہے تو کونسی انوکھی بات ہو گئی ہے جو یوں بیٹھ کر ٹسوے بہا رہی ہو، کیا مجھے دیکھتا نہیں کس طرح دیوانوں کی طرح آفس سے آنے کے بعد میرا بیٹا تمہارے آگے پیچھے گھومتا ہے۔۔۔"

ناشکری عورتیں ہوتی ہیں وہ جو شوہر کی محبت بھرے میٹھے بول بھول کر ذرا سی ڈانٹ پھٹکار پر رونے بیٹھ جاتی ہیں۔۔۔ یوں مڈل کلاس عورتوں کی طرح رونا بند کرو اور کک سے کہہ کے رات کے ڈنر کا اچھا سا مینو تیار کرو اور جانا نگیر اور آغول رات میں یہی ڈنر کریں گے۔۔۔ ابھی جانا نگیر کو بھی فون کر کے بولنا ہے ظاہری بات ہے داماد بنایا ہے نخرے تو برداشت کریں گے بھی ہم"

فاطمہ عینا کو سناتی ہوئی اس کی بیڈروم سے باہر نکل گئی

عینا نے اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کو سختی سے صاف کیا کیونکہ اب وہ مڈل کلاس لڑکی نہیں رہی تھی، جو یوں بیٹھ کر روتی، اب اسے اپر کلاس وومن کی طرح چہرے پر نقلی مسکراہٹ سجائے خوش رہنے کی ایکٹنگ کرنی تھی۔۔۔ بس وہ اس بات کو لے کر تھوڑی کنفیوز تھی کہ اپر کلاس سوسائٹی میں موو کرنے والی عورتوں کی برداشت کس حد تک ہوتی ہے کیا ساری اپر کلاس عورتیں یونہی صبح شوہر کے آفس جانے سے پہلے ان سے تھپڑ کھاتی ہیں۔۔۔



جاری ہے Dilyunmilehumaray :

Byzeeniasharjeel

Epi#25

کل صبح جب جہانگیر دی جان، فرزانہ خالہ اور رجباب کو اسٹیشن چھوڑنے جا رہا تھا تب اس نے آغول کو نیند سے جگا کر کہا تھا کہ وہ ان لوگوں کو الوداع کر کے واپس سو جائے۔۔۔ مگر آغول نیند میں اس کو باتیں سنا کر واپس سو گئی۔۔۔ جہانگیر چاہتا تو آغول کی نیند اسی وقت اچھی طرح اسکی آنکھوں سے غائب کر سکتا تھا لیکن وہ دی جان فرزانہ خالہ اور رجباب کے جانے کے ٹائم پر گھر میں کوئی تماشا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے اس نے آغول کے دماغ کو واپسی میں آکر درست کرنے کا سوچا اور ان لوگوں کو اسٹیشن روانہ کر کے آ رہا تھا تب اس کے پاس ایس ایس پی سیف اللہ کی کال آئی۔۔۔ تو

جہانگیر ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا تاکہ وہ کل رات والے میج کے بارے میں ان کو آگاہ کر سکے۔۔۔۔۔ کمشنر صاحب سے تو اسے کوئی توقع ہی نہیں تھی۔۔۔ اس نے دوبار کمشنر صاحب سے اس ٹرک ڈرائیور کے بیان کے بارے میں جاننا چاہا تو الٹا کمشنر صاحب نے اسے ان ڈائریکٹ وے میں معطل (سپینڈا) کرنے کی دھمکی دینے لگے۔۔۔۔۔ ایس ایس پی صاحب سے ملنے کے بعد، اپنے ایک تضروری کام نمٹاتا ہوا وہ شام تک گھر پہنچا۔۔۔ تو آغول کو موبائل فون پر کسی سے باتیں کرتے پایا۔۔۔ صبح والا غصہ جہانگیر کا اتر چکا تھا اسی چکر میں آغول کی بخشش بھی ہو گئی۔۔۔ رات کے کھانے کا بھی اس لیے مسئلہ نہیں ہوا کہ جانے سے پہلے رجب اس کی پسند کی مٹن کڑھائی بنا کر گئی تھی البتہ رات تک وہ دی جان کے جانے سے تھوڑا اداس ہو گیا تھا عینا کی غیر موجودگی بھی اسے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ آغول نے اس سے کوئی کلام نہیں کیا تو اس نے بھی اس نے بھی آغول سے پھر کوئی بات نہیں کی،، بس وقفے وقفے سے وہ اسے کیمری جلیز اور شارٹ ہاڈی سلویس ٹی شرٹ میں پورے گھر میں ادھر سے ادھر منڈلاتے ہوئے دیکھ رہا تھا یوں کل کا دن تمام ہوا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"آغول سنائی نہیں دے رہا تمہیں اٹھو جلدی"

تیسری بار بھی جب وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی جہانگیر اب کی بار اسے ڈانٹتا ہوا بولا اور ساتھ ہی کمفرٹر اس کے منہ سے کھینچنے کے اتارا

"کیا پریشانی ہے آپ کو نہ خود سونا ہے نہ مجھے سونے دینا ہے"

آغول نیند میں بھری آواز سے جھنجھلائی ہوئی جمانگیر کو دیکھ کر بولی

"صبح کے دس بج چکے ہیں اور کتنا سونا ہے تمہیں۔۔۔ کچھ احساس ہے تمہیں شوہر دو گھنٹے سے جاگا ہوا ہے اٹھو اور ناشتہ بناؤ"

جمانگیر اسے شرم دلاتا ہوا تھوڑا سخت لہجے میں بولا

"میں ناشتہ کیسے بنا سکتی ہوں میں نے پہلے کبھی ناشتہ نہیں بنایا ہے۔۔۔ جمانگیر اس بات کا تو آپ کو بھی اندازہ ہوگا کہ مجھے ان گھریلو کاموں کی عادت نہیں ہے نہ ہی کچھ کرنا آتا ہے تو پھر کیوں جان بوجھ کر صبح بد مزگی پھیلا رہے ہیں"

جمانگیر اس کا بازو کھینچ کر اسے بیڈ پر بٹھا چکا تھا اور خود بیڈ لیٹ کر اسے ناشتہ بنانے کے لیے کہنے لگا تو آغول بری طرح چڑ گئی تھی۔۔۔ اگر وہ اس وقت اپنے گھر میں ہوتی اور اس کوئی اس کی نیند برباد کرتا تو وہ طوفان مچا دیتی مگر جمانگیر کی بد تمیزیاں وہ شادی کے دن سے برداشت کر رہی تھی

"اگر ایک شوہر اپنی بیوی سے صبح ناشتے کا بولے تو اس میں کونسی بد مزگی ہوگی ناشتہ تم نہیں بناؤ گی تو اور کون بنائے گا اور آخری بات اپنے کان کھول کر سن لو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں جو کام تم نے پہلے نہیں کیے وہ اب تمہیں کرنے پڑے گے" جمانگیر بیڈ پر لیٹ لیٹے اس کو باور کرواتا ہوا بولا

"شادی کے یہی تقاضے ہوتے ہیں کہ لڑکی کو اپنے گھرا کر اس کو نوکرائی بنا دیا جائے"

آغول ناشتہ بنانے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھی اس لیے وہ بحث پر اتر آئی مگر اس کے جواب میں جمانگیر نے آغول کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا جس سے وہ جمانگیر کے اوپر آگری

"چھوڑنیے مجھے" جمانگیر بیڈ پر لیٹا ہوا اسے اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔ آغول کو شادی والی رات کا منظر یاد آیا تو وہ ڈر گئی

"شادی کے صرف یہی تقاضے نہیں ہوتے بلکہ اور بھی بہت سے تقاضے ہوتے ہیں جو ہر لڑکی کو پورے کرنے ہوتے ہیں، اب تم مجھے بتاؤ کہ تم ناشتہ بناؤ گی یا پھر دوسرا تقاضا پورا کروں گی"

جمانگیر اس پر مزید جھکتا ہوا سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"ایسے کیسے بناؤ گی، آپ میرے اوپر سے بے لگیں تو بناؤ گی ناشتہ"

آغول کو جب دو چیزوں کی چوائس ملی تو اسے ناشتہ بنانا بہتر لگا

"آج میں سانس نہیں آ رہا ہوگا تمہیں"

جمانگیر اس کی نازک مزاجی پر بڑبڑاتا ہوا سر جھٹک کر اٹھا اور آغول کو فرار کا راستہ ملتے ہی وہ فوراً بیڈ چھوڑ کر نیچے اتری

"ناشتے میں، میں پراٹھا اور آملیٹ لیتا ہوں چائے میں آدھا چمچ چینی"
 اغول کمرے سے نکلنے لگی تو اسے جہانگیر کی آواز سنائی دی

"کاش اس وقت میرے پاس زہر کی پوری شیشی ہوتی وہی چائے میں انڈیل کر دے دیتی"
 آغول دل میں سوچتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی

جہانگیر آدھے گھنٹے بعد لاونچ میں آیا تو ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ موجود نہیں تھا البتہ آغول کے رونے کی
 زور شور سے آواز کچن میں سے آرہی تھی

جہانگیر کچن میں آیا تو وہ چولہے کے سامنے کھڑی توڑے کے اوپر سائیکل کی سیٹ مناشیپ میں کوئی چیز
 زور و شور سے روتے ہوئے سیکھ رہی تھی۔۔۔ اس چیز کو کچھ بھی کہا جاسکتا تھا مگر پراٹھا ہرگز نہیں کہا
 جاسکتا تھا۔۔۔ جبکہ دوسرے چولہے پر تیز آنچ میں نہ جانے کب سے چائے اُبل اُبل کر باہر آچکی
 تھی مگر اس کی آنچ کو ہلکا کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی گئی

پورے شیلف پر آٹے کی خشکی ریت کی مانند نکھی ہوئی تھی اور بیلن بل کھا کر آغول کے قدموں کے پاس سجدہ کر چکا تھا۔۔۔ دوانڈے بھی فرش پر بغیر لباس (چھلکوں) کے اپنی بے حرمتی پر رو رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ ایک انڈہ پیالے میں ڈلا ہوا تھا،، جس پر چھلکوں سمیت پیاس کو نہایت بے ڈھنگے طریقے سے کاٹا گیا تھا اور دوہری مرچ ثابت اس پیالے میں تیر رہی تھی

"یہ کیا حشر کیا ہے تم نے کچن کا، ناشتہ ایسے بنایا جاتا ہے"

پورے کچن میں دھواں بھرا ہوا تھا جہاں نگیر نے اسے غصے میں ڈانٹتے ہوئے دونوں چھوٹے بند کیے

"تو اور کیسے بنایا جاتا ہے مجھے کیا معلوم"

آغول نے بولتے ہوئے مزید زور زور و نا شروع کر دیا۔۔۔ اسے معلوم تھا اس طرح گلا پھاڑ پھاڑ کر رونے سے ہی،، ناشتہ بنانے سے اسکی جان چھوٹ سکتی ہے

جہاں نگیر ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی مسلتا ہوا دوسرا ہاتھ کمر پر رکھ کر کچن کی حالت دیکھ رہا تھا اور پھر زورو شور سے روتی ہوئی آغول کو دیکھنے لگا

"بیچھے ہو یہاں سے پھوہڑ لڑکی"

جہانگیر ڈپٹتا ہوا آغول کو بولا اور بگڑے ہوئے موڈ کے ساتھ ڈسٹر سے شیلف کو صاف کرنے لگا فرش پر گرے ہوئے انڈوں اور بیلن کو اٹھانے کے بعد وہ چائے کا برتن دھونے لگا۔۔۔ جبکہ آغول خاموشی سے ایک کونے میں کھڑی ہو کر اسے دیکھ رہی تھی

"ارے واہ بھی جہانگیر تمہیں تو بڑی خوبصورت بیوی ملی ہے۔۔۔ جہانگیر کی دلن تو دیکھو کتنی حسین ہے۔۔۔ جہانگیر نے کیا اچار ڈالنا ہے ایسی خوبصورت بیوی کا، جسے آتا جاتا کچھ نہیں۔۔۔ بس الٹے سیدھے فیشن کروالو اور زبان چلوالو۔۔۔ نکمی، پھوہڑ، بد سلیقہ، بے ڈھنگی لڑکی"

وہ اپنے آپ سے بولتا ہوا چائے کا پانی رکھنے کے بعد آملیٹ کے اجزاء پیالے میں ڈال رہا تھا۔۔۔ مگر آغول سے اپنے متعلق فضول گوئی برداشت کرنا مشکل ہو گیا اس لیے وہ کچن سے جانے لگی

"وہی کھڑی رہوں خبردار جو تم کچن سے باہر نکلی، اچھی طرح اپنی آنکھیں کھول کر رکھو اور دیکھو میں کیسے ناشتہ بنا رہا ہوں"

آغول کو باہر جاتا دیکھ کر جہانگیر اس پر مزید غصہ کرتا ہوا بولا

"تو پھر اپنا ٹیپ بند کریں۔۔۔ میں اپنے لیے ایسی فضول باتیں بالکل برداشت نہیں کر سکتی"

اپنے لیے تعریفوں کے علاوہ ایسے الفاظ تو اس نے کسی کے منہ سے نہیں سنے تھے نہ ہی اسے اپنی اتنی بے عزتی برداشت ہو رہی تھی

"جو لڑکیاں کوئی بھی کام ڈھنگ اور سلیقے سے نہیں کر سکتی وہ شوہر اور سُسرال والوں سے ایسے ہی طعنے سنتی ہیں۔۔۔ میں آج ناشتہ بنا رہا ہوں، کل تم میرے سامنے ناشتہ بناؤں گی۔۔۔ اس لئے آنکھیں نکال کر مجھے مت گھورو، یہاں دیکھو ناشتہ کیسے بنتا ہے"

جما نگیر اسے ایک بار پھر گھر کتا ہوا بولا اور پورا ناشتہ بنانے کے دوران وہ باقاعدہ اسے ٹیچ کرنے لگا۔۔۔ آغول خاموشی سے ضبط کرتی ہوئی اس کے ہاتھوں کی مومنٹ دیکھ رہی تھی

"بد تمیز انسان کو پراٹھا بنانا کتنا پرفیکٹ آتا ہے۔۔۔ پھر بھی میری جان عذاب میں کی ہوئی تھی"

آغول کے دل میں شدت سے خواہش ابھری کے وہ بیلن اٹھا کر جما نگیر کے سر پھاڑ دے مگر وہ ایسا خیالوں میں ہی سوچ کر خوش ہو سکتی تھی

"تمہیں پراٹھا کھانا ہے"

ایک پراٹھا بنانے کے بعد جما نگیر اس پر احسان کرتا ہوا پوچھنے لگا جس پر آغول نے جلدی سے سر ہلا دیا کیونکہ اس نے رات کو کھانا مرچوں کی زیادتی کی وجہ سے برائے نام ہی کھایا تھا

"اُن ایک تو اس آدمی کی شکل اچھی نہیں، اوپر سے اس پر بھی ہر وقت بارہ بجے رہتے ہیں" جمانگیر آغول کے لیے پراٹھا بنا رہا تھا اور آغول اس کی شکل دیکھتے ہوئے سوچنے لگی

"میری شکل نہیں دیکھو یہاں دیکھو پراٹھا کیسے بنا رہا ہوں" وہ تو شکر تھا کہ جمانگیر آغول کے اپنے بارے خیالات نہیں جان سکتا تھا

"شکل تو جیسے بڑی اچھی ہے" نہ جانے کیسے آغول کی زبان پر کھلی ہوئی اور اس کے منہ سے پھسلا۔۔۔ ویسے ہی جمانگیر میں خونخوار نظروں سے اُسے دیکھا

"آملیٹ سے ہیوی ہو جائے گا میں بس چائے سے پراٹھا لے لوگی" جمانگیر کے دیکھنے پر آغول معذرت خوانہ نظروں سے اُسے دیکھتی ہوئی بتانے لگی۔۔۔ جمانگیر خاموشی سے اس کے لیے پراٹھا بنانے لگا۔۔۔ اور آغول اپنے آپ کو ملامت کرنے لگی وہ کوئی زائدہ تھوڑی تھا جو اس کی باتیں سن لیتا

"مجھے جم جوائن کرنا ہے اس طرح گھر میں بیٹھے بیٹھے تو میرا ویٹ بڑھ جائے گا"

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد جہانگیر لاونچ میں رکھی ہوئی ایل ای ڈی پر نظر جمائے بیٹھا تھا تب آغول اس کے پاس آتی ہوئی بولی۔۔۔ جہانگیر نے اس کی بات سن کر اس کا اوپر سے لے کر نیچے تک جائزہ لیا

"تو اس میں جم جوائن کرنے کی کیا ضرورت ہے،، گھر کا جھاڑو پوچھا کرو یہی سب سے اچھی ایکسٹریکٹر ہوتی ہے بلکہ دن کا ایک بج چکا ہے۔۔۔ رانی شاید آج نہیں آئے گی اسٹور سے جا کر جھاڑو لے کر آؤ۔۔۔ پہلے بیڈروم کی جھاڑو نکالو اور پھر باقی کے رومز کی"

جہانگیر نے اسے جتنے اطمینان سے مشورہ دیا تھا اس کا مشورہ سن کر آغول کی جان ہی جل گئی

"اگر رانی نہیں آئی ہے تو آپ کیا چاہ رہے ہیں اس کی جگہ میں رانی بن جاؤ،، سمجھ کے رکھا ہے آپ نے مجھے"

آغول غصے سے آنکھیں دکھاتی ہوئی واپس کمرے میں جانے لگی تب جہانگیر صوفے سے اٹھا اور اس کا بازو پکڑ کر رخ اپنی طرف کیا

"تم رانی ہی ہو،،، میرا مطلب ہے اس گھر کی اور اپنے گھر کا کام کرنے سے کوئی عزت تھوڑی گھٹ جاتی ہے، شاباش اب جلدی سے اچھے بچوں کی طرح جھاڑو لے کر آؤ اور پورے گھر کی جھاڑو

نکالو۔۔ دیکھو اس سے تمہارا اٹام بھی کتنے اچھے سے پاس ہوگا، گھر کی صفائی بھی ہو جائے گی اور تمہاری ایکس سائز بھی۔۔۔ صرف ایک کام کرنے سے کتنے کام میں نمٹ جائیں گے" جہانگیر اسے دوستانہ لہجے میں بولا جبکہ آغول کو اس کی باتیں مزید غصہ دلانے لگی

"میں یہ گھٹیا کام ہرگز نہیں کروں گی اور آپ بھی مجھ سے زور زبردستی سے کچھ بھی نہیں کروا سکتے ورنہ یہ ساری باتیں میں اپنے پیرنٹس کو بتاؤں گی۔۔۔ جہانگیر پھر بات بہت آگے تک جانے لگی کیونکہ یہ سب کچھ اب بہت زیادہ ہو رہا ہے" آغول اسے دھمکاتی ہوئی کہنے لگی۔۔۔ فالتو میں اس نے جم کا شوشہ چھوڑ کر اس سوئے ہوئے بھوت کو جگا یا تھا

"ابھی ابھی آیا تو تمہاری ماما کا فون میرے پاس،، آج شام ہم دونوں تمہارے گھر انوائٹ ہے پورے دو گھنٹے دوں گا تمہیں،، وہاں بیٹھ کر رو رو کر اپنے ساتھ ہوئے ظلم کی کہانی سنانا،، چلو اب جھاڑو لے کر آؤ جلدی سے،، ورنہ سمجھو اس دن کچھ نہیں ہوا تھا آج بہت زیادہ ہو جائے گا" جہانگیر اس کو بولتا ہوا خاموشی سے دیکھنے لگا جبکہ آغول دانت پیس کر جہانگیر کا چہرہ دیکھنے لگی

"اس وقت اسٹور سے جھاڑو لے کر آنا ہے یا پھر سیدھا سیدھا بیڈروم میں جانا ہے"

جہانگیر اس کے گھورنے پر آغول کی کلائی پکڑتا ہوا سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔ آغول نے اپنی کلائی اس سے چھڑوائی اور اسٹور روم میں جھاڑو لینے چلی گئی

جان اسکی تب جلی جب پورے گھر کی صفائی کرنے کے بعد، کالی صورت، پیلے دانت والی رانی کو آتے ہوئے دیکھا وہ اپنے دیر سے آنے کی نہ جانے کون کون سی ٹوپیاں کروا رہی تھی مگر جہانگیر خوش تھا اور اس نے آغول کو اس کے کام پر آپریشن کیا تھا کیونکہ فرسٹ ٹائم اس نے گھر کی صفائی بہت صفائی سے کی تھی۔۔۔ شاوڑ لیتے ہوئے آغول نے تہیہ کر لیا تک کے وہ منصور فاطمہ اور روحان کو سب اپنے ساتھ جہانگیر کے سلوک کا بتائے گی وہ ایسے بد تمیز انسان کو شوہر کے روپ میں بالکل قبول نہیں کر سکتی

شاوڑ لے کر جب وہ باہر آئی تب اس کے غم کی انتہا نہیں رہی کیونکہ وارڈروب کے پورشن میں اس کے ڈریسز موجود نہیں تھے صرف وہی کپڑے موجود تھے جو جہانگیر اس کیلئے لے کر آیا تھا۔۔۔ ایک ڈریس نکال کر اس کو پہننے کے بعد اسکا دوپٹہ ہاتھ میں لیتی ہوئی وہ دندناتی ہوئی اس کمرے کا رخ کرنے لگی جہاں جہانگیر موجود تھا

"چٹاخ"

سیٹنگ روم کے اندر سے آنے والی تھپڑ کی آواز پر آغول کے قدم دروازے پر ہی رک گئے

"کتنے پیسے لینے کے بعد تم نے اس غریب انسان کی رپورٹ درج کی اگر دو دن میں تھانے کے چکر نہیں لگاؤ گا تو یہ سب کچھ کرو گے تم لوگ میرے پیچھے،، آج ہی کے دن میں فوراً مخدوم کے گھر جا کر اس کو اس کے پیسے واپس کرو اور آئندہ اگر تم نے کسی سے ناجائز پیسوں کا مطالبہ کیا نہ اسلم تو میں گھر بلا کر تمہیں نہیں سمجھوں گا بلکہ پولیس اسٹیشن میں سب کے سامنے اچھی طرح سمجھاؤں گا"

جہانگیر کو نسٹیل اسلم پر برہم ہوتا ہوا بولا۔۔۔ کانسٹبل اسلم اپنے سرخ گال پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے چلا گیا تو جہانگیر کی نظر آغول پر پڑی جو کہ کمیز شلوار میں مبلوس ہاتھ میں دوپٹہ لیے خاموشی سے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی

"تمہیں کیا ہوا"

جہانگیر اس کے پاس آ کر سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"کچھ نہیں"

وہ جو جہانگیر سے اپنے کپڑوں کے بارے میں پوچھنے آئی تھی اس کو غصہ میں دیکھ کر نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی

"بھوک لگ رہی ہے"

جہانگیر آغول کے ہاتھ سے دوپٹہ لے کر اس کے گلے میں ڈالتا ہوا غور سے اس کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"نہیں کچھ خاص نہیں لگ رہی"

کہیں وہ اسے بھی تپھڑ ہی نہ کھلا دے آغول آستہ آواز میں بولتی ہوئی، وہاں سے جانے لگی تو جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑا

"میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے بلکہ تمہیں بتا رہا ہوں کہ مجھے بھوک لگ رہی ہے"

جہانگیر آغول کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ آغول نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اسے لگا جیسے کہ جہانگیر اپنی مسکراہٹ چھپا رہا ہو

www.urdu novelsmania.com

"تو میں کیا کر سکتی ہوں اس سلسلے میں"

آغول ضبط سے مام لیتی ہوئی جہانگیر کو بولی

"جب سلسلہ تم سے جڑا ہے تو پھر تمہیں ہی سب کرنا ہے"

لائٹ گرین مکر کے کپڑوں میں وہ تپی تپی سی جمانگیر کو کافی اڑیٹ کر رہی تھی جمانگیر نے اسے دونوں شانوں سے تھاما اس کا رخ پھیر کر اپنے ہاتھ سے اسکے شانوں پر دباؤ ڈالتا ہوا اسے کچن میں لے جانے لگا

"آؤ آج میں تمہیں چکن چیز سینڈوچ بنانا سکھاتا ہوں بہت ہی ایزی ہے"

جمانگیر دوستانہ لہجے میں کہتا ہوں ایک بار دوبارہ اسے سینڈوچ بنانے کا طریقہ بتانے لگا آغول ضبط کرتی ہوئی وہاں خاموش کھڑی رہی جیسے ہی سینڈوچ تیار ہوا وہ بغیر پلیٹ کی طرف دیکھے بیڈروم میں چلی اور بیڈ پر لیٹ کر رونے لگی دوپہر کے تین بج رہے تھے اور شام میں اسے اپنے میکے جانا تھا اور یہ شام کب آئی تھی وہ شدت سے انتظار کرتے کرتے سو گئی

جاری ہے Dilyunmilehumaray :  www.urdu novels mania

Byzeeniasharjeel
Epi#26

"چلیج کر لیا"

جہانگیر کمرے میں آتے ہی آغول سے پوچھنے لگا مگر وہ بیڈ سے نیچے ٹانگیں لٹکا کر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔۔۔ وہ اسی ڈریس میں موجود تھی جو جہانگیر نے اسے سلیکٹ کر کے دیا تھا مگر جہانگیر نے غور سے دیکھا اس نے صرف کلیوں والا آسمانی اور وائٹ کلر کافرک پہنا ہوا تھا جو کہ اسکی پنڈلیوں کو چھو رہا تھا جبکہ اس کے ساتھ چوڑی دارپا جامہ وہ اپنے ایک پاؤں کے ٹخنے میں پھسائے بیٹھی تھی شاید اس کے رونے کی بھی یہی وجہ تھی

"کس قسم کے کپڑے ہیں یہ جہانگیر، مجھے نہیں پہننا یہ ڈریس میں چیخ کر رہی ہو" وہ اپنے آنسو صاف کر غصہ ضبط کرتی ہوئی جہانگیر سے بولنے لگی ساتھ ہی پھنسا ہوا پجامہ پاؤں سے نکالنے لگی جو کہ ٹائٹ ہونے کی وجہ سے اس کے پاؤں سے نکل نہیں رہا تھا

"کوئی ضرورت نہیں ہے چیخ کرنے کی، اچھی لگ رہی ہو،،، میں تھوڑی ہیلپ کر دیتا ہو" جہانگیر بے ساختہ بولتا ہوا اس کے پاس آیا اور بیڈ سے نیچے اس کے پاؤں کے پاس بیٹھا۔۔۔ آغول اس کی ہیلپ کا یاد رکھنا بھول گئی صرف اسے یہ جملہ یاد رہا جہانگیر نے اسے ابھی کہا وہ اچھی لگ رہی ہے

"میں اچھی لگ رہی ہو آپکو"

وہ جہانگیر کا جملہ پکڑ کر اس سے پوچھنے لگی جہانگیر چونک کر نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا

"اچھی تمیز والی ڈریسنگ میں لڑکیاں اچھی ہی لگتی ہیں"

وہ آغول کا پاؤں اپنے گھٹنے پر رک کر اس کے پاؤں میں پھنسا ہوا پا جامہ نکالتا ہوا بولا جس کی وجہ سے اس کا پاؤں سرخ ہو گیا تھا۔۔۔ آغول جہانگیر کی بات سن کر اسے غصے میں گھورنے لگی۔۔۔ جہانگیر اٹھ کر اسے شا پر لے کر آیا اور آغول کو دیکھا جو اس کو غصے میں دیکھ رہی تھی

"ہر وقت منہ کیوں بنا رہتا ہے تمہارا، مطلب وہی تھا میرا اچھی لگ رہی ہو"

جہانگیر دوبارہ اس کے پاؤں کے پاس بیٹھ کر، اس کا پاؤں شا پر میں ڈالنے لگا

"ہا تعریف کرتے ہوئے تو پیسے خرچ ہوتے ہیں اس شخص کے میڈل کلاس آدمی"

آغول سر جھٹک کر سوچنے لگی اور غور سے جہانگیر کی ڈریسنگ دیکھنے لگی۔۔۔ لائٹ گرے کلر کی اسٹریپ والی شرٹ پر بلیک ڈریس پینٹ میں وہ اتنا برا بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"افس کیا ہو جاتا اگر اس کا کلر تھوڑا سا اور فیئر ہوتا"

وہ جہانگیر کے نقش غور سے دیکھنے لگی۔۔۔ بغیر اسکی نظریں محسوس کیے

"اتنی سی بات تھی اور تم بلاوجہ پریشان ہو رہی تھی اب دوسرے پاؤں میں بھی شاپر کی مدد سے اسی طرح پہنو"

اتنے قریب سے آغول کی سفید پنڈلیوں کو دیکھ کر ایک دم اس کے جذبات شور مچانے لگے تھے جہانگیر اس کا پاؤں اپنے گھٹنے سے ہٹاتا ہوا بولا مگر آغول نے جھٹ سے جہانگیر کے اٹھنے سے پہلے اپنا دوسرا پاؤں اس کے گھٹنے پر رکھ دیا

"دوسرا پاؤں بھی آپ ہی پہنا دیں، میں تھک گئی ہوں سارا دن کام کرتے ہوئے"

آغول اسے آرڈر دینے والے انداز میں بولی، ۔۔ جہانگیر اسے خاموش نظروں سے دیکھنے لگا، آغول کا اسے آرڈر دینا بالکل برائیاں لگا واقعی اس نے بہت محنت کی تھی جس کا کچھ تو صلہ بنتا تھا اس لئے خاموشی سے اس کا دوسرا پاؤں دیکھنے لگا جو کہ اس کے گھٹنے پر رکھا ہوا تھا اس کی پنڈلی کو اپنی انگلیوں سے چھوتے ہوئے وہ اس کی ٹانگ کی نرمی محسوس کرنے لگا یہ ایک غیر ارادی عمل تھا وہ اپنا ہاتھ آغول کے گھٹنے تک لے گیا تھا،،، ہوش میں وہ تب آیا جب آغول نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنا پاؤں اس کے گھٹنے سے ہٹایا

"میں پس لیتی ہوں ہو"

آغول ایک دم گھبراتی ہوئی بولی تو جہانگیر اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا

"توبہ کتنا خطرناک آدمی ہے یہ۔۔۔ مجھے بھی کیا ضرورت تھی بکواس کرنے کی، کون سا میں دوسرا پاؤں خود پہننے سے فوت ہو جاتی"

آغول جہانگیر کو باہر جاتا ہوا دیکھ کر سوچنے لگی

شام آٹھ بجے کا وقت جب جہانگیر آغول کے ساتھ اپنے سسرال پہنچا کیونکہ وہ اپنے سسرال میں فرسٹ ٹائم آیا تھا اور یہ بہن کبھی سسرال تھا اس لیے فروٹ مٹھائیاں عینا کا فیورٹ کیک اور بہت سارا سامان پیک کروا کر لایا تھا

منصور اور فاطمہ نے اس کا پرتپاک طریقے سے استقبال کیا، آغول منصور اور فاطمہ سے مل کر جہانگیر کے ہی برابر میں بیٹھی گئی وہ خاموش تھی شاید اپنے ماں باپ سے ناراض بھی۔۔۔ تب ہی لیونگ روم میں روحان داخل ہوا اسکے ہاتھ میں پھول کا بکے تھا جو کہ اس نے زاہدہ سے کہہ کر اپنے بیڈ روم میں رکھنے کو کہا تھا شاید وہ آفس سے ابھی آیا تھا

جہانگیر سے وہ نارمل انداز میں ملتا تھا مگر آغول کو وہ پیار کرتا ہوا اپنے ساتھ والے صوفے پر بھٹا چکا تھا

"آئی عینا نظر نہیں آرہی"

روحان نے بھی عینا کی غیر موجودگی کو محسوس کیا تھا مگر جہانگیر کے فاطمہ سے پوچھنے پر روحان بھی فاطمہ کو دیکھنے لگا

"تمہاری آمد کا سن کر دوپہر سے کچن میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ میرے منع کرنے کے باوجود آج رات کا ڈنر اسی نے بنایا ہے۔۔۔۔۔ بس ابھی فریش ہو کر آتی ہوگی"

فاطمہ مسکراتی ہوئی جہانگیر کو بتانے لگی تو جہانگیر سر ہلا کر خاموش ہو گیا

"آئی صرف بھائی کی آمد ہی نہیں بھابھی کی بھی آمد میرے لیے اہم ہے"

عینا کمرے کے اندر آ کر مسکرا کر بولی سب کو با آواز سلام کرتی ہوئی آغول سے ملی، شادی والے دن کی بانسبت آغول بھی اس سے خوشدلی سے ملی،

عینا اسے اچھی لڑکی لگی مگر کیا ہی تھا جو وہ اسے بھابھی کی بجائے نند کہہ کہ مخاطب کرتی۔۔۔۔۔ روحان غور سے آغول سے ملتی ہوئی اپنی بیوی کو دیکھنے لگا اس نے روحان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا بھی نہیں تھا، صبح والے واقعہ سے شاید وہ بہت زیادہ ہرٹ ہوئی تھی۔۔۔۔۔ مگر وہ اپنی بیوی کو بیڈ روم میں جا کر منالے گا روحان ایسا سوچنے لگا

عینا آغول سے ملنے کے بعد جہانگیر کے پاس آئی تو وہ مسکرا کر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا

"آپکو آج صبح سے بہت مس کر رہی تھی میں"

عینا نے بولتے ہوئے جہانگیر کے سینے پر سر رکھ کر بہت سی نمی کو آنکھوں میں لائے بغیر اپنے اندر اتارا تھا

"یہاں دیکھو، ٹھیک ہو تم"

جہانگیر جانچتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگا تو عینا بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ سر اقرامیں ہلا کر اپنے بھائی کو مطمئن کرنے لگی اور جہانگیر کے برابر میں ہی بیٹھ گئی

تھوڑی دیر بلکی پھلکی گفتگو کے بعد کھانے کا دور چلا، ۔۔۔ آغول نے نوٹ کیا جہانگیر عینا سے کس طرح مسکرا کے بات کر رہا تھا ایسے ہی نرم مسکراہٹ کے ساتھ وہ اپنی دی جان سے بھی بات کرتا تھا مگر اس سے ۔۔۔ فاطمہ نے دوبار اسے ڈنر سے پہلے بھی روم میں بلایا تھا مگر آغول نے سنی ان سنی کر دی ۔۔۔ وہ جانتی تھی فاطمہ اسے اکیلے میں جہانگیر کے رویہ بارے میں جاننے کے لیے بلا رہی تھی مگر یہ بات وہ فاطمہ کو اکیلے میں نہیں آج سب کے سامنے بتانے والی تھی ڈنر کے بعد

"تم نے کھانا کافی اچھا بنایا تھا، میں تمہیں بھابھی یا آپ جناب کہہ کر بالکل مخاطب نہیں کرو گی مانتے مت کرنا"

ڈنر کے بعد آغول عینا سے مسکرا کر بولی اور دوبارہ روحان کے پاس ہی صوفے پر بیٹھی تھی کیونکہ سامنے جہانگیر بیٹھا تھا اور اب وہ سب کچھ بتاتے ہوئے اسکے تاثرات دیکھنا چاہتی تھی

"تکلف والا رشتہ مجھے بھی پسند ہم دونوں کا اچھا نہیں لگے گا"
عینا آغول کو مسکرا کر بولی اور باری باری سب کو کافی سرو کرنے لگی

"یار تم نے شادی سے پہلے بتایا نہیں کہ کھانا بنانے والی بھی کوالٹی ہے تمہارے اندر"
عینا کتنی دیر سے روحان کو انور کر رہی تھی اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی تبھی روحان عینا کے ہاتھ سے کافی لیتا ہوا بولا

"آپ نے بھی تو اپنے ہاتھ اٹھانے والی کالٹی کا شادی سے پہلے ذکر نہیں کیا تھا"
عینا مسکراتی ہوئی روحان کو دیکھ کر بولی اور جا کر سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ روحان کے ساتھ روم میں موجود تمام افراد کو سانپ سونگھ گیا سبھی عینا کی طرف دیکھنے لگے اور وہ اپنے مگ سے کافی کا سپ لہینے لگی

"عینا یہاں دیکھو میری طرف اور مجھے پوری بات بتاؤ"
جہانگیر کافی کا مگ ٹیبل پر رکھتا ہوا کھڑا ہو گیا

"عینا کمرے میں جاو فوراً"

روحان صوفے سے اٹھتا ہوا عینا کو دیکھ کر بولا

ماحول میں سنگینی پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی تو آغول اور منصور بھی اپنی اپنی جگہ سے اٹھے جب کہ فاطمہ حیرت سے عینا کو صوفے پر بیٹھا ہوا دیکھ رہی تھی

"تم نے میری بہن پر ہاتھ اٹھایا ہے رونی" جہانگیر روحان کے پاس آتا ہوا بولا۔۔۔ اس سے پہلے روحان جہانگیر کو کچھ بولتا ہے،، جہانگیر نے اس کے ساتھ کھڑی آغول کے منہ پر تھپڑ مارا۔۔۔ جہانگیر کے رد عمل پر کمرے میں موجود تمام افراد ایک دم سکتے میں آ گئے

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی جیڈی میری بہن پر ہاتھ اٹھانے کی"

سب سے پہلے روحان کا سکتہ ٹوٹا تھا وہ غصے میں چیختا ہوا جہانگیر کی طرف بڑھا۔۔۔ روحان نے جہانگیر کا گریبان پکڑا تو جہانگیر نے جھٹکے سے اسے اپنا گریبان چھڑا کر دھکا دیا فاطمہ اور عینا بھی اپنی اپنی جگہ ایک دم گھبرا کر کھڑی ہو گئی

"جیسے تم نے میری بہن پر ہاتھ اٹھایا، کیا سوچ کر تم نے ہاتھ اٹھایا میری بہن پر،، جواب دو"

جہانگیر نے ایک ہاتھ سے روحان کا گریبان پکڑا کر دوسرے ہاتھ کا مٹکا بنا کر، اس سے پہلے وہ روحان کے منہ پر مارتا منصور نے آگے بڑھ کر جہانگیر کا ہاتھ پکڑا

"جہانگیر چھوڑو اس کا گریبان اور یہ بتاؤ کہ تمہارا ہاتھ میری بیٹی پر کیسے اٹھا۔۔۔ اپنی بیٹی کی شادی میں نے تم سے اس لیے کروائی تھی، اتنا بے مل سمجھ لیا تم نے میری بیٹی کو کہ میرے سامنے ہی اسے مار دیا"

جہانگیر اور روحان دونوں ایک دوسرے کو خانوار نظروں سے دیکھ رہے تھے جب منصور غصے میں جہانگیر سے پوچھنے لگا

"بے مول تو میری بہن بھی نہیں ہے انکل جو آپکا بیٹا میری بہن ہر اپنا ہاتھ صاف کرے۔۔۔ نہ ہی میں نے اپنی بہن کی شادی یہاں پر اس لیے کروائی تھی کہ اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے۔۔۔ یہی تھپڑ میں اس کے منہ پر بھی مار سکتا تھا مگر میں چاہتا ہوں اسے بھی میری تکلیف کا اندازہ ہو"

جہانگیر منصور کو دیکھتا ہوا بولا

"اور میری بیٹی کی تکلیف، اس کی تذلیل۔۔۔ وہ کوئی معنی نے نہیں رکھتی تمہاری نظریں۔۔۔ آغول اسکی بہن ہونے سے پہلے میری بیٹی ہے۔۔۔ یہ تکلیف تو تم نے مجھے بھی دی ہے اب بتاؤ میں تم سے اس تکلیف کا کیسے بدلہ نکالوں"

منصور کی بات سن کر جہانگیر خاموش ہو گیا اور آغول پر اس کی نظر گئی۔۔۔ جو آنکھوں میں آنسو بھرے جہانگیر کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ جہانگیر کے دیکھنے پر آغول وہاں پر رکی نہیں بلکہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

"فساد کی جڑ"

فاطمہ عینا کو دیکھ کر بڑبڑاتی ہوئی آغول کے پیچھے اس کے کمرے میں چلی گئی اور عینا اسے ذرا اندازہ نہیں تھا جہانگیر غصے میں ایسا کرے گا

"بیٹا اس نے کس بات پر آپ پر ہاتھ اٹھایا، میں اس سے نہیں پوچھوں گا آپ مجھے بتائے"

آغول اور فاطمہ کے جانے کے بعد منصور عینا کو دیکھتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"ڈیڈی وہ ہم دونوں ہسپنڈوائف کا پرسنل میٹر ہے پلیز میں نہیں چاہتا وہ یہاں ڈسکس ہو" عینا کے کچھ بولنے سے پہلے روحان جلدی سے بولا اور عینا کے پاس آیا

"صبح جو بھی کچھ ہوا اس کے لیے میں شرمندہ ہو، پلیز اپنے روم میں چلو"

روحان عینا کو دیکھ کر آستنگی سے بولا عینا نے روحان کی آنکھوں میں دیکھا اس کا اندازہ اجزانہ تھا مگر آنکھوں میں تنبیہ۔۔۔۔

"وہ اب تمہاری روم میں نہیں جائے گی۔۔۔ میرے ساتھ میرے گھر جائے گی۔۔۔ اپنی بہن کی ذات کا مزید تماشا نہیں بننے دو گا میں اب" جہانگیر غصے میں روحان کو دیکھتا ہوا بولا

"یہ بیوی ہے میری" روحان جہانگیر کو آنکھیں دکھاتا ہوا جتانے لگا

"روحان خاموش ہو جاؤ، ٹھیک ہے جہانگیر تم اپنی بہن کو یہاں سے لے کر چلے جاؤ۔۔۔ اب آغول بھی تمہارے ساتھ نہیں جائے گی بلکہ یہی رہے گی" منصور روحان کو خاموش کروانے کے بعد جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا

www.urdu novelsmania.com

"میرے عمل سے آپ کا دل دکھائیں معذرت خواہ ہوں۔۔۔ آغول سے بھی میں ایکسکوز کر لوں گا لیکن وہ واپس میرے ساتھ جائے گی"

جہانگیر منصور کو دیکھتا ہوا بولا اس وقت وہ غصے میں تھا مگر پھر بھی منصور سے بات کرتے ہوئے اس کے انداز میں احترام شامل تھا

"میں نے یہ وٹہ سٹہ اس لئے ہرگز نہیں کروایا تھا کہ تم دونوں اپنی پرانی دشمنی نکال سکو۔۔۔ مجھے تم ایک سنجیدہ اور سمجھ بوجھ رکھنے والے انسان لگے، اس لئے میں نے اپنی بیٹی کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دے دیا تھا۔۔۔ لیکن آج میں اپنی بیٹی کی طرف سے فخر مند ہو گیا ہوں۔۔۔ پہلے غلطی میرے بیٹے نے کی ہے اس لیے فیصلے کا حق میں تمہیں دیتا ہوں۔۔۔ آج اپنی بہن یا بیوی میں سے کسی ایک کو ہی یہاں سے لے کر جانا"

منصور جہانگیر کو بولتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا آغول کا سامنا کرنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔ جبکہ روحان عینا کو التجائی نظروں سے دیکھنے لگا

"اپنے روم میں جاؤ عینا اور اگر تم نے اب دوبارہ میری بہن پر ہاتھ اٹھایا تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں" جہانگیر روحان سے بولتا ہوا آغول کے کمرے کی طرف جانے لگا

اگر آج وہ عینا کو یہاں سے لے کر چلا جاتا اور آغول کو یہی چھوڑ جاتا تو بات مزید بگڑ جاتی ابھی اسے آغول سے بھی ایکسکیوز کرنا تھی۔۔۔ اس سارے قصے میں اس کا قصور نہیں تھا مگر وہ نشانہ بن گئی

"یا میرے خدا، اتنا بد تمیز انسان ہے یہ شخص۔۔۔ میں نے اس کی بہن کو کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیا اور وہاں میری بیٹی کو ماسی بنا کر رکھا ہوا ہے میں ابھی جا کر پوچھتی ہوں" فاطمہ نے جب آغول کی زبانی جہانگیر کے آج کے کارنامے سنے تو اسے غصہ آنے لگا اس سے پہلے وہ منصور کے پاس جاتی جہانگیر کمرے میں آگیا

"آغول گھر چلو" جہانگیر کمرے میں آکر آغول کے رونے ہوئے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا آج پہلی بار اسے روتا ہوا دیکھ کر جہانگیر کے دل کو کچھ ہوا تھا

"آغول اب تمہارے ساتھ نہیں جائے گی وہ اس طرح ہرگز زندگی نہیں گزار سکتی جس طرح تم اسے رکھنا چاہتے ہو، اس نے اپنے گھر میں اٹھ کر کبھی پانی تک نہیں پیا اور تم نے اس سے گھر کی صفائی کرنے کو کہا اور کھانا بنوایا"

فاطمہ جو کہ بھری ہوئی بیٹھی تھی آغول کے گھر جانے کی بات سن کر جہانگیر کو دیکھتی ہوئی بولی اب وہ اسے داماد نہیں بس عینا کا بھائی لگ رہا تھا

"آئی آپ بات کو بڑھائے مت، آغول میری بیوی ہے اور میں اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے کر جاؤ گا۔۔۔ اگر اس نے کبھی اٹھ کر پانی نہیں پیا تو یہ اس کی نااہلی ہے جسے آپ بہت فخریہ انداز میں بیان کر رہی ہیں۔۔۔ آپ کو اپنی بیٹی کو بہت کچھ سکھانا چاہیے تھا معاف کیجیے گا مگر لڑکی ذات کی

تریت اور پرورش مختلف اقداروں پر کی جاتی ہے کیونکہ انہیں آپ زندگی بھر اپنے پاس نہیں رکھ سکتے۔۔۔۔۔ کام والی میں افورڈ کر سکتا ہوں اور وہ کام کرنے آتی بھی ہے،، ایک دن اگر اس نے اپنے گھر کا کام کر لیا تو اس سے آپ کی بیٹی گھس نہیں گئی اور نہ ہی اپنے گھر کا کام کرنے سے کوئی چھوٹا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ ہاں کھانا میں کسی نوکر کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں کرتا اور نہ ہی روز ہوٹلنگ افورڈ کر سکتا ہوں اس لیے کوکنگ کی عادت اسی کو ڈالنی ہوگی مگر یہ آپ کا سر درد نہیں ہے،، اپنی بیوی کو خود ٹیکل کر لو گا۔۔۔۔۔ ویسے بھی شادی کے بعد ہر لڑکی کو اپنے شوہر کے مزاج کے مطابق اپنا آپ ڈھالنا ہوتا ہے آپ کی بیٹی کوئی نرالا کام نہیں کرے گی"

جہانگیر اپنی بات کر کے آغول کو دیکھنے لگا اس کی آنکھوں میں چلنے کا واضح اشارہ تھا

"مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا،، نہیں میں رہ سکتی ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔ آپ کے گھر کے کام کرو آپ کی مرضی سے کپڑے پہنو،، اپنے بھائی کی غلطی پر آپ سے پٹوں میں ایسے اپنی ساری زندگی نہیں گزار سکتی"

www.urdu novelsmania.com

آغول آنکھوں میں آنسو لیے جہانگیر کو دیکھ کر بولی

"یہ ساری شکانتیں اپنے گھر جا کر کرنا اب یہ تمہارا گھر نہیں ہے اس لیے یہاں تماشہ نہیں کرو اور خاموشی سے گھر چلو"

جہانگیر سنجیدگی سے اسے دیکھتا ہوا بولا

"میں منصور سے پوچھ کر آتی ہوں،، اتنا کچھ ہونے کے بعد وہ کیسے ہماری بیٹی کو بھیج سکتے ہیں"

فاطمہ جہانگیر کو سناتی ہوئی کمرے سے نکل گئی

"تمناشہ میں کر رہی ہوں جہانگیر،، تمناشہ تو آپ نے بنا دیا ہے میری ذات کا شادی کی پہلی رات بھی اور آج میری فیملی کے سامنے بھی،، میں ہرگز آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی"

آغول اٹل لہجے میں بولی

"اوکے میں اپنی غلطی ایکسپٹ کرتا ہوں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا تمہارے ساتھ نہ آج نہ ہی اس دن۔۔۔۔ میں دونوں دفع غصے میں تھا۔۔ پلیز اب گھر چلو ورنہ یہاں دوبارہ نیا تمناشا ہو جائے گا اور وہ سب کے سامنے بالکل بھی اچھا نہیں لگے گا"

جہانگیر اپنی غلطی تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ اسے گھر نہ جانے کے نتائج سے بھی آگاہ کرتا ہوا بولا

"یہ غلطی ایکسپٹ کر رہے ہیں آپ،، یا پھر مجھے دھمکی دے رہے ہیں۔۔۔ سوری تو کی ہی نہیں ہے آپ نے۔۔۔ ہاتھ دیکھا ہے آپ نے اتنی زور سے مجھے مارا ہے"

آغول کو اپنے سامنے کھڑے ہوئے شخص پر غصہ آیا معلوم بھی نہیں تھا کہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہے بھی کہ نہیں تب ہی آغول اسے شرمندہ کرتی ہوئی بولی

"جو گھر پر غلطی کی تھی اس کے گھر پر معافی مانگ لوں گا۔۔۔ جو یہاں غلطی کی ہے اس کی معافی یہاں مانگ لیتا ہوں"

جہانگیر نے آگے بڑھ کر اس کا چہرہ تھاما اور جیسے ہی وہ اس کے ہونٹوں پر جھکنے لگا آغول نے اسے پیچھے دھکا دیا

"ہر ایک سے آپ ایسی ہی سوری کرتے ہیں"
وہ مزید غصے میں جہانگیر کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"لا حول ولا۔۔۔ کیا آدمی سمجھا ہوا ہے تم نے مجھے۔۔۔ تم تو بیوی ہو اس لئے۔۔۔ خیر چھوڑو گھر چلو اب"

جہانگیر اب کی بار آغول کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا

"میں آپ کو بتا چکی ہوں جہانگیر میں اب آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی"
آغول جہانگیر سے اپنا ہاتھ چھوڑ آتی ہوئی بولی

"میں نخزے برداشت کرنے والا آدمی ہرگز نہیں ہوں اور تم مجھے ڈھیر سارے نخزے دکھا چکی ہو جنہیں میں خاموشی سے برداشت بھی کر چکا ہوں اب تمہارے منہ سے ایک لفظ نہیں نکلے"

جہانگیر نے اب آنکھیں دکھاتے ہوئے اس کا بازو پکڑا اور کمرے سے باہر لے گیا،، ہال اس وقت کوئی بھی موجود نہیں تھا جہانگیر اس کے رونے کی پرواہ کیے بغیر اسے کار میں بٹھا کر واپسی کا سفر کرنے لگا

جاری ہے Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#27

کمرے میں منصور کو پریشان دیکھ کر فاطمہ نے مزید کچھ بھی منصور کو نہیں بتایا صرف یہی کہا کہ جہانگیر آغول کو لے کر جا رہا ہے جس پر منصور نے کوئی خاص رد عمل کا اظہار نہیں کیا مگر کچن میں عینا کو دیکھ کر فاطمہ نے اسکی اچھی طرح طبیعت صاف کی

اس نے عینا کو بتایا کہ آج جو بھی کچھ ہوا ہے صرف اور صرف اس کی وجہ سے ہوا ہے بقول فاطمہ کے اس کی بیٹی پر آج اس کی وجہ سے ہاتھ اٹھا۔۔۔ سالے اور بہنوئی اگر آمنے سامنے ہوئے تو صرف

اس کی غلطی کی وجہ سے ،،، فاطمہ نے عینا کو یہ بھی کہا کہ وہ اسے مڈل کلاس لڑکی سمجھتی تھی لیکن اس نے آج لور کلاس عورتوں جیسی حرکت کی اسے اپنے مسئلے مسائل یوں سرعام نہیں کھولنے چاہیے تھے۔۔۔ فاطمہ عینا کو اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھی جسے عینا نے خاموشی سے سنا اور جب فاطمہ اسے کھری کھری سننے کے بعد وہاں سے گئی تو عینا نے بھی اپنے کمرے میں کارخ کیا

جہاں پر اس کا شوہر موجود تھا،، اب اسے نہیں معلوم تھا کہ اس کا شوہر اس کے ساتھ کیا رویہ رکھتا ہے روحان نے اسے گھر جانے سے توروک لیا تھا مگر اب وہ کیسا رد عمل کرے گا یہ ان کو نہیں معلوم تھا

عینا نے اپنے کمرے میں آئی تو روحان بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا بیٹھا ہوا تھا،، کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے آنکھیں کھول کر عینا کو دیکھا عینا روحان سے نظریں چرا کر کمرے کا دروازہ بند کرتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی اپنی جیولری اتار کر وارڈروب کھولتی ہوئی نائٹ کی بجائے اپنے لیے آرام دے قمیض شلوار نکالا اور چیخ کرنے چلے گئی۔۔۔ واپس آئی تو کمرے کی لائٹ بند کر کے خاموشی سے آنکھوں پر ہاتھ رکھتی ہوئی لیٹ گئی۔۔۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ عینا کو محسوس ہوا جیسے کمرے کی لائٹ دوبارہ کھلی ہو روحان نے عینا کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اسے ہٹا کر اسے بیڈ پر بٹھایا

"کیا ملا تمہیں اپنے بھائی، میرے ماں باپ کے سامنے یوں اپنا اور میرا تماشہ بنا کر جواب دو"

روحان اس کے سامنے کھڑا ہوا سخت لہجے میں پوچھنے لگا

"نیند آرہی ہے مجھے سونا ہے"

عینا آہستہ سے بولتی ہوئی دوبارہ بیڈ پر لیٹنے لگی مگر روحان نے اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ سے اٹھا کر اپنے سامنے کھڑا کیا

"میرا سکون تباہ کر کے میری نیند حرام کر کے تم سو سکتی ہو، تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں سونے دوگا کیونکہ اس کی تم نے وہاں سب کے سامنے"

روحان اسے اپنے سامنے کھڑا کرتا ہوا غصے میں چیخا

"آپ میرے ساتھ بند کمرے میں ایسا رویہ رکھیں گے تو یہ جائز ہے۔۔۔ آپ مجھے ڈرائے گے، مجھ پر ہاتھ اٹھائے گے اور میں بدلے میں کچھ نہ بولویہ نا انصافی نہیں ہے روحان"

عینا نے کوشش کی تھی کہ اس کی آنکھوں میں نمی نہ آئی عینا کے بولنے پر روحان نے زور سے اس کا منہ پکڑا

"کیا رویہ رکھتا ہو میں تمہارے ساتھ بند کمرے میں۔۔۔ زیادتی کی ہے تمہارے ساتھ، کتنا مارا پیٹا ہے تمہیں۔۔۔ کھانے پینے کو نہیں دیتا یا خوش نہیں رکھتا۔۔۔ بولو کتنی زور سے مارتا تھا میں نے

تمہارے منہ پر،، جس کا تم نہیں ہو سرعام ڈھنڈورا پیٹا۔۔۔ تھپڑ معلوم ہے کیا ہوتا ہے، تھپڑ وہ ہوتا ہے جو آج تمہارے بھائی نے، تمہاری وجہ سے میری بہن کو مارا۔۔۔ اسے کہتے ہیں تھپڑ، لگاؤ میں تمہارے منہ ویسا تھپڑ"

روحان اس کا منہ بوجھ کر آنکھیں دکھاتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔ عینا نے اس کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا

"آپ کی انا کو تسکین ملے گی تو زور کا تھپڑ بھی مار کے دیکھ لیں،، تھپڑ زور سے مارا جانے یا پھر آہستہ سے تھپڑ تھپڑ ہی ہوتا ہے روحان،، آہستہ مارنے میں بھی اتنی ہی تذلیل اور زلت کا احساس ہوتا ہے مگر آپ نہیں سمجھیں گے۔۔۔ کتنا دکھ ہو رہا ہے آپ کو اپنی بہن کا۔۔۔ میرے بھائی کو بھی بالکل اسی طرح دکھ ہوا ہو گا آپ یہ بھی نہیں سمجھیں گے۔۔۔ کیوں کی تھی آپ نے مجھ سے شادی،، ایسا سلوک روار کھنے کے لیے یہ تھی آپ کی مجھ سے محبت"

عینا اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتی ہوئی روحان سے پوچھنے لگی۔۔۔ روحان نے آگے بڑھ کر شاید اسے گلے لگانا چاہا مگر عینا نے اسے روک دیا

www.urdu novels mania.com

"ایک منٹ روحان، ہماری شادی سے پہلے اور بعد میں بھی میں نے نوٹ کیا ہے آپ کی شخصیت میں ایسا کچھ ہے جو مجھ سے بلکہ سب سے چھپا ہوا ہے۔۔۔ کیوں اپناتے ہیں آپ اچانک ایسا رویہ، جو میری تکلیف کا سبب بنتا ہے۔۔۔ آخر ایسی کیا بات ہے جو آپ مجھ سے یا کسی سے شتیر نہیں کرنا

چاہتے۔۔۔ آپ کی شخصیت کا وہ کون سا پہلو ہے جو سب سے پوشیدہ ہے۔۔۔ میں آپ کی بیوی ہو مجھے وہ سب جاننا روحان "

جو جو باتیں عینا کو اب تک کنفیوز کر رہی تھی عینا نے سوچا آج وہ روحان سے پوچھ لے۔۔۔ روحان اسکی بات تحمل سن کر اس کے پاس آیا اسے شانوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھایا اور خود بیڈ سی نیچے بیٹھ کر اس نے عینا کے دونوں ہاتھ تھام لئے

"میری کالج کے زمانے سے ہی جیڈی سے کبھی نہیں بنی جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ تم جیڈی کی بہن ہو تب بھی میری محبت میں کوئی کمی نہیں آئی۔۔۔ عینا میں نے تم سے شادی کی ہے تمہارے ساتھ فیئر طریقے سے زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔ کچھ باتیں ہیں جو میں تم سے شیئر نہیں کر سکتا بلکہ کسی سے بھی نہیں کر سکتا۔۔۔ مگر ان باتوں سے تمہارا کوئی تعلق بھی نہیں ہے، اس لیے تم ان باتوں کے پیچھے نہیں پڑو گی، نہ مجھ سے سوال کرو گی، نہ کچھ کریدو گی اور نہ ہی کسی دوسرے سے ڈسکس کرو گی۔۔۔ تم ایسا کرو گی عینا، تم ایسا ہی کرنا پڑے گا"

آخری جملہ ادا کرتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ سے عینا کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا تھا

"مگر روحان یہ سب "

عینا نے بولنا چاہا تب روحان نے اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھتے اسے خاموش کروایا

"شش،، یہ وہ اگر مگر کچھ نہیں۔۔۔۔ آج کے بعد ہم دوبارہ اس ٹاپک پر بات نہیں کریں گے اب سو جاؤ"

روحان عینا کو بیڈ پر لٹانے کے بعد لائٹ بند کرتا ہوا خود بھی بیڈ پر لیٹ گیا

گاڑی جیسے ہی کارپورچ میں آ کر رکی آغول روتی ہوئی گاڑی کے اندر سے اتر کر گھر کے اندر داخل ہوئی جہانگیر بالکل خاموش اس کے پیچھے گھر کے اندر داخل ہوا لاونچ کے اندر اینٹر ہوتے ہی آغول نے ہاتھ میں موجود کلچ زور سے ڈیوانیڈ پر کھینچ کر مارا اور گلے میں موجود اپنا دوپٹے کو اتار کر کرسی پر پھینکتی ہوئی وہ بیڈ روم میں چلی گئی

جہانگیر خاموشی سے اس کا کلچ اور دوپٹہ اٹھاتا ہوا بیڈ روم کے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔ ہو میں اڑتی ہوئی سینڈل اس کی طرف آئی اگر وہ سائیڈ پر نہ ہوتا تو یقیناً وہ سینڈل جہانگیر کے سر پر لگتی جبکہ دوسری سینڈل کو اتار کر زور سے ہاتھ روم کے دروازے پر مارا گیا تھا

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ آغول کا دماغ دو منٹ میں درست کر دیتا مگر ابھی وہ خاموشی سے آغول کی ساری بد تمیزی برداشت کر رہا تھا وہ اب روتی ہوئی اپنے کانوں سے ایئر ریٹنگز کے بعد چوڑیاں اتار کر

کوئی چیز کسی، تو کوئی چیز کسی پھینک رہی تھی آخر میں وہ بالوں سے بندھتا ہوا اپنے بال کھولتی ہوئی بیڈ پر اندھے منی لیٹ کر رونے لگی

جہانگیر خاموشی سے ایک ایک کر کے اس کی ساری جیولری اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتا ہوا دراز میں اسکا کچھ ڈالنے لگا۔۔۔ وارڈروب سے اپنے کپڑے لے کر چیلنج کرنے چلا گیا واپس آیا تو وہ ابھی بھی اوندھے منہ لیٹی ہوئی رونے میں مصروف تھی۔۔۔ جہانگیر خاموشی سے شاہرے لے کر آیا اور اس کے پاؤں میں ڈالنے لگا

"یہ کیا بد تمیزی ہے" آغول ایک دم مڑ کر غصے میں بولی۔۔۔ زور سے اپنے ٹانگ کو جھٹک کر وہ شاہرے پھینک چکی تھی

"سیریل سیلی ابھی صرف ہیلپ کر رہا تھا تمہاری اور کچھ بھی نہیں" جتنے تحمل انداز میں اس نے سیریس ہو کر بولا تھا آغول کو اس سینے انسان پر غصہ آنے لگا

"آپ نے اگر مجھے ذرا بھی ٹپ کیا نہ جہانگیر، تو میں جان لے لوگی آپ کی" آغول غصے میں اسے دھمکاتی ہوئی بولی اس کی سفید رنگت رونے اور غصے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی

"مگر تم خود چاہتی تھی کہ میں تم سے سوری کہو"

جہانگیر اس کے پاس بیٹھتا ہوا نرمی سے بولا اور آغول کا ہاتھ تھام لیا

"ہماری شادی والے دن میں نے تمہارا دل دکھایا وہ ٹھیک نہیں تھا، میرے عمل سے آج تم ہرٹ ہوئی تمہارا غصہ بھی جائز ہے مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ ہماری شادی سے پہلے اور جب جب میری باتوں اور میرے عمل کی وجہ سے تمہارا دل دکھا ہو، میں ان سب کے لیے تم سے سچے دل سے معافی مانگتا ہوں ایم سوری"

جہانگیر نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے انگوٹھے سے سہلا بے حد نرم لہجے میں بولتا ہوا آغول کو دیکھنے لگا آغول بھی خاموشی سے جہانگیر کو دیکھ رہی تھی

اندر کہیں اسے خوشی بھی ہوئی کہ وہ اس سے معافی مانگ رہا ہے یقیناً اس سے مرغوب ہو کر، جیسی وی اس کے سامنے جھک رہا تھا مگر کیا شخص کو اتنی جلدی معاف کرنا چاہیے آغول دل ہی دل میں سوچنے لگی

"ٹھیک ہے آپ نے معافی مانگ لی اب لائٹ بند کر دیں مجھے سونا ہے"

آغول نے جہانگیر کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ نکالا اپنے لہجے میں نرمی اور لچک لائے بغیر بولی اور بیڈ پر

لیٹ گئی

جما نگیر خاموشی سے چند منٹ اس کو دیکھتا رہا پھر اس کے پاس سے اٹھ کر لائٹ بند کرتا ہوا اپنی جگہ پر لیٹ گیا

"یاریہ والی شرٹ پریس نہیں ہے میری"

عینا کمفر ٹرتہ کر رہی تھی تب اسے روحان کی آواز سنائی دی وہ بیزاری سے وارڈروب سے اپنی دوسری شرٹ نکال رہا تھا

"لائے میں زاہدہ کو بول دیتی ہو وہ پریس کر دے گی"

روحان کی طبیعت میں بیزاری دیکھ کر عینا روحان کے پاس آئی اور اس کے ہاتھوں شرٹ لیٹی چاہی مگر روحان نے شرٹ پکڑے رکھی وہ عینا کو دیکھ رہا تھا

"شرٹ چھوڑیں گے تو پریس ہوگی"

عینا نے بولتے ہوئے اب کی بار شرٹ کھینچی مگر روحان نے ابھی بھی شرٹ نہیں چھوڑی،،، وہ اب بھی عینا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ عینا روحان کو دیکھنے لگی

"ابھی تک ناراض ہو"

روحان نے اس سے اپنا سیت بھرے لہجے میں سوال کیا تھا کل صبح اسے لے کر اب تک 24 گھنٹے گزر چکے تھے اور وہ عینا کی آنکھوں میں اپنے لیے پیار اور لبوں پر مسکراہٹ نہیں دیکھ پایا تھا

"میں ناراض نہیں ہوں آپ سے"

عینا اس سے شرٹ لے کر روم سے باہر نکل گئی

"زائدہ"

عینا روحان کے شرٹ ہاتھ میں تھا مے زائدہ کو پکارتی ہوئی کچن میں گئی مگر وہاں پر زائدہ کے ساتھ فاطمہ بھی موجود تھی

www.urdu novelsmania.com

"کیا کام پڑ گیا تمہیں صبح زائدہ سے"

فاطمہ نے عینا کے ہاتھ میں موجود روحان کی شرٹ پر نظر ڈالی اور عینا سے پوچھنے لگی

"روحان کی شرٹ پریس نہیں دی وہی بولنے آئی تھی زائدہ کو"

عینا کو فاطمہ کے لہجے میں اجنبیت سی محسوس ہوئی دوستانہ رویہ تو اس نے عینا سے شروع دن سے ہی نہیں رکھا تھا مگر کل رات عینا کو فاطمہ نے جس طرح باتیں سنائی تھی اس سے عینا کو لگا۔۔۔ اس کی ساس سے اس کے ساتھ تعلقات مزید خراب ہو گئے

"جھیل (خانسامہ) نہیں آیا ابھی تک زاہدہ سب کے لئے ناشتہ بنا رہی ہے۔۔۔ روحان کی شرٹ تم پریس کرو بلکہ آج سے روحان کے سارے کام تم ہی کرنا جیسے آغول جانا گھر کے کام کرتی ہے۔۔۔ میری بیٹی کو تو عادت بھی نہیں ہے ان کاموں کی جبکہ تم نے اپنے گھر میں یہ سارے کام خود ہی کیے ہو گے۔۔۔ انسان کو نہ ہی اپنی عادت بھی بگاڑنی چاہیے اور نہ ہی اوقات بھولنی چاہیے"

فاطمہ اسے چبھتے ہوئے لہجے میں بولی عینا نے ایک نظر زاہدہ کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی پھر فاطمہ کو دیکھ کر اپنے روم میں جانے کے لیے واپس مڑی

"شرٹ پریس کرنے کے بعد کچن میں آ کر زاہدہ کی ہیلپ کروادینا"

فاطمہ کی آواز کر عینا کے قدم رکے عینا نے مڑ کر فاطمہ کو دیکھا وہ آنکھوں میں تکبر لیے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ عینا "جی" بول کر وہاں سے دوبارہ اپنے روم میں آ گئی

روحان بغیر شرٹ کے کھڑا اسی کا منتظر تھا

"زاہدہ ناشتہ تیار کر رہی ہے میں پریس کر دیتی ہوں آپ کی شرٹ"

عینا خود ہی بولتی ہوئی آرن اسٹینڈ کے پاس آئی

"رہنے دو یار، ایسا کوئی ضروری نہیں ہے یہی شرٹ پہن کے جاؤ، میں کوئی دوسری شرٹ پہن لیتا ہوں"

روحان نے اس کے ہاتھ سے اپنی شرٹ لینی چاہی جسے زور سے عینا نے اپنی طرف کھینچی

"اپنے گھر کے میں سارے کام خود کرتی آئی ہوں میں، ابھی سے نہیں بہت چھوٹی عمر سے۔۔۔"

ہمارے گھر میں ہر کام کیلئے الگ الگ نوکر نہیں ہے عادت ہے مجھے سارے کام کرنے کی

عینا روحان کو جتنی ہوئی بولی اسے شاید فاطمہ کارویہ کافی محسوس ہوا تھا جس کا نزلہ وہ روحان پر اتارنے لگی

مگر سچ تو یہ تھا کہ اس کی استری کرنے سے جان جاتی تھی اور جینٹس کے کپڑے وہ بالکل پریس نہیں

کر سکتی تھی، نہ ہی اس سے پیٹ کی کریس صحیح بنتی تھی۔۔۔ اسی لئے جہانگیر اپنے کپڑے خود ہی

پریس کرتا تھا۔۔۔ روحان خاموش کھڑا حیرت سے عینا کا لب و لہجہ اس کا بی بیوی سر دیکھنے لگا۔۔۔ عینا

اس کی شرٹ پریس کرنے لگی۔۔۔ استری تیز ہونے کے باعث اچانک اسکی شرٹ جل گئی،،

روحان نے چونک کر ایک نظر اپنی شرٹ کو دیکھا دوسری نظر دوبارہ عینا پر ڈالی جو پوری آنکھیں

کھولے روحان کی جلی ہوئی شرٹ دیکھ رہی تھی۔۔۔ روحان دوبارہ اسے دیکھنے لگا

"سوری"

روحان کی طرف اپنا رخ کر کے نظریں نیچے جھکائے بولی وہ بے حد شرمندہ تھی۔۔۔ روحان آگے بڑھ کر استری کا پلک نکالا اور عینا کو گلے سے لگایا۔۔۔ گلے لگنے کی دیر دی تھی عینا بری طرح رونے لگی

"بھائی کے کپڑے بھی تین بار جلا چکی ہوں تو انہوں نے اپنے کپڑے پریس کروانا ہی چھوڑ دیے، سب کام ہو جاتے ہیں مگر جینٹس کپڑے پریس نہیں ہوتے مجھ سے" وہ روحان کے گلے لگ کر باقاعدہ روتی ہوئی اسے وضاحت دینے لگی جس پر روحان کو ہنسی آنے لگی

"یار میں نے کہا تو تھا تم سے میں دوسری شرٹ پہن لوں گا، اب اس شرٹ کے لئے اپنے آنسو مت بہاؤ۔۔۔ یہ بتاؤ تمہارا غصہ اتر گیا، اب ناراض تو نہیں ہونا مجھ سے" روحان عینا کا چہرہ تھام کر اس سے پوچھنے لگا

"غصہ نہیں کر رہی تھی آپ پر، وہ بس ایسے ہی آگیا تھا" عینا کے بولنے پر روحان نے مسکرا کر اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے

"کہاں جا رہی ہو" روحان وارڈروب سے دوسری شرٹ نکالنے لگا تو عینا باہر جانے لگی

"زابدہ کو ہیلپ کروادو کچن میں ابھی تک جمیل نہیں آیا" عیناروحان کو دیکھتی ہوئی بتانے لگی

"وہ اپنی ہیلپ خود کر لے گی اسے چھوڑو اور اپنا ڈریس چیلنج کرو پھر ناشتہ کرنے چلتے ہیں"

روحان اس کو بولتا ہوا خود بھی آفس کے لئے تیار ہونے لگا۔۔۔ عینا نے ایک نظر نے رات والے ملکھے کپڑوں پر ڈالی اور چیلنج کرنے چلی گئی



Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#28

"آغول اٹھو ناشتہ کرلو، پھر مجھے نکلنا بھی ہے"

جمانگیر کمرے کے اندر داخل ہو کر ناشتہ کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا

"مجھے ناشتہ نہیں بنانا"

آغول بیڈ پر لیٹی ہوئی بغیر آنکھیں کھولے جہانگیر سے بولی

"اپنی آنکھیں کھولو اور اٹھ کر بیٹھو ناشتہ میں بنا چکا ہوں"

جہانگیر وارڈروب سے اپنا یونیفارم نکال کر ایک نظر آغول کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ آغول نے آنکھیں کھول کر سائنڈ ٹیبل پر ناشتہ کی ٹرے دیکھی اور پھر جہانگیر کو دیکھنے لگی

"شکل مت دیکھنے بیٹھ جاؤ، جلدی سے برش کر کے آؤ"

جہانگیر اس کی سست طبیعت پر اسے ٹوکتا ہوا بولا۔۔۔ یونیفارم بینگ کرتا ہوا۔۔۔ بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا

"بول تو ایسے رہے ہیں جیسے مری جاری میں اس شکل کو دیکھنے کے لئے"

آغول جہانگیر کو دیکھ کر سوچتی ہوئی واشروم چلی گئی۔۔۔ واپس آئی تو جہانگیر اس کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا، اسے اتنی عزت دینے پر آغول کو اس پر حیرت ہونے لگی۔۔۔ وہ خاموش کر کے جہانگیر کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئی

"روز اتنا اوسیلی ناشتہ نہیں کیا جاتا مجھ سے"

آغول پر اٹھا دیکھ کر باقاعدہ منہ بنا کر بولی۔۔۔

جہانگیر خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور روم سے باہر نکل گیا۔۔۔ آغول ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ وہ کہاں گیا ہے جہانگیر واپس روم میں آیا، براؤن بریڈ اس کے ہاتھ میں موجود تھی

"تھوڑی دیر پہلے لے کر آیا تھا تمہارے لئے"

جہانگیر براؤن بریڈ کا پیکٹ آغول کی طرف بڑھاتا ہوا بولا آغول اس کی کرم نوازی پر باقاعدہ جہانگیر کو سراٹھا کر دیکھنے لگی پھر اس کے ہاتھ سے بریڈ کا پیکٹ لیا۔۔۔ جہانگیر کافی دنوں سے نوٹ کر رہا تھا وہ صبح ناشتہ بہت مجبوری میں کرتی ہے شاید اسے ہیوی ناشتہ کرنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔ اس لیے آج صبح بیدار ہوا تو اس کے لیے بریڈ لے آیا تھا

آغول بریڈ کھا کر چائے کے سپ لیتی ہوئی چور نظروں سے جہانگیر کی پلیٹ کو دیکھنے لگی۔۔۔ وہ کتنے مزے سے روز پراٹھے کے ساتھ املیٹ کھاتا تھا۔۔۔ اور حیرت کی بات یہ تھی کہ عام پولیس والوں کی طرح اس کی ٹمی بھی باہر نہیں تھی۔۔۔ وہ تو مشکل سے ہی ادھا پراٹھا کھا سکتی تھی

"ویسے تو تمہیں جم جوآن کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اچھا باڈی شیٹ ہے تمہارا، مگر کل تم جم جوآن کرنے کا ذکر کر رہی تھی۔۔۔ یہاں سے دس منٹ کی واک پر جم موجود ہے،، رانی سے گھر کی صفائی کروانے کے بعد چلی جانا"

جہانگیر ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد اپنے والد سے ہزار ہزار کے چند نوٹ نکال کر آغول کی طرف بڑھاتا ہوا بولا

آغول حیرت سے منہ کھول کر اسے دیکھ رہی تھی وہ کتنا میں یسنا تھا کس طرح اس کے بوڈی شیٹ پر غور و فکر کرتا تھا شاید وہ اسے جم کے لئے ایڈیشن فیس دے رہا تھا، آغول نے اس کے ہاتھ سے پیسے لینے کے بعد اس کا والد جو کہ جہانگیر دوبارہ اپنی پاکٹ میں رکھنے والا تھا اس کے ہاتھ سے لیا اور کھول کر چند ہزار کے نوٹ مزید نکالنے لگی

"اتنے میں گزارا کیسے ہوگا میرا اور بھی دوسری ضرورت کی چیزیں ہوتی ہیں"

جہانگیر نے بڑی بڑی آنکھیں نکال کر اسے گھورا تو آغول الٹا اس کو گھورتی ہوئی بولی

"ہلکا ہاتھ رکھ کر خرچ کرنے کی عادت ڈالو، اب تمہارے ڈیڑی یا بجائی جتنا پیسے نہیں ہے میرے پاس"

جہانگیر اس کے ہاتھ سے اپنا والد لے کر واپس اپنی پاکٹ میں رکھتا ہوا بیڈ سے اٹھا۔۔۔

آغول اس کی پشت کو دیکھ کر اسے منہ چڑانے لگی، جہانگیر اس کی حرکت آئینے میں دیکھ چکا تھا۔۔۔ آغول نے آئینے میں دیکھا تو اپنی حرکت پر شرمندہ ہونے کی بجائے مسکرا کر اسے دیکھنے لگی

"ویسے اتنے مڈل کلاس بھی نہیں ہے آپ،۔۔۔ وارڈروب تو اچھا خاصا ہے آپ کا،، موبائل بھی اتنا منگنا رکھا ہوا ہے۔۔۔ بس یہ گاڑی جو آپ نے رکھی ہوئی ہے وہ تھوڑی کھٹارا۔۔۔ میرا مطلب ہے پرانے ماڈل کی ہے۔۔۔ اور یہ بیڈروم کا فرنیچر بہت سہل ہے،، چلے ایسا کرتے ہیں پہلے ہم بیڈروم کا فرنیچر چیلنج کریں گے اور اس کے ایک دو مہینے بعد نیو کارلے لیں گے"

آغول ہاتھ میں موجود پیسوں کو بیڈ پر رکھتی ہوئی خوشی خوشی اسے آنیڈ یاد دینے لگی۔۔۔ جسے سن کر جمانگیر اس کے پاس آیا

"میں ایک مڈل کلاس آدمی ہونے کے ساتھ ساتھ اچھا خاصہ کے کفایت شعار انسان بھی ہو۔۔۔ فرنیچر بیشک سہل ہے مگر یہ اتنا پرانا نہیں ہے،، چند ماہ پہلے ہی لیا تھا۔۔۔ اور میری گاڑی جو تمہیں کھٹارا لگ رہی ہے اسے میں تین سال تک مزید استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں"

جمانگیر آغول کے پاس آکر اسے بولتا ہوا بیڈ پر رکھے ہوئے پیسے اٹھتا کر دراز کے اندر رکھتا ہوا اس سے مزید بولا

"یہ پیسے میں نے بہت محنت سے کمائے ہیں۔۔۔ اس لئے انہیں۔۔۔۔ اور آگے بھی سوچ سمجھ کے خرچ کرنا"

جہانگیر کو اندازہ تھا آغول کو اس کی باتیں پسند نہیں آئی ہوگی یا شاید اسے برا بھی لگا ہوں۔۔۔ کیونکہ اسے کھلا خرچ کرنے کی عادت ہوگی لیکن اب اسے جہانگیر کے ساتھ زندگی گزارنی تھی تو یہ سب عادتیں بھی اسے ڈالنی ہوگی۔۔۔

دوسری طرف جہانگیر کی باتیں سن کر تو آغول کا دل ہی گھبرانے لگا۔۔۔ یہ جو پیسے اس نے جہانگیر سے لئے تھے اسے ان پیسوں کی ضرورت نہیں تھی اس کے اکاؤنٹ میں اچھی خاصی رقم موجود تھی۔۔۔ مگر وہ شوہر تھا اس کا، تو وہ اس کے پیسوں پر حق رکھتی تھی اس لیے اس نے جہانگیر سے پیسے لے لیے تھے

"ویسے جہانگیر جو عنایات آج صبح آپ نے کی ہیں، وہ کس خوشی میں کی ہے۔۔۔ مطلب خود سے ناشتہ بنانا اور پیسے دینا۔۔۔ کیا یہ کل رات والی تھپڑ کا مداوا ہے" جہانگیر چیخ کر کے آیا تو آغول اس کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"صبح جلدی آنکھ کھل گئی تھی اس لیے ناشتہ خود بنالیا۔۔۔ اور یہ پیسے تمہاری پاکٹ منی ہیں میں عینا کو بھی دیتا تھا۔۔۔ ہاتھ اٹھانے کا مداوا نہیں ہے یہ سب چیزیں ویسے تو اس کے لیے کل رات تم سے معافی مانگ چکا ہوں۔۔۔ لیکن اگر تم اس کا مداوا چاہتی ہو تو وہ آج رات مداوا کر دوں گا" جہانگیر گہری نگاہوں سے اس کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ تو آغول اس سے نظریں چرا گئی

"اچھا سنو آج رات کا کھانے بنانے کی ٹرائے کرنا۔۔۔ جو بھی آسانی سے بن جائے وہ بنا لینا، میں سات بجے تک آ جاؤں گا"

جہانگیر نے اس کو نظریں چراتے ہوئے دیکھا تو بولا آ غول اس کو گھورنے لگی

"آپ کو معلوم ہے نا، کھانا بنانا مجھے نہیں آتا آپ پھر وہی باتیں لے کر بیٹھ گئے۔۔۔ جہانگیر مجھ سے نہیں بنایا جائے گا کھانا"

آ غول اس کو دیکھ کر اب منہ بگاڑ کر بولی

"جیسا بھی بنے گا میں کھا لوں گا مگر تم ٹرائے ضرور کرنا اور اب دروازہ بند کر لو میں جا رہا ہوں"

جہانگیر اس کو بولتا ہوا پولیس اسٹیشن کیلئے روانہ ہو گیا

www.urdu novelsmania.com

"روحان کی شرٹ پریس نہیں کی تم نے"

ناشتے کی ٹیبل پر منصور روحان عینا موجود تھے تب فاطمہ روحان کو دوسری شرٹ میں دیکھ کر عینا سے پوچھنے لگی۔۔۔ روحان نے چونک کر اپنی ماں کا لب و لہجہ دیکھا

"پریس کر رہی تھی مگر غلطی سے وہ جل گئی مجھ سے"
عینا اپنی نظریں جھکا کر آہستگی سے فاطمہ کو بتانے لگی

"تمہیں کچھ آتا جاتا بھی ہے یا پھر اپنے گھر میں بھی ایسے ہی کام کرتی تھی اور یہ ناشتہ کیوں نہیں بنانے
آئی تم"

فاطمہ کرخت لہجے میں عینا کو دیکھتی ہوئی بولی

"یہ بات کس لہجے میں کر رہی ہے آپ اس سے"
روحان حیرت سے فاطمہ کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا جبکہ منصور کو بھی فاطمہ کا یہ انداز پسند نہیں آیا عینا خاموش
بیٹھی رہی

www.urdu novelsmania.com

"کیا غلط کہہ رہی ہوں میں، اپنے گھر میں کام کر سکتی ہے سسرال میں نہیں کر سکتی۔۔ کل تو اس کا بھائی
بڑا لڑکیوں کی تربیت پر باتیں سنا کر گیا تھا،، اپنی بہن کو کچھ نہیں سکھایا اُس نے"
فاطمہ روحان کو بولتی ہوئی عینا کو گھورنے لگی

"مما عینا میری بیوی ہے آپ اسے اس طرح ٹریٹ کریں گی تو مجھے بہت برا لگے گا"

روحان نے فاطمہ کو ناراضگی سے بولتے ہوئے بھی اپنا لہجہ نرم رکھا تھا

"اور یہ تمہاری بیوی، اس نے سرعام سب کے سامنے اپنے کمرے کی باتیں کھولی تب برا نہیں لگا تمہیں"

فاطمہ اپنے بیٹے کو دیکھ کر جتنی ہونی بولی۔۔۔ جس سے عینا کا سر تھوڑا اور زیادہ جھک گیا

"فاطمہ بالکل خاموش ہو جاؤ اب،، جو بات گزر چکی ہے اسے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اور ذرا اپنے رویے پر غور کرو۔۔۔ آئندہ نہ میں دیکھوں، نہ سنوں، کہ تم نے عینا کے ساتھ اس طرح کا رویہ اپنایا ہوا ہے"

منصور جو کہ خاموش بیٹھا ہوا تھا فاطمہ کو ٹوکتا ہوا بولا

"اور آپ کو معلوم ہے اس کے بھائی نے ہماری بیٹی کے ساتھ کیسا رویہ رکھا ہے"

فاطمہ اب شوہر کو دیکھتی ہوئی بولی

"فاطمہ میں تم سے کہہ رہا ہوں خاموش ہو جاؤ تو اس کا مطلب ہے اب تم بالکل خاموش ہو جاؤ۔۔۔ ان دونوں کی جو بھی بات ہے وہ میں جاناں گیر آغول سے خود اپنے سامنے بٹھا کر ان سے پوچھ لوں گا، اس ٹاپک پر اب کوئی بات نہیں ہونی چاہیے"

منصور سخت لہجے میں بیوی کو بولتا ہوا ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ گیا اور آفس کے لیے نکل گیا۔۔۔۔۔
تھوڑی دیر بعد روحان بھی ناشتہ کر کے آفس کے لیے نکل گیا جبکہ فاطمہ کھا جانے والی نظروں سے عینا
کو گھورتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی

"کھانا بنایا تھا تم نے"

جہانگیر کو گھر آتے آتے اٹھ بچ چکے تھے وہ گھر آیا تو آغول کو ایل ای ڈی کے آگے بیٹھا دیکھا آغول
نے اس کے آنے کا کوئی رسپانس نہیں دیا تھا، اس کی ساری توجہ اسکرین کی طرف تھی جہانگیر خود ہی
اس سے پوچھنے لگا

"پیز آرڈر کر دیا تھا میں نے، کچن میں رکھا ہے جا کر کھالیں"

وہ اسکرین سے نظریں ہٹائے بغیر جہانگیر سے بولی

"میں نے تم سے صبح کہا کہ کھانا تم بنانا۔۔۔ سمجھ میں نہیں آئی تھی تمہارے بات"

اس نے دوپہر کا کھانا نہیں کھایا تھا اسے ویسے ہی بھوک لگ رہی تھی اوپر سے آغول کی بات سن کر
جہانگیر کو غصہ آنے لگا

"آپ کو کیوں نہیں آتی میری بات سمجھ میں۔۔۔ کتنی بار کہا تو ہے کہ نہیں بنانا آتا مجھے کھانا۔۔۔ وہی جاہلوں کی طرح لڑنا ہر وقت"

اچھی بھلی وہ مووی دیکھ رہی تھی اسے جہانگیر کا بیچ میں مداخلت کرنا بالکل پسند نہیں آیا۔۔۔ تبھی چڑھتی ہوئی بولی۔۔۔ جہانگیر نے آگے بڑھ کر آیل ای ڈی سوچ آف کیا اور آغول کے سر پر کھڑا ہو گیا

"یہ جاہل کس کو بولا تم نے،، جن عورتوں کو بات کرنے کی تمیز نہ ہو وہ صرف جوتے کھانے کے لائق ہوتی ہیں۔۔۔ آئندہ اگر تم نے آگے سے بکواس کی نا تو پھر تمہیں بتاؤں گا کہ جہالت کا مظاہرہ کیا ہوتا ہے۔۔۔ فوراً کچن نے جاؤ اور کھانا بناؤ ابھی اور اسی وقت"

جہانگیر اس پر چیختا ہوا اسے بازو سے کھینچ کر اٹھاتا ہوا بولا

www.urdu novelsmania.com

"بول تو رہی ہوں کہ پڑا آرڈر کر دیا ہے پھر کیو بناؤ کھانا۔۔۔ ریوٹ دیں مجھے"

آغول نے جہانگیر کے چیخنے کی پروا کیے بغیر اس سے ریوٹ لینا چاہا جو جہانگیر نے دیوار پر دے مارا

"پڑا نہیں پسند ہے مجھے، کچن میں جاؤ اور کھانا بناؤ"

جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا

"اس طرح کھانا بنوائیں گے آپ مجھ سے،، کھانا تو میں اب بالکل نہیں بناؤں گی بلکہ اپنے آپ کو آگ لگا لوں گی تاکہ یہ کھانا بنانے کا چیپٹر ہی کلوز ہو جائے"

آغول خود بھی غصے میں چیختی کی ہوئی کچن کے اندر گئی اور کیبنٹ کھول کر میچ باکس نکالا

جہانگیر اس کے پیچھے تیزی سے کچن میں آیا اور جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے میچ باکس لیا

"چھوڑے مجھے، آج میں اپنے آپ کو آگ لگا کر ختم کر لوں گی"

آغول چیختی ہوئی جہانگیر سے میچ باکس لینے کے لیے چھٹی تھی جہانگیر نے اس کو دھوکہ دیا وہ فرش پر جا گری

"تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں یہاں پر بچانے کے لئے آیا ہوں ایسے نہیں جل کر مروں گی تم"

جہانگیر نے دوبارہ دوسرا دوسرا کیبنٹ کھولا اور ایک چھوٹے سائز کا گیلن نکالنے لگا

"یہ کیا ہے"

آغول نے گھبراتے ہوئے فرش سے اٹھ کر پوچھا

"مٹی کا تیل، پہلے یہ تم پر چھڑکوا اور پھر اپنے ہاتھ سے خود تمہیں آگ لگاؤں گا" جہانگیر نے گیلن کا کیپ ہٹاتے ہوئے مٹی کا تیل اس پر چھڑکنا چاہا۔۔۔۔۔ آغول کمرے کی طرف بھاگی

"آپ کو قسم ہے اپنی دی جان کی جو آپ میرے پاس آئے تو" وہ چیختی ہوئی بولی اور اپنے آپ کو واش روم میں بند کر لیا

وہ ڈر گئی تھی اسے لگا جہانگیر سچ میں اس پر مٹی کا تیل چھڑک کر اسے آگ ہی نہ لگا دے غصے میں۔۔۔۔۔ وہ خود کونسا اپنے آپ کو آگ لگانے والی تھی وہ تو صرف جہانگیر کو ڈرا رہی تھی

"یہ مرنے کے ایکیٹنگ اپنی فیملی کے سامنے کرو جو تمہارے ڈراموں پر یقین کریں۔۔۔۔۔ آئندہ میرے سامنے مت کرنا ورنہ اپنے ہاتھوں سے تمہارا کام تمام کر دو گا۔۔۔۔۔ شرافت سے واش روم دروازہ کھول کر باہر نکلا اور کھانا تیار کرو میرے لیے" واش روم کے اندر اسے جہانگیر کی آواز سنائی دی تو آغول زور و شور سے روتی ہوئی باہر نکلی

"جب ایک کام مجھے آتا ہی نہیں ہے تو آپ میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں۔۔۔۔۔ اس طرح زور زبردستی سے آپ مجھ سے کھانا بنوائے گے روز"

باہر نکلتی ہوئی وہ جمانگیر کو دیکھ کر بولی

"تمہارے بارے میں مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم ایک ڈھیٹ لڑکی ہو، پیار کی زبان تمہیں راس نہیں آتی،، بھوک اور غصے سے تم میرا پارہ مزید ہائی کر رہی ہو آغول، اس سے پہلے میں تم سے بہت برے طریقے سے پیش آؤ، شرافت سے کچن میں آ جاؤ"

جمانگیر اسے وارنگ دیتا ہوا خود بھی کچن میں آ گیا چولہا جلا کر نون اسٹک پین چولے پر رکھا

"چلو آئل ڈالو اس میں۔۔۔۔۔ بس اتنا نہیں،، سوئنگ کرنی ہے کیا اس میں"

جمانگیر آغول کو روتا ہوا دیکھ کر غصے میں بولا اور پیاز لے کر آیا

"کاٹو اسے۔۔۔۔۔ یا میرے مالک،، پہلے چھلکا اتارتے ہیں پیاز کا۔۔۔۔۔ بے وقوف لڑکی صرف زبان چلائی آتی ہے، ہاتھ نہیں چلائے جاتے"

جمانگیر اس کے ہاتھ سے پیاز چھینتا ہوا کاٹنے لگا

"جاؤ فرج سے مٹر نکل کر لاؤ"

اس کے بعد جمانگیر نے پوری ریسپی بتاتے ہوئے آغول کے رونے کی پروا کیے بغیر اس سے مٹر پلاؤ بنوایا

جسے بنانے کے بعد وہ سیدھی بیڈروم میں چلی گئی۔۔۔ کل رات سے لے کر صبح تک جہانگیر کا اپنے ساتھ رویہ دیکھ کر وہ فاطمہ کو مطمئن کر چکی تھی مگر اسے کیا معلوم تھا کہ پولیس اسٹیشن سے آنے کے بعد وہ دوبارہ جلا دین جائے گا۔۔۔ وہ سمجھ رہی تھی جہانگیر اس کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر اب یونہی اسے پیار سے باتیں کرتا رہے گا

ایک گھنٹے سے وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی، جہانگیر نے معلوم نہیں کھانا کھالیا تھا یا نہیں۔۔۔ وہ اس کو چھوڑ کر آگئی تھی نہ جانے وہ دوسرے کمرے میں کیا کر رہا تھا۔۔۔ آغول کو اس کے اوپر شدید غصہ تھا اس نے سوچ لیا تھا۔۔۔ اب وہ اس سے بات ہی نہیں کرے گی اور نہ ہی اسے خود سے فری ہونے دے گی، یہی سوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگ گئی

www.urdu novelsmania.com

تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے دی جان سے بات کی تھی بارہ بجے کے قریب جہانگیر اپنے بیڈروم میں آیا تو اس نے آغول کو سوتا ہوا دیکھا

جب وہ پولیس اسٹیشن سے واپس گھر آیا تھا تو اس کا موڈ اچھا تھا اسے لگ رہا تھا کہ آغول بھی اس سے خوشگوار موڈ میں ملے گی۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا جب وہ واپس آیا مگر آغول نے اس کے آنے کا رسپانس ہی نہیں دیا۔۔۔ تو جہانگیر نے اسے خود سے مخاطب کیا

اسے لگا تھا کہ آغول نے رات کا کھانا بنایا ہوگا۔۔۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ جیسا بھی کھانا بنائی گی وہ بغیر نقص نکالے کھالے گا تاکہ اگلے دن بھی اسے کھانا بناتے ہوئے برانہ لگے۔۔۔

مگر جہانگیر کے پوچھنے پر آغول نے بتایا کہ اس نے کھانا نہیں بنایا۔۔۔ جس پر جہانگیر کو غصہ آیا۔۔۔ وہ اسے کھانا بنانے کے لیے فورس نہیں کرتا اگر آغول آگے سے بدتمیزی سے جواب نہیں دیتی۔۔۔ اگر وہ اس سے کل رات سے نرمی برت رہا تھا تو آغول پورا پورا اس کی نرمی کا فائدہ اٹھا رہی تھی

www.urdu novelsmania.com

جہانگیر کو اس پر مزید غصہ تب آیا جب آغول نے اوور ایکٹنگ شروع کر دی۔۔۔ شاپنگ مال میں جب آگ لگی تھی، وہ ڈیڈ باڈی کو دیکھ کر جس طرح ڈری تھی جہانگیر کو معلوم تھا وہ کبھی خود کو کبھی آگ نہیں لگا سکتی۔۔۔ وہ صرف اسے دھمکانے کے لیے ایسا کر رہی ہے

"ڈرامہ کوئین" جہانگیر سوتی ہوئی آغول کا چہرہ دیکھ کر بڑبڑایا اور اپنے کپڑے لے کر چیلنج کرنے چلا گیا

واپس آ کر بیڈ پر لیٹا تو آغول کی پشت اس کی طرف تھی۔۔۔ پیچھے سے بڑے گلے کی وجہ سے اس کی نظر آج پھر آغول کے دائیں کندھے کے تھوڑا نیچے اس کے تل پر پڑی جو کہ اس کی قمیز سے جھانک رہا تھا جہانگیر اپنی انگلی سے اس کی قمیز کو نیچے کرتا ہوا تل کو دیکھنے لگا۔۔۔ آج پھر اس تل کو دیکھنے کے بعد جہانگیر کے دل میں اس تل کو چھونے کی خواہش جاگی۔۔۔ مگر اب کی بار وہ یہ تل ہاتھ سے نہیں بلکہ ہونٹوں سے چھونا چاہتا تھا۔۔۔

خواہش کے جاگنے سے اسے اپنی سوتی ہوئی بیوی کا خیال آیا مگر آغول کو سوتا ہوا دیکھ کر بھی وہ اپنی اس خواہش کو سلا نہیں پایا، تھوڑا نزدیک آ کر جہانگیر اپنے ہونٹوں سے اس تل کو چھونے کی جسارت کرنے لگا۔۔۔

تل پر اپنے ہونٹ رکھتے ہی جذبات کا طوفان اس کے اندر اٹھ آیا، ہر چیز سے بے نیاز وہ مدہوشی کے عالم میں آغول کی قمیز کی زپ کھولنے لگا

اس کی کمر کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا ہوا وہ اپنی انگلیاں نرمی سے اس کی کمر پر پھیرنے لگا، اب وہ اپنا ہاتھ آغول کے گرد لپیٹتا ہوا اس کے پیٹ کو نرمی سے چھو رہا تھا۔۔۔۔ جہانگیر آغول کا کندھا پکڑتے ہوئے اسی سیدھا کرنے لگا۔۔۔ وہ ابھی بھی آنکھیں بند کئے لیٹی ہوئی تھی

کیا وہ اتنی بے خبر سو رہی تھی یا پھر اس وقت جان بوجھ کر بے خبر بن رہی تھی۔۔۔ جہانگیر اس کے اور بھی نزدیک آ کر اس کے چہرے کی ایک ایک نقش کو اپنی انگلیوں سے چھو کر دیکھنے لگا۔۔۔ بے شک وہ ضدی، بد دماغ، مغرور، بد تمیز تھی، مگر اس کی بیوی تھی، اس کی محرم۔۔۔ جہانگیر اس کے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے

اس کی گردن پر جھکا۔۔۔ وہ دیوانہ وار اس کی گردن کو چومتا ہوا اپنے آپ کو سیراب کرنے لگا

وہ جو گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی اسے اپنے کندھے سے تھوڑا نیچے ایک اجنبی سے لمس محسوس ہوا، کچھ عجیب سا، جسے وہ نیند میں سمجھ نہیں پائی۔۔۔ جب نیند میں اسے اپنی قمیض کی زپ کھلتی ہوئی محسوس ہوئی تو آغول کا نیند کا غلبہ جاتا رہا اس کا دماغ بیدار ہونا شروع ہوا، یہ ہونٹوں کا لمس تھا، جہانگیر کے ہونٹوں کا لمس۔۔۔ وہ اس کی کمر کو چھو رہا تھا آغول کا دل خوف سے بری طرح ڈھڑکا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

تھوڑی دیر پہلے تو وہ اسے آگ لگانے کے لیے تیار تھا پھر یہ اچانک کیا ہوا، اس نے تو جہانگیر کے کھانے میں کوئی نشہ آور چیز بھی شامل نہیں کی تھی پھر وہ اس کے ساتھ ایسا کیوں کر رہا تھا

وہ باقاعدہ اس کی کمر پر اپنے ہونٹوں سے مہر لگانے کے ساتھ ساتھ اپنی انگلیوں سے نرمی سے اس کی کمر کو چھو رہا تھا پھر اس سے جہانگیر کا ہاتھ اپنے گرد محسوس کیا وہ اسے اپنے حصار میں لے چکا اب وہ

اس کی انگلیوں کی زماہٹ اپنے پیٹ پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔ آغول کی ہتھیلیاں بھیگنے لگی مزید ڈر اسے تب لگا جب جہانگیر نے اس کا کندھا پکڑا

اب وہ اسے سیدھا کر کے لٹا رہا تھا۔۔۔ آغول نے جلدی سے اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔۔ جہانگیر مزید اس کی نزیک آ کر جھکا،، آنکھیں بند ہونے کے باوجود وہ جہانگیر کی نظریں اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی

ایک بار پھر وہ اپنی انگلیوں سے اس کے چہرے کے نقوش چھونے لگا۔۔۔ جب وہ اس کے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیر رہا تھا تب آغول کا دل چاہا وہ اپنی آنکھیں کھول لے مگر اب وہ اس کی گردن پر جھک چکا تھا۔۔۔ وہ اس کی گردن پر اپنے ہونٹوں سے جگہ جگہ مہر ثبت کرنے لگا۔۔۔

آغول کو اس کا اپنے ساتھ رویہ یاد آنے لگا۔۔۔ شادی کی رات وہ اسے اس کے عشق کے طعنے دے رہا تھا،، اس کی اوقات بتاتے ہوئے کس طرح اس نے زبردستی اس کے ساتھ۔۔۔۔۔ بے شک وہ اس سب کے لیے معافی مانگ چکا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے معاف کرنے والی ہرگز نہیں تھی۔۔۔ آغول نے جہانگیر کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے پوری طاقت سے اسے پیچھے دھکیلا۔۔۔ وہ جیسے مدہوشی سے ایک دم ہوش میں آیا اور اٹھ کر بیٹھا

"کیا کر رہے تھے آپ میرے ساتھ"

آغول خود بھی اٹھ کر بیٹھی اور شدید غصے میں جہانگیر کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"اس فضول سوال کا مطلب، کیا غلط کر رہا تھا۔۔۔ تم سے جائز رشتہ جوڑا ہے۔۔۔ بیوی ہو تم میری"

جہانگیر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر خود بھی سنجیدگی سے بولا

"اچھا تو آپ کی بیوی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ کا دل چاہا آپ مجھ پر اپنا حکم چلائیں گے،

مجھ سے اپنی مرضی کی کام کروائیں گے، مجھے اپنی مرضی کا پہنائے گے۔۔۔ اور جب آپ کا دل

چاہے گا تو آپ میرے ساتھ کھیلیں گے۔۔۔ کوئی حیثیت ہے آپ کی نظر میں میری یا نہیں"

آغول اسے دیکھ کر غصے میں چیخی

"بکواس بند کرو اپنی آغول اور اب کوئی غلط بات نہیں کرنا مجھ سے" جہانگیر غصہ میں انگلی اٹھاتا ہوا

اسے وارن کرنے لگا

"کیوں کیا غلط کہا ہے میں نے،، شادی والی رات آپ مجھے میری اوقات یاد دلا چکے ہیں نا،، تو پھر آج

دوبارہ مجھ کیوں میری اوقات یاد دلا رہے ہیں،، اس لئے کہ میں نے آج کھانا نہیں بنایا آپ کے

لیے۔۔۔ یا پھر یہ کہ اوقات یاد دلانے کی آڑ میں آپ اپنے نفس کی تسکین چاہ رہے ہیں"

آغول کا جملہ مکمل ہوا تو جہانگیر کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا۔۔۔ مگر ہاتھ کی مٹھی بند کر کے وہ اپنا غصہ ضبط کرتا ہوا قہر آلود نظروں سے آغول کو دیکھنے لگا۔۔۔ جہانگیر کا ہاتھ فضا میں بلند دیکھ کر آغول بھی اب خاموش ہو چکی تھی

"کل رات جو میں نے تمہارے گال پر تھپڑ مارتا تھا۔۔۔ اس کا مجھے بعد میں افسوس ہوا تھا۔۔۔ اور یہ تھپڑ جو آج میں تمہیں مارتے مارتے رہ گیا، مجھے اس تھپڑ کے نہ مارنے کا بھی افسوس زندگی بھر رہے گا"

وہ آغول کو دیکھ کر غصے میں بولتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

urdu
novelsmania
www.urdu novelsmania.com



جاری ہے Dilyunmilehumaray :

Byzeeniasharjeel

Epi#29longepi

"اور سنو! روحان کیا حال ہیں تمہارے کیسی گزر رہی ہے شادی شدہ زندگی" کاشف زیری چار مہینے کے بعد کل ہی پاکستان لوٹا تھا تو صبح آفس جانے سے پہلے روحان اس سے ملنے آیا

"الحمد للہ سر بہت اچھی،، اب کی بار آپ کا ٹور کافی طویل رہا، مطلب پورے چار ماہ"

روحان کاشف زیری کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

کاشف زیری کے برابر میں ہی روزی بھی بیٹھی ہوئی تھی جو کہ کاشف زیری کے ساتھ چار مہینے سے دبئی میں تھی،، پورے چار ماہ بعد وہ روحان کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی، ان چار ماہ میں اس نے روحان کو بہت مس کیا،، کاشف زیری کے بیڈ کی زینت بنی ہوئی وہ تصورات میں صرف اور صرف روحان کو ہی سوچ رہی ہوتی تھی۔۔۔ روحان کی شادی کے بارے میں سن کر اس کا دل کو بے پناہ بے سکونی ہوئی مگر روحان کی وائف کو دیکھنا چاہتی تھی

"ہاں آپ کی باریہ دورہ تھوڑا طویل ہو گیا کچھ نئے پلانز دماغ میں ہیں جو تم سے فرصت میں شیئر کروں گا۔۔۔ مجھے بہت خوشی ہوئی میرے پیچھے تم نے اور جنید میں سب کچھ بہت اچھے طریقے سے سنبھالا۔۔۔ یہ ہمارے بیچ غدار کون پیدا ہو گیا ہے روحان، جو ہمارے باہر سے آنے اور جانے والے مال کی پولیس کو انفارمیشن دیتا ہے اس کا تم نے یا جنید نے کچھ پتہ نہیں لگایا اب تک"

کاشف زیری روحان کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا کیونکہ جب وہ دبئی میں تھا اور پولیس نے اس کے بہت سے ساتھیوں کو پکڑا تب کاشف زیری کی بچت ہو گئی تھی مگر اس نے پتہ لگایا کہ پولیس کو انفارمیشن پاکستان سے دی گئی تھی

"سروہ جو بھی کوئی ہے اب تک تو میرے یا جنید کی نظر میں نہیں آیا انشاء اللہ بہت جلد پتہ لگا لوں گا آپ فکر نہیں کریں"

روحان کاشف زیری کو دیکھتا ہوا بولا

"اب بلیک کینگ واپس آ گیا ہے۔۔۔ وہ خود اس غدار کو ڈھونڈ لے گا۔۔۔ اور اس کو ایسی سزا دے گا نہ صرف اس کی روح کا نپے کی بلکہ آنے والی اس کی نسلیں بھی یاد رکھیں گے"

کاشف زیری بہت غور سے روحان کو دیکھتا ہوا بولا، اسے کہیں نہ کہیں روحان پر ہی شک تھا۔۔۔

کیونکہ اس کا مال اب تک ہر کہیں سے پولیس نے پکڑا تھا مگر روحان کی شب تک پولیس رسائی حاصل نہیں کر سکی تھی

"خیر یہ باتیں تو ہوتی رہے گی، ان چند ماہ تم میرے خاص آدمی بن گئے ہو اور وفادار بھی۔۔۔ دہئی میں ہونے کی وجہ سے میں تمہاری شادی میں شرکت نہیں کر سکا۔۔۔ اس لئے میں تمہاری دعوتِ خاص کر ناچاہتا ہوں ہو، جس نے تمہاری فیملی کے علاوہ تمہاری بہن اور بہنوئی شرکت کریں"

کاشف زیری کی بات سن کر روحان ایک پل کے لیے خاموش ہو گیا وہ اپنی فیملی کو اس کی نظر میں نہیں لانا چاہتا تھا اور جیڈی کو تو ہوا بھی نہیں لگنے دینا چاہتا تھا کہ اس کے کاشف زیری سے تعلقات ہیں

"کیا ہوا تمہیں میرے گھر کی دعوت کو قبول نہیں"

روحان کی خاموشی محسوس کرتے ہوئے کاشف زیری نے اس سے پوچھا تو روحان زبردستی مسکرایا

"ایسی بات نہیں ہے سر یہ تو میرے لیے باعث فخر ہے کہ آپ مجھے میری فیملی کو اپنے گھر انوائٹ کر رہے ہیں،، خاموش میں صرف جیڈی میرا مطلب ہے جہانگیر کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔ اس سے میرے تعلقات کچھ خوشگوار نہیں ہیں ایک دوسرے سے قریبی رشتہ ہونے کے باوجود ہم میں تکلف کا رشتہ قائم ہے"

روحان کی یہ بات بالکل درست یا ان دونوں کی شادی کو چار ماہ ہونے کو آیا تھا مگر جہانگیر اور روحان کے بیچ تکلف کی دیوار اب تک قائم تھی جسے وہ دونوں ہی گرانے کو تیار نہیں تھے

"مگر میری خاطر تم اپنے بہنوئی کو مناسکتے ہو میں اس سے ملنا چاہتا ہوں روحان،،، اور پرسود دعوت پر تم اسے میرے گھر لے کر آ رہے ہو"

کاشف زیری کا انداز حاکمانہ تھا جس کی وجہ سے روحان مزید کچھ نہیں بولا کاشف زیری جہانگیر سے ملنا چاہتا تھا یہ بات روحان کے لیے کتنے مسائل پیدا کر سکتی تھی اس کا کاشف زیری کو اندازہ نہیں تھا

عینا کچن میں موجود تھی تب اسے روحان کی کار کا ہارن سنائی دیا۔۔۔ ایک نظر ٹرائی میں سبجے لوازمات پر ڈال کے وہ جلدی جلدی چائے کا پانی رکھنے لگی۔۔۔ روحان گھر کے اندر داخل ہوا تو عینا نے کمن سے جھانک کر، روزانہ کی طرح چہرے پر مسکراہٹ سجا کر اس کا استقبال کیا۔۔۔ روحان بھی اسے روز کی طرح بیڈ روم میں آنے کا اشارہ کر کے اپنے روم میں چلا گیا

ان دونوں کی شادی کو چار ماہ جا عرصہ گزر چکا تھا عینا نے ان چار ماہ کے عرصے میں یہ تجربہ حاصل کیا تھا۔۔۔ چاہے لومیرج ہو یا ارتیج میرج ایڈجسٹ دونوں صورتوں میں کرنا پڑتا ہے اس نے ان چار ماہ میں کوئی بہت زیادہ ٹائم نہیں گزارا تھا مگر پھر بھی شروع شروع میں وہ روحان اور فاطمہ کے رویے کو لے کر تھوڑی ڈسٹرب رہتی تھی۔۔۔ لیکن جس دن روحان نے اس پر یہ واضح کر دیا تھا کہ کچھ بات ہو اس سے شیئر نہیں کر سکتا نہ عینا ان کے متعلق اس سے کوئی سوال کرے پوچھے۔۔۔ تب سے عینا نے ان باتوں کو سوچنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔ ان چار مہینوں میں روحان ایک لونگ اور کیمرینگ ہسبند ثابت ہوا تھا وہ اس کا خیال رکھتا اسے ہر ممکن خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔ عینا اس سے خوش تھی اور اپنی شادی شدہ زندگی سے مطمئن بھی،۔۔۔ ڈھائی ماہ پہلے ڈرائیور کے ساتھ شاپنگ مال سے واپسی آتے ہوئے عینا کا ر ایکسیڈنٹ ہوا تھا، اسے زیادہ چوٹ تو نہیں آئی تھی بس سر پر چوٹ لگنے کے باعث اسٹپس لگے تھے۔۔۔ اس دن عینا نے روحان کو اپنے لیے بہت پریشان دیکھا تھا بلکہ اس نے ہی نہیں منصور، فاطمہ، کے ساتھ جانا گھر نے بھی۔۔۔ وہ عینا کے سر پر اسٹپس

دیکھ کر بہت زیادہ ڈسٹرب ہو گیا تھا۔۔۔ عینا کے لئے اس کا حساس ہونا فاطمہ، منصور، جہانگیر یا آغول سے ڈھکا چھپا نہیں تھا۔۔۔ اس معاملے میں عینا اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتی تھی

مگر کبھی کبھی وہ روحان کے رویے سے اکثر الجھ جاتی۔۔۔ جیسے کبھی وہ اکثر بہت پریشان دکھائی دیتا اپنے آپ میں الجھا ہوا۔۔۔ عینا اس کی پریشانی نوٹ کرنے کے باوجود اس سے سوال نہیں کر سکتی تھی، کہ اس کی پر اہلم کیا ہے۔۔۔ عینا معلوم تھا وہ اسے خاموش کروادے گا یا آنکھیں دکھا دے گا مگر کبھی بھی اس سے کچھ شیئر نہیں کرے گا

ایک دفعہ رات میں ایسا بھی ہوا تھا کہ اس نے روحان کو روتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔ اپنے آپ کو بہت روکنے کے باوجود عینا اس سے پوچھے بغیر نہیں رہ سکی کہ اس کے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔۔۔ تب اس نے عینا کو صرف اتنا ہی کہا تھا کہ کسی طرح یہ نشان وہ اس کی کمر سے ہٹا دے۔۔۔ مگر اگلے دن وہ پھر سے نارمل ہو گیا تھا جیسے رات میں اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

ایک دفعہ اس نے روحان کو لیٹر پیڈ پر کچھ لکھتے ہوئے دیکھا جیسے بہت سوچ سوچ کر وہ کچھ لکھ رہا تھا۔۔۔ رات کو روحان کے سونے کے بعد عینا نے وہ لیٹر پیڈ کھولا تو وہاں ایک پہلی درج تھی یا پھر چیلنج۔۔۔۔۔ نہ جانے روحان اتنی دیر تک یہ پہلی کو خود تیار کر رہا تھا یا پھر سولو کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہاں جو

بھی کچھ لکھا تھا سب عینا کے سر پر سے گزر گیا تھا۔۔۔ یہ سب عینا کے لئے روحان کی شخصیت کا ایک پُر اسرار پہلو تھا۔۔۔ جسے عینا کو اس سے پوچھنے کی اجازت نہیں تھی

جہاں تک فاطمہ کے رویے کا سوال تھا تو وہ اس دن صبح ناشتے والے واقعے کے بعد منظور کے ٹوکنے پر عینا سے نہیں الجھتی تھی۔۔۔ نہ ہی عینا سے زیادہ مخاطب ہوتی تھی،، بس اسے وقفے وقفے سے یہ بتانہ نہیں بھولتی تھی کہ اپر کلاس میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔۔۔ عینا آگے سے فاطمہ کی باتیں سن کر چپ ہو جاتی تھی کیونکہ جو اس کی کلاس تھی اور جس طرح دی جان نے اس کی پرورش کی تھی، اس میں دی جان نے عینا کو بڑوں سے بد کلامی کرنا نہیں سکھایا تھا

ہاں عینا کی اپنے سُسر سے بہت اچھی طریقے سے بنتی تھی۔۔۔ وہ کافی سلجھے ہوئے اور اچھے اخلاق والے انسان تھے۔۔۔ البتہ ان چار ماہ میں وہ جہانگیر کے پاس صرف چار بار ہی جاسکی تھی۔۔۔ کیونکہ جہانگیر کافی بڑی رہنے لگا تھا۔۔۔ وہ چھٹی والے دن مشکل سے ہی گھر پر ٹکتا تھا۔۔۔ اور رہا آغول کا سوال تو اس نے بھی دوبارہ یونیورسٹی جوائن کر لی تھی۔۔۔ وہ مشکل سے ان چار ماہ میں دوبار ہی اپنے میکے آئی تھی۔۔۔ وہ بھی اپنے ڈیڈی کے بلانے پر،، ورنہ زیادہ تر روحان اور فاطمہ میں سے ہی کوئی نہ کوئی اس سے جا کر مل لیتا

دی جان سے اس کی ہر ایک دن چھوڑ کر بات ہوتی وہ دی جان سے جہوہ واپس آنے کا بھی پوچھتی تو وہ اگلے ماہ کا کہہ کر ٹال دیتیں۔۔۔۔۔ عینا کو حیرت بس یہ جان کر ہوئی تھی کہ رجب اور آغول کی پچھلے دو ماہ سے موبائل پر بات چیت ہے

"آگئے آپ آفس سے" عینا بیڈروم میں آتی ہوئی روحان سے پوچھنے لگی

"یہ بتاؤ میرے آفس سے آنے کے ٹائم پر تم کچن میں کیا کر رہی ہوتی ہو" روحان کوٹ اتارنے کے بعد ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے ریلیکس انداز میں بیڈ پر لیٹا ہوا عینا کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتا ہوا پوچھنے لگا

"تین دن پہلے کوئی اپنے ڈیڈی سے کہہ رہا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ہاتھ کی چائے پینے سے اپنی دن بھر کی تھکن اترتی ہوئی محسوس ہوتی ہے" عینا مسکرا کر کہتی ہوئی بیڈ پر اس کے قریب آ کر بیٹھی

"تو تم میری اور ڈیڈی کی باتیں چھپ کر سکتی ہو" روحان اپنی مسکراہٹ چھپا کر گھورتا ہوا عینا سے پوچھنے لگا

"بیوی ایسی ہی ہوتی ہیں"

عینا اتراتی ہوئی روحان کو دیکھ کر بولی

"اور معلوم ہے شوہر کیسے ہوتے ہیں"

روحان عینا کو کھیچ کر اپنے حصار میں لے لیتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"وہ آپ مجھے بتاتے رہتے ہیں،، چھوڑیں اور باہر چلیں"

عینا اس کا حصار توڑ کر نکلتی ہوئی بولی

"چار مہینے سے بتا رہا ہوں مگر پھر بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا لگ رہا ہے اس بار محنت زیادہ کرنا پڑے گی"

روحان بیڈ سے اٹھتا ہوا بولا کل ہی عینا کو اپنی طبیعت گڑبڑ محسوس ہوئی تھی۔۔۔ مگر رپورٹ میں ایسا کچھ نہیں آیا۔۔۔ عینا اسکی آخری بات پر گھور کر کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ روحان خود بھی مسکراتا ہوا اسکے پیچھے کمرے سے باہر نکل گیا

آج اس کی طبیعت ناساز تھی بخاز ہونے کے باوجود وہ یونیورسٹی چلی گئی تھی، جب یونیورسٹی سے گھر واپس آئی تو رانی سے گھر کی صفائی کروا کر وہ سونے کے لئے لیٹ گئی، کروٹیں بدلنے کے بعد جب اسے نیند نہیں آئی اور طبیعت کا بوجھل پن بڑھنے لگا تو کچن میں آکر رات کے لئے کھانا بنانے لگی۔۔۔ ان 4 مہینوں میں اس کی زندگی میں کافی اتار چڑھاؤ آئے تھے اب کافی کچھ بدل چکا تھا اس کا اندازہ، مزاج، دماغ اور دل بھی۔۔۔

جس رات اس نے جہانگیر کو باتیں سنائی اس وقت فوری طور پر جہانگیر کا رسی ایکشن سامنے نہیں آیا مگر اس دن کے بعد یہ ہوا کہ جہانگیر اب بیڈروم میں کسی ضروری کام سے آتا۔۔۔ کوئی چیز بیڈروم سے لینا ہو یا پھر اپنے کپڑے وارڈروب سے لینے ہو، اس دن کے بعد سے جہانگیر دوسرے بیڈروم میں سونے لگا تھا۔۔۔

آغول اور اس کی آپس میں ویسے بھی زیادہ بات چیت نہیں ہوتی تھی مگر اس دن کے بعد سے جہانگیر نے آغول سے بالکل بات کرنا ختم کر دیا تھا، نہ وہ اسے صبح ناشتے کے لیے بولتا، نہ رات کے کھانے کے لیے بولتا، وہ بیڈروم میں بھی ریلیکس ہو کر سوتی، اپنے کھانے کے لیے آرڈر کر کے باہر سے منگوا لیتی، صبح کا ناشتہ رانی سے کہہ کر اپنے لئے بنواتی

جہانگیر کا اسے کچھ پتہ نہیں کہ وہ صبح ناشتہ کہاں کرتا ہے یا رات میں کھانا کھا کھاتا ہے،،، وہ اط اپنی مرضی کی مالک تھی اور ایسے ہی بہت خوش تھی۔۔۔ مگر ایسا صرف پندرہ سے بیس دن تک ہی رہا آغول خود ہی اپنے روٹین سے گھبرا گئی۔۔۔ سارا دن گھر میں تنہا رہنا کوئی بولنے والا نہیں، کوئی سننے والا نہیں۔۔۔ اول تو جہانگیر گھر میں رات گئے تک آتا اور اگر وہ گھر میں موجود بھی ہو تو وہ دوسرے کمرے میں رہتا

آہستہ آہستہ اسے جہانگیر کا رویہ محسوس ہونے لگا تو پھر وہ جان بوجھ کر اسے خود ہی مخاطب کرتی۔۔۔ مگر وہ اس کی ضروری بات پر مختصر جواب دیتا اور فالتو کی بات پر آغول کو اتنے برے طریقے سے گھورتا کہ آغول خاموش کر جاتی۔۔۔ شروع شروع میں اس نے جہانگیر کو تپانے اور غصہ دلانے کے لئے جان بوجھ کر وہی ڈریسنگ کرنا شروع کر دی جیسے وہ پہلے کرتی تھی۔۔۔ مگر جہانگیر نے اس پر آغول کو کوئی رسپانس نہیں دیا۔۔۔ پھر یوں ہوا کہ آغول کے اکاؤنٹ میں پیسے ختم ہو گئے۔۔۔ اس نے جان بوجھ کے جہانگیر کے والٹ سے اچھی بڑی رقم نکالی آغول کو پوری امید تھی کہ جہانگیر رقم سے متعلق اس سے پوچھے گا،، مگر جہانگیر نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔ تو اٹا وہ خود تپ گئی۔۔۔ اسے جہانگیر کے ایڈیٹوڈ کھانے پر غصہ آنے لگا

پھر ایک دن اس نے جہانگیر کے کمرے میں جا کر یہ شوشہ چھوڑا کہ اسے یونیورسٹی دوبارہ جوائن کرنی ہے۔۔۔ جہانگیر نے اسے بنا کچھ کہے ایڈمیشن فارم اور کورس کی کتابیں دوسرے ہی دن لا کر دیں

دی۔۔۔۔۔ جس پر اسے بعد میں فاطمہ سے معلوم ہوا کہ روحان نے جہانگیر کے اس قدم کی مخالفت بھی کی

آغول کو پھر خود اپنے اوپر حیرت ہونے لگی آخر وہ کیوں چاہتی تھی کہ جہانگیر اسے لڑے، اس پر غصہ کرے۔۔۔ مجھے بوریت اور اکیلے پن کا احساس بڑھنے لگا تو اس نے ایک دن کھانا بنایا۔۔۔ جو کہ بالکل کھانے کے قابل نہیں تھا مگر یہ کھانا اس نے بہت محنت سے بنایا تھا، اس نے خود وہ کھانا تو چند نوالے ہی کھایا۔۔۔ مگر جہانگیر کے آنے کے ٹائم پر ڈائننگ ٹیبل پر سجا کر رکھ دیا وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ جہانگیر کیا کرتا ہے۔۔۔۔۔ بعد میں خالی برتن دیکھ کر اسے حیرت ہوئی، آغول کو ہرگز توقع نہیں تھی کہ جہانگیر وہ کھانا کھالے گا

دوسرے دن پھر اس نے جہانگیر کے لیے کھانا بنایا لیکن پھر اسے خود اپنے ہاتھ کا کھاتے ہوئے مایوسی ہوئی۔۔۔ اس سے منک بہت تیز ہو گیا تھا بالکل زہر کی طرح۔۔۔۔۔ آغول نے وہ کھانا بھی پہلے دن کی طرح ٹیبل پر سجا کر رکھ دیا۔۔۔ آغول کے ہاتھ کا بنا ہوا وہ کھانا بھی کھایا گیا تھا۔۔۔ تب آغول تھوڑی کنفیوز ہوئی۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا وہ خود نہیں کھا سکتی تھی پھر جہانگیر کیسے کھا لیتا تھا

تیسرے دن اس نے جان بوجھ کر کھانے میں نمک اور مرچ تیز کر دی۔۔۔ کھانا ڈائننگ ٹیبل پر سجا کر دیا اور چپکے سے وہ جمانگیر کو دیکھنے لگی، اس دن اسے جمانگیر کو کھانا کھاتے دیکھ کر بہت ہنسی آئی تھی وہ ہر دو نوالے کے بعد آدھا گلاس پانی بھی پیتا مرچوں کی زیادتی کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے پانی نکلنے لگا مگر پھر بھی وہ بڑے بڑے نوالے بنا کر کھانا کھا رہا تھا جیسے یہ ٹاسک اسے پورا کرنا ہو،،، اس طرح کا عمل کرتا ہوا وہ آغول کو پیارا لگا

"پیارا"۔۔۔۔ آغول کو اپنی ہی سوچ پر ملامت ہوئی وہ پیارا کہاں تھا۔۔۔۔ آغول دوبارہ اسکو غور سے دیکھنے لگی۔۔۔ فاطمہ شاید ٹھیک ہی کہتی تھی اس کا رنگ سانولا نہیں گندمی تھا۔۔۔ آغول پوری رات اس بات کو سوچ کر کنفوز رہی، آیا اس کا رنگ گندمی ہے یا سانولا اور فجر کی اذان کی آواز پر اسے حیرت ہوئی وہ آخر جمانگیر کو سوچ ہی کیورہی ہے

اس دن کے بعد پھر یہ ہوا، آغول توجہ سے کھانا بنانے لگی ہر چیز کا دھیان رکھتے ہوئے۔۔۔ آستہ آستہ اس نے رانی سے پراٹھا بنانا بھی سیکھ لیا۔۔۔ تو وہ رات کو ڈائننگ ٹیبل پر کھانا رکھنے کے بعد جمانگیر کا ناشتہ بھی صبح ڈائننگ ٹیبل پر رکھ دیتی۔۔۔۔ جو جمانگیر کوئی بھی رد عمل کا اظہار کیے بنا آرام سے کھا لیتا

جب آغول کے پاس موجود رقم دوبارہ ختم ہوئی اس نے دوبارہ جمانگیر کے والٹ سے پیسے نکالنے چاہے تب اسے جمانگیر کا جملایا دیا۔۔۔ کہ اسکے پاس اسکے ڈیڈی اور بھائی جتنا پیسا نہیں ہے

"مڈل کلاس آدمی" آغول نے بڑبڑاتے ہوئے،، جتنی رقم اس کے والٹ سے پچھلے مہینے نکالی تھی،، اس بار اس کی آدمی نکالی۔۔۔ ایسا تو ہرگز نہیں تھا کہ وہ جمانگیر کے والٹ سے پیسے نکالتی ہو اور جمانگیر کو اس بات کا علم نہ ہو۔۔۔۔۔ بس وہ اسے کچھ کہتا نہیں تھا۔۔۔ آغول کو یہ سوچ سوچ کر بھی الجھن ہونے لگتی کہ وہ اسے کچھ کہتا کیوں نہیں

پھر ایک دن اس نے جمانگیر کو دی جان سے موبائل پر باتیں کرتے سنا، وہ انہیں بہت مس کر رہا تھا اور ان سے واپس آنے کا پوچھ رہا تھا۔۔۔ اس دن آغول کو دی جان کے ساتھ اپنے رویہ پر افسوس ہوا۔۔۔ تب اس نے فون کی ڈائری میں سے رجا ب کا موبائل نمبر نوٹ کیا اور اسے کال کی۔۔۔ اس نے اپنے رویے کی معافی تو نہیں مانگی البتہ رجا ب سے اچھی طریقے سے بات کی اور دی جان کو بھی واپس آنے کے لیے کہا۔۔۔ مگر ان کا کہنا تھا کہ ابھی فرزانہ کی طبیعت ٹھیک نہیں وہ اگلے ماہ آئے گی۔۔۔ پھر اس طرح اسکی رجا ب سے اچھی دوستی ہو گئی۔۔۔ اکثر وہ اسے یا پھر رجا ب سے فون کر لیتی

وہ منصور کے بلانے پر اپنے میکے گئی تھی فاطمہ کے بے حد اصرار پر بھی وہ روک نہیں پائی۔۔۔ اسے جمانگیر کے ناشتے اور کھانے کی فکر رہتی اگر وہ رک گئی تو جمانگیر کو پر اہلم ہو گئی

اب اس کا روٹین بن گیا تھا صبح بیدار ہونے کے بعد وہ جہانگیر کے لیے ناشتہ بناتی۔۔۔ اس کے بعد اپنی یونیورسٹی جانے کی تیاری کرتی،، یونیورسٹی سے واپس آ کر رانی سے پورے گھر کی صفائی کرواتی۔۔۔ تھوڑی دیر نیند لینے کے بعد شام میں وہ رات کا کھانا بناتی،، جہانگیر کا کھانا ڈائننگ کے پر رکھنے کے بعد خود اپنا کھانا بیڈ روم میں کھاتی۔۔۔

اور اس کے بعد وہ اپنی پڑھائی میں مصروف ہو جاتی۔۔۔ جم وہ ڈیلی بیس پر نہیں جاتی ہفتے میں تین دن جاتی۔۔۔ گھر میں ہی یوگا یا ایروبکس کر لیتی

فاطمہ اس کے پاس ہر ہفتے چکر لگاتی۔۔۔ جبکہ روحان بھی اس سے تین سے چار بار جہانگیر کی غیر موجودگی میں ہی آیا تھا۔۔۔ چار ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا اس کی شادی کو ہوئے

اب اسے جہانگیر کا رویہ شدت سے محسوس ہوتا۔۔۔ کبھی کبھی اس کا دل چاہتا وہ جہانگیر کا گریبان پکڑ کے خوب چیخے، چلائے، ڈھاڑے، بہت سارا روئے۔۔۔ وہ اپنی ان سوچوں پر خود بھی پریشان ہو جاتی۔۔۔ آخر اسے کیا ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ وہ بھلا پہلے کہاں پسند کرتی تھی سانولے یا گندمی رنگ کو۔۔۔

پھر اسے اب یہ رنگ کیوں اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔ نہیں اسے یہ رنگ اب بھی اچھا نہیں لگتا تھا،، اگر ایسا ہوتا تو اسے رانی بھی اچھی لگتی جو کہ صرف نام کی رانی تھی

اسی جمانگیر اچھا لگنے لگا تھا یعنی کہ اپنا شوہر۔۔۔ اس کا کمروائٹ نہیں تھا پھر بھی وہ اسے آٹریکٹ کرنے لگا تھا۔۔۔ وہ چاہتی تھی کہ جمانگیر اور اس کے بیچ سب کچھ صحیح ہو جائے۔۔۔ دوسرے ہسبنڈ وائف کی طرح اس کا اور جمانگیر کے ساتھ ایک نارمل اور ہیلدی ریلیشن ہو

اس کاشت سے دل چاہتا تھا وہ جمانگیر کی آنکھوں میں اپنے لیے پسندیدگی اور محبت دیکھے۔۔۔ جیسے وہ روحان کی آنکھوں میں عینا کے لیے دیکھتی تھی۔۔۔ ویسے ہی محبت وہ جمانگیر کی آنکھوں میں بھی اپنے لئے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کی خوبصورتی کی ہر کوئی تعریف کرتا تھا، آغول کے دل میں شدت سے یہ طلب جاگنے لگی تھی کہ اس کا شوہر بھی اس کو سراہے ہے اس کی تعریف کرے۔۔۔ اسے پیار کرے۔۔۔ ہاں وہ یہی چاہتی تھی وہ اپنے شوہر کی مکمل توجہ چاہتی تھی وہ اس کی منتظر تھی۔۔۔ اور ایک وہ تھا جو اس سے بری طرح ناراض ہو کر بیٹھا ہوا تھا اور اسے مکمل طور پر نظر انداز کیے ہوئے تھا۔۔۔

کتنا تو بدل لیا تھا اس نے اپنے آپکو، وہ کھانا بنانے لگی تھی، پوائنٹ سے یونیورسٹی جاتی، باہر نکلتے وقت باقاعدہ دوپٹے کا خیال رکھتی، جو وہ اپنی پاکٹ منی ہر ماہ جمانگیر کے والٹ سے نکالتی، کوشش کرتی کہ پورا مہینہ اس میں چلا لے مگر ایسا مشکل سے ہی ہو پاتا، مگر وہ کوشش تو کرتی تھی نایسا کرنے کی۔۔۔ یہی نہیں اس کے مزاج میں بھی کافی تبدیلی آئی تھی، وہ اب ضد نہیں کرتی۔۔۔

بے جا بولنے سے بھی اس نے اپنی زبان کو بریک لگا لیا تھا۔۔۔ بس ایک غصہ تھا جو اسے کبھی کبھی شدید آتا۔۔۔ مگر وہ اس پر بھی کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی۔۔۔ لیکن آج طبیعت خرابی کی وجہ سے وہ چڑچڑی ہو رہی تھی نہ جانے کیو، کس بات کو لے کر اسے شدید غصہ آرہا تھا

تھوڑی دیر پہلے ہی فاطمہ کی کال آئی تھی۔۔۔ جس پر فاطمہ کو اس کی آواز سے طبیعت خرابی کا علم ہوا، فاطمہ کے منع کرنے کے باوجود وہ رات کے لئے کھانا بنا رہی تھی۔۔۔ کہاں شادی سے پہلے اس کی طبیعت خراب ہوتی تو وہ پورا گھر اپنے سر پر اٹھالیتی اور اب جس کے لیے اس نے اپنے آپ کو اتنا بدل لیا تھا شاید اس کے تو علم میں بھی نہیں تھا کہ آج اس کی اتنی طبیعت خراب ہے

وہ چھوٹے پر موجود پیاز براؤن کر رہی تھی اور ساتھ ہی پلیٹ میں رکھے ہوئے آلو چمیلے میں مصروف تھی تب اسے مین گیٹ کھلنے کی آواز آئی

www.urdu novelsmania.com

جہانگیر کی عادت تھی وہ بیل نہیں بجاتا تھا اپنے پاس موجود گھر کی چابی سے لاک کھول کر اندر آتا تھا مگر یہ اس کے آنے کا ٹائم نہیں تھا، اس وقت دوپہر ہو رہی تھی وہ رات میں گھر آتا تو اس وقت کون آیا ہوگا آغول سوچ ہی رہی تھی جب جہانگیر کچن میں آیا

"جب طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو کیا ضرورت ہے کھانا بنانے کی، طبیعت خرابی کا رونا بھی رونا ہے اور کھانا بنا کر ڈھنڈورا بھی پیٹنا ہے"

جہانگیر نے غصے میں کہتے ہوئے آگے بڑھ کر چولا بند کیا۔۔۔ یعنی فاطمہ آغول کے بعد جہانگیر کو کال کر کے آغول کی طبیعت خرابی کا بتا چکی تھی اور یہ بھی کہ وہ طبیعت خراب ہے میں کھانا بنا رہی ہے جیسی وہ پولیس اسٹیشن سے سیدھا گھر آیا تھا اور اس پر غصہ کرنے لگا

"جاؤ جا کر کمرے میں آرام کرو، ایسا گرا پڑا نہیں ہوں میں جو ایک دن باہر سے کھانا نہیں لاسکتا" وہ آغول کے گھورنے کا نوٹس لیے بغیر غصے میں اس پر چیختا ہوا بولا۔۔۔ کتنا ضروری کام تھا جسے چھوڑ کر وہ فاطمہ کے کال کرنے پر گھر آیا تھا۔۔۔

آغول اس کو سُرخ آنکھوں کے ساتھ دیکھنے لگی ایک تو اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اوپر سے آغول کو خود بھی غصہ آیا ہوا تھا۔۔۔ وہ اُس کے لئے کھانا بنا رہی تھی، الٹا جہانگیر اسی کو غصے میں ڈانٹ رہا تھا۔۔۔ آغول نے دانت پیس کر ہاتھ میں موجود آلو کھینچ کر جہانگیر کو مارا جو اس کے کندھے پر جا لگا

"آغول"

جہانگیر اسکی بدتمیزی پر آنکھیں دکھاتا ہوا زور سے غصے میں دھاڑا مگر اس کے بعد آغول نے جہانگیر کے غصے کی پروا کیے بغیر پلیٹ میں موجود آلو اور ٹماٹر غصے میں اس پر برسانا شروع کر دیے

جہانگیر شدید غصے میں اس کے پاس آیا اور آغول کے ہاتھ میں موجود ٹماٹر اس سے چھین کر آغول کو دھکا دیا ساتھ ہی پلیٹ کھینچ کر دیوار پر دے ماری

"جنگلی، جاہل، بد تمیز، بے شرم لڑکی"

جہانگیر پہلے ہی غصے میں گھر آیا تھا پھر ثابت آلو اور ٹماٹر کھانے کے بعد اس کا پارہ مزید ہائی ہونے لگا۔۔۔ ایسا کون بیوی کرتی تھی بھلا شوہر کو آلوں اور ٹماٹروں سے مارے۔۔۔ وہ غصے میں آنکھیں دکھاتا ہوا القابات سے اسے نوازنے لگا

"ظالم، بے حس، بے درد، بے رحم آدمی"

آغول بھی اس کے سامنے آکر اُسی کے انداز میں چیختی ہوئی غصے میں بولی۔۔۔۔۔ جہانگیر خاموشی سے اس کا غصے اور بخار کی وجہ سے سُرخ ہوتا چہرہ دیکھنے لگا

"کمرے میں جاؤ فوراً"

اب کی بار وہ کمرے کی طرف اشارہ کرتا ہوا ضبط کرتا بولا

مگر اگلے ہی پل وہ آغول کے ری ایکشن پر ایک لمحے کے لئے پریشان ہو گیا

وہ جہانگیر کا گریبان پکڑ کر زور زور سے چیخ رہی تھی۔۔۔ نہ جانے کون سا غصہ، کون سا غبار اس کے اندر بھرا ہوا تھا۔۔۔ جو وہ اس کا گریبان پکڑ کر چیختی ہوئی نکال رہی تھی

"بی ہیو یور سیلف"

جہانگیر اس کی دونوں کلاسیاں پکڑتا ہوا غصے میں زور سے چیخا

مگر اگلے ہی لمحہ وہ اور زیادہ پریشان ہو گیا۔۔۔ جب آغول اس سے اپنے ہاتھ پھڑا کر چیختی ہوئی زور زور سے اپنے ہاتھوں کو جہانگیر کے سینے پر مار مار کر رونے لگی

اب جہانگیر بالکل خاموش کھڑا ہوا اس کے ہاتھوں سے اپنے سینے پر مار کھا رہا تھا اور چپ ہو کر اُسے روتا ہوا اور شور مچاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب وہ چیخ چیخ کر اور اُسے مار مار کر تھک گئی تب وہ جہانگیر کے سینے میں منہ چھپا کر رونے لگی، اب وہ اس کے سینے سے لگی زار و قطار روئے جا رہی تھی۔۔۔

جہانگیر بالکل خاموش کھڑا ہوا تھا،، جب آغول سسکیاں بھرنے لگی تب جہانگیر اسے خود سے الگ کر کے بیڈ روم کے اندر لایا

سینے کے پاس سے اس کی وردی آغول کے آنسوؤں سے نم ہو چکی تھی وہ آغول کو بیڈ پر بٹھاتا ہوا اس کے بھگے ہوئے چہرے کو دیکھنے لگا


ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر جب اس نے آغول کو تھمایا۔۔۔۔ تو آغول غصے میں جہانگیر کا چہرہ دیکھنے لگی اور اس کے ہاتھ سے ٹشو چھین کر نیچے پھینک دیا۔۔۔ جہانگیر خاموشی سے اس کا رویہ نوٹ کرنے لگا دوبارہ ٹشو لا کر، وہ خود اس کا بھیگا ہوا چہرہ صاف کرنے لگا

پھر جہانگیر نے اسے پانی سے بھر اگلاس تھما نا چاہا جسے آغول نے بناء جہانگیر کو دیکھے ہاتھ مار کر پانی کا گلاس فرش پر گرادیا۔۔۔۔ جہانگیر بنا غصہ کیے خاموشی سے دوبارہ اسے دیکھنے لگا وہ نظریں نیچے کیے ماربل کے فرش کو گھور رہی تھی جہانگیر دوبارہ کچن میں گیا اور دوسرے گلاس میں پانی بھر کر لایا۔۔۔۔ اب کی بار اُسے گلاس تھمانے کی بجائے اپنے ہاتھ سے پانی پلانے لگا وہ خاموشی سے پانی پینے لگی۔۔۔۔ آدھا پانی بچا کر جہانگیر میڈیسن باکس میں سے ٹیبلٹ نکال کر لایا اور اس کی طرف بڑھانے کی بجائے خود آغول کے منہ میں ڈال کر اُسے باقی کا پانی پلانے لگا جسے پینے کے بعد وہ جہانگیر کو دیکھنے لگی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

جہانگیر نے اُسے بیڈ پر لٹا کر کمفرٹر اوڑھایا۔۔۔۔ اب وہ وہی کھڑا اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر یونیفارم کی شرٹ چھج کرنے لگا۔۔۔۔ شاید اب اُس کا پولیس اسٹیشن واپس جانے کا ارادہ نہیں تھا۔۔۔۔ آغول بیڈ پر لیٹی ہوئی خاموشی سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ جو اپنی یونیفارم کی شرٹ ہینگ کرنے کے بعد ٹراؤزر لے کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔ آغول نے اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

آہٹ کی آواز پر دوبارہ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا وہ گھر کے کچول کپڑوں میں۔۔۔ فرش پر بکھرا ہوا کالچ اٹھا رہا تھا۔۔۔ آغول نے جہانگیر کو ایک بار پھر دیکھ کر دوبارہ اپنی آنکھیں بند کر لی

جاری ہے dilyunmilehumaray : 

Byzeeniasharjeel

Epi#30longepi

کل نہ جانے اس کو طبیعت خرابی میں کیا ہو گیا تھا۔۔۔ جو وہ کل جہانگیر کے سامنے اوور ری ایکٹ کر گئی تھی۔۔۔ اس کے سونے کے کافی دیر تک جہانگیر بیڈ روم میں ہی اس کے پاس موجود رہا تھا۔۔۔ وہ نیند میں بھی اس کی خوشبو اپنے آس پاس محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ ہر تھوڑی دیر بعد وہ اس کے ماتھے کو چھو کر، آغول کا بخار چیک کرتا۔۔۔ آغول بند آنکھوں کے باوجود اس کے ہاتھ کا لمس وقفے وقفے سے اپنے ماتھے پر محسوس کرتی رہی تھی

کتنی دیر جاگنے کے باوجود وہ اپنی آنکھیں بند کئے لیٹی رہی تھی۔۔۔ تاکہ جہانگیر اس کے پاس کمرے میں موجود رہے مگر وہ آغول کی پلکوں کے لرزنے سے اس کے جاگنے کا اندازہ لگا چکا تھا اس لئے کمرے سے نکل کر چلا گیا۔۔۔ تو آغول نے اپنی آنکھیں کھولی اس کا دل اداس ہوا۔۔۔

مگر تھوڑی دیر بعد جہانگیر ہاتھ میں ٹرے لیے دوبارہ کمرے کے اندر داخل ہوا اور اس کے سامنے آکر بیٹھا۔۔۔ اسے سہارا دے کر، بٹھانے کے بعد وہ اپنے ہاتھ سے اسے کھانا کھلانے لگا۔۔۔ آغول خاموشی سے اسے دیکھتی ہوئی اسکے ہاتھ سے کھانا کھانے لگی۔۔۔ کھانا کھلانے کے بعد جہانگیر نے اسے میڈلسن دی۔۔۔ جب وہ اٹھ کر جانے لگا تب آغول نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ جہانگیر اس کے پاس جائے۔۔۔ مگر جہانگیر اس سے اپنا ہاتھ چھڑا کر کمرے سے باہر چلا گیا تھا

اس وقت کچن میں موجود کھانا بناتی ہوئی وہ یہی سوچ رہی تھی۔۔۔ بھلا اسے کل رات جہانگیر کو روکنے کی کیا ضرورت تھی، کتنی انا رکھتا تھا یہ شخص

آج صبح اس کا بخار ٹھیک ہو گیا تھا مگر وہ آج یونیورسٹی نہیں گئی تھی،، رانی سے سارے گھر کا کام کروانے کے بعد وہ تھوڑی دیر لیٹ کر ریسٹ کرنے لگی تو اس کی آنکھ لگ گئی،، شام ہونے کو آئی تھی تو آغول نے کھانا بنانے کا سوچا ابھی کھانا بنا کر وہ فارغ ہوئی تھی کہ گھر کے ڈور بیل بجی

"بھائی"

دروازہ کھولنے پر جب اس نے روحان کو دیکھا تو مسکرا کر اس کے گلے لگی کافی دنوں بعد وہ روحان کو دیکھ رہی تھی

"بھائی کی شکل دیکھ کر ہی محبت جاگتی ہے تمہاری، چکر کیوں نہیں لگایا اتنے دنوں سے گھر کا"

روحان پیار سے اس کا سر تھپتھپاتا ہوا پوچھنے لگا

"یونیورسٹی کی وجہ سے شیڈیول تھوڑا بڑی ہو گیا ہے آپ نے بھی تو اتنے دنوں بعد شکل دکھائی ہے"

وہ روحان کے ساتھ ڈرائنگ روم میں آتی ہوئی روحان سے شکوہ کرتے لگی

"میں یہاں تم سے ملنے کے لیے چار سے پانچ دفعہ آچکا ہوں،، بھائی شادی کے بعد اتنا ہی بہنوں کے گھر آتے ہیں۔۔۔ ہاں تمہیں آنا چاہیے ڈیڈی ماما تمہارا ویٹ کرتے ہیں۔۔۔ کہیں جیڈی نے تو نہیں روکا ہوا تمہیں"

www.urdu novels mania.com

روحان صوفے پر بیٹھتا ہوا آغول سے پوچھنے لگا۔۔۔ وہ نوٹ کر رہا تھا ان چار مہینوں میں آغول کی شخصیت میں کافی بدلاو آیا تھا۔۔۔ اس کی نیچر کے حساب سے، ڈریسنگ کے لحاظ سے، بقول فاطمہ کے کہ اب وہ کوکنگ خود کرتی ہے۔۔۔ مگر یہ سب چیزیں روحان کو پوزیٹو لگی تھی

"وہ مجھے کسی بھی بات کے لئے نہیں روکتے ٹوکتے، یہ بتائیں کھانا چلے گا ڈائریکٹ آفس سے آرہے ہیں ناں"

آغول روحان کے پاس سے اٹھنے لگی تو روحان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس بٹھایا

"آفس سے سیدھا آرہا ہوں مگر کھانا گھر جا کر کھاؤ گا۔۔۔ میرے چکر میں عینا خود بھی کھانا نہیں کھاتی،،،
یہاں میں تم سے ملنے آیا ہوں یہ بتاؤ وہ جن ابھی تک پولیس اسٹیشن سے نہیں آیا"
روحان آغول کو دیکھتا ہوا جمانگیر کا پوچھنے لگا

"ابھی آیا ہوں، تم سناؤ تمہارا کیسے آنا ہوا"

آغول کے کچھ بولنے سے پہلے جمانگیر ڈرائنگ روم کے اندر آتا ہوا بولا وہ ابھی ابھی پولیس اسٹیشن سے لوٹا تھا اور اس وقت یونیفارم میں موجود تھا

www.urdu novelsmania.com

"کافی دن ہو گئے تھے آغول سے ملے ہوئے اسے ملنے آیا تھا۔۔۔ تم سناؤ کیسے ہو"

روحان جمانگیر کے بڑھائے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر اس سے ہاتھ ملا کر اس کی خیریت دریافت کرنے لگا
اور اپنے آنے کی وجہ بھی بتائی

"میں ٹھیک ہوں،، عینا کیسی ہے اس نے تو بالکل ہی آنا چھوڑ دیا۔۔۔ کہیں تم نے تو اس پر پابندی نہیں لگائی"

جہانگیر صوفے پر بیٹھتا ہوا روحان سے پوچھنے لگا۔۔۔ جس پر روحان مسکرایا جبکہ آغول خاموشی سے روحان کے برابر میں بیٹھی جہانگیر کو دیکھ رہی تھی

"میں نے تمہاری بہن پر کوئی پابندی نہیں لگائی،، اب وہ خود سے میری پابند ہو گئی ہے۔۔۔ لڑکیاں شاید ایسی ہی ہوتی ہیں اب آغول کو ہی دیکھ لو میں بھی اس سے یہی شکوہ کر رہا تھا کہ اس نے اپنے گھر بالکل ہی آنا چھوڑ دیا"

روحان جہانگیر کو جتا جتا ہوا بولا

"میں نے تمہاری بہن کو اپنا پابند بالکل نہیں بنایا،، یہ تمہارے سامنے بیٹھی ہے۔۔۔۔۔ تم اس سے پوچھ سکتے ہو بلکہ تم لوگ بیٹھ کر باتیں کرو میں چلتا ہوں"

جہانگیر روحان کو دیکھتا ہوا بولا اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا

"ایک منٹ جیڈی مجھے کچھ تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ جس کے لیے میں یہاں آیا تھا"

روحان جہانگیر کو اٹھتا ہوا دیکھ کر ایک دم بولا

"مگر تم ابھی کہہ رہے تھے کہ تم آغول سے ملنے آئے ہو"

جہانگیر سیریس ہو کر اس کو دیکھتا ہوا بولا آغول خاموشی سے صرف اور صرف جہانگیر کے انداز دیکھ رہی تھی وہ بالکل اس کے بھائی سے ویسے ہی بات کرتا تھا۔۔۔ جیسے اس سے،، وہ صرف اپنی بہن اور دی جان سے ہی خوش ہو کر بات کرتا تھا شاید

"میں پچھلے چار سے پانچ دفعہ جب آغول سے یہاں ملنے آیا تھا تو اس ٹائم آتا تھا جب تم پولیس اسٹیشن میں ہوتے تھے اور آج میں تمہارے گھر آنے کے ٹائم پر آیا ہوں۔۔۔ وجہ یہی ہے کہ مجھے تم سے بھی مل کر ضروری بات کرنا تھی"

روحان جہانگیر کو اچھی طرح وضاحت دیتا ہوا بولا

"کہو کیا بات کرنی ہے"

جہانگیر دوبارہ صوفے پر بیٹھتا ہوا روحان سے پوچھنے لگا

"میرے ایک جاننے والے ہیں۔۔۔ ان سے اچھی سلام دعا ہے میری، پچھلی چار ماہ سے وہ ملک سے باہر تھے۔۔۔ اس لئے ہماری شادی میں شریک نہیں ہو سکے تھے، دو دن پہلے ہی پاکستان لوٹ کر آئے ہیں تو انہوں نے ہماری پوری فیملی کو انوائٹ کیا ہے خاص طور پر تمہیں اور آغول کو بھی دعوت دی ہے۔۔۔ کاشف زیری نام ہے ان کا"

روحان نے بغیر تمسید باندھے ہوئے کاشف زیری کا پیغام جہانگیر کو دیا

"ہوٹل الکینگ کا مالک کاشف زیری"

جہانگیر آنکھیں سکڑ کر یاد کرتا ہوا روحان سے تصدیق کرنے لگا

"ہاں وہی، وہ چاہتے ہیں کہ تم۔۔۔۔"

روحان بولنے لگا تب جہانگیر اس کی بات کاٹ کر بولا

"میں نہیں ملنا چاہتا، میری طرف سے معذرت کر لینا"

جہانگیر بولتا ہوا صوفے سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلنے لگا

"بھائی ان سے بول لیئے گا ہم آئیں گے"

آغول جو کہ سارے عرصے خاموش بیٹھی تھی ایک دم بول اٹھی

"آغول"

آغول کے بولنے پر جہانگیر مڑ کر آغول کو آنکھیں دکھاتا ہوا اس کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے آغول کا

بیچ میں مداخلت کرنا بالکل پسند نہیں آیا ہو

"اپنا ایڈیٹوڈا اپنے تک ہی محدود رکھا کریں یا پھر ان لوگوں کو دکھایا کریں جن سے آپ خوش ہو کر ملتے ہیں یا جن کے ناز اٹھاتے ہیں"

آغول کھڑی ہو کر جہانگیر کو دیکھ کر بولی۔۔۔ وہ ایسے اس کے سامنے اس کے بھائی کی انسلٹ نہیں کر سکتا تھا

"اب زبان بالکل نہیں چلانا آگے سے"

جہانگیر روحان کا بناء لحاظ کیے آغول کے پاس آ کر اسے وارن کرنے لگا

"آغول نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے جو تم اس کے ساتھ یوں بات کر رہے ہو"

روحان جہانگیر کے تیور دیکھتا ہوا خود بھی اٹھ کھڑا ہوا اور جہانگیر کو نرمی بولا۔۔۔ اسے اپنی بہن سے جہانگیر کا یہ رویہ برداشت نہیں ہوا

"تم ہمارے بیچ میں مت بولورونی"

جہانگیر اب انگلی اٹھا کر روحان کو بولا

"کیوں نہیں بولے وہ،،، میرے بھائی ہیں وہ بولیں گے بچ میں۔۔۔ کیسی تکلیف ہوئی تھی اس دن آپ کو اپنی بہن کے تھپڑ کا سن کر۔۔۔ لیا تھا نہ میاں بیوی کے بچ میں پڑ کر فوراً بدلا۔۔۔ ایسی ہی جب انہیں تکلیف ہوگی تو یہ بھی بولیں گے بچ میں"

آغول جہانگیر کے آنکھیں دکھانے کی پروا کیے بغیر بناء ڈرے اس کو دیکھ کر بولی۔۔۔ جہانگیر اب خاموشی سے آغول کو دیکھ رہا تھا جبکہ روحان نے آگے بڑھ کر آغول کو گلے سے لگایا

"کیا ہو گیا یا راتنا سیریز کیو ہو گئی اس اوکے۔۔۔ میں جیڈی سے ایک نارمل بات کر رہا تھا۔۔۔ اس نے مجھے نارمل جواب دیا کہ وہ نہیں جانا چاہتا۔۔۔ ایسا کوئی کمپلر می بھی نہیں ہے جانا، میں ان سے معذرت کر لوں گا، اب بالکل کول ہو جاؤ۔۔۔ اس طرح ویٹ لوز کیا ہے تم نے غصہ کھا کھا کر پاگل لڑکی"

روحان آغول کو بہلاتا ہوا بولا۔۔۔ روحان نے سوچا وہ کاشف زیری سے دوبارہ معذرت کر لے گا، آغول اور جیڈی کے بچ تعلقات خراب ہو۔۔۔ یہ بھی ٹھیک نہیں تھا

"میں غصہ نہیں کر رہی ہو بھائی مگر ہم وہاں پر جائیں گے آپ انہیں بتا دیے گا"

آغول جہانگیر کو دیکھ رہی تھی مگر بات روحان سے کر رہی تھی، جہانگیر آغول کو دیکھتا ہوا بغیر کچھ بولے اپنے روم میں چلا گیا

"اچھا بتاؤ ذرا آج کھانے میں کیا بنایا ہے۔۔۔ چلو یا آج اپنی بہن کے ہاتھ کھانا ٹیسٹ کر کے دیکھ لیتا ہوں"

روحان آغول کو بہلاتا ہوا بولا

اسے نہیں معلوم تھا کہ روحان کی کاشف زیری سے دوستی تھی۔۔۔ نہ ہی وہ یہ جانتا تھا کہ کاشف زیری کو اس بات کا علم ہے کہ ایس۔۔۔ پی جہانگیر روحان کا بہنوئی ہے۔۔۔ اس کے کاشف زیری کے گھر جانے کی کوئی تک نہیں بنتی تھی، نہ ہی اسے کاشف زیری کا اپنے گھر انوائٹ کرنے کی وجہ سمجھ میں آئی مگر روحان کے جانے کے بعد، رات میں وہ روحان کو کال کر کے، اس سے اپنی اور آغول کی کاشف زیری کے گھر جانے کی حامی بھر چکا تھا

کل روحان کے جانے کے بعد جب وہ بیڈ روم کے اندر آغول سے کھانے کا پوچھنے کے لئے آیا کیونکہ روزانہ کی طرح کھانا ڈائننگ ٹیبل پر موجود نہیں تھا۔۔۔ تو اس نے آغول کو روتے ہوئے دیکھا۔۔۔ وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی رو رہی تھی۔۔۔ جہانگیر کو پرسوں سے ہی اس کا رویہ سمجھ نہیں آ رہا تھا

چار مہینے پہلے جس رات وہ آغول کے قریب آیا تھا۔۔۔ اس رات اس پر یہ راز کھلا تھا۔۔۔ اسے صرف اس لڑکی کی کشش نے یا حُسن نے اپنی طرف متوجہ نہیں کیا تھا بلکہ وہ اسے اچھی لگنے لگی تھی معلوم نہیں کب سے،، تمام تر بد تمیزیوں کے باوجود

قبول تو جمانگیر نے اسے نکاح کے وقت ہی کر لیا تھا۔۔۔ مگر شادی کے دن جو کچھ اس نے کیا بے شک وہ غصے کا رد عمل رہا ہو مگر اسکے بعد وہ آغول کے قریب اپنی ان کی تسکین یا نفس کی خواہش کر کے ہرگز نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ بیوی تھی اسکی،، مضبوط اور جائز رشتہ رکھتا تھا اس سے۔۔۔ اور آغول نے اس رات اس کو کیا کیا باتیں سنائی

تب جمانگیر نے سوچ لیا تھا اب وہ اس پر اپنی مرضی بالکل مسلط نہیں کرے گا، نہ اسے کسی چیز کے لیے روکے گا ٹوکے گا، نہ ہی اس سے بات کرے گا، یہاں تک کہ بیڈ روم میں اس کے پاس سونے کا بھی نہیں اور اس سے اپنے دل کی بات شیئر کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔۔ وہ اسے نفس کا غلام سمجھتی تھی تو پھر وہ بھی اس سے لا تعلقی برتے گا۔۔۔ مگر ایک بات تھی جو جمانگیر کو اندر ہی اندر کھولائے رکھتی جسے سوچ کر اُسے اکثر غصہ آ جاتا

اس کی بیوی اس کی قربت سے گھبراتی تھی، کیا اس کی وجہ واقعی اسکا کامپلیکشن اور مڈل کلاس ہونا تھا یا پھر سیفی۔۔۔ بے شک وہ ویڈیو میں دیکھ چکا تھا کہ اس دن آغول نے سیفی کو اپنے قریب نہیں

آنے دیا۔۔۔ پر یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ وہ سیفی کے اس خوفناک روپ سے ڈر گئی ہو مگر دل ہی دل میں سیفی کو چاہتی ہوں۔۔۔ تبھی وہ اسے اپنے قریب نہیں آنے دیتی تھی یہ سوچ کر جہانگیر کو اکثر کو غصہ آتا

جہانگیر آغول کو روتا ہوا دیکھ کر اس وقت تو کمرے سے نکل گیا تھا مگر صبح ناشتے پر وہ اُسے بول چکا تھا۔۔۔ کہ وہ شام میں جلدی گھر آ جائے گا اور یہ بھی کہ وہ کاشف زیری کے گھر جانے کے لیے تیار رہے

وہ ریڈی ہو کر آغول کے پاس بیڈروم میں پہنچا تا کہ آغول سے جانے کا پوچھ سکے۔۔۔ دروازے پر ہی جہانگیر کے قدم رک گئے۔۔۔ ڈارک بلو کمر کا ڈریس کے ساتھ وائٹ کمر کا کمبینیشن کے قمیض اور ٹراؤزر میں وہ بہت پرکشش لگ رہی تھی۔۔۔ اُسی کشش کے زیر اثر جہانگیر آغول کی طرف کھیچتا ہوا چلا آیا

www.urdu novelsmania.com

وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی ہونٹوں پر لپ اسٹک لگا رہی تھی، بالوں کو اس نے کاندھے پر آگے ایک سائیڈ پر کیا ہوا تھا۔۔۔ اس کی پشت جہانگیر کی طرف تھی وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے پیچھے جہانگیر کو آتا دیکھ چکی تھی مگر پھر بھی اس نے اپنا کام جاری رکھا۔۔۔ اس کے ڈریس کی سلیوز لانگ تھی۔۔۔ مگر پیچھے سے گلا تھوڑا گہرا

"چیلنج کرو اس ڈریس کو اور دوسرا ڈریس پہن کر 10 منٹ میں باہر آؤ"
جہانگیر اس کی پشت پر کھڑا اسے بولتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

آغول کو حیرت ہوئی جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو آغول دیکھ کر رک گیا تھا۔۔۔ اپنی جانب جہانگیر کو بڑھتا ہوا دیکھ کر، وہ اس کی نظروں میں اپنے لیے پسندیدگی دیکھ چکی تھی جس سے اس کے دل میں پھول کھل گئے یہی تو وہ چاہتی تھی۔۔۔ نہ جانے پھر کیا ہوا جو وہ اسے ڈریس چیلنج کرنے کا کہہ کر باہر نکل گیا۔۔۔ آغول بے دلی سے ڈریس چیلنج کرنے لگی

ڈریس چیلنج کر کے جب وہ باہر آئی تو جہانگیر اس کا ویٹ کر رہا تھا، آغول پر ایک نظر ڈال کر وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔ اس ڈریسنگ میں بھی اس کی بیوی، اس کی پوری توجہ اپنی جانب کھینچی ہوئی تھی مگر تھوڑی دیر پہلے پہننے ہوئے ڈریس میں پراہلم یہ تھی کہ اس کا پیچھے سے گلا تھوڑا بڑا تھا، جس کی وجہ سے شولڈر کی نیچے وہ تل آج بھی جہانگیر کو دکھ رہا تھا اور اس تل کی وجہ سے چار ماہ پہلے کام بہت خراب ہو چکا تھا۔۔۔۔ جہانگیر اب بالکل نہیں چاہتا کہ بار بار وہ تل جہانگیر کو دکھے اور جہانگیر کی توجہ اپنی طرف کھینچے وہ اس تل کو نہیں دیکھنا چاہتا تھا اس لیے آغول سے ڈریس چیلنج کرنے کو کہا

"غالباً ہماری یہ دوسری بار ملاقات ہو رہی ہے مل کر خوشی ہوئی"

کاشف زیری نے جہانگیر سے ہاتھ ملانے کے لیے آگے بڑھایا جسے جہانگیر نے تھاما

"مگر میرے محسوسات آپ سے مختلف ہیں، زیری صاحب میں آپ کو یہ نہیں کہہ سکتا مجھے بھی آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔۔۔ خیر کیسے ہیں آپ"

جہانگیر آغول کے ساتھ اس وقت کاشف زیری کی عالیشان کوٹھی میں کھڑا ہوا تھا جبکہ روحان اور عینا 15 منٹ پہلے ہی وہاں پہنچ چکے تھے کاشف زیری کی آنکھیں جہانگیر کے ساتھ کھڑی آغول کو دیکھ کر چکاچوند ہو چکی تھی اتنا مکمل حسن،، یہ یقیناً روحان کی بہن تھی

دشمنی کی تھی روحان نے اس سے،، اپنی اتنی خوبصورت بہن کو چھپا کر۔۔۔ جواب ایس پی کی بیوی بن چکی تھی۔۔۔ کاشف زیری نے بہت مشکلوں سے اپنی نظروں کو قابو میں کیا تھا اور ان دونوں کو مہمان خانے میں اپنے ساتھ آنے کی دعوت دی

"کیا ہوا"

جہانگیر اندر داخل ہوتے ہوئے آہستہ سے آغول سے پوچھنے لگا جو کہ اسے تھوڑی غائب دماغ لگی

"کچھ نہیں"

آغول آہستہ سے جمانگیر کو بولتی ہوئی اس کے ساتھ چلنے لگی۔۔۔ کتنا بد صورت آدمی تھا یہ کاشف زیری۔۔۔ بد صورتی بھی شاید اسی پر آکر ختم ہوتی تھی آغول کاشف زیری کو دیکھتی ہوئی سوچنے لگی اور اس نے صرف ایک نظر اس پر ڈالی تھی، آغول کو اس نظر سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی

اندر روم میں روحان اور عینا کے ساتھ روزی بھی موجود تھی۔۔۔ آغول عینا سے ملی اس کے بعد روزی سے۔۔۔ روزی ان دونوں کو لے کر وہاں سے دوسرے روم میں چلی گئی جبکہ جمانگیر اور روحان کاشف زیری کے ساتھ وہی بیٹھ گئے

"اور ایس پی صاحب آج کل کس کس کی شامت آئی ہوئی ہے آپ کے ہاتھوں،، سنا ہے بڑے بڑے لوگوں کی گردن پر ہاتھ ڈالا ہے آپ نے"

کاشف زیری جمانگیر کو دیکھ کر بات کا آغاز کرتا ہوا بولا

"اب تک جن کی گردن پر ہاتھ ڈالا ہے ان کی گردن سلامت نہیں رہی ہے اور جن کی گردن پر نظر رکھی بس موقع ملنے کی تلاش میں ہے۔۔۔ اکثر ایسے بیوقوف بھی ہوتے ہیں جو خود موقع فراہم کرتے ہیں یا یوں کہہ لیں کہ اپنی شامت خود بلا لیتے ہیں"

جمانگیر کی بات سن کر کاشف زیری ہنسا

"کبھی کبھی دوسروں کی شامت لانے والے یہ بھول جاتے ہیں۔۔۔ کہ ان کی اپنی شامت کتنے برے انداز میں آسکتی ہے۔۔۔ خیر جو بھی ہو آپ نے میری دعوت کو قبول کیا مجھے خوشی ہوئی" کاشف زیری پچھتی ہوئی نظروں سے جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا

"تم کیوں آج اتنے خاموش بیٹھے ہو، تم نے بتایا نہیں زیری صاحب کے ساتھ تمہاری دوستی کیسے ہوئی"

جہانگیر روحان کو اپنی طرف دیکھتا پا کر اس سے پوچھنے لگا

"روحان تم نے واقعی اپنے بہنوئی کو میری اور اپنی دوستی کے بارے میں نہیں بتایا" کاشف زیری بھی اب روحان کی طرف متوجہ ہو کر اس سے پوچھنے لگا

www.urdu novelsmania.com

"اس میں چھپانے والی کونسی بات ہے کاشف صاحب سے میری ملاقات چند ماہ پہلے، فلائٹ میں ہوئی تھی وہی سے ہماری دوستی کا آغاز ہوا"

روحان ایک نظر کاشف زیری پر ڈال کر جہانگیر کو بتانے لگا

اتنے میں ایک ویٹر آیا اور سوفٹ ڈرنک باری باری ان تینوں کو سرو کرنے لگا روحان کو ڈرنک تمھاتے ہوئے وہ باقاعدہ روحان کی طرف جھکا۔۔۔ جہانگیر کی نظروں سے وہ منظر چھپ نہیں پایا جب اس نے روحان کے کوٹ کی جیب میں شاید کوئی چٹ ڈالی تھی

وہ ویٹر اب کاشف زیری کو ڈرنک دے رہا تھا تب جہانگیر کے ہاتھ سے اپنا گلاس چھوٹ کر اچانک نیچے گرا

"اوٹ"

جہانگیر پاکٹ سے رومال کے ساتھ اپنا موبائل نکالتا ہوا بولا کاشف زیری کے ساتھ روحان کی توجہ بھی اس کی طرف گئی

"زیری صاحب کیا آپ مجھے واسٹروم کا راستہ بتا سکتے ہیں"

جہانگیر کے پوچھنے پر کاشف زیری نے اسے راہداری سے سیدھے جا کر الٹے ہاتھ پر مڑنے کا بتایا

"انکل کی کال آرہی ہے پلیز زرار یسیو کرلو"

جہانگیر روحان کے قریب آتا ہوا اپنا موبائل اسے تھما چکا تھا کیونکہ روحان کی ساری توجہ اس کے موبائل پر منصور کی کال کی طرف تھی تب جہانگیر نے نامحسوس طریقے سے اس کے کوٹ کی پاکٹ سے وہ چٹ نکالی اور واش روم کی طرف چل دیا

"اگر وہ لیفٹ سائڈ کی جگہ راہداری کے رائٹ سائڈ پر جاتا تو اس چٹ میں موجود اس روم کے اندر پہنچتا جہاں روحان کو بلایا گیا تھا۔۔۔ جہانگیر راہداری کے اندر داخل ہوتا ہوا سوچنے لگا اور سیدھے ہاتھ کے دوسرے کمرے کی طرف اندر داخل ہوا

کمرے کے اندر مکمل اندھیرا تھا اسے یوں محسوس ہوا اس کے پیچھے کوئی موجود تھا اس سے پہلے جہانگیر مڑتا کسی نے اس کے گرد اپنے ہاتھوں لپیٹے۔۔۔ وہ مرد کے ہاتھ نہیں بلکہ نسوانی ہاتھ تھے جہانگیر بالکل خاموش کھڑا رہا

www.urdu novelsmania.com

"اپنی جان پر کھیل کر تمہیں یہاں بلایا ہے اور تم نے یہاں آکر ثابت کر دیا تم بھی جی دار ہو۔۔۔ ایسے ہی تھوڑی نہ تم پر دل آگیا، مانا کے تمہاری بیوی بہت خوبصورت ہے مگر حسن میں تو میں بھی کم نہیں۔۔۔ کاشف کی پناہوں میں رہ کر روزی صرف اور صرف تمہارا سوچتی ہے۔۔۔ کبھی تم بھی چند لمحات فراہم کر کے روزی کا سوچ لیا کرو"

روزی جہانگیر کے کان کے قریب اپنے ہونٹ قریب کر بول رہی تھی، اس کے ہونٹ بات کرتے ہوئے جہانگیر کے کارلر کو چھو رہے تھے

وہ بات کرتے کرتے جہانگیر کے سامنے آئی۔۔۔ اس کے گلے کا ہار بنتی ہوئی جہانگیر کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھنے ہی والی تھی کہ جہانگیر نے اسے پیچھے دھکا دیا اور دیوار پر لگے سوچ پر ہاتھ مار کر لائٹ ان کی۔۔۔۔۔ کمرہ ایک دم روشن ہوا روزی نے حیرت سے اپنے سامنے کھڑے روحان کے بہنوئی کو دیکھا

"افسوس روئگ نمبر"

جہانگیر افسوس کرتا ہوں روزی کا حیرت زدہ چہرہ دیکھ کر بولا

جہانگیر کی بات سن کر وہ بے شرمیوں کی طرح مسکراتی ہوئی جہانگیر پر نظر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گئی

"روحان وہ جو روزی ہے کاشف صاحب سے اس کا کیا تعلق ہے"

روحان اور عینا کاشف زیری کے گھر سے واپس لوٹ کر آرہے تھے تب عینا کا واک کرنے کا دل چاہا۔۔ روحان نے اپنی بیوی کی فرمائش پوری کرنے کی خاطر گھر سے چند قدم دور اپنی کار کھڑی کر دی۔۔۔ اب وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے روڈ پر پیدل چل رہے تھے اور رات ہونے کی وجہ سے روڈ سنسان تھی تب عینا روحان سے پوچھنے لگی

"کیوں تم کیوں پوچھ رہی ہو"

روحان نے عینا کی طرف دیکھتے ہوئے غائب دماغی میں پوچھا کیونکہ وہ غائب دماغی میں ہی ڈرائیونگ کر رہا تھا

اس کا دماغ دو باتوں پر اٹکا ہوا تھا کاشف زیری کے گھر پر مشروب تھماتے ہوئے ویٹر نے روحان کو اس کے کوٹ کی جیب کی طرف اشارہ کیا تھا اور دوسرا جب جہانگیر نے اسے اپنا موبائل تھمایا تھا۔۔۔ تو منصور اسے جہانگیر سمجھ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔ کو کیسے کال کی،، یعنی کال منصور نے نہیں جہانگیر نے اسے کی تھی وہ کافی دیر سے ان دونوں باتوں کو سوچ رہا تھا۔۔۔ بیچ میں کچھ مسنگ تھا؟ کیا وہی چیز جو ویٹر نے اس کے کوٹ کی جیب میں ڈالی تھی۔۔۔۔ جہانگیر اسے اپنا موبائل تھماتا ہوا کیا اس کے کوٹ کی جیب سے وہ چیز نکال چکا تھا، وہ کالج کے دور سے ہی بہت خبیث رہا تھا روحان کو اس میں کوئی شک نہیں تھا۔۔۔۔ مگر اس کا کاشف زیری کے گھر آنا، روحان اور کاشف زیری

دونوں کے لئے خطرے کا سبب بن سکتا تھا۔۔۔ جس طرح کی وہ باتیں کاشف زیری سے کر رہا تھا روحان نے اس سے اندازہ لگایا

"کیا روحان، معلوم نہیں آپ میری بات سن رہے ہیں کہ نہیں" ساتھ چلتی ہوئی عینا اس کا بازو جھنجھوڑ کر بولی تو روحان اپنی سوچوں سے نکل کر عینا کو دیکھنے لگا

"بولو نہ میری جان کیا بول رہی ہو، میں سن رہا ہوں" روحان اس کا ہاتھ تھامتا ہوا بولا اور دماغ سے ساری سوچیں ترک کر کے اپنی توجہ عینا کی طرف مندل کرنے لگا

"میں بول رہی تھی جب میں نے روزی سے پوچھا آپ کاشف صاحب کی وائف ہیں تو وہ مجھے اور آغول کو دیکھ کر ہنسنے لگی بہت عجیب طریقے سے اور کہنے لگی کہ وائف سے بھی اوپر کی چیز ہو۔۔۔ مطلب کیا تھا روزی کی اس بات کا"

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی سچ تو یہ تھا اسے روزی سے مل کر بالکل بھی اچھا نہیں لگا، وہ بہت عجیب سی لڑکی تھی عجیب الٹی اور معنی خیز باتیں کرنے والی

"اب روزی کی باتوں کا مطلب مجھے کیا معلوم، یہی بتانا چاہ رہی ہوگی کہ وہ کاشف سر کی گرل فرینڈ ہے"

روحان نے کیپٹ کی بجائے گرل فرینڈ کا لفظ استعمال کیا جو کہ اسے عینا کے سامنے کیپٹ کے مقابلہ میں تھوڑا مہذب لگا

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ روحان کاشف صاحب تو اچھی خاصی بڑی عمر کے آدمی ہے وہ اس عمر میں گرل فرینڈ بنائیں گے۔۔۔ ویسے روحان آپ کو ایک بات بتاؤ مجھے روزی بالکل بھی اچھی نہیں لگی وہ بار بار آپ کی طرف دیکھ رہی تھی اور مجھے ذرا بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اس کا آپ کی طرف دیکھنا" عینا نے جو محسوس کیا وہ روحان کے سامنے سڑک پر اس کے ساتھ چلتے ہوئے روحان کو بتانے لگی روحان نے اس کا پکڑا ہوا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگایا

"تمہارا شوہر، وہ بار بار کس کو دیکھ رہا تھا تم بس اس بات کو سوچو"

روحان کی بات سن کر عینا اس کو دیکھ کر مسکرا دی کیونکہ جب وہ سب کے درمیان بیٹھی ہوئی تھی روحان ہر تھوڑی دیر بعد اس کو دیکھ کر اسمائل دے رہا تھا، چوتھی بار روحان کے اس طرح دیکھنے پر عینا نے اسے ہلکی سی آنکھیں دکھائی تو وہ اسے آنکھ مارنے لگا اس کے بعد عینا نے روحان کو دیکھنے سے مکمل گریز کیا کیونکہ جہانگیر بھی سامنے ہی بیٹھا تھا

ابھی وہ دونوں باتیں کرتے کرتے چل رہے تھے تب اچانک ایک لڑکی بھاگتی ہوئی ان دونوں کے سامنے آئی

"پلیز میری مدد کریں وہ دو آدمی میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں"

اس لڑکی کی عمر مشکل سے 15 سال کی ہوگی جو گھبرائی ہوئی عینا اور روحان کو دیکھ کر بولی۔۔۔ عینا اور روحان دونوں نے سامنے دیکھا دور سے دو آدمی ان تینوں کی ہی طرف آرہے تھے۔۔۔ روحان انہیں پہچان چکا تھا وہ بلیک کینگ کے آدمی تھے

"عینا چلو کار میں بیٹھو"

ان دونوں آدمیوں کو دیکھ کر روحان اس لڑکی کو نظر انداز کرتا ہوا عینا کا ہاتھ پکڑ کر کار کی طرف لے جانے لگا

www.urdu novelsmania.com

"روحان اس بچی کو ہماری ہیلپ کی ضرورت ہے، دیکھیں وہ آدمی اسی کی طرف آرہے ہیں"

عینا روحان سے اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی بولنے لگی اور وہ بچی روحان اور عینا کو وہاں سے جاتا دیکھ کر پریشان ہو کر رونے لگی

"کسی دوسرے کے معاملے میں ہمیں نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔ یہ ان لوگوں کا آپس کا معاملہ ہے"

روحان عینا کو سمجھاتا ہوا دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کار کی طرف بڑھنے لگا

"پلیز بھائی مجھے ان لوگوں سے بچالیں"

وہ لڑکی روتی ہوئی روحان کو دیکھ کر بولی تب عینا نے دوبارہ اپنا ہاتھ روحان سے چھڑایا

"آپ اس کی ہیلپ نہیں کریں گے مگر میں اسے چھوڑ کر نہیں جاؤں گی میں بھائی کو کال کر کے بلا لیتی ہوں"

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی کہنے لگی کیونکہ اسے اپنا وقت یاد آ گیا تھا جب دو آدمیوں نے اسے بھی کیڈ نیپ کیا تھا۔۔۔

روحان کو عینا کی بات سن کر غصہ آنے لگا۔۔۔ اب وہ دونوں آدمی ان کے قریب پہنچ چکے تھے وہ بچی عینا کے پیچھے چھپنے لگی جبکہ عینا کو روحان نے اپنی پیچھے کر لیا۔۔۔ وہ دونوں آدمی بھی روحان کو پہچان چکے تھے اس لئے کوئی عمل کیے بغیر ویسے ہی کھڑے رہے

"عینا جاؤ اسے لے کر کار میں بیٹھو میں آتا ہوں"

روحان پیچھے مڑ کر عینا کو دیکھتا ہوا بولا

عینا اس بچی کو لے کر کار کی طرف بڑھ گئی

"سر آپ اصولوں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں بلیک کینگ ناراض ہوں گے"
ان میں سے ایک آدمی روحان کو دیکھ کر مخاطب ہوا

"کوئی خلاف ورزی نہیں کی ہے میں نے، رات میں اس لڑکی کو خود الکینگ ہوٹل لے کر آ جاؤں گا۔"
ابھی تم دونوں یہاں سے جاؤ"
روحان ان دونوں کو بولتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا

جاری ہے Dilyunmilehumaray
Byzeeniasharjeel
Epi#31
www.urdu novelsmania.com

گھر آنے کے بعد وہ ڈریس چینج کرتا ہوا بیڈ روم میں آ کر لیٹ کر مستقل روزی اور روحان کے متعلق سوچ رہا تھا۔۔۔ کاشف زیری کی کوئی فیملی نہیں تھی اتنا اسے معلوم تھا پھر روزی اس کی کیا ہوگی، وہ روزی کے انداز اور اطوار دیکھ کر سمجھ گیا تھا مگر روزی نے اس سے جو بھی کچھ کہا تھا وہ اسے رونی سمجھ کر کہا تھا۔۔۔ کیا پھر رونی اور روزی؟؟؟

مگر اس کا دل نہیں مانا، مانا کہ رونی کمینہ تھا مگر گھٹیا اور گرا ہوا نہیں۔۔۔۔ عینا کے لیے محبت، اس کے انداز سے واضح چھلکتی تھی مگر جاناگیر کو رونی اور کاشف زیری کی اچھی خاصی دوستی لگی تھی۔۔۔۔ رونی کی کاشف زیری سے دوستی کچھ مناسب نہیں تھی۔۔۔۔ کیونکہ کاشف زیری اسے پہلی ملاقات میں ہی مشکوک آدمی لگا تھا۔۔۔۔ جاناگیر چاہ کر بھی اس پر ڈائریکٹ ہاتھ نہیں ڈال سکتا تھا اس کا اندازہ اسے الیکنگ ہوٹل پر ریڈ ڈال کر ہو گیا تھا۔۔۔۔ شاید اسے رونی کو منہ کرنا چاہیے تھا کہ وہ کاشف زیری سے دور رہے۔۔۔۔ جاناگیر اپنی ہی سوچوں میں گم تھا اچانک بیڈروم کا دروازہ کھلا اور آغول دندنا تھی ہوئی کمرے کے اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں اپنی شرٹ دیکھ کر جاناگیر بیٹھ کر لیٹا ہوا اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے لگا

"آپ پہلے سے کاشف زیری کو جانتے تھے" آغول جاناگیر کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ غصہ دبائے ہوئے بول رہی ہو

"ہاں"

جاناگیر مختصر جواب دے کر اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس کے اگلے سوال کا انتظار کرنے لگا

"پھر تو آپ روزی کو بھی جانتے ہوں گے"

اب کی بار وہ لفظ لفظ چبا چبا کر بولی

"دماغ مت کھاؤ آغول کام کی بات پر آؤ"
جہانگیر آغول کے بگڑے ہوئے تیور دیکھ کر بولا

"مجھے وہاں لے کر جانا پڑ رہا تھا تبھی آپ وہاں جانے سے انکار کر رہے تھے"
اب کی بار بھی وہ غصے میں بولی

"میں نے تم سے ابھی کہاں ہے کام کی بات پر آؤ"
جہانگیر نے اس کے چہرے پر غصہ دیکھ کر اپنی بات دہرائی

"تو پھر سنیں کام کی بات اور جواب دیں اس کا۔۔۔ کیا ہے یہ"
آغول جہانگیر کی شرٹ بیڈ پر پھینکتی ہوئی غصے میں بولی

تھوڑی دیر پہلے جب آغول اپنے کپڑے بیگ کر رہی تھی تب اس کی نظر جہانگیر کی بیگ ہوئی شرٹ کے کالر پر پڑی جس پر سرخ لپ اسٹک کا نشان تھا،، یہی شرٹ تھوڑی دیر پہلے جہانگیر نے پہنی ہوئی تھی۔۔۔ آغول کا دماغ فوراً اس فروزی رنگ کے کپڑوں میں موجود روزی پر گیا۔۔۔ اس سفید

بھوتنی نے ہی لال لب اسٹک سے اپنے ہونٹ رنگے ہوئے تھے اور کالر پر اسی لب اسٹک کا نشان تھا

"یہ میری شرٹ ہے اور دوسری بات، اب تمیز کے دائرے میں بات کرنا مجھ سے " جہانگیر جو اس کی بد تمیزی میں کافی دیر سے دیکھ رہا تھا اور برداشت کر رہا تھا آغول کو دیکھ کر وارن کرتا ہوا بولا

"میں اس شارٹ کا نہیں پوچھ رہی ہوں آپ سے جہانگیر شرٹ کے کالر پر کیا ہے " جہانگیر کی وارننگ پر اس نے واقعی اب کی بار تمیز سے بات کی تھی مگر غصہ ہنوز برقرار تھا

جہانگیر اپنی شرٹ اٹھا کر کالر دیکھنے لگا اس کو وہ منظر یاد آیا جب روزی اس سے بات کر رہی تھی، جہانگیر نظر اٹھا کر آغول کو دیکھا جس کی آنکھوں سے اس وقت شرارے نکل رہے تھے۔۔۔ اپنے کالر پر لب اسٹک کا نشان دیکھ کر اور آغول کی حالت دیکھ کر ایک پل کو اسے ہنسی آئی تھی جسے وہ سنجیدگی کے بادلے میں چھپا گیا۔۔۔ اپنی شرٹ اٹھا کر بیڈ سے اترتا ہوا وہ آغول کے سامنے کھڑا ہوا

"یہ روزی کی لب اسٹک کا نشان ہے " جہانگیر آغول کو بتانے لگا اور آغول جہانگیر کے اطمینان پر حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"آپ کو شرم نہیں آرہی ہے سب میرے سامنے بولتے ہوئے"

آغول نے غصے میں اس کی شرٹ اٹھا کر دور پھینکی

"کیوں تمہیں کیا فرق پڑتا ہے اس سے اور یہ شرٹ کیوں اٹھا کر پھینکی ہے، جاؤ اسے واپس ہینگ کر کے آؤ"

جہانگیر اسے آنکھ دکھاتا ہوا سنجیدگی بولا۔۔۔ اسے کیوں نہیں فرق پڑتا تھا فرق اسی کو تو پڑتا تھا آغول چاہ کر بھی ایسا بول نہیں پائی

"اس شرٹ کو ہینگ نہیں کروں گی بلکہ آگ لگا دوں گی میں۔۔۔ خون پی جاوگی میں سفید بھوتنی کا اور آپ کا بھی۔۔۔۔ سنا آپ نے"

آغول غصے میں بولتی ہوئی شرٹ اٹھا کر کچن میں آئی۔۔۔ مٹی کا تیل اور میچ باکس لیتی ہوئی گھر کے پچھلے حصے پر گئی۔۔۔ اس کو شدید تکلیف ہو رہی تھی جہانگیر کی شرٹ کو دیکھ کر اور اسی تکلیف کے سبب آغول نے واقعی اس کی شرٹ جلادی

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا، یہ میری نئی شرٹ تھی جو تم نے جلادی"

جہانگیر غصے میں اس کی حرکت کو دیکھ کر آغول پر چبچاتا تھا۔۔۔ اسے اپنی شرٹ سے زیادہ آغول کے ری ایکشن پر غصہ آنے لگا آخر اسے اتنا غصہ آ ہی کیوں رہا تھا۔۔۔ وہ یہ جاننے سے قاصر تھا

"آپ کو آگ نہیں لگا سکتی نہ، اس لئے شرٹ کو آگ لگا دی۔۔۔ برے ہیں آپ۔۔۔ بہت برے۔۔۔ جہانگیر بہت برے ہیں آپ"

آغول روتی ہوئی جہانگیر سے بولی تھی اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے دھکیلتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی

"عینا سونا بھی ہے یا نہیں"

عینا فروا کے ساتھ گیسٹ روم بیٹھی ہوئی تھی تب روحان گیسٹ روم میں آتا ہوں عینا سے بولا

www.urdu novelsmania.com

"آ رہی ہوں روحان، فروا سے ذرا اس کے گھر کا کائنٹیکٹ نمبر اور ایڈریس لے لو"

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی بولی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ لوگ گھر آئے تھے۔۔۔ تب فروا نے عینا کو بتایا کہ وہ اس شہر میں نئی ہے،، راستوں کا اسے بالکل اندازہ نہیں تھا اس لیے وہ بھٹک گئی۔۔۔ وہی

سے دو آدمی اس کے پیچھے پڑ گئے بھاگنے کے چکر میں اور ان سے بچاؤ کے چکر میں،، نہ جانے اس کا موبائل کہاں پر رستے میں کھو گیا

"لاؤ یہ کانٹیکٹ نمبر مجھے دے دو میں یہاں کا ایڈریس تمہاری پیرنٹس کو سمجھا دیتا ہوں"

فروا اپنا فون نمبر اور ایڈریس والا پر عینا کی طرف بڑھا رہی تھی تب روحان جلدی سے وہ پرچہ فروا کے ہاتھ سے لیتا ہوا بولا اور اپنی جیب میں رکھا

"بہت بہت شکریہ بھائی۔۔۔ آپ دونوں نے میری مدد کی میں آپ دونوں کی ہی شکر گزار ہوں"

فروا کی بات سن کر روحان اور عینا مسکرائے

"میں تمہارے گھر والوں کو انفرم کر دیتا ہوں جب تک تم یہاں ریست کر لو"

فروا جھجھک کے مارے یہ نہیں کہہ سکی میرے پیرنٹس سے موبائل پر میری بات کروادیں بس وہ روحان کی بات سن کر اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گئی

روحان عینا کو بیڈ روم میں آنے کا اشارہ کر کے خود وہاں سے چلا گیا۔۔۔ عینا مسکرا کر فروا کو دیکھتے ہوئے اپنے روم کی طرف جانے لگی۔۔۔ تب اسے محسوس ہوا روحان کچن میں ہے

"یہاں کیا کر رہے ہیں"

عینا کی بات سن کر وہ مڑا شیلف پر دو گلاس موجود تھے جن میں اورنج جوس موجود تھا

"جاؤ یہ فروا کو دے آؤ۔۔۔ وہ سوچے گی کیسے لوگ ہیں پانی تک کا نہیں پوچھا ان لوگوں نے"

روحان نامحسوس طریقے سے چھوٹے سائز کی شیشی اپنی پاکٹ میں رکھتا ہوا عینا کو جوس کا گلاس تھماتا ہوا کہنے لگا

"اور یہ دوسرا گلاس"

عینا دوسرا شیلف پر رکھا ہوا گلاس دیکھ کر پوچھنے لگی

"یہ میری پیاری سی بیوی کا ہے"

روحان مسکرا کر عینا کو دیکھتا ہوا بولا ہے۔۔۔ روحان کی بات پر اس نے روحان کو اسمائل دی۔۔۔

جوس کا گلاس فروا کو دے آئی

عینا جب اپنے بیڈ روم میں آئی تو روحان بیڈ روم میں ہی موجود تھا اور جوس سے بھرا ہوا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا تھا

"میرا موڈ نہیں ہو رہا روحان جو س پیٹے کا"

روحان نے اس کی طرف گلاس بڑھایا تو عینا اسے بولنے لگی

"میرے ہاتھ سے بھی نہیں"

روحان گلاس عینا کے ہونٹوں تک لے گیا تب عینا نے ایک سپ یا اور گلاس کو تھام لیا

"آپ کے ہاتھوں سے تو میں زہر بھی پی سکتی ہو"

عینا روحان کو دیکھ کر مسکراتی ہوئی بولی

"تمہیں میں زہر یا پھر کوئی تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔ اس سے پہلے میں خود اس تکلیف سے گزرنا پسند کروں گا"

روحان عینا کے گال پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوا بولا اور وارڈروب کی طرف بڑھا اپنے کپڑے لے کر چیلنج کرنے چلا گیا

جب وہ واپس آیا تو خالی گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا تھا اور عینا ناٹھی میں موجود آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی اپنے بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔۔۔ تب روحان اسے بانہوں میں اٹھاتا ہوا بیڈ پر لایا

"روحان آپ نے فروا کے پیرنٹس کو کال کر دی"
وہ عینا کو بیڈ پر لٹا کر اس پر جھکاتے عینا روحان سے پوچھنے لگی

"ہمم بات ہو گئی ہے میری، ایڈریس سمجھا دیا ہے ان کو۔۔۔ وائچ مین کو بھی کہہ دیا ہے جب وہ آئیں
گے تو وائچ مین انفارم کر دے گا"

روحان اپنی انگلی عینا کے ہونٹوں پر رکھتا ہوا اسے بولا اور یہ اشارہ تھا اب وہ کوئی دوسرا سوال نہ کرے

عینا کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے اس کی نائیٹی کے اسٹیپ نیچے کرنے لگا۔۔۔ عینا نے
اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ وہ عینا کے بازو نرمی سے سہلاتے ہوئے اس کی گردن پر جھک کر اپنے
پیاری مہر لگا رہا تھا چند منٹ گزرے تب اسے عینا میں کوئی ہل جھل محسوس نہیں ہوئی وہ اٹھ کر عینا کو
دیکھنے لگا۔۔۔ عینا آنکھیں بند کئے لیٹی تھی، اور نج جو اس اپنا کام دکھا چکا تھا،،، روحان نے اس کی
نائیٹی کے اسٹیپ اوپر کئے اور اس کو کمفرٹ اور ہاتھ ہوا بیڈ سے اٹھا۔۔۔ وہ آہستہ سے اپنا موبائل
پاکٹ میں رکھتا ہوا، کار کی کیز اٹھانے لگا ایک نظر سوچی ہوئی اپنی بیوی پر ڈال کر اس نے کمرے کی
لائٹ بند کی اور نائٹ بلب ان کر کے کمرے سے نکل گیا

دروازہ بند کرنے کی آواز پر عینا نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔ اور نج جو اس سے پکڑانے سے پہلے عینا
روحان کے ہاتھ میں شیشی دیکھ چکی تھی جو وہ عینا کی نظروں سے چھپاتے ہوئے اپنی پاکٹ میں رکھ رہا

تھا۔۔۔ عینا کو اس سے بہت سے سوالات پوچھنے کی اجازت نہیں تھی اس لیے وہ خاموش ہی نہیں رہی بلکہ انجان بھی بن گئی جیسے اس نے کچھ دیکھا ہی نہ ہو۔۔۔ جب روحان اس سے جوس پینے کا اسرار کیا تب عینا نے اس کے ہاتھ سے گلاس تھام لیا تھا

عینا کو معلوم تھا اس کا شوہر اسے زہر تو نہیں دے سکتا مگر وہ آگے کیا کرنے والا تھا یہ جاننے کے لیے جب روحان ڈریس چنج کرنے کے لئے گیا تو وہ کھڑکی سے جوس باہر پھینک چکی تھی اور جب روحان اس کے قریب آیا تو تھوڑی دیر بعد وہ سوتی ہوئی بن گئی

وہ اسے ابدی نیند نہیں سلانا چاہتا تھا مگر وقتی نیند سلانے کے بعد ہی اپنا کام کرنا چاہتا تھا، عینا کو یہی بات سمجھ میں آئی تھی۔۔۔ بہت آہستہ سے وہ اپنے اوپر سے کمفرٹ اتار کر اپنا گاون پہنتی ہوئی سلیر پر کے بنا کمرے سے باہر نکلی

www.urdu novelsmania.com

روحان فروا کے کمرے میں آیا اور خالی جوس کا گلاس اس نے ٹیبل پر رکھا ہوا دیکھا۔۔۔ اس گلاس میں روحان نے زیادہ نیند کی گولیاں ڈالی تھی فروا جتنی دیر سوتی رہے گی اتنی دیر تک اس کی زندگی آسان

رہے گی۔۔۔ ایک نظر اس نے فروا کے سوتے ہوئے وجود پر ڈالی۔۔۔ وہ عمر میں چھوٹی کمسن اور معصوم تھی، اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے روحان کے ہاتھ کانپے تھے

بھائی۔۔۔ روحان کو یاد آیا تھوڑی دیر پہلے اس نے روحان کو بھائی بولا تھا جیسے آغول بولتی تھی، روحان نے اس کی طرف بڑھایا ہوا ہاتھ پیچھے کیا اور چہرے پر آیا ہوا پسینہ صاف کرنے لگا شاید اس کی آنکھوں میں بھی نمی تھی، اس نے اپنی آنکھوں کو چھو کر دیکھا ہاں وہ نم ہی تھی

مگر فروا کے ساتھ رعایت کرنے کا مطلب تھا اپنی فیملی کو مشکل میں ڈالنا۔۔۔ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اپنی آنکھوں کو رگڑتا ہوا، اس نے فروا کو اٹھایا اور کمفرٹر کے اندر رول کیا پھر کمرے سے باہر نکل گیا

جیسے ہی فروا کے کمرے کا دروازہ کھلا دیوار کے پیچھے سے ہلکا سر نکال کر عینا نے روحان کو دیکھا

روحان کمفرٹر میں لپٹی ہوئی کوئی چیز اپنت ہاتھوں میں لیے باہر نکل رہا تھا۔۔۔ عینا قدم بڑھاتی ہوئی ہال میں آئی اور آہستہ سے ہال کا دروازہ کھولا۔ جھری سے باہر کا منظر دیکھا جہاں روحان گاڑی کی پچھلی سیٹ پر کمفرٹر ڈال کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا کار اسٹارٹ کر رہا تھا

گارڈ نے باہر کا مین گیٹ کھولا تو روحان کی کار اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی،، عینا بھاگتی ہوئی فروا کے روم میں آئی جہاں خالی بستر تھا وہاں اب فروا موجود نہیں تھی عینا روتی ہوئی فرش پر بیٹھ گئی

اسے نہیں معلوم تھا اس کا شوہر قسم کاموں میں ملوث ہے۔۔۔ مگر کچھ غلط تھا بہت زیادہ غلط عینا کو رونا آ رہا تھا معلوم نہیں فروا پر یا خود پر۔۔۔



جاری ہے Dilyunmilehimaray :

Byzeeniasharjeel

Epi#32

وہ روتی ہوئی اپنے بیڈ روم میں آئی اسے نہیں معلوم تھا کب اس کی آنکھ لگی۔۔۔ صبح بیدار ہو کر اس نے معمول کے مطابق جہانگیر کے لئے ناشتہ بنایا خود بنا ناشتہ کئے یونیورسٹی جانے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔

آج واپسی پر اس کا گھر آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، ہفتہ بھر ہو گیا تھا فاطمہ نے اس کے پاس چکر نہیں لگایا تھا وہ واپسی میں اپنی ماں کے پاس جانا چاہتی تھی

ویسے بھی اس گھر میں کسی کو اس کی پروا نہیں تھی تھوڑی بہت تکلیف جمانگہ کو تب ہوتی جب اسے رات کا کھانا ڈاننگ ٹیبل پر نہیں ملتا۔۔۔ آغول سر جھٹک کر پوائنٹ کا انتظار کرنے لگی، اس طرح بسوں کا سفر نہ اس نے پہلے کبھی کیا تھا، نہ ہی کبھی کھانا بنایا تھا۔۔۔ نہ ہی اس طرح کی ڈریسنگ کی تھی

اپنے آپ کو کتنا بدل لیا تھا اس نے، اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ جو شخص اسے اتنا زہر لگتا تھا وہ اچانک اس سے محبت کر بیٹھے گی اور ایک وہ تھا کل رات کس دیدہ دلیری سے اس کے سامنے روزی کی لپ اسٹک کا اعتراف کر رہا تھا۔۔۔ وہ اپنے شوہر کی بیوفائی پر آنسو بہا کر چپ بیٹھنے والوں میں سے نہیں تھی اور نہ ہی اب کی بار ماں باپ کے سامنے اپنے اور جمانگہ کے رشتے کا تماشا لگانے والی تھی بلکہ وہ اپنے شوہر کو اچھی طرح مزہ چکھانے والی تھی مگر اس سے بھی پہلے وہ اس منحوس سفید بھوتنی کو اس کی اوقات یاد دلانے کا ارادہ رکھتی تھی

www.urdu novels mania.com

جس کا خود کا آدمی اچھا نہیں تھا اور وہ دوسرے شادی شدہ آدمی پر ڈورے ڈال رہی تھی۔۔۔
آغول غصے میں سوچتی ہوئی پوائنٹ میں بیٹھ گئی

روحان کی صبح آنکھ کھلی تو اس نے اپنے برابر میں عینا کو سوتا پایا جب وہ رات میں واپس آیا تھا تب بھی وہ سو رہی تھی۔۔۔۔۔ ورنہ معمول کے مطابق روزانہ روحان کے جاگنے سے پہلے جاگ جاتی مگر آج وہ ابھی تک بے خبر سو رہی تھی

روحان عینا کا چہرہ دیکھتا ہوا اپنے ہاتھوں کی انگلیاں سے اس کا چہرہ چھونے لگا پھر اس نے عینا کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے جس سے عینا کی نیند ٹوٹی۔۔۔ عینا نے اسے اپنی گردن پر جھکا دیکھا تو پیچھے ہٹاتی ہوئی اٹھ کر بیٹھی

"جاگ گئیں"

روحان کو عینا کا یوں اسے اپنے پاس سے ہٹانا تھوڑا محسوس ہوا، پہلے کبھی اس نے اس طرح روحان کو پیچھے نہیں کیا تھا مگر وہ نظر انداز کرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

www.urdu novelsmania.com

"فروا کہاں ہے روحان"

عینا اس کے سوال کو نظر انداز کرتی ہوئی روحان سے پوچھنے لگی

کل رات روحان کے جانے کے بعد وہ کافی دیر تک روتی رہی تھی اسے نہیں معلوم کہ روحان کب واپس آیا۔۔۔ اس نے نیند کے لیے واقعی گولیوں کا سہارا لینا پڑا، کتنا ہی اچھا ہوتا کہ روحان کا دیا ہوا جوس پی لیتی۔۔۔ کم از کم اس حقیقت سے تو باخبر نہ ہوتی جو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی

"تم سو گئی تھی،، کل رات ہی اس کے فادر آئے تھے اُسے لے گئے"

روحان نارمل انداز میں عینا کو بتاتا ہوا بیڈ سے اتر کر واش روم جانے لگا

"مجھے فروا سے بات کرنی ہے،، وہ پیپر دیجئے جس پر اس نے اپنے گھر کا کانٹیکٹ نمبر لکھ کر دیا تھا"

عینا کے بولنے پر روحان نے پلٹ کر عینا کو دیکھا۔۔۔ وہ بالکل سنجیدگی سے روحان کو دیکھ رہی تھی

روحان کو کچھ کھٹکا

"معلوم نہیں وہ پیپر کہاں کھو گیا ہے۔۔۔ آفس کے لیے میرا ڈریس نکالو اور زاہدہ سے جا کر کہو کہ بریک فاسٹ ریڈمی کرے"

روحان فروا والی بات کو اہمیت نہ دیتے ہوئے عینا کو دوسرے کاموں میں الجھانے لگا

"نمبر کھو گیا ہے یا آپ دینا نہیں چاہ رہے ہیں"

عینا بیڈ سے اتر کر اس کے سامنے آتی ہوئی بولی

"کیا فضول باتیں کر رہی ہو صبح صبح، جو کام بولا ہے وہ کرو"

عینا کے لب و لہجے اور انداز پر روحان کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔۔۔ وہ عینا کی بات کو دبانے کے لئے اٹا اس کو جھڑکتا ہوا بولا

"جب میں اور فروا کار میں جا کر بیٹھے تھے آپ نے ان دونوں آدمیوں سے ایسی کیا بات کی تھی۔۔۔ جو انہوں نے آپ کو سیدھی شرافت سے جانے دیا"

چار مہینے بعد عینا میں نہ جانے کہاں سے ہمت آگئی تھی جواب وہ بناء خوف کہ روحان کے سامنے بولی یا پھر بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے اس کمن معصوم سی لڑکی کا چہرہ آنے لگا جو کل رات کو ان دونوں کے پاس مدد مانگنے آئی تھی۔۔۔ عینا کی بات سن کر روحان کو غصہ آیا جس کے نتیجے میں اس نے عینا کا بازو سختی سے پکڑا

novels mania
www.urdu novels mania.com

"یہ تم بات کس طرح کر رہی ہو مجھ سے، مطلب کیا ہے تمہارا۔۔۔ تم کچھ بھی بولو گی اور میں سن لوں گا۔۔۔ عینا اب ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالنا، منہ بالکل بند رکھو اپنا"

کہاں گڑبڑ ہوئی تھی روحان کو سمجھ میں نہیں آیا۔۔۔ ہاں وہ جو عینا نے اس کے سامنے نہیں پایا تھا یا پھر شاید اس نے پایا ہی نہیں تھا۔۔۔ کہیں وہ اسے فروا کو گھر سے لے جاتے ہوئے دیکھ تو نہیں چکی تھی۔۔۔ اگر ایسا ہوا تھا تو یہ سب کچھ عینا کو نہیں دیکھنا چاہیے تھا۔۔۔ روحان کو مزید غصہ آنے لگا

"کیوں بند کرو میں اپنا منہ، کیوں نہ نکالو وہ الفاظ اپنے منہ سے جو مجھ پر ہنس رہے ہیں، مذاق اڑا رہے ہیں میرا"

عینا اپنا بازو روحان سے چھڑاتی ہوئی بولی اور اپنے آنسو صاف کرنے لگی

"کیا مطلب ہے ان باتوں کا کون سے لفظ تمہارا مذاق اڑا رہے ہیں کیا کہنا چاہتی ہو تم" روحان کو سمجھ میں نہیں آیا کہ عینا کے دماغ میں اس وقت کیا چل رہا ہے اس لئے سخت لہجے میں سنجیدگی سے اس سے پوچھنے لگا

"اتنی آسانی سے وہ دونوں آدمی فروا کو چھوڑنے والے نہیں تھے اور آپ دو منٹ میں ان سے بات کر کے واپس آ گئے۔۔۔ انہوں نے آپ کو جانے کیسے دیا، وہ دو تھے ناں، ہمیں کیسے چھوڑ دیا انہوں نے یا پھر آپ نے سیدھے سیدھے ان کے سامنے کوئی شرط رکھی کہ بعد میں آپ خود فروا کو ان کے حوالے کر دیں گے یا پھر وہ آپ خود بھی ان سے ملے ہوئے ہیں"

عینا نے روحان سے بولتے ہوئے اس کا گریبان پکڑ لیا مزید بولی

"بتائیں روحان آپ ایک ڈرپوک اور بزدل انسان ہیں جس نے اپنی زندگی بچانے کے لئے ایک معصوم لڑکی کو ان آدمیوں کے حوالے کر دیا یا پھر خود بھی اس جرم میں ملوث ایک بے ضمیر انسان ہیں جواب دیں مجھے"

عینا روحان کا گریبان جھنجھوڑ کر نڈر انداز میں بولی مگر بدلے میں روحان نے اس سے اپنا گریبان چھڑا کر اس کا گال بٹھا دیا

یہ پڑنے والا تھپڑ پھلے تھپڑ کی طرح ہلکا ہرگز نہیں تھا روحان اب آنکھوں سے میں غصہ لیے عینا کو دیکھ رہا تھا اور عینا آنکھوں میں بے یقینی اور آنسو لیے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ تب روحان نے اس کا منہ اپنے ہاتھ میں جھکڑا

"بہت زیادہ زبان چلنے لگی ہے تمہاری شاید یہ میرے سر چڑھانے کا نتیجہ ہے جو تم آگے سے بک بک کیے جا رہی ہو۔۔۔ اب اس زبان کا استعمال میرے آگے صرف ہاں یا نہیں میں ہونا چاہیے۔۔۔ ورنہ میں اسے کاٹ کر پھینک دوں گا"

روحان غصے میں بولتا ہوا اس کا منہ جھٹک کر خود واداش روم چلا گیا جبکہ عینا اپنے گال پر ہاتھ رکھے نیچے فرش کو گھورنے لگی

"سرایس۔ پی جمانگیر کی بیوی آئی ہے۔۔۔ وہ کہہ رہی ہے آپ سے ملنا ہے" کاشف زیری جو اپنے سامنے ٹیبل پر موجود ڈشوں کے اوپر سفید سفوف کو ناک کے ذریعے انہیل کرنے میں مصروف تھا۔۔۔ گارڈ کی بات سن کر خوشگوار حیرت سے اسے دیکھنے لگا

"باہر کیوں روکا ہے اسے، اندر بلا فوراً"

کاشف زیری گارڈ کو ڈانٹتا بولا۔۔۔ اس کی نشے سے سُرخ آنکھوں کے سامنے آس ماہ جبیں کا چہرہ گھوم گیا جس کو دیکھ کر کل رات ایک پل کے لیے ساکت ہو گیا تھا۔۔۔ آج دوپہر میں وہ خود چل کر کاشف زیری کے محل میں آئی تھی

آغول یونیورسٹی سے سیدھا زیری ہاؤس آگئی تھی۔۔۔ وہ گارڈ کی پیروی کرتے ہوئے کاشف زیری کے پاس جانے لگی۔۔۔ کاشف زیری اسے دور سے اپنی طرف آتا دیکھائی دیا۔۔۔ بے حد کالے رنگ کے ساتھ بھدے نقوش، اس کی شکل کو اور زیادہ بد صورت بناتے تھے۔۔۔ آغول اس کو اپنی طرف آتا دیکھ کر سوچنے لگی۔۔۔ کل رات جمانگیر کی باتوں اور رویے سے اس کا بہت دل دکھا تھا۔۔۔ نہ جانے وہ کتنی دیر تک روتی رہی تھی، تبھی اس نے یونیورسٹی سے یہاں آنے کا فیصلہ کیا

کاشف زیری نے اپنے سامنے کھڑی اس مہ جبین کو لپٹائی ہوئی نظروں سے دیکھا وہ اسے کسی تتلی کی مانند لگی۔۔۔ کاشف زیری کا دل چاہا وہ اس تتلی کو اپنی مٹھی میں بند کر لے۔۔۔ تبھی اس نے آغول کے پیچھے کھڑے گارڈ کو دروازے بند کرنے کا اشارہ کیا، گارڈ سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا

"کیسی ہیں آپ مسسز جہانگیر۔۔۔ بولیے میرے لائق کوئی خدمت،، کیسے یاد کیا آپ نے مجھ ناچیز کو" کاشف زیری نشے سے سرخ آنکھوں سے آغول کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"مجھے روزی کی وجہ سے آپ کو یاد کرنا پڑا کاشف صاحب،، میری خدمت آپ روزی کو سنبھال کر، کر سکتے ہیں پلیز اُسے قابو میں رکھیے اس کی بے انتہا بے تکلفی مجھے جہانگیر کے ساتھ ذرا پسند نہیں۔۔۔ پہلے میں نے چاہا کہ میں ڈائریکٹ روزی سے بات کرو۔۔ مگر پھر سوچا کہ اس کے کارناموں کی خبر آپ کو بھی ہونا چاہیے۔۔۔ تو پلیز آپ روزی کو بولیے کہ وہ جہانگیر سے دور رہے" آغول بہت کونفیڈنس سے کاشف زیری کو روزی کے کر توت بتانے لگی

کاشف زیری کو کہیں کے نشے میں نشیلی آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑی اس ماہ جبین کو دیکھ رہا تھا مگر اب آغول کی بات اس کا سارا نشہ ہرن کر چکی تھی۔۔۔ یہ جہانگیر اور روزی کا سین کب چلا۔۔۔ یعنی وہ بلا وجہ روحان پر شک کر رہا تھا تو یہ روزی تھی جو کہ جہانگیر کو ساری انفارمیشن دے رہی تھی۔۔۔ کاشف زیری کا ایک پل کیلئے دماغ گھوم گیا

"بہت اچھا کیا جو آپ چل کر میرے پاس آگئی اور یہ بات آپ نے مجھے بتادی۔۔۔۔۔ اب آپ بالکل بے فکر ہو جائے روزی آپ کو کوئی تکلیف نہیں دے گی"

کاشف زیری مسکرا کر آغول کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ اسے کل رات یوں اچانک جہانگیر کا واش روم جانا بھی یاد آیا۔۔۔ یقیناً وہ وہاں روزی سے ملنے گیا تھا۔۔۔ غدار اب پوری طرح اس کے سامنے بے نقاب ہو چکا تھا

"بہت بہت شکریہ آپ کا، اب مجھے چلنا چاہیے"

آغول اس کالی شکل کے بدنما انسان کو دیکھ کر بولی۔۔۔ اندر ہی اندر اسے اطمینان بھی ہوا اب یہ آدمی خود اس بھوتنی کو مزہ اچھائے گا۔۔۔ جو بلا وجہ اس کے شوہر کے پیچھے پڑ گئی تھی

"جبار دروازہ کھول دو اور انہیں عزت کے ساتھ گھر سے باہر چھوڑ کر آؤ"

کاشف زیری اپنے گارڈ کو حکم دیتا ہوا بولا۔۔۔۔۔ اب پہلے وہ روزی کا سر کچلنا چاہتا تھا جس نے اس کے ساتھ غداری کی۔۔۔ اور پھر بعد میں اس ایس۔ پی کی بیوی کو اپنے بیڈ کی زینت بنانا چاہتا تھا۔۔۔ یہ تتلی تو اسے چاہیے ہی تھی لیکن ایس۔ پی جہانگیر کو تو وہ بہت بری طرح ٹڑپانے کا یہ کاشف زیری نے سوچ لیا تھا۔۔۔ آغول کاشف زیری سے بات کر کے اس کے گھر سے نکل گئی

"بہت غلط کیا ہے منصور نے وٹا سٹا کر کے، میں تو پہلے ہی حق میں نہیں تھی مگر وہی مرد کے آگے کبھی عورت کی چلی ہے،، دے دی میری نازک سی بیٹی اُس بے قدرے کے ہاتھوں میں۔۔۔ اور اس کی بہن، دیکھو ذرا یہاں کیسے عیش کر رہی ہے۔۔۔ مہارانی آج صبح سے ہی اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی اور اگر ذرا بھی اسکی کسی بات پر اعتراض کرو تو سب سے پہلے روحان کو تکلیف ہونی ہے ایسے گھورے گاماں کو کہ پوچھو ہی نہ"

آغول فاطمہ سے ملنے آئی تو فاطمہ اس سے عینا کی برائیاں کر کے اپنا دل ہلکا کئے جا رہی تھی۔۔۔ اسے لگتا تھا عینا نے اُس سے اسکے بیٹے کو چھین لیا ہے۔۔۔ عینا کے آگے روحان کو ماں نظر ہی کب آتی تھی۔۔۔ اور اگر وہ منصور سے شکوہ کرتی تو منصور اسی کو بری طرح ٹوک دیتے۔۔۔ اس لیے وہ ہر ہفتے آغول کے پاس اپنا دل ہلکا کر کے آ جاتی

www.urdu novelsmania.com

"مما کیا ہو گیا ہے آپ کو عینا کوئی بری نہیں ہے اچھی لڑکی ہے وہ۔۔۔ اور جہانگیر بھی مجھ پر کوئی روک ٹوک نہیں کرتے، آپ کچھ زیادہ ہی سوچنے لگ گئی ہیں بس"

شروع شروع میں تو آغول بھی جہانگیر کی خوب شکایتیں فاطمہ سے کرتی تھی اور عینا کی برائیاں خاموشی سے فاطمہ سے سن لیتی مگر اب وہ اکثر فاطمہ کو ایسے ہی سمجھانے لگی تھی۔۔۔ اُسے ابھی بھی جہانگیر

سے جوش کا میتیں ہو۔۔۔ مگر عینا واقعی بہت اچھی لڑکی تھی اور روحان فاطمہ کو توجہ دیتا تھا مگر شاید فاطمہ ماں تھی اور اپنے ایک ہی بیٹے کی پوری پوری توجہ چاہتی تھی تب ہی وہ عینا سے شروع دن سے بدظن تھی

"ارے چھوڑو اچھی لڑکی کو، دیکھنا جو یہ صبح سے کمرے سے نہیں نکلی ہے ناں لازمی کوئی خوشخبری ہوگی۔۔۔ مگر مجال ہے جو بھنگ بھی پڑنے دے جیسے میں نظر لگا دوں گی۔۔۔ خوب سمجھتی ہوں میں آج کل کی لڑکیوں کو، اب رفیعہ کی بہو کو ہی دیکھ لو پورے چار ماہ گزرنے کے بعد اس نے اپنی ساس کو بتایا کہ وہ دادی بننے والی ہے اور جمانگیر کی تو رہنے ہی دو، کیسے سارا دن تم سے کھانا بنواتا رہتا ہے چولہے کے آگے کھڑے ہو کر تمہارا چہرہ کیسا مرجھا سا گیا ہے۔۔۔ مجال ہے جو میں نے اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے پیار دیکھا ہوں۔۔۔ ارے میں ماں ہوں، کیا مجھے نظر نہیں آتا اس کا رویہ تمہارے ساتھ۔۔۔ اور مجھ سے ہی دیکھ لو کیسے تکلف سے مسکرا کر باتیں کر رہا ہوتا ہے۔۔۔ مجھے تو سمجھ میں نہیں آتا کس کا سوگ مناؤ بیٹے کا یا بیٹی کا، میرے دونوں بچوں کے نصیب میں ہی ایسے لوگ لکھے تھے"

فاطمہ ایک بار پھر اگلا پچھلا لے کر شروع ہو گئی تھی آغول سر پکڑ کر اپنی ماں کو دیکھنے لگی فاطمہ اس وقت اسے بالکل ٹپیکل ساس لگی جمانگیر اور عینا کے لیے

"یونیورسٹی جا کر اسکن رف ہو گئی ہے ماما۔۔۔ سستی میں فیشل نہیں لیا کافی دن سے، میں کون سا 24 گھنٹے چولہے کے آگے کھڑی رہتی ہوں۔۔ اور اگر عینا صبح سے اپنے کمرے سے نہیں نکلی تو ہو سکتا ہے اس کی طبیعت ٹھیک نہ ہو، آئیے ہم دونوں پوچھ کر آتے ہیں اس سے"

آغول فاطمہ کی بات کا جواب دے کر اٹھنے لگی تو فاطمہ نے اسے واپس بٹھایا

"کوئی ضرورت نہیں ہے اس کے کمرے میں جانے کی، اگر اسے معلوم ہو گیا کہ تم آئی ہو تو یہی آکر بیٹھ جائے گی پھر تو میں تم سے کھل کر باتیں بھی نہیں کر سکتی۔۔ ہائے آغول میں تمہیں کیا بتاؤں رفیعہ کی پوتی اتنی کیوٹ ہے۔۔ پورے گھر میں رونق لگی رہتی ہے اس کی پوتی کی وجہ سے۔۔ معلوم نہیں اب تم اور عینا خوشخبری کب سناتی ہوں۔۔ پانچ ماہ ہونے والے ہیں تم دونوں کی شادیوں کو"

فاطمہ خوش ہوتی ہوئی آغول کو اپنی سہیلی کا بتانے لگی پھر آخری بات مایوس ہو کر آغول کو دیکھتی ہوئی بولی

"مما وہ رفیعہ آنٹی کے گھر میں ٹومی بھی تو ہے کتنا کیوٹ پی ہے۔۔ آپ ایسا کریں کہ ایک پی پی پال لیں۔۔ اس طرح سے آپ کا دل بہل جائے گا"

خوشخبری کی بات سن کر آغول سٹیٹاتی ہوئی فاطمہ کو مشورہ دینے لگی

"کیسے فضول باتیں کر رہی ہو میں کیوں اب پیپی شپی پالنے لگی۔۔۔ مجھے تو اب اپنے پوتے پوتیوں
نواسے نواسیوں کی آمد کا انتظار ہے بس۔۔۔۔۔ روحان کا تو چلو مجھے معلوم ہے ہر وقت بیوی کا دم
چھلہ بنا رہتا ہے مگر جمانگیر کا تمہارے ساتھ شوہروں والا رویہ زرا نہیں دکھتا، میرے سامنے تو اس
نے کبھی تم سے ہنس کر بات تک نہیں کی"

فاطمہ کی تان ایک بار پھر جمانگیر کے رویہ پر آگے ٹوٹی اور آغول ایک پل کے لیے خاموش خاموش
ہو گئی

"معلوم نہیں کیا کیا سوچتی رہتی ہیں آپ۔۔۔ یہ بتائیں اس ویک اینڈ میرے پاس چکر کیوں نہیں لگایا
آپ نے"

آغول فوراً بات بدلتی ہوئی فاطمہ سے پوچھنے لگی

"ارے میرے خدا کتنی اہم بات بتانا بھول نہیں میں تمہیں۔۔۔ اب تو عقل نے ہی کام کرنا چھوڑ دیا
دیکھو ذرا"

فاطمہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتی ہوئی اٹھی اور وارڈروب سے ایک شاپرنگال کر لائی

"یہ کیا ہے اب"

فاطمہ کے ہاتھ میں شاپردیکھتے ہوئے آغول فاطمہ سے پوچھنے لگی جس میں ایک چھوٹے سائز کی پانی کی بوتل اور کاغذ کی پڑیا موجود تھی

"اسی وجہ سے تو میں تمہارے گھر نہیں آسکی زاہدہ کے ساتھ میں اس ہفتے پیر سائیں کے پاس گئیں تھی۔۔۔ وہی سے یہ تمہارے لئے لائی ہو"

فاطمہ بڑے رازدارانہ انداز میں آغول کو بتانے لگی جس پر آغول الجھ کر اسے دیکھنے لگی

"اب یہ پیر سائیں کون ہے"

آغول کنفیوز ہو کر فاطمہ سے پوچھنے لگی

"بڑے ہی کراماتی بابا ہیں ایسے ایسے معجزے ہوتے ہیں ان کے پاس کہ عقل ہی دنگ رہ جائے۔۔۔ پہلے تو میں بالکل یقین نہیں کرتی تھی مگر زاہدہ نے ایسے واقعات سنائے کہ میں تمہاری خاطر ان کے پاس جانے کو تیار ہو گئی۔۔۔ پیر سائیں کو جا کر میں نے تمہارا پورا احوال بتایا کہ میرا داماد میری بیٹی کو ذرا خوش نہیں رکھتا، نہ اس کی طرف محبت کی نظر سے دیکھتا ہے، نہ ہی اس پر دھیان دیتا ہے۔۔۔ انہوں نے یہ پانی اور چینی دی ہے اب تمہیں اسے جمانگیر کو چائے میں ملا کر دینا ہے شرط یہ کہ رہے تھے کہ ایسی محبت جاگے گی اس کے دل میں اور خود بخود قدر کرے گا وہ تمہاری، پاؤں دھو دھو کر پیئے گا"

فاطمہ جتنے یقین سے آغول کو بتا رہی تھی اور اتنی ہی بے یقینی سے وہ فاطمہ کو دیکھ رہی تھی یعنی اس کی ماں صرف اس سے ہی اپنے دل کا بوجھ ہلکا نہیں کرتی بلکہ زاہدہ کے سامنے بھی اپنے داماد اور بہو کا رونا روتی تھی

"اوگاڈم کیا ہو گیا ہے آپ کو، آپ پڑھی لکھی ہو کر ایسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔ کونسی جگہ چلی گئی تھیں آپ زاہدہ کے ساتھ۔۔۔ معلوم نہیں کیسا گند اپانی دیا ہو گا اس آدمی نے آپ کو پھینکے یہ سب اٹھا کر" آغول ضبط کرتی ہوئی بولی اور فاطمہ سے اس نے شا پر لینا چاہا مگر اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی

"کون ہے بھئی"

فاطمہ فوراً اپنے دوپٹے میں شا پر چھپاتی ہوئی بیزاری سے پوچھنے لگی تو جہانگیر دروازہ کھول کر روم کے اندر داخل ہوا

www.urdu novelsmania.com

"ارے جہانگیر بیٹا تم آئے ہو کتنے دنوں بعد چکر لگایا ہے تم نے"

جہاں آغول جہانگیر کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی، وہی فاطمہ کی تو خوش اخلاقی کی انتہا نہیں رہی۔۔۔ وہ چار ماہ سے اپنے داماد کے سامنے اسی طرح خوش اخلاقی سے بات کرتی تھی

"کیسی ہیں آپ طبیعت ٹھیک ہے آپ کی"

سلام کے بعد جہانگیر آغول پر نظر ڈالتا ہوا فاطمہ سے اس کا حال احوال پوچھنے لگا

"طبیعت تو ٹھیک ہے بس اب کچھ کرنے کو رہا نہیں ہے نہ تو بوریت ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ منصور کا بھی دل چاہتا ہے تو وہ آفس چلے جاتے ہیں نہیں تو دوستوں میں منگل جاتے ہیں۔۔۔۔۔ کتنے دنوں بعد تم نے اپنا چہرہ دکھایا ہے،، تم اور آغول ہر ہفتے یہاں چکر لگایا کرو کھڑے کیوں ہو بیٹھو ناں"

فاطمہ خوش ہوتی ہوئی بولی

"بور کیوں ہوتی ہیں آپ، عینا ٹائم نہیں دیتی آپ کو۔۔۔ وہ ہے کہاں پر نظر نہیں آرہی"

جہانگیر سامنے صوفے پر بیٹھتا ہوا فاطمہ سے پوچھنے لگا آغول ابھی بھی حیرت سے جہانگیر کو دیکھ رہی تھی اس وقت شام ہو رہی تھی زیادہ تر وہ رات میں پولیس اسٹیشن سے گھر واپس آتا تھا۔۔۔ اور وہ آج یہاں پر کیسے آگیا، کیا اسے معلوم تھا کہ آغول گھر پر موجود نہیں ہے

www.urdu novelsmania.com

"عینا تو صبح سے اپنے روم سے نہیں نکلی، میں دوبار گئی بھی تھی اس کے پاس مگر آرام کے خیال سے اسے کچھ بولا نہیں۔۔۔ تم آغول سے بات کرو میں تمہارے لیے ابھی اسپیشل چائے بنا کر لاتی ہوں"

فاطمہ اٹھتی ہوئی کمرے سے نکل گئی جبکہ آغول اسپیشل چائے کا سوچ کر صرف افسوس ہی کر سکتی تھی وہ فاطمہ کو روک کر یا پھر آنکھیں دکھا کر جہانگیر کو شک میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے سر جھکا کر خاموشی سے بیٹھی رہی

"یہاں ایسے کیوں چلی آئی بتایا بھی نہیں تم نے مجھے"
جہانگیر اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر پوچھنے لگا تو آغول نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"تو آپ یہاں میرے پیچھے پیچھے آئے ہیں مجھے تلاش کرتے ہوئے"
آغول حیرانی سے جہانگیر کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی وہ صوفے سے اٹھا اور بیڈ پر آ کر اس کے قریب بیٹھا
"آج گھر جلدی آ گیا تھا، دیکھا کہ تم گھر پر موجود نہیں ہوں پہلے سوچا جم گئی ہوگی تھوڑی دیر تمہارا انتظار کیا اس کے بعد یہاں آ گیا"
جہانگیر آغول کا چہرہ دیکھتا ہوا اسے بتانے لگا۔۔۔ آغول دل ہی دل میں خوش ہوئی وہ گھر میں اس کی غیر موجودگی محسوس کر کے یہاں آیا تھا

"تو آپ مجھے مس کر رہے تھے"

آغول کا دل چاہیہ بات وہ اس کے منہ سے سنے جیسی وہ بہت امید سے اس کو دیکھ کر پوچھنے لگی
جہانگیر آغول کی بات سن کر ہلکا سا مسکرایا اور گود میں رکھا ہوا آغول کا ہاتھ تھام لیا

"تمہیں نہیں، تمہارے ہاتھ کے بنی ہوئی مٹن کرٹھائی کو جو تم نے لاسٹ ٹائم بنائی تھی ناں بہت مزے
کی تھی۔۔۔ اسے مس کر رہا تھا"

وہ آغول کا ہاتھ تھامتا ہوا بولا۔۔۔ اس کے چہرے پر مذاق آثار نہیں تھے وہ بالکل سیریس تھا اس کی
بات سن کر آغول کی جان جل کر رہ گئی۔۔۔ اس کا شوہر اس کی نہیں بلکہ اس کے ہاتھ کی بنی ہوئی مٹن
کرٹھائی کی تعریف کر رہا تھا بس ایک اسی کام کے لیے تو شادی کی تھی اس نے شاید

"چلو تیار ہو جاؤ گھر چلتے ہیں"
جہانگیر اس کے چہرے کے بگڑے تاثرات دیکھ کر آغول کا ہاتھ پکڑتا ہوا اسے اٹھانے لگا۔۔۔ تو
آغول نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑایا
www.urdu novelsmania.com

"اور گھر جا کر میں آپ کے لیے مٹن کرٹھائی بناؤ دماغ خراب ہے میرا۔۔۔ نہیں آج میں کہیں نہیں
جار ہی رکنے آئی ہوں اپنے میکے"
آغول چڑتی ہوئی جہانگیر کو دیکھ کر بولی

"رکنے کی کیا ضرورت ہے کیا پوری رات آنٹی سے میری برائیاں کرنے کا پروگرام ہے" جہانگیر آغول کو دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھنے لگا آغول کو شک ہوا کہیں اس نے فاطمہ کی باتیں تو نہیں سنی مگر پھر وہ اپنے آپ کو نارمل رکھ کر بولی

"شوہر کو ایسے کر تو رکھنے ہی نہیں چاہیے جو بیویاں میکے آکر ان کی برائیاں کریں" آغول جتنی جتنی جہانگیر کو دیکھ کر بولی اسے کل رات والا لپ اسٹک کا نشان یاد آیا جو جہانگیر کی شرٹ پر لگا ہوا تھا۔۔۔ جہانگیر خاموشی سے آغول کا چہرہ دیکھنے لگا اور دوبارہ اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔ جہانگیر کو معلوم تھا کہ اس کی بیوی اسے پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔ مگر تھی تو بیوی اور بیوی کوئی بھی ہو وہ شوہر کی ایسی بات بالکل برداشت نہیں کرتی تبھی وہ آغول کو دیکھتا ہوا بولا

"یہ سچ ہے کہ میری شرٹ پر روزی کی لپ اسٹک کا نشان تھا مگر جو کچھ تم سوچ رہی ہو، ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ وہ لپ اسٹک کا نشان غلط فہمی میں لگا تھا۔۔۔ بلکہ وہ غلطی سے ٹکرائی تھی مجھ سے، اب پوری کہانی پوچھنے مت بیٹھ جانا۔۔۔ کب، کیسے، کیوں۔۔۔ بس مزید خود کو پریشان مت کرو، میرا روزی سے کوئی تعلق نہیں ہے تم نے میری شخصیت اور نیچر کو بہت غلط جج کیا ہے۔۔۔ ایسی حرکتیں میں نے کبھی شادی سے پہلے نہیں کی تو شادی کے بعد کیوں کروں گا۔۔۔ یہ سب باتیں میں تمہیں اس وقت اس لیے بول رہا ہوں کیونکہ مجھے کل رات کو محسوس ہوا کہ تم کافی ہرٹ ہوئی تھی۔۔۔ اور پلیز آج میرے ساتھ واپس گھر چلنا، پھر بیشک نیکسٹ ویک اینڈ پر رک جانا"

جہانگیر آغول کا ہاتھ تھامے اس سے باتیں کر رہا تھا اور آغول کو اس کا ہاتھ تھام کر اس طرح باتیں کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے آغول نے جہانگیر سے پوچھا تھا کہ جہانگیر نے اسے مس کیا۔۔۔ اس وقت تو جہانگیر نے اسے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے آج گھر اسی لیے ساتھ لے جانا چاہتا تھا وہ اگر یہاں رک جاتی تو وہ اسے بہت مس کرتا۔۔۔ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کہ روم کا دروازہ کھلا۔۔۔ فاطمہ جہانگیر کے لئے چائے لے کر اندر داخل ہوئی

"آپ کو کیا ضرورت تھی چائے لانے کی، زاہدہ سے کہہ دیتیں"

جہانگیر آغول کا ہاتھ چھوڑ کر واپس صوفے پر بیٹھتا ہوا فاطمہ سے بولا

"داماد ہو بھی تم میرے اتنے دنوں بعد سسرال آئے ہو۔۔۔ اب کھانا کھائے بغیر تم لوگوں کو بالکل

نہیں جانے دوں گی اور عینا کو بھی میں نے تم دونوں کے آنے کا بتا دیا ہے"

فاطمہ جہانگیر کو چائے دیتی ہوئی آغول کے پاس بیٹھی تو جہانگیر اثبات میں سر ہلا کر چائے پینے لگا

آغول جہانگیر کو چائے پیتا دیکھ کر افسوس سے فاطمہ کو دیکھنے لگی۔۔۔ جبکہ فاطمہ جہانگیر کو چائے پیتا ہوا

دیکھ کر خوش ہو رہی تھی

جاری ہے



dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#33

"چہرہ کیوں اتر اہوا ہے تمہارا، طبیعت ٹھیک ہے"

جہانگیر عینا کے کچے کچے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا تو روحان بھی عینا کو دیکھنے لگا وہ تھوڑی دیر پہلے ہی آفس سے گھر لوٹا تھا۔۔۔ چیلنج کرنے کے بعد جہانگیر اور آغول کے پاس لیونگ روم میں ہی بیٹھ گیا

"نہیں بھائی ایسی تو کوئی بات نہیں ہے صبح کافی دیر بعد جاگی تو شاید اس لیے فیل ہو رہا ہوگا"

روحان کی نظریں عینا کے اوپر تھی مگر عینا اسے دیکھے بغیر، جہانگیر کو مسکرا کر بولی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اب کی بار اس کی وجہ سے کوئی بھی بد مزگی ہو جس کی وجہ سے آغول اور اسکے بھائی کے بیچ بات بھی خراب ہو

"چلو صبح دیر سے جاگی کم از کم تمہاری نیند تو پوری ہو گئی۔۔۔ بھی جہانگیر میں تو وہ ساس نہیں ہوں جو ہر معاملے میں بہو پر روک ٹوک کرے۔۔۔ یا پھر بلا وجہ کی گھر کی ذمہ داریاں ڈال کر رکھے بہو پر" کمرے میں موجود فاطمہ بھی گفتگو میں حصہ لیتی ہوئی جہانگیر سے بولی اور ذمہ داریوں کا تذکرہ کر کے بہت کچھ بتایا تو آغول ایک دم جہانگیر کو دیکھنے لگی

"کوئی بھی ذمہ داریاں بلا وجہ نہیں ہوتی آنٹی۔۔۔ اچھی بات ہے آپ اس کے آرام کا خیال رکھتی ہیں۔۔۔ اور میرے خیال میں عینا تمہیں بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے" جہانگیر فاطمہ کے بعد عینا کو دیکھتا ہوا بولا جس پر اس نے خاموشی سے سر ہلایا

"کاشف زیری سے تمہارے تعلقات کس حد تک سنجیدہ ہیں رونی" ڈز کرنے کے بعد جہانگیر اور روحان باہر لان میں بیٹھے ہوئے تھے تب جہانگیر روحان سے پوچھنے لگا روحان نے چونک کر جہانگیر کو دیکھا

"اتنے بھی سنجیدہ نہیں ہے جتنی سنجیدگی سے تم سوال کر رہے ہو"

روحان نے جہانگیر کی بات کو مذاق میں اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔ منصور آج گھر پر موجود نہیں تھا اس لیے روحان آغول کے خیال سے جہانگیر کو پورا تھوڑا ٹائم دے رہا تھا

"اور روزی کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا"
جہانگیر غور سے اس کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"کیا مطلب ہے تمہارا"

یہ سوال غیر متوقع تھا اس لئے روحان بگڑے ہوئے زاویے کے ساتھ جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔
اب اسے سمجھ میں آیا، کل روزی کے کہنے پر ویٹر نے اس کی پاکٹ میں کوئی چیز ڈالی ہوگی جو جہانگیر نے نکالی

"ایسا تو نہیں ہے رونی کے تم میرا مطلب نہیں جانتے" جہانگیر روحان کو بتانے والے انداز میں بولا

"مجھے نہیں معلوم تم کس سلسلے میں بات کر رہے ہو، روزی کاشف صاحب کی اچھی دوست ہے۔۔۔
میرا اس سے کیا لینا دینا"
روحان اکتائے ہوئے لہجے میں بولنے لگا

"میں تم پر شک نہیں کر رہا رونی لیکن تمہیں اس بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ زیری سے دوستی تمہارے لیے مفید ثابت نہیں ہو سکتی اس سے دور رہو"

جہانگیر روحان کو مشورہ دیتا ہوا بولا

"تم ہوتے کون ہو مجھ پر شک کرنے والے، اگر تم روزی کو لے کر یہ بات کر رہے ہو۔۔۔ تو میرا کریکٹر کلین ہے لیکن اس بات کی وضاحت مجھے تمہیں دینے کی ضرورت نہیں اور رہی کاشف صاحب کی بات،، کہ ان سے میری دوستی کب ہوئی، کیوں ہوئی، کیسے ہوئی اور کتنی گہری ہے اس کے لئے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں"

روحان آرام سے اس کی طبیعت صاف کرتا ہوا بولا آخر وہ کون ہوتا تھا اسے کوئی بھی مشورہ دینے والا

"میں پریشان تمہارے لئے ہرگز نہیں ہوں رونی، میری بہن سے تمہارا تعلق جڑا ہے، میں صرف اپنی بہن کے لیے فکر مند ہوں اس لئے یہ سب تم سے کہا،، آگے تمہاری مرضی۔۔۔ زیری میری نظر میں مشکوک ابھی بھی ہے، جب سے میں نے اس کے ہوٹل پر ریڈ کیا تھا تب سے، بد قسمتی صرف یہ ہے کہ اس کے خلاف میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے جس کی وجہ سے میں اس کے خلاف کوئی بھی ایکشن نہیں لے سکتا دوسرا اس کی بیک پر کوئی مضبوط سپورٹ ہے۔۔۔ لیکن جس دن مجھے اس کے خلاف کوئی ایک بھی ثبوت ملا،، اس دن وہ مجھ سے بچے گا نہیں اور جو اس کے انڈر کام کرتے ہیں یا اس کے پارٹنر ہیں۔۔۔ سب شکنجے میں آئے گے۔۔۔ تم نے آج کافی وقت دیا اس کا شکریہ"

جہانگیر روحان کو بوتا ہوا گھر کے اندر چلا گیا تاکہ آغول کو لے کر گھر کے لیے نکلے۔۔۔۔۔ جبکہ روحان چہرے پر پریشانی لیے وہی بیٹھا کچھ سوچنے لگا

میوزک کی تیز آواز پر روزی رقص کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ رقص کرنے کے دوران وہ اپنے جسم سے ایک ایک کر کے لباس بھی اتار رہی تھی۔۔۔ جبکہ کاشف زیری اس کے سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا ہاتھ میں جام لئے مدہوش نظروں سے اسی کو دیکھ رہا تھا

روزی کی شکل میں اسے بار بار آغول کا چہرہ نظر آ رہا تھا جسے دیکھ کر وہ جھومتا ہوا مدہوش ہونے لگا۔۔۔ پھر اچانک اسے آغول کی کہی ہوئی بات یاد آئی

یہی وہ ناگن تھی جو بستر اس کا گرم کرتی تھی اور ایس۔ پی کو اُس کے خلاف انفارمیشن دیتی تھی۔۔۔ کاشف زیری روزی کو نفرت سے دیکھتا ہوا سوچنے لگا اور ہاتھ میں موجود جام خالی کر کے، گلاس کو روزی کے پاؤں کے قریب پھینکا۔۔۔ صرف ایک پل کے لیے اس کے پاؤں تھمے تھے،،، دوسرے ہی پل وہ کاشف زیری کی طرف مسکراہٹ اچھالتی ہوئی دوبارہ رقص کرنے میں مصروف ہو گئی

کاشف زیری نے اپنے سامنے شیشے کی ٹیبل پر رکھا ہوا چمڑے کا ہنٹر اٹھایا اور روزی کے پاس آیا۔۔۔ رقص کرتی ہوئی روزی کی کمر پر اس نے زوردار ہنٹر مارا

"س"

روزی کے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔ مگر کاشف زیری کے اشارہ کرنے پر وہ دوبارہ رقص کرنے لگی کیونکہ اکثر ایسا ہوتا کہ وہ روزی کو بیڈ پر لے جانے سے پہلے شراب کے نشے میں اسے خوب مارتا پیٹتا اس لئے روزی کی نازک کھال بھی اس تشدد کی عادی تھی

وہ بنا تکلیف چہرے پر مسکراہٹ سجانے اب بھی رقص کر رہی تھی کاشف زیری نے اب کی بار پہلے سے بھی زیادہ زور سے اس کو ہنٹر مارا۔۔۔ جس کا وہ بنا اثر لیے رقص کرتی رہی۔۔۔ اس کے بعد کاشف زیری ہاتھ نہیں رکا۔۔۔ وہ پوری قوت سے یکے بعد دیگرے جنونی انداز میں روزی کی چمڑی ہنٹر سے ادھیڑنے لگا

یہاں تک کہ روزی چپکنے مار بل پر گر چکی تھی اس کی کھال بے تحاشا سرخ ہونے کے بعد اب جگہ جگہ سے اس کے جسم پر خون رسنے لگا تھا۔۔۔ وہ تکلیف کی شدت سے مسلسل چیخیں جا رہی تھی مگر اس کی چیخیں کاشف زیری کو مزادے رہی تھی۔۔۔ وہ اپنا ہاتھ روکے بنا روزی کو ہنٹر سے مارے جا رہا

تھا۔۔۔ جب روزی بری طرح سے سسکنے لگی تب کاشف نے ہنر دور پھینکا۔۔۔ اور روزی کے نیم مردہ وجود کو بالوں سے گھسیٹتا ہوا۔۔۔ کمرے کے بیچ و بیچ لے کر آیا جہاں گلاس کے ٹوٹنے کے باعث کانچ کے ٹکڑے پڑے تھے

جب کاشف زیری میں کانچ کا ایک نوکیلا ٹکڑا اٹھایا تو۔۔۔ روزی کی خوف آنکھیں پھیلی مگر اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ اپنا بچاؤ کر سکے۔۔۔

کاشف زیری نے بہت آرام سے اس کی شہ رگ کاٹی۔۔۔ اور روزی بنا اپنا قصور جانے دنیا سے چلی گئی

"جنید لے کر جاؤ اس کمینہ کی لاش کو۔۔۔ اور اسے پولیس اسٹیشن کے باہر پھینک دو تاکہ ایس پی کو پتہ چلے، اب کی بار اس نے کس سے پنگا لیا ہے"

کاشف زیری نے جنید کو کال کر کے اپنے کمرے میں بلایا تھا۔۔۔ جنید کے کمرے میں آتے ہی اسے حکم دیا۔۔۔

اب وہ خود صوفے پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لے رہا تھا شاید روزی کو مار مار کر وہ خود بھی تھک گیا تھا۔۔۔
جنید روزی کی لاش کو گھسیٹتا ہوا کمرے سے لے جانے لگا۔۔۔ تب کاشف زیری کی آواز پر وہ دوبارہ
رکا

"ایس۔ پی کی بیوی چاہیے مجھے،، کل۔۔۔ یہاں میرے بیڈ پر سمجھ آ رہا ہے نہ تمہیں"
روزی کا قصہ اب ختم ہو چکا تھا کاشف زیری کو اب دوسرا کھلونا چاہیے تھا،، جس کے ساتھ وہ کھیل
سکے پھر کھلونا وہی کیوں نہ ہو جس کے لئے اس کا دل بے قرار تھا

"میں کل رات گوہر کو ایس۔ پی کے گھر بھیج دیتا ہوں وہ ایس۔ پی کی بیوی اٹھا لائے گا"
جنید کاشف زیری کو بولتا ہوا روزی کی لاش کو کمرے سے باہر لے گیا

www.urdu novelsmania.com

"عینا یا میری بلیک شرٹ تو پریس کروادو زابدہ سے"
اسے چند گھنٹے گزرے تھے آفس سے گھر آئے ہوئے۔۔۔ لیکن اسے میٹنگ کے سلسلے میں دوبارہ
جانا تھا۔۔۔ وہ عینا سے دوستانہ لہجے میں بولا۔۔۔

تین دن پہلے صبح جو تلخ کلامی ان دونوں کے درمیان ہوئی تھی، تب سے ہی عینا نے اس سے بات چیت ترک کی ہوئی تھی۔۔۔ روحان کو اپنے رویے کا احساس تھا وہ غصے میں اس سے کافی زیادتی کر چکا تھا۔۔۔ مگر اب پھر ہر دفعہ کی طرح پشیمان تھا

"جی"

عینا مختصر سا جواب دے کر وارڈروب سے اس کی شرٹ نکالنے لگی

تین دن سے وہ روحان کی ہر بات کا اسی طرح مختصر جواب دے رہی تھی، تین دن سے ہی روحان آفس سے گھر آتے ہوئے ڈیلی اس کے لیے پنک کلر کے بیلا کے روززلے کر رہا تھا، عینا ان روزز کو بھی نظر انداز کیے ہوئی تھی۔۔۔ اس کا بہت دل چاہا تھا کہ دو دن پہلے جمانگیر کے ساتھ گھر چلی جائے مگر بہت مشکلوں سے اس نے خود کو روکا تھا

www.urdu novelsmania.com

"یہ والی شرٹ تھوڑی کہہ رہا ہوں میری جان، وہ والی بلیک شرٹ جو پچھلے مہینے تم میرے لئے لے کر آئی تھی"

عینا نے وارڈروب سے اس کی شرٹ نکالی جسے روحان بیڈ پر پھینکتا کر، عینا کی کمر پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اُسے اپنے قریب کرتا ہوا بولا

"او کے"

عینا اپنی کمر سے اس کے دونوں ہاتھ ہٹا کر دوبارہ مڑی اور اپنی لائی ہوئی بلیک کلر کی شرٹ نکلنے لگی

روحان کے اوپر بلیک کلر بہت سوٹ کرتا تھا، چاہے وہ قمیز شلوار ہو یا پینٹ شرٹ، عینا کو محسوس ہوتا ہے اس کی پرسنالٹی پر یہ کلر کافی چمکتا ہے۔۔۔ عینا اس کے لیے شرٹ نکال ہی رہی تھی تب اسے اپنی پشت پر روحان کی موجودگی کا احساس ہوا، اس سے پہلے وہ پلٹتی روحان اس کے گرد اپنے دونوں بازو حائل کر چکا تھا، اسے خود سے قریب کرتا ہوا اس کے بالوں کو اپنے ہونٹوں سے چھونے کے بعد وہ عینا کے کندھے پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا

عینا نے ایک بار پھر اس کے ہاتھ ہٹا کر خود کو آزاد کیا۔۔۔ وہ جانے کے لئے مڑی تو روحان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

www.urdu novels mania.com

"جانتی ہوں یہ بیلا کے روز میں تمہارے لئے کیوں لے کر آ رہا ہوں،، جب کسی سے دوستی میں پہل کی جاتی ہے تو ہی بیلا کے روز دیے جاتے ہیں۔۔۔ یا رخصت آتا ہے تو میں بہت ہی اسٹوپڈ بن جاتا ہوں۔۔۔ لیکن تم سے زیادہ دیر تک خفا بھی نہیں رہ سکتا۔۔۔ نہ تمہیں رہنے دے سکتا ہوں پلیر دوستی کر لو۔۔۔ اس طرح خاموش رہو گی تو مجھے بہت برا لگے گا"

روحان اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام کر بولا

"آپ سے دوستی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے روحان۔۔۔ آپ کو دوبارہ غصہ آئے گا، آپ دوبارہ مجھے ماریں گے اور دوبارہ بیلا کے روز میرے لیے آئے گیں"

عینا روحان کے ہاتھ اپنے گالوں سے ہٹاتی ہوئی کہہ کر کمرے سے جانے لگی تو روحان نے اس کو بازو تھام کر دوبارہ عینا کا رخ اپنی طرف کیا

"پھر اس طرح کب تک خفا رہو گی یہ بتا دو"

روحان اب کی بار عینا سے سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"جب تک آپ مجھے فروا کے بارے میں نہیں بتا دیتے"

عینا جیتی سنجیدگی سے بولی اتنی ہی تیزی سے روحان کے چہرے کے زاویے بگڑے


www.urdu novelsmania.com

"عینا تم ایک انجان لڑکی کیلئے ہمارے رشتے کو خراب کر رہی ہو"

روحان اس کے بازوؤں سے ہاتھ ہٹا کر اپنا غصہ ضبط کرتا ہوا بولا

"آپ کی مشکوک حرکتیں ہمارا رشتہ خراب کر رہی ہے۔۔۔ آپ کو مجھے بتانا پڑے گا کہ آپ فروا کو کہاں لے کر گئے تھے اس رات"

عیناروحان کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔ چند منٹ تک روحان خاموشی سے عینا کا چہرہ دیکھتا رہا پھر کمرے سے باہر نکل گیا

جاری ہے Dilumilehumaray : 

Byzeeniasharjeel

Epi#34

"آغول آکر باہر کا دروازہ لاک کر لو"

آغول تیزی سے قلم چلاتی ہوئی اپنے نوٹس تیار کر رہی تھی تب جہانگیر بیڈروم میں جھانکتا ہوا اس سے بولا

novels mania
www.urdu novelsmania.com

"اس وقت کہاں جا رہے ہیں آپ"

آغول نے سر اٹھا کر دیکھا تو جہانگیر کچول ڈریسنگ میں ملوث شوڈر پر رگن ہولسٹر باندھے باہر جانے کے لئے تیار کھڑا تھا

"ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں دو سے تین گھنٹے لگ جائیں گے واپسی پر۔۔۔ دروازہ اندر سے لاک کر لینا یاد سے"

جہانگیر اسکو بولتا ہوا چلا گیا،،

وہ شام جلدی گھر آ گیا تھا رات کا کھانا کھانے کے بعد اس کے موبائل پر شکل کی کال آئی جس پر شکل نے اسے بتایا کہ ایک کارپولیس اسٹیشن کے باہر کسی لڑکی کی ڈیڈ باڈی پھینک کر گئی ہے اسلیے انویسٹیشن کے لئے وہاں جہانگیر کو جانا پڑھ رہا تھا۔۔

آغول غائب دماغی میں جہانگیر کی بات پر سر ہلا کر دوبارہ نوٹس بنانے میں مصروف ہو گئی۔۔۔ کیونکہ اس کی ساری توجہ اپنے نوٹس پر تھی۔۔۔ تین دن سے وہ بالکل پڑھ نہیں پا رہی تھی

تین دن گزر چکے تھے ان دونوں کارمیشن اس حد تک نارمل ہوا تھا کہ وہ دونوں آپس میں بات چیت کرنے لگے تھے۔۔۔ تین دن سے آغول خود بھی ڈائمنگ ٹیبل پر بیٹھ کر جہانگیر کے ساتھ کھانا کھاتی۔۔۔

یہ چیلنج جمانگیر کو بہت اچھا لگا تھا مگر اس کا جمانگیر نے آغول کے سامنے کوئی خاص اظہار نہیں کیا تھا۔
 -- ہاں تین دن سے وہ رات گئے تک پولیس اسٹیشن سے گھر نہیں لوٹتا تھا،، کوشش کر کے شام
 میں ہی آجاتا آ رہا تھا

پرسوں وہ دونوں کھانے کے بعد واک پر نکلے تھے۔۔۔ آپس میں باتیں کرتے کرتے اتنے آگے نکل
 گئے کہ ان دونوں کو ہی احساس نہیں ہوا۔۔۔ یہ پہلی بار تھا جب ان دونوں نے آپس میں ایک
 دوسرے سے اتنی ڈھیر ساری باتیں کی تھی۔۔۔ ایک دوسرے کو اپنی پسند ناپسند بتاتی تھی،، ایک
 دوسرے سے اپنے بچپن کے واقعات شیئر کیے تھے مزید ایک دوسرے کے خیالات جانے۔۔۔
 اس طرح ایک دوسرے سے ڈھیر ساری باتیں کرنا ان دونوں کو ہی بہت اچھا لگا تھا جس کا اظہار ان
 دونوں نے ایک دوسرے سے نہیں کیا

جبکہ کل جمانگیر نے ڈزرنے بعد ایک مووی لگا دی تھی،، جس میں فنی سیزن دیکھ کر وہ دونوں ہی ہنس
 رہے تھے اور ساتھ مووی کو انجوائے کر رہے تھے،، آغول کو لگا تھا وہ کتنے دنوں بعد یوں کھل کر ہنسی
 تھی،، جمانگیر بھی اپنی عادت کے برخلاف فنی سیزن پر ہنستا ہوا مووی دیکھ رہا تھا

مگر وقفہ وقفہ سے اس کی نظر اپنے برابر میں بیٹھی آغول پر پڑتی وہ زور زور سے ہنستی ہوئی مووی کو خوب انجوائے کر رہی تھی،، جہانگیر اس کو بھی دیکھ کر مسکرا دیتا کیونکہ وہ اس وقت ہنستی ہوئی اسے بہت کیوٹ لگ رہی تھی

مگر اچانک سے ان دونوں کی ہنسی کو بریک تب لگا جب مووی میں موجود ہیر واور ہیر وئن رومینٹک ہوئے۔۔۔ اب جہانگیر بالکل سیریس ہو کر خاموشی سے اسکرین پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے قریب بیٹھی آغول نظریں نیچے جھکائے چورنگا ہوں سے کبھی اسکرین کو دیکھتی، تو کبھی اپنے برابر میں بیٹھے جہانگیر کو، تو کبھی اس کی نظر اپنے اور جہانگیر کے بیچ میں ریوٹ پر جاتی

جب ہیر واور ہیر وئن کا مزید جذباتی منظر شروع ہوا۔۔۔ تو جہانگیر کی نظروں کا زاویہ خود بخود آغول کی طرف گیا۔۔۔ وہ ریوٹ کو دیکھ رہی تھی جہانگیر نے دوبارہ اپنی نگاہیں اسکرین کی طرف کر لی

www.urdu novelsmania.com

مووی میں موجود سین مزید بولڈ ہونے لگا، بات جب حد سے زیادہ بڑھ گئی۔۔۔ جہانگیر نے اسکرین سے نظریں ہٹا کر دوبارہ آغول کو دیکھا جو سر نیچے جھکائے اپنے دوپٹے سے کھیل رہی تھی۔۔۔ مووی میں جو سین چل رہا تھا آغول سے اب نظریں بھی نہیں اٹھائی جا رہی تھی۔۔۔ جہانگیر کے دل میں اس وقت نہ جانے کیا خیال آیا جو اس نے آغول کا ہاتھ پکڑا

ہاتھ پکڑنے کی دیر تھی آغول جو کہ پہلے سے ہی گھبرائی ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔ جج مار کر ایک دم پیچھے ہوئی۔۔۔ جس پر جمانگیر ایک دم شرمندہ ہو گیا وہ آغول کو وضاحت دینے لگا کہ وہ تو ریوٹ اٹھا رہا تھا، غلطی سے اس کا ہاتھ آغول کے ہاتھ سے ٹچ ہو گیا جمانگیر کے کمرے سے جانے کے بعد آغول کو کل کتنی ہی دیر تک اپنی حرکت پر افسوس ہوا تھا

جمانگیر کو گھر سے نکلے ہوئے مشکل سے 15 منٹ گزرے تھے، آغول نوٹس بنانے میں اتنی مگن ہوئی کہ وہ جمانگیر کی ہدایت پر عمل کرنا بھول گئی۔۔۔ چونکی وہ تب، جب اسے محسوس ہوا کہ باہر کسی نے دروازے کا لاک کھولا ہے۔۔۔ تب اسے یاد آیا کہ وہ اندر سے دروازہ لاک کرنا بھول گئی تھی

"کون"

آغول جلدی سے بیڈ سے اٹھی بیڈروم سے باہر نکل کر بلند آواز میں پوچھتی ہوئی وہ لاؤنچ کے اندر آئی، تب پیسج سے دو آدمی لاؤنچ کے اندر داخل ہو چکے تھے

"کون ہو تم دونوں گھر کے اندر کیسے آئے"

آغول حیرت سے ان دونوں کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔ اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے

"یہی ہے وہ بلبل قابو کر اسے"

ان میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھی کو بولا۔۔

اس سے پہلے وہ دونوں آغول کی طرف بڑھتے وہ بھاگتی ہوئی جلدی سے لاؤنچ میں موجود سلائیڈ ڈور کا دروازہ لاک کر کے اپنے بیڈروم کی طرف بھاگی

جب وہ بیڈروم کا دروازہ بند کرنے لگی تو تب اسے سلائیڈنگ ڈور کا شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی۔۔ وہ دونوں آدمی لاؤنچ میں موجود کرسی سے سلائیڈنگ ڈور کا شیشہ توڑ چکے تھے

آغول بیڈروم کا دروازہ اندر سے لاک کر چکی تھی اس کی اپنے موبائل پر نظر پڑی جو بیڈپر موجود تھا، اس نے جلدی سے موبائل اٹھا کر جہانگیر کا نمبر ملایا۔۔۔ جو ابھی گھر سے زیادہ دور نہیں گیا ہوگا، آغول سوچنے لگی،،، وہ اس وقت شدید گھبرائی ہوئی تھی اس کی گھبراہٹ پریشانی میں تب بدلی،، جب اسے جہانگیر کے موبائل کی رینگ ٹون جہانگیر کے روم سے سنائی دی۔۔۔ وہ اپنے روم میں نہیں ہو سکتا تھا شاید وہ اپنا موبائل گھر پر ہی چھوڑ کر چلا گیا تھا آغول کو رونا آنے لگا

وہ دونوں آدمی اس کے کمرے کے باہر کھڑے مسلسل دروازے پر دھکے مار رہے تھے اور دروازے کا لاک کھولنے کی کوشش کر رہے تھے، آغول نے جلدی سے روحان کا نمبر ملایا۔۔۔ روحان کے نمبر پر مسلسل بیلز جا رہی تھی مگر وہ کال ریسو نہیں کر رہا تھا

"بھائی پلیز کال ریسو کریں"

آغول روتی ہوئی بے بسی سے بولی، اس کی نظریں مسلسل دروازے پر لگی ہوئی تھی۔۔۔ زور زور سے دروازے پر دھکا مارنے سے دروازے کے اوپر لگی چٹخنی کھل چکی تھی۔۔۔ وہ دونوں آدمی اب دروازے کا ہینڈل توڑنے کی کوشش کر رہے تھے آغول نے بیڈ پر رکھے ہوئے پین کو اپنی مٹھی میں زور سے دبایا۔۔۔ اُسے آنے والے وقت سے ڈر لگ رہا تھا وہ مسلسل روحان کو کال ملا رہی تھی

اس کی نظر واشروم پر گئی وہ اٹھ کر واشروم کی طرف بھاگنے لگی مگر تب تک وہ دونوں دروازہ توڑ کر اندر آ چکے تھے

www.urdu novelsmania.com

"بھاگ کر کہاں جا رہی ہے ببل تجھے ہم لینے آئے ہیں"

ان دونوں میں سے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر آغول کا ہاتھ پکڑا

آغول نے اپنے ہاتھ میں موجود پین کی نوک پوری طاقت سے اس آدمی کے ہاتھ پر ماری جس سے اس نے آغول کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔ اس حملے کے لیے وہ تیار نہیں تھا اس لئے بلبلا کر پیچھے ہٹا۔۔۔ دوسرا آدمی تیزی سے آغول کے قریب آیا

"پیچھے ہٹو"

آغول نے زور سے چیختے ہوئے پین کی نوک اس کی آنکھ میں مارنی چاہی مگر وہ آدمی آغول کی کلائی پکڑ چکا تھا

"ہم سے مقابلہ کرے گی"

اس آدمی نے آغول کی کلائی پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے آغول کے منہ پر تھپڑ رسید کیا تھا

جس سے وہ بیڈ کے پاس جاگری اور بیڈ کا کونا زور سے اس کے سر پر لگا۔۔۔ اس کا دوپٹہ وہی گرچکا تھا، ایک پل کے لیے اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا

"اس کے دونوں ہاتھ اور منہ باندھ۔۔۔ میں باہر زبیر کو بولتا ہوں وہ گاڑی اسٹارٹ کرے"

گوہرا اپنے ساتھی کو بولتا ہوا باہر جانے لگا

دوسرا آدمی آغول کے پاس آنے لگا۔۔۔ تب فرش پر آغول کا گرا ہوا موبائل بجنے لگا اس پر روحان کی کال آرہی تھی۔۔۔ ان دونوں آدمیوں کی توجہ موبائل کی بیل پر مندرمل ہوئی جس کا فائدہ اٹھا کر آغول جلدی سے اٹھی،،، بیڈ کے سائیڈ پر موجود الارم پیس اٹھاتی ہوئی کھینچ کر اس آدمی کے سر پر دے مارا،، جو اس کے قریب آ رہا تھا اور قریب ہی واش روم کی طرف بھاگتی ہوئی وہ واش روم کا دروازہ بند کر چکی تھی

"ایک لڑکی نہیں سنبھل رہی تجھ سے نامرد ہو گیا ہے کیا"
گوہرا اپنے ساتھی پر چیخا

اب وہ دونوں واش روم کے دروازے پر زور زور سے دھکا مارتے ہوئے مسلسل ہینڈل گھما رہے تھے

www.urdu novels mania.com

آغول نے رونا شروع کر دیا اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے واسپر اٹھایا مگر وہ جانتی تھی وہ دو آدمیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی جو دیکھنے میں طاقتور اور توانا تھے

وہ دونوں ہی آدمی واش روم کا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہے تھے تب ان کت ساتھی کی کال آئی جو کہ باہر گاڑی میں ان کا انتظار کر رہا تھا

"ابے نکل یہاں سے ایس پی واپس آ گیا ہے"

موبائل کی کال کا ٹٹا ہوا گوہر اپنے ساتھی سے بولا وہ دونوں آدمی گھر سے باہر دروازے کی طرف بڑھے

جہانگیر اپنی کارڈرائیو کرتا ہوا تھوڑی دور ہی پہنچا تھا، تب کسی بات کے یاد آنے پر اس نے شکل کو کال ملانی چاہی،،، اپنی پاکٹ میں موبائل کے ٹٹولا مگر موبائل موجود نہیں تھا۔۔۔ اپنے اوپر افسوس کرتا ہوا وہ کار واپس موڑ چکا تھا

گھر کے پاس پہنچا تو اسے دور پہلے سے ہی اپنے گھر کے سامنے ایک گاڑی کھڑی ہوئی نظر آئی... نہ جانے کیوں اس کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی، جہانگیر نے اپنی کار کی اسپید بڑھائی۔۔۔ دو آدمی اس کے گھر سے دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکلتے ہوئے اس کار کے اندر بیٹھے

جہانگیر نے وہی اپنی کار کو بریک لگایا گن ہولسٹر سے اپنی پسٹل نکالتا ہوا اس نے بھاگتے ہوئے کار پر فائر کیا مگر وہ کار پہلے سے ہی اسٹارٹ تھی ان دونوں آدمیوں کے بیٹھے ہی چل پڑی

"رکو"

جہانگیر نے بھاگتے ہوئے کار پر فائر کیا، جو کار کے بیک شیشے پر لگا جبکہ دوسرا فائر اس نے کار کے ٹائر پر کیا، وہ کار کا نمبر نوٹ کر چکا تھا، کار زیادہ دور تک نہیں جاسکتی تھی

"آغول"

اس کا دماغ آغول کی طرف گیا وہ بھاگتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا

لاؤنچ کے سلائیڈنگ ڈور کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔ ایک پل کے لئے اس کا دل بری طرح ڈرا

"آغول"

وہ دوبارہ آغول کو بلند آواز میں پکارتا ہوا بیڈروم میں آیا

بیڈ پر اس کے نوٹس بکھرے ہوئے تھے اور آغول کا موبائل فرش پر گرا ہوا تھا

"آغول"

وہ کمرے میں کہیں بھی نہیں تھی بیڈ کے پاس اس کا دوپٹہ گرا ہوا تھا جہانگیر کو خوف سا محسوس ہوا۔۔۔ اس نے واش روم کا دروازہ کھولنا چاہا جو اندر سے لاک تھا

"آغول دروازہ کھولو پلیز جلدی"

جہانگیر واش روم کا دروازہ زور سے کھٹکھٹاتا ہوا بولا

"ہاں جہانگیر کی آواز تھی اسکے شوہر کی آواز"

آغول نے ہاتھ میں موجود وانپروہی پھینکا اور واش روم کا دروازہ کھولا

"جہانگیر"

جہانگیر کو اس وقت اپنے سامنے دیکھنا آغول کو کسی معجزے سے کم نہیں لگا تھا

www.urdu novelsmania.com

دوسری طرف آغول کو صحیح سلامت دیکھ کر جہانگیر کی جان میں جان آئی۔۔۔ جہانگیر نے اگے بڑھ کر آغول کو خود میں چھپایا

جہانگیر کے سینے سے لگنے کی دیر تھی آغول نے رونا شروع کر دیا۔۔۔ وہ کافی دیر تک اسے سینے سے لگائے کھڑا رہا تھا اور آغول کے سینے سے لگی ہوئی خدا کا شکر ادا کر رہی تھی کہ اس کا شوہر گھر آگیا تھا

جب جہانگیر کو اچھی طرح اطمینان ہو گیا کہ اس کی بیوی صحیح سلامت ہے تو جہانگیر اسے اپنے سے الگ کرتا ہوا آغول کے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔ اس کے ماتھے پر چوٹ کا نشان اور گال پر انگلیوں کے نشان دیکھ کر جہانگیر کا خون کھول اٹھا۔۔۔ فرش پر گرا ہوا دوپٹہ اٹھا کر وہ آغول کے گرد لپیٹنے لگا اسے بیڈ پر بٹھا کر اپنے روم میں آیا اپنا موبائل اٹھا کر جہانگیر نے قریبی پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او کو فون ملایا

"آپ کار کا نمبر نوٹ کریں اس کار میں موجود تین افراد مجھے ابھی اور اسی وقت چاہیے۔۔۔ میں اپنے گھر پر ہی موجود ہوں۔۔۔ ان تینوں کو وہی لے کر آئے"

ایس۔ ایچ۔ او نعیم سے وہ اپنا تعارف کروائے بغیر بولا کیونکہ وہ جہانگیر کو اچھی طرح جانتا تھا

جہانگیر گھر میں دوسری چیزوں کا جائزہ لیتا ہوا واپس بیڈ روم میں آیا جہاں آغول بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔ وہ اس وقت کافی ڈری ہوئی لگ رہی تھی جہانگیر نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا خاموشی سے کمرے کے چکر کاٹنے لگا آخر کون اس کے گھر میں اس طرح آنے کی جرات کر سکتا ہے وہ سوچ ہی رہا تھا

تھوڑی دیر بعد اس کا موبائل بجا

"سر میں آپ کے گھر کے باہر کھڑا ہوا ایک بندہ فرار ہو چکا ہے۔۔۔ باقی دو کو اپنے میں اپنے ساتھ لایا ہو"

ایس ایچ او نعیم جہانگیر کو موبائل پر بتانے لگا

"ٹھیک ہے میں دو منٹ میں آتا ہوں"

جہانگیر نے اسے بول کر کال کاٹی اور شکل کو کال ملا کر اسے اور اسلم کو فوراً اپنے گھر پر بلایا

آغول خاموشی سے سہمی ہوئی بیڈ پر بیٹھی جہانگیر کو اتنی دیر سے ہلٹا ہوا اور موبائل پر باتیں کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔ آغول کو لگا ابھی وہ اس پر غصہ کرے گا غلطی اس کی تھی اسے جہانگیر کے منکلتے ہی اندر سے لاک لگانا چاہیے تھا۔۔۔ اسلیے وہ اسے ڈر کے مارے اس سے کچھ بھی نہیں بول رہی تھی

شکیل سے بات کر کے وہ آغول کے پاس آیا اور اسے بیڈ سے اٹھایا

"جو آدمی تھوڑی دیر پہلے یہاں آئے تھے ان میں سے دو پکڑے گئے ہیں مجھے صرف اشارے سے یہ بتانا کہ ان میں سے تمہیں کس نے تم پر ہاتھ اٹھایا تھا"

جہانگیر آغول کے سر پر دوپٹہ رکھتا ہوا نرمی سے اس سے بولا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے جانے لگا

"جمانگیر مجھے نہیں جانا، میں نہیں جاؤں گی کسی کی بھی سامنے پلیز"

آغول اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی جمانگیر کو انکار کر کے بولی۔۔۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ہوئے واقعے سے کافی ڈر گئی تھی

"میں ہوں ناں تمہارے ساتھ"

جمانگیر اس کا چہرہ تھام کر بولا تو آغول خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ جمانگیر اسے اپنے ساتھ لاؤنچ سے باہر لے کر آیا اور گھر کا مین ڈور کھولا

ایس ایچ او نعیم کے ساتھ کانسٹیبل بھی موجود تھا جس نے دو آدمیوں کو پیچھے شرٹ کے کالر سے پکڑا ہوا تھا۔۔۔ ان دونوں کے ہاتھ پیچھے کی طرف رسی سے باندھے ہوئے تھے آغول ان دونوں کو دیکھ کر گھبرانے لگی

www.urdu novelsmania.com

جمانگیر نے آغول کا چہرہ دیکھا جیسے وہ جاننا چاہتا ہو کس نے اس پر ہاتھ اٹھایا

آغول بغیر کوئی اشارہ کرے یا بولے اسی کو دیکھنے لگی جس کے مارے گئے تھپڑ سے اسے سر پر بھی چوٹ لگی تھی جمانگیر نے آغول کی نظروں کا تعاقب کیا

"نعیم صاحب بہت بہت شکریہ آپ کے تعاون کا، میں کل صبح آپ سے بات کرتا ہوں"
جہانگیر نے ایس ایچ او کا شکریہ ادا کر کے اسے اور کانٹیل کو گھر سے رخصت کیا

"اندر جاؤ میں آتا ہوں"

جہانگیر آغول کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ وہ پریشان نظروں سے جہانگیر کو دیکھ کر اندر چلی گئی

ابھی آغول بیڈروم کے اندر پہنچی ہی تھی اسے زور زور سے مارنے کی آواز آنے لگی جیسے کوئی کسی دوسرے کے منہ پر ایک کے بعد ایک لگاتار تھپڑ مار رہا ہوں آغول نے ڈر کر مارے بیڈروم کی کھڑکی سے باہر دیکھا۔۔۔ پیسج میں جہانگیر کھڑا اسی آدمی کے چہرے پر ایک کے بعد ایک زوردار تھپڑ لگا رہا تھا۔۔۔ جہانگیر کے چہرے پر غضب ناک تاثرات دیکھ کر آغول کو ڈر لگنے لگا وہ پردہ برابر کرتی ہوئی بیڈ پر آکر بیٹھ گئی تب اس کے موبائل پر روحان کی کال آنے لگی

www.urdu novelsmania.com

وہ اپنے ساتھ ہونے والے واقعے کے بارے میں اپنے گھر والوں کو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی مگر روحان سے تو بات کرنا بھی ضروری تھی ورنہ وہ پریشان ہو جاتا۔۔۔ اس لیے آغول اس کی کال ریسیو کر کے روحان سے بات کرنے لگی

"شکیل کیا کیا اس لڑکی کی ڈیڈ باڈی کا۔۔۔ کچھ آئیڈیا ہے کس طرح مرڈر ہوا" شکیل اسلم کے ساتھ اس کے گھر پر موجود تھا۔۔۔ وہ دونوں ان دو آدمیوں کو دیکھنے لگے جن کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور ان میں سے ایک کا چہرہ بری طرح سُوجھا ہوا تھا، جہانگیر شکیل کی توجہ اپنی طرف مندل کرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"سر باڈی کو پوسٹ مارٹم کیلئے پہنچا دیا گیا ہے۔۔۔ کوئی لڑکی کی برہنہ لاش کو چادر میں پلیٹ کر پولیس اسٹیشن کے پاس ایک گھنٹے پہلے پھینک کر گیا تھا۔۔۔ بقول انسپکٹر شہناز کے ڈیڈ باڈی ہر جگہ جگہ مارنے کے نشان تھے جیسے لڑکی کو مار مار کر اس کی کھال اُدھیڑ دی گئی ہو یا پھر مارنے کے بعد لاش پر تشدد کیا ہو۔۔۔ گلا کاٹ کر اس لڑکی کو مارا گیا ہے اور سب سے اہم بات ڈیڈ باڈی کی کمر پر وہی ٹیٹو موجود ہے"

انسپکٹر شکیل ڈیڈ باڈی کی تفصیلات جہانگیر کو بتانے لگا

"ٹھیک ہے ابھی تو مشکل ہے میں صبح پولیس اسٹیشن آؤ گا۔۔۔ تم دونوں کو یہاں پر اس لئے بلایا ہے، ان دونوں کو یہاں سے لے کر جاؤ اور لاک اپ میں بند کرو۔۔۔ یہ جو بھی کھانے پینے کو مانگیں، انہیں فوراً مہیا کرو لیکن اگر انہیں حاجت محسوس ہو تو کوئی انہیں واشروم نہیں جانے دے گا اور یہ میرے آرڈرز ہیں جنہیں بہت سیریس ہو کر فالو کرنا ہے سن رہے ہو تم اسلم"

جہانگیر سخت لہجے میں اسلم کو دیکھتا ہوا بولا جس پر اس نے جلدی سے سر ہلایا

"اور تم دونوں کان کھول کر سن لو، اگر تم دونوں میں سے کسی نے بھی جیل کا فرش یا دیواریں گندی کی،، تو پھر میں تم دونوں کے ساتھ وہ کروں گا جو تم سوچ بھی نہیں سکتے"

جہانگیر ان دونوں کی طرف دیکھتا ہوا سخت لہجے میں بولا

"لے جاؤ ان دونوں کو"

جہانگیر نے شکل کو دیکھتے ہوئے کہا اور ان لوگوں کے رخصت ہونے کے بعد باہر کا دروازہ لاک کر کے وہ اپنے بیڈ روم کی کھڑکی کو دیکھتا ہوا آغول کے پاس کمرے میں جانے لگا

جاری ہے dilumilehumaray :  www.urdu novels mania

Byzeeniasharjeel
Epi #35surpricepi

جہانگیر واپس آ غول کے پاس کمرے میں آیا تو وہ ابھی تک دوپٹہ سر پر رکھے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی، شاید آج اس ڈوپٹے کی اہمیت کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔ جہانگیر نے دیکھا خوف ابھی بھی اس کی آنکھوں میں ہلکورے لے رہا تھا

"اب پریشانی کی کوئی بھی بات نہیں ہے، تم سکون سے سو جاؤ میں گھر پر ہی موجود ہوں"

جہانگیر آ غول کے پاس آ کر اس کے گال پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا جہاں انگلیوں کے نشان اب مدھم پڑھ چکے تھے

جہانگیر کی بات سن کر آ غول نے اس کے سینے پر سر رکھا، جہانگیر نے فوراً اپنے بازوؤں کا حصار اس کے گرد باندھا

کمرے کی حالت دیکھ کر اور واش روم میں آ غول کو چھپا ہوا دیکھ کر، جہانگیر اندازہ لگا سکتا تھا اس نے آج کس طرح اپنے آپ کو محفوظ کیا تھا۔۔۔ اس نے آج اپنی ہی نہیں جہانگیر کی بھی عزت بچائی تھی۔۔۔ آ غول کو کمرے میں موجود نہ پا کر وہ ایک پل کے لیے کتنا خوفزدہ ہو گیا تھا یہ وہ اسے نہیں بتا سکتا تھا

"مجھے ابھی بھی ڈر لگ رہا ہے جہانگیر، وہ لوگ مجھے اس گھر سے لے جانے کے لیے آئے تھے میں یہاں سے کہیں نہیں جانا چاہتی"

آغول جہانگیر کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کرتی ہوئی اسے بتانے لگی

"کوئی تمہیں کہیں پر بھی نہیں لے جاسکتا، میں ایسا ہونے ہی نہیں دوں گا تمہیں بالکل ڈرنے کی ضرورت نہیں"

جہانگیر اسے یقین دلاتا ہوا بیڈ پر لٹا کر کمفوٹر اڑاتا ہوا کمرے سے جانے کے لیے مڑا تو آغول اس کا ہاتھ پکڑ چکی تھی، جہانگیر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"کیا آج آپ یہاں نہیں سو سکتے اپنے بیڈ روم میں"

آغول جہانگیر کو دیکھ کر بولی تو جہانگیر بہت غور سے اسے دیکھنے لگا اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتا ہوا۔۔۔ جہانگیر نے دروازے کی طرف قدم بڑھائے تو آغول کو اپنے چاروں سواؤ اسی پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی

کیا تھا جو آج وہ اس کی بات کا بھرم رکھ لیتا وہ واقعی ڈری ہوئی تھی۔۔۔۔۔ دروازہ بند کرنے کی آواز پر آغول نے چونک کر دروازے پر دیکھا جہانگیر کمرے سے باہر جانے کی بجائے کمرے کا دروازہ بند کرتا ہوا ارڈروب سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا

بے ساختہ آغول کے لب مسکرائے جنہیں وہ جلدی سے سکھڑ چکی تھی جہانگیر ڈریس چیخ کرنے کے لیے گیا تو وہ اپنا دوپٹہ اتار کر سائیڈ میں رکھتی ہوئی اپنا تکیہ جہانگیر کے تکیے کے قریب کر کے لیٹ گئی

تکیوں کی ایک دوسرے سے نزدیکی جہانگیر کی نظر سے چھپ نہیں پائی وہ روم کی لائٹ آف کرتا ہوا بیڈ پر لیٹ گیا

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا تب جہانگیر کی آنکھ کسی احساس کے تحت کھلی اس نے جھک آغول کے سر کو دیکھا جو اس کے سینے پر رکھا ہوا تھا۔۔۔ وہ مزے سے اس کے سینے پر اپنا سر رکھے اور ایک بازو اس کے گرد لپیٹے بے خبر سو رہی تھی

یہی وجہ تھی جہانگیر کے بیدار ہونے کی،، شاید نیند میں بھی ڈر کے احساس سے وہ اپنا آپ جہانگیر میں چھپانے کی کوشش کر رہی تھی یا لاشعوری طور پر نیند میں بھی جہانگیر کی موجودگی کا احساس، اپنے پاس چاہتی تھی۔۔۔ مگر جو بھی تھا اب وہ جہانگیر کا امتحان لے رہی تھی

جہانگیر کو چار مہینے پہلے کا وہ دن یاد آیا۔۔۔ جب آغول نے اسے خود سے دور کیا تھا۔۔۔ اور کل مووی دیکھتے ہوئے جب اس نے آغول کا ہاتھ پکڑا تھا تب وہ کس طرح گھبرا گئی تھی۔۔۔ وہ اس سے دوستی چاہتی تھی مگر اس کی قربت نہیں

"آغول دور ہو کر لیٹو"

جہانگیر اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا۔۔۔ اپنے دل کے لاکھ منغ کرنے کے باوجود وہ آغول کو خود سے دور کرنے لگا

مگر دور کرنے کی کوشش میں وہ اور زیادہ اس کے نزدیک آچکی تھی اب وہ صرف اور صرف جہانگیر کی مشکل ہے بڑھا رہی تھی۔۔۔ جہانگیر نے اپنا بازو آغول کی کمر کے گرد لپیٹا۔۔۔ اور جھک کر اس کے کندھے پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔ شیو کی چھن کا احساس سے وہ تھوڑا کسمپائی اور نیند میں جہانگیر سے دور ہونا چاہا۔۔۔ مگر جہانگیر نے اس کی کمر کے گرد اپنے بازو کا حصار مضبوط کر دیا کیونکہ اب وہ ایسا نہیں چاہتا تھا کہ آغول اس سے دور جائے۔۔۔

4 ماہ پہلے تو وہ پیچھے ہٹ گیا تھا مگر آج رات ایسا ممکن نہیں تھا وہ آغول کی کمر پر ہاتھ پھیرتا ہوا اس کی ٹانگ اپنے اوپر رکھ کر کروٹ کے بل پر اس کے اوپر جھکا

آغول کی کچی کچی پکیند اب ٹوٹ چکی تھی۔۔۔ اسے احساس ہوا جمانگیر اس کی کمر پر اپنے دونوں بازو لپیٹے ہوئے اس کی گردن پر جھکا خود کو سیراب کر رہا تھا۔۔۔ وہ آستنگی سے اس کی کمر پر اپنے ہاتھ پھیرتا ہوا اسکی شرٹ اوپر سرکاتا ہوا آغول کے اوپر سے اٹھا

آغول نے بنا مزاحمت کیے اپنی آنکھیں بند رکھی۔۔۔ بازو سے اس کی آستین نکالتے ہوئے، جمانگیر کو معلوم تھا کہ وہ جاگ رہی ہے۔۔۔ وہ اس کی بند آنکھوں کو دیکھتا ہوا آغول کے ہونٹوں کے اوپر جھکا۔۔۔ اپنے ہونٹوں کی پیاس بجھانے کے بعد وہ دوبارہ آغول کا چہرہ دیکھنے لگا جو ابھی بھی آنکھیں بند کئے لیٹی تھی

جمانگیر نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اپنی شرٹ اچھال کر پھینکی جو کہ آغول کی شرٹ کے پاس جاگری۔۔۔ وہ بند آنکھوں سے بھی جمانگیر کی نگاہیں خود پر محسوس کر سکتی تھی

www.urdu novelsmania.com

"بہت زہر لگتا ہے نا تمہیں اپنا شوہر۔۔۔ اس کی یہ قربت۔۔۔ تکلیف کا سبب بنتا ہے ناں تمہارے لئے، میرا یوں قریب آنا"

جمانگیر آغول کے اوپر جھکتا ہوا اس سے بولا تو آغول نے اپنی آنکھیں کھولی وہ اسی کو دیکھ رہا تھا

"نہیں، ایسا نہیں ہے"

وہ اس کے اتنے نزدیک آ کر یہ کیسی باتیں کر رہا تھا آغول اپنے دونوں ہاتھ اس کے گالوں پر رکھ کر بولی۔۔۔ جہانگیر اپنے چہرے سے اس کے دونوں ہاتھ ہٹاتا ہوا اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پیوست کر کے تکیے پر رکھ چکا تھا

"تو پھر میرے نکاح میں آنے کے باوجود تمہیں سیفی مجھ سے بیڑ آپشن کیسے لگا۔۔۔ کیوں تم نے اسے مجھ پر ترجیح دینے کا سوچا"

اپنے ماتھے پر شکن لائے وہ آغول سے شکوہ کرنے لگا

"وہ سب میں نے غصے میں کہا تھا"

اتنے نازک لمحات میں ساری دوریاں ختم کرتے ہوئے نہ جانے وہ اس سے کیسی باتیں کر رہا تھا۔۔۔

شاید وہ روحان اور عینا کی مہندی والی رات کی باتیں اب تک دل سے لگائے بیٹھا تھا

www.urdu novelsmania.com

"یہ وضاحتیں مجھے نہیں اپنے دل کو دو، اپنے دماغ میں بیٹھاویہ بات۔۔۔ کہ ایک معمولی شکل کا مڈل کلاس انسان تمہارا شوہر ہے۔۔۔ جس کی قربت تمہیں اب زندگی برداشت کرنی ہے"

جہانگیر اس کو باور کرواتا ہوا دوبارہ اس کی گردن پر جھک چکا تھا۔۔۔ آغول نے اپنے ہاتھ جہانگیر کے مضبوط ہاتھوں کی گرفت سے آزاد کرنے چاہے۔۔۔ مگر وہ اب انہیں آزاد کرنے کے موڈ میں نہیں تھا تو آغول نے بھی احتجاج نہیں کیا

"جہانگیر"

وہ مزید فاصلے مٹاتے ہوئے اس کی اور اپنی جان ایک کرچکا تھا۔۔۔ تبھی آغول نے زور سے آنکھیں بند کر کے بے آواز اُسے پکارا تھا

نہ جانے وہ کون کون سی باتیں خود سے اخذ کر بیٹھا تھا۔۔۔ مگر آغول کو یقین تھا وہ اسکی ساری غلط فہمیوں دور کر دے گی۔۔۔ لیکن وہ اس وقت جہانگیر کو اپنے آپ سے ہرگز دور نہیں کر سکتی تھی

اس لیے وہ اس کی تمام تر شدتیں خاموشی سے برداشت کر رہی تھی جہانگیر خود بھی ہر چیز فراموش کیے اپنی تشنگی مٹانے میں مگن تھا

www.urdu novelsmania.com

صبح جہانگیر کی آنکھ کھلی تو رات والا سارا منظر کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے آگے چلنے لگا، وہ کمفرٹ میں بغیر شرٹ کے لیٹا تھا۔۔۔ اپنے برابر میں لیٹی ہوئی آغول پر اس نے ایک نظر ڈالی جو اس کی طرف پشت کیے ہوئے گہری نیند سو رہی تھی

اس کے کندھے کے نیچے موجود تل پر جمانگیر کی نظر پڑی جو آج بھی اس کو دیکھ کر ہر دفعہ کی طرح مسکرا رہا تھا جمانگیر اس سے نظریں چرانے لگا

وہ کل رات اپنے منہ زور جذبات کو قابو نہیں کر پایا تھا شاید کل رات ایک بار پھر وہ آغول کی مرضی کے بغیر اس سے زبردستی کر چکا تھا۔۔۔ وہ ایسا ہرگز نہیں چاہتی ہوگی،، اچھی طرح بات چیت کرنے کا یہ مطلب نہیں تھا وہ اس سے پیار کرتی تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ اسے کبھی بھی پیارا نہیں لگ سکتا تھا۔۔۔ اب وہ اسے کمزور نفس کا مالک ہی سمجھے گی جو اس سے اس کی مرضی کے بنا حق و صوتا رہا۔۔۔ جمانگیر کمفر ٹرہٹا کر بیڈ سے اٹھا۔۔۔ آغول کی شرٹ اس کے قریب رکھ کر خود اپنی شرٹ پہننے لگا

چند دنوں سے ہی تو ان دونوں کے بیچ بات چیت کا سلسلہ چلا تھا وہ لازمی یہی سوچے گی۔۔۔ اس نے اسی بات کا فائدہ اٹھایا ہے۔۔۔ جمانگیر سوچتا ہوا اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا

وہ جو بھی کچھ محسوس کرتا تھا وہ سبھی تو کل رات کہہ چکا تھا اسے،، صرف ایک بات کی بجائے کہ وہ ان چار مہینوں اس سے بہت محبت کرنے لگا ہے۔۔۔ جمانگیر نے پلٹ کر آغول کو دیکھا تو وہ نیند میں اس کی طرف کروٹ لے چکی تھی۔۔۔ ابھی وہ اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ آغول نے اچانک اپنی آنکھیں کھولی

وہ اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر شاید خود بھی دیکھ چکی تھی تبھی وہ یوں مسکرائی۔۔۔ مگر وہ کیوں مسکرائی تھی یہ جہانگیر کو سمجھ میں نہیں آیا جہانگیر اس سے نظریں چراگیا۔۔۔ اور واش روم جانے کے لئے بیڈ سے اٹھا

"میں ناشتہ بناتی ہوں" جہانگیر واپس آیا تو آغول اس کو دیکھ کر بولی۔۔ اور بیڈ سے اترنے لگی

"نہیں رہنے دو میں باہر سے کر لوں گا"

جہانگیر اس سے نظر ملائے بغیر وارڈروب سے یونیفارم نکالتا ہوا جواب دینے لگا تو آغول اسے دیکھنے لگی وہ اس کی طرف دیکھنے سے مکمل گریز کر رہا تھا آغول نے نوٹ کیا،، وہ خاموشی سے کمرے سے نکل گئی

www.urdu novelsmania.com

لاؤنج میں سلائیڈنگ ڈور کے ٹوٹے ہوئے شیشوں پر نظر ڈال کر وہ کچن میں آ کر چائے کا پانی رکھ کر ناشتہ بنانے لگی

"میں نے گارڈاریج کر دیا ہے وہ گیٹ کے باہر موجود رہے گا تم پریشان مت ہونا،، آج یونیورسٹی یا جم مت جانا، میں کوشش کروں گا کہ شام جلدی آ جاؤ"

جہانگیر کچن میں جھانکتا ہوا آغول سے کہنے لگا

"میں گھر سے بالکل باہر نہیں نکلو گی، لیکن آپ کو کوشش نہیں کرنی گھر جلد ہی آنا ہے اور بغیر ناشتہ کے گھر سے نکلنے کی ضرورت نہیں ہے جائے ڈائننگ ٹیبل پر، میں دس منٹ میں ناشتہ لا رہی ہوں" آغول ناشتہ بناتے ہوئے مصروف انداز میں بولنے لگی جبکہ جہانگیر اسے غور سے دیکھنے لگا۔۔۔ وہ اس سے بالکل ناراض نہیں تھی جہانگیر کو ایسا محسوس ہوا

"کیا ہوا"

وہ خاموش کھڑا ہوا آغول کو دیکھے جارہا تھا تو آغول جہانگیر کی طرف دیکھ کر اس سے پوچھنے لگی۔۔۔ وہ بنا کچھ بولے کچن سے چلا گیا۔۔۔ تو آغول مسکراتی ہوئی دوبارہ ناشتہ تیار کرنے لگی

www.urdu novelsmania.com

"سریہ ہے اصل بندہ۔۔۔ جس کی کمر پروہی نشان موجود ہے جبکہ اس کا دوسرا ساتھی محض پیسوں کی خاطر اس کے ساتھ آپ کے گھر داخل ہوا تھا مگر اس کے پاس ساری انفارمیشن موجود ہے"

جہانگیر پولیس اسٹیشن میں پہنچا تو تھوڑی دیر بعد شکل گریبان سے گوہر کو پکڑتا ہوا جہانگیر کے کمرے میں لے کر آیا۔۔ جس کے سمجھے ہوئے منہ اور خونم خان ہاتھ پاؤں کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ شکل اس کی مرمت کر چکا ہے

"کس کے کہنے پر میرے گھر میں داخل ہوئے تم"

جہانگیر گوہر کو دیکھتا ہوا سوال پوچھنے لگا۔۔۔ گوہر نے جیسے ہی اپنے دونوں ہاتھ جہانگیر کے سامنے جوڑے شکل نے زوردار تھپڑ اس کے سر پر لگایا۔۔۔ جس سے وہ آگے ٹیبل پر گر پڑا، شکل نے اسے بالوں سے پکڑ کر دوبارہ جہانگیر کے سامنے کھڑا کیا

"سر، جنید کے کہنے پر، اسی نے آپ کے گھر کا ایڈریس مجھے دیا تھا۔۔۔ مگر وہ اصل بندہ نہیں ہے۔۔۔ وہ خود بلیک کینگ کے لیے کام کرتا ہے"

گوہر اپنی ناک سے خون صاف کرتا ہوا جہانگیر کو بتانے لگا

"اور یہ بلیک کینگ کون ہے"

جہانگیر کے سوال پر گوہر خاموش رہا اب کی بار شکل نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا

"سر میں چھوٹا موٹا آدمی ہوں بلیک کینگ کو کا اصلی نام یاچرا میں نہیں جانتا۔۔۔ بلیک کینگ صرف اپنے خاص آدمیوں کے سامنے آتا ہے، ہر کسی آدمی کے سامنے نہیں۔۔۔۔ جنید اس کا خاص بندہ ہے ہم سے وہی ڈیلنگ کرتا ہے"

گوہر پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان جہانگیر کو بتانے لگا

"چلو مان لیتا ہوں، ویسے یہ بلیک کینگ لڑکیوں کو کڈ نیپ کروانے کے بعد ان کا کیا کرتا ہے" جہانگیر کے اگلے سوال پر گوہر دوبارہ جہانگیر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر لاعلمی کا اظہار کرنے لگا

شکیل ایک بار پھر مکوں اور گھونسوں کے بعد اسکی لاتوں سے تواضع کرنے لگا۔۔۔ گوہر فرش پر گرا ہوا شکیل کی لاتیں کھا رہا تھا اور جہانگیر آرام سے کرسی پر بیٹھا ہوا گوہر کو پٹتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب گوہر کی سانس بری طرح اکھڑنے لگی تو جہانگیر نے ہاتھ کے اشارے سے شکیل کو روکا

"چلو اب جواب دو، کیا کیا جاتا ہے ان لڑکیوں کے ساتھ کڈ نیٹ کرنے کے بعد" جہانگیر دوبارہ گوہر سے پوچھنے لگا

"سر میں اُس آدمی کا نام نہیں جانتا، وہ بلیک کینگ کا خاص آدمی ہے اُسی کے بہری جہاز کے ذریعہ اغوا شدہ لڑکیوں کو دوسرے ممالک سپلائی کیا جاتا ہے۔۔۔ جہاں ان لڑکیوں کی فروخت ہوتی ہے"

گوہر بمشکل بول پایا تھا مگر اس کی بات سن کر جہانگیر کو زوردار جھٹکا لگا

"رونی"

بہت آہستگی سے جہانگیر نے روحان کا نام لیا تھا وہ کافی شاکڈ تھا

جہانگیر ابھی روزی کی لاش دیکھ کر آ رہا تھا۔۔۔ اس کا شک پہلے تو کاشف زیری کی طرف گیا تھا۔۔۔ مگر اب اسے روحان بھی مشکوک لکھنے لگا۔۔۔ اس میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ بلیک کینگ، کاشف زیری ہی تھا۔۔۔ لیکن روزی کو جس کسی نے بھی مارا تھا اسے مارنے کے بعد، اسکی لاش کو پولیس اسٹیشن کے سامنے پھینکنے کی وجہ جہانگیر کو سمجھ میں نہیں آئی

"سرگڑ بڑھو گئی، یہ وہ تو مر گیا"

شکیل کی آواز پر جہانگیر اپنے خیالوں سے نکلا اور چونک کر گوہر کو دیکھا۔۔۔ جو کہ فرش پر گرا ہوا تھا

"ہاتھ ہلکا کر وتم شکیل"

جہانگیر کرسی سے اٹھتا ہوا گوہر کے پاس آیا اور اس کی باڈی دیکھنے لگا

"سر اب اس کی باڈی کا کیا کرنا ہے"

شکیل جمانگیر کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"بتاتا ہوں"

جمانگیر سوچتا ہوا بولا۔۔۔

روحان کے بارے میں جاننے کے بعد آج صبح معنوں میں اس کا دماغ چکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔ اگر روحان واقعی،، کاشف زیری کے ساتھ ملا ہوا ہے تو کیا روحان کو اس بات کا علم تھا کاشف زیری نے اسی کی بہن کو اٹھانے کے لئے کل رات آدمی بھیجے تھے۔۔۔ جمانگیر سوچ میں پڑ گیا

"سرگھر کے گیٹ کے سامنے کوئی گاڑی، گوہر کی لاش پھینک کر گئی ہے"

کاشف زیری جس کا موڈ پہلے ہی خراب تھا۔۔۔ گیٹ کے باہر کھڑا ہوا گاڑا سے آکر بتانے لگا

"سر یہ ایس پی کا ہی کام ہے،، آپ پریشان نہ ہو آج رات میں ایس پی کے گھر فیم اور غنی کو بھجواتا ہوں اور اس کی بیوی کو۔۔۔۔"


جنید کے بولنے پر کاشف زیری اسے گھور کر اسے دیکھنے لگا جس پر جنید اپنا جملہ مکمل کیے بنا خاموش ہو گیا۔۔۔

گوہر کے ساتھ جو ڈرائیور کارڈرائیو کر رہا تھا وہ کل رات پولیس کے ہاتھوں بچ نکلا تھا اسی نے جنید کو بتایا کہ گوہر اور اس کا ساتھی پولیس کے ہاتھوں پکڑے گئے ہیں تب سے ہی کاشف زیری کو شدید غصہ تھا

"آج رات اس ایس۔ پی کی بیوی کو نہیں اٹھانا۔۔۔ بلکہ آج رات ایس پی کو بلیک کینگ کی پاور کے بارے میں بتانا ہے۔۔۔ اسے یہ بتانا ہے کہ بلیک کینگ کیا کچھ کر سکتا ہے اس کے ساتھ، اس کے گھر میں گھس کر"

کاشف زیری جنید کو دیکھتا ہوا بولا

www.urdu novelsmania.com

جاری ہے Dilyunmilyhumaray : 

Byzeeniasharjeel

Epi#36longepi

شام میں جب جہانگیر گھر لوٹا تو اس کے کانوں میں گنگنانے کی آواز آنے لگی، یہ آواز کچن سے آرہی تھی آغول کے گنگنانے کی تھی۔۔۔۔۔ جہانگیر لاؤنج کا ایریا عبور کرتا ہوا کچن کی طرف آیا اور دروازے پر کھڑا آغول کو دیکھنے لگا جو کہ چولہے کے سامنے کھڑی فراننگ پین میں کباب تلنے کے ساتھ وہ مزے سے گنگنانے میں بھی مصروف تھی

ریڈ اور بلیک کمر کے کمبیشن کی شارٹ قمیض کے ساتھ بلیک ٹراؤزر اور ریڈ اور بلیک کمر کے شفون کے دوپٹے میں وہ جہانگیر کو عام دنوں کی نسبت تیار لگی۔۔۔ ہونٹوں پر لالی سجائے کانوں میں آئیر رینگز پہنے، بالوں کو بینڈ میں قید کئے وہ اسے کیوٹ لگ رہی تھی

آہٹ ہونے پر آغول نے دروازے کی طرف دیکھا تو جہانگیر کو کھڑاپایا،، وہ اسے دیکھ کر مسکرانے لگی

novels mania
www.urdu novelsmania.com

"کہیں جانے کی تیاری ہے"

وہ صبح بھی اس کی طرف مسکرا کر دیکھ رہی تھی اور ابھی بھی، جس کی وجہ جہانگیر کو سمجھ میں نہیں آئی تو وہ اس کی مسکراہٹ کو انور کر کے اس سے سوال کرنے لگا

"نہیں میرا تو ایسا کوئی خاص پروگرام نہیں ہے"

آغول نے چہلے کی آنچ درمیانی کرتے ہوئے جہانگیر کو جواب دیا۔۔۔ اس کا جواب سن کر جہانگیر فرج سے پانی کی بوتل نکالنے لگا تب آغول اس کے پاس آئی

"کیا آپ کو آج دن بھر میں میرا خیال آیا"

آغول کی بات سن کر جہانگیر پانی پینا بھول گیا وہ گلاس شیلف پر رکھ کر اسے دیکھنے لگا

"ہاں آیا تھا میں نے دوبار گارڈ کو کال کر کے پوچھا سب خیریت ہے"

یہ سچ ہی تھا روحان اور کاشف، K گینگ، روزی کے مرڈر کے چکروں میں بھی الجھ کر بھی، بار بار آج اس کا دماغ آغول کی طرف جارہا تھا کیونکہ وہ گھر پر اکیلی تھی۔۔۔ اس لیے اس نے دوبار گارڈ کو کال کر کے سب خیریت کا پوچھا مگر دوسری طرف جہانگیر کی بات سن کر آغول کا منہ بن گیا

"جب میرا خیال آیا تو کال بھی مجھے کرنی تھی ناں نہ کہ گارڈ کو"

آغول نے بولتے ہوئے پانی کا نلکا کھولا اور ہاتھ میں پانی بھر کر اچانک جہانگیر کے منہ پر پھینکا۔۔۔ پانی کی چھینٹ جہانگیر کے منہ پر آئی

"یہ کیا بد تمیزی ہے" جہانگیر اسے آنکھیں دکھاتا ہوا غصے میں بولا اور اپنی آستین سے چہرہ صاف کرنے لگا

مگر آغول، اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر مسکرانے لگی۔۔۔ جہانگیر کے چہرے صاف کرتے ہی اس نے دوبارہ پانی ہاتھ میں بھر کر اسکے چھینٹے جہانگیر پر پھینکے

"آغول"

جہانگیر نے آنکھیں دکھاتے ہوئے اس کا نام پکارا یہ وارنگ تھی مگر وہ ویسے ہی مسکرا رہی تھی

جہانگیر شیلف پر رکھے ٹھوسے چہرہ صاف کرنے لگا ایک بار پھر آغول نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے پھینکے،، اب کی بار جہانگیر نے اسے کھینچ کر خود سے قریب کیا اور بہت غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا وہ اب بھی مسکرا کر جہانگیر کو دیکھ رہی تھی

جہانگیر نے اس کے دوپٹے سے اپنا چہرہ صاف کیا،، وہ پیچھے ہٹنے لگا تب آغول نے اس کا گریبان پکڑ کر دوبارہ اپنے قریب کیا،، اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں تھی۔۔۔ وہ خاموشی سے جہانگیر کو دیکھ رہی تھی،، مگر اس کی خاموش آنکھیں جو بیان کر رہی تھی جہانگیر کنفیوز ہونے لگا

آغول اپنا چہرہ ذرا سا اونچا کر کے مزید جہانگیر کے چہرے کے قریب لائی اور اپنی آنکھیں بند کر لی، جہانگیر کی نظریں اس کے چہرے سے اس کے ہونٹوں پر گئیں۔۔۔ سرخ ہونٹوں کو دیکھ کر جہانگیر کا

دل چاہا وہ نرمی سے انہیں چھو لے۔۔۔ اسے لگا شاید آغول بھی منتظر تھی۔۔۔ وہ بنا کنفیوز ہوئے اس کے دونوں گالوں پر اپنے ہاتھ رکھتا ہوا، اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا

بے حد نرمی سے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا ہوا وہ پیچھے ہٹا۔۔۔ اس نے دھیان رکھا کہ آغول کی لپ اسٹک خراب نہ ہو

جہانگیر کے پیچھے ہٹنے پر، آغول نے اس کے گریبان سے اپنے ہاتھ ہٹائے اور آہستگی سے آنکھیں کھولی، بے ساختہ اس کی پلکیں جھکی، لبوں پر مسکراہٹ بکھری،، شرمیلی مسکراہٹ

جہانگیر بے خود سا ہو کر اسے دیکھنے لگا آغول جانے کے لئے مڑنے لگی تبھی جہانگیر نے اسے اپنی طرف کھینچ کر اس کی کمر کے گرد اپنے دونوں بازو حائل کئے۔۔۔ اور اس کے ہونٹوں پر جھکا لیکن اب کی بار اس کے انداز میں نرمی نہیں شدت تھی۔۔۔ وہ اپنے ہونٹوں سے آغول کے ہونٹوں پر گرفت جماتا ہوا مدہوش ہونے لگا۔۔۔

آغول ایک بار پھر اس کا گریبان پکڑ کر اس کے جذباتی انداز پر حیران ہوئی۔۔۔ وہ تو ایک ننھی مٹی کس کی خواہشمند تھی مگر اس کا شوہر اب جذباتی ہو چکا تھا۔۔۔ نہ وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت سے آزاد کرنے کے لئے تیار تھا اور نہ ہی اس کو اپنی گرفت سے

جب کس کا دورانہ بڑھنے لگا تو آغول نے جہانگیر کو پیچھے دھکا دیا۔۔۔ اب وہ تیزی سے سانس لیتی ہوئی جہانگیر کو گھور کر دیکھ رہی تھی آغول کے ہونٹوں سے لپ اسٹک مکمل طور پر مٹ چکی تھی

جہانگیر کو تو یہ لڑکی سمجھ سے ہی بالاتر تھی وہ ماتھے پر شکن لیے آغول کو دیکھنے لگا۔۔۔ اسے بالکل غلط فہمی نہیں ہوئی تھی، وہ خود ایسا چاہتی تھی کہ جہانگیر اس کو کس کرے اور جب وہ ایسا کرنے لگا تو اس کو دھکا دیتی ہوئی اب گھور رہی تھی

جہانگیر ایک بار پھر اس کے قریب آیا اپنے ہاتھ سے اس کا منہ دبوچ کر، دوبارہ اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔۔۔ آغول اس کو دوبارہ فری ہو تا دیکھا کر جہانگیر کے سینے پر اپنے ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹانے لگی۔۔۔ جہانگیر اس کی کمر میں اپنا دوسرا بازو حائل کرتا ہوا مزید اس کے اوپر جھکا۔۔۔ جہانگیر کے اس کے اوپر جھکاؤ کی وجہ سے آغول پیچھے شیلف کی طرف جھکتی چلی گئی

آغول شیلف پر لیٹی ہوئی تھی اور جہانگیر اس کے ہونٹوں کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔ آغول نے ایک بار پھر اسے اپنے آپ سے دور کرنا چاہا تو وہ آغول کی کلاسیاں مضبوطی سے پکڑ چکا تھا۔۔۔ پانی کا گلاس جو تھوڑی دیر پہلے جہانگیر نے شیلف پر رکھا تھا وہ چھنا کے سے ٹوٹ کر ان دونوں کے پاؤں کے پاس گر چکا تھا مگر جہانگیر اس کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا

دونوں کی ناک میں جب کسی چیز کے جلنے کی بھینی بھینی خوشبو آنے لگی تو آغول نے اپنی آنکھیں کھولی،، وہ چہرے کو نفی میں ہلاتی ہوئی جہانگیر سے اپنی کلائیاں پھڑپھڑانے لگی مگر جہانگیر کو تو جیسے کوئی سے ضد ہی چڑھی ہوئی تھی جب کچن میں دھواں بھرنے لگا تب جہانگیر کو ہوش آیا

وہ ایک دم پیچھے ہٹا اور آغول زور زور سے کھانسنے لگی فرانی پین میں موجود چھولے پر رکھے ہوئے کباب پوری طرح جل کر کوندہ بن چکے تھے جہانگیر نے جلدی سے چولہا بند کیا۔۔۔ اور کچن کی کھڑکی کھول کر ٹربوآن کیا

آغول بری طرح کھانس رہی تھی جہانگیر نے جلدی سے گلاس میں پانی بھر کر اُس کے ہونٹوں سے لگایا۔۔۔ وہ جہانگیر کے ہاتھ سے پانی پیتے ہوئے بھی اسے گھور رہی تھی،، جہانگیر خاموشی سے گلاس واپس رکھ کر بیڈروم میں چلا گیا

یہ بندہ تو آغول کی سمجھ سے ہی بالاتر تھا صبح تو وہ کہاں اس سے نظریں ہی نہیں ملا رہا تھا اور اب آغول کے تھوڑا سا فری کرنے پر وہ اس سے بری طرح چپک گیا تھا

"یہ لو اپنی نائی، جاؤ چلیج کر کے آؤ"

رات کو جب عینا بیڈ روم میں آئی تو روحان اس کی نائی اس کے ہاتھ میں تھماتا ہوا بولا

آج چوتھا دن تھا اسے بیلا کے فلاور کائیکے لاتے ہوئے مگر چار دن سے ہی عینا اسے مختصر سا جواب
ہاں یا نہیں میں دے کر بات کر رہی تھی،، نہ ہی وہ رات میں پہلے کی طرح اپنا نائٹ ڈریس پہن کر
سوتی۔۔۔ نہ ہی اس سے باتیں کرتی، نہ ہی اس کو دیکھ کر مسکراتی۔۔۔ روحان کو اب اس کے رویے
پر غصہ آنے لگا تھا تبھی آج عینا کے کمرے میں آتے ہی وہ اسے دیکھ کر بولا

"میں اس ڈریس میں زیادہ کمفرٹبل ہو"

عینا ہاتھ میں موجود نائی کو واپس وارڈروب میں رکھتی ہوئی اپنے پہنے ہوئے قمیز شلوار کی طرف اشارہ
کرتی ہوئی بولی اور بیڈ پر لیٹ گئی

پہلے تو روحان خاموش کر کے اسے دیکھنے لگا پھر اپنا موبائل اور کارڈز اٹھاتا ہوا عینا کے پاس آیا

"اٹھو یہ دوپٹہ پہنو اپنا اور میرے ساتھ چلو"

روحان نے اسے بیڈ سے اٹھا کر کھڑا کیا اور اس کو دوپٹہ پہناتا ہوا بیڈ روم سے باہر لے جانے لگا

"چھوڑیں مجھے روحان کیا ہو گیا ہے آپ کو، کیوں کر رہے ہیں یہ سب، کیوں تماشا بنا رہے ہیں رات کو"

وہ عینا کو بازو پکڑ کر اسے گھر سے باہر لے جا رہا تھا تب عینا اس سے اپنا بازو چڑاتی ہوئی کہنے لگی

"تماشہ میں نہیں تم تماشا بنا رہی ہو وہ بھی چار دنوں سے۔۔۔ آج میں اس تماشے کو ختم ہی کر دیتا ہوں"

روحان عینا کو بولتا ہوا دوبارہ اس کا بازو پکڑ کر گھر سے باہر لے گیا اور کار میں لے جا کر بٹھایا

"کہاں لے کر جا رہے ہیں مجھے روحان،، میری بات سنیں بھائی اس طرح ہم دونوں کو دیکھ کر پریشان ہوں گے۔۔۔ انکے اور آغول کے بیچ میں ہمارے رشتے کی وجہ سے کوئی پریشانی آئے گی تو یہ اچھا لگے گا آپ کو"

روحان کار اسٹارٹ کر چکا تھا تو عینا اس سے بولنے لگی یقیناً وہ غصے میں اسے جھانگیر کے پاس ہی لے کر جا رہا تھا اور بھلا رات کو کہاں لے جاسکتا تھا

"بیوقوف نہیں ہوں میں جو اپنے اور تمہارے رشتے کے چکر میں اپنی بہن کا اس کے شوہر سے تعلق خراب کرو۔۔۔ تھوڑی دیر میں تمہیں تمہاری بات کا جواب مل جائے گا اب خاموش کر کے بیٹھی رہو"

روحان کارڈ راہو کرتا ہوا بولا

تھوڑی دیر بعد اس نے ایک ریسٹورنٹ کے باہر اپنی کار کو پارک کیا،، موبائل کو پاکٹ سے نکال کر کار کے اندر رکھتا ہوا وہ کار سے باہر نکلا اور عینا کی طرف کا دروازہ کھولا

عینا خاموشی سے باہر نکل آئی تو روحان اس کا ہاتھ پکڑ کر ریسٹورنٹ میں لے جانے کی بجائے روڈ پر آیا اور ٹیکسی رکوا کر عینا کو بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا

عینا ٹیکسی میں بیٹھتے ہی سوالیہ نظروں سے روحان کو دیکھنے لگی روحان بھی ٹیکسی میں بیٹھ چکا تھا مگر وہ عینا کو دیکھنے کی بجائے نہ جانے کس کو باہر تلاش کر رہا تھا۔۔۔ ٹیکسی 1 بینگو کے باہر آ کر رکی،، وہ ٹیکسی والے کو تھوڑی دیر رکھنے کا بول کر خود ٹیکسی سے باہر نکلا اور عینا کی طرف کا دروازہ کھولا

www.urdu novelsmania.com

"اترو"

"فرو"

عینا اپنے سامنے فروا کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوئی تھی اور اب وہ خوشی سے فروا سے مل رہی تھی

"ہمارا یہاں سے گزرنا ہوا تو سوچا فروا سے اپنی میسرز کو ملوا دو"

روحان فروا کے فادر سے بولنے لگا

وہ دونوں وہاں دس منٹ بیٹھے اور واپسی اسی ٹیکسی میں ریسٹورنٹ پر کی، جہاں روحان نے اپنی کار کھڑی کی تھی۔۔۔ اب وہ اپنی کار میں بیٹھ کر کارڈ رائیو کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ عینا اسے دیکھ رہی تھی

روحان کورات کا وہ منظر یاد آنے لگا جب وہ فروا کو کمفرٹر میں پلیٹ کر اسے الکینگ ہوٹل لے کر جا رہا تھا۔۔۔ اس کا دل اندر سے اسے بری طرح ملامت کر رہا تھا۔۔۔ روحان کو فروا کا بار بار اسے بھائی کہنا یاد آ رہا تھا۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اسے الکینگ ہوٹل نہیں جاسکا بلکہ فروا کو اس کے لکھے گئے ایڈریس پر لے جا کر۔۔۔ سوئی ہوئی فروا کا وجود، اس کے باپ کے سپرد کر دیا

فروا کے پیچھے آدمیوں کے لگنے کے بعد، کیسے فروا اسے اور اس کی بیوی کو ملی۔۔۔ خوف کے مارے انکی بیٹی بے ہوش ہو گئی۔۔۔ کچھ اس طرح کی جھوٹی سچی کہانی بنا کر روحان اس رات اس لڑکی کو اس کے گھر چھوڑ آیا تھا

اور الگینگ ہوٹل میں آکر اس نے یہی بولا کہ وہ لڑکی اس کے گھر سے فرار ہو گئی جس پر کاشف زیری روحان سے خفا ہوا تھا مگر وہ روحان کو کوئی سزا نہیں دے سکتا تھا کیونکہ روحان اس کے گینگ کا کوئی چھوٹا موٹا ممبر نہیں تھا۔۔۔ روحان کی شب میں اغواء شدہ بچے اور لڑکیاں سپلائی کیے جاتے تھے کاشف اس سے بگاڑ کر اپنا نقصان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

کاشف نے کہیں اس کی حرکات و سکنات پر نظر نہ رکھی ہو اس لئے آج وہ اپنی کار اور موبائل ریسٹورینٹ کے پاس چھوڑ کر عینا کو فروا سے ملانے لے گیا یہ بھی ایک رسک تھا مگر اسے عینا کی ناراضگی دیکھ کر یہ رسک لینا پڑا تھا۔۔۔ آخر وہ کب تک اپنا ریلیشن اپنی بیوی سے خراب رکھتا

"ایم سوری میں نے آپ کو جو بھی کہا اس دن مگر آپ کو بھی اسی دن بتا دینا چاہیے تھا کہ فروا اپنے گھر پر موجود ہے"

www.urdu novelsmania.com

واپس گھر آنے کے بعد روحان روم کی لائٹ بند کرتا ہوا بیڈ پر لیٹ گیا جب کہ عینا اپنا ڈریس چھینج کرنے چلی گئی واپس آئی تو وہ روحان کے سینے پر اپنا سر رکھ کر بولی

"سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے، تم نے جو بھی بولا اس کے بدلے میں نے بھی غصہ کیا۔۔۔ تم پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ ایم سوری تمہیں اس دن ہرٹ کرنے کے لئے"

روحان اس کو اپنے حصار میں لیتا ہوا بولا

آج چار دنوں کے بعد ان دونوں کے بیچ سب کچھ ٹھیک ہو چلا تھا روحان دعا کرنے لگا کہ اب اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان سب کچھ ٹھیک رہے۔۔۔۔ مگر جیسا ہم چاہتے ہیں ضروری نہیں قسمت میں ویسا ہی لکھا ہو

تھوڑی دیر پہلے جہانگیر کے پاس واصف کی کال آئی تھی۔۔۔۔ جہانگیر نے اسے روحان کی شپ میں،، جانے والے سامان کی پوری جانکاری لینے کے لیے بولا تھا۔۔۔۔ واصف جو نر ہونے کے باوجود کافی تیز اور شاطر لڑکا تھا بقول اس کے پرسوں روحان کی شپ میں اچھی خاصی تعداد میں لڑکیوں کو دوسرے ملک میں بھیجا جائے گا۔۔۔

اندر سے اس کا دل نہیں مان رہا تھا کہ روحان ایسے کام میں بھی ملوث ہو سکتا ہے۔۔۔۔ اگر وہ کاشف زیری کا ساتھی ہوا تو یقیناً اس کی کمر پر بھی وہی لوگوں ہوگا۔۔۔ اب یہ بات روحان اسے خود سے تو بتانے

سے رہا کیا اسے عینا سے یہ پوچھنا چاہیے؟؟؟ طرح طرح کے سوالات اور خیالات جہانگیر کے ذہن میں آ رہے تھے

وہ بیڈروم میں بیٹھا ہوا یہی سوچ رہا تھا کہ آغول بیڈروم کے اندر داخل ہوئی۔۔۔ سوچوں کا تسلسل ٹوٹا،، سارا دھیان اس کا اپنی بیوی کی طرف گیا

کچن میں پیش آنے والے واقعے کے بعد ان دونوں نے خاموشی سے رات کا کھانا کھایا۔۔۔ آغول اپنا ڈریس چھین کر کے جہانگیر کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھی

"جہانگیر ہماری شادی سے پہلے، شاپنگ مال میں جب آپ نے مجھے سیفی کے ساتھ جینٹس ٹوائلٹ میں دیکھا تھا۔۔۔ تو اس دن لیڈیز ٹوائلٹ میں کچھ کنسٹرکشن کا کام ہو رہا تھا۔۔۔ گارڈز کے کہنے پر میں جینٹس ٹوائلٹ کی طرف گئی تھی"

آغول جہانگیر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی ہوئی اسے بتانے لگی جہانگیر نے غور سے اسے دیکھا وہ یہ سب بتا کر جہانگیر کی غلط فہمی دور کر رہی تھی

"میں جانتی ہوں میں نے بیوقوفی کی تھی مجھے یوں سیفی کے بلانے پر اس سے ہوٹل میں ملنے نہیں جانا چاہیے تھا مگر میں وہاں پر کسی غلط ارادے سے نہیں گئی تھی۔۔۔ آپ قسم لے لیں مجھ سے"

آغول جہانگیر کو دیکھتی ہوئی بتانے لگی جہانگیر اسی کو دیکھ رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ آغول کے ہاتھ سے نکال کر خود اس کا ہاتھ تھاما

"یہ سب مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے میں ویڈیو میں دیکھ چکا تھا"

جہانگیر کو اچھا نہیں لگا کہ اس کی بیوی اسے اپنے کردار کی وضاحت دے وہ جانتا وہ ایسی لڑکی ہرگز نہیں ہے۔۔۔ آغول کی آنکھوں میں نمی آئی

"میں اس کے ساتھ گھومتی پھرتی تھی، اس کے منہ سے کئی بار اپنے لیے اظہارِ محبت سنا مگر کبھی اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی،، نہ کبھی خود سے اظہار کیا پر اس"

وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی

"تمہیں سیفی سے محبت نہیں تھی" جہانگیر نے آغول کو دیکھ کر سوال کیا جس پر آغول نے نفی میں سر ہلایا

"کبھی بھی اپنے دل میں اس کے لیے ایسی فیلینگز محسوس نہیں کی جو میں اب آپ کے لئے محسوس کرتی ہوں"

آغول جہانگیر کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔۔ جہانگیر خاموشی کے ساتھ ساتھ حیرت سے اسے دیکھنے لگا وہ سیدھا سیدھا اس سے محبت کا اعتراف کر رہی تھی

"یعنی ایک مڈل کلاس اور بد صورت شوہر سے آخر کار اس کی بیوی کو محبت ہو گئی"

جہانگیر سنجیدگی سے آغول کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔ تو آغول کی آنکھوں کی نمی گالوں پر آنسو کی صورت آئی

"مجھے معلوم تھا آپ کو کبھی میری بات کا یقین نہیں آئے گا بلکہ یہی لگے گا میرے پاس اب کوئی آپشن نہیں بچا اس لیے یہ سب کہہ رہی ہوں"

آغول جہانگیر سے اپنا ہاتھ چھوڑا کر بولتی ہوئی بیڈ سے اٹھنے لگی تو جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ بے وجہ ہی آغول کو رونا آنے لگا

"کیوں نہیں آئے گا یقین،، جو لڑکی میرے لیے کھانا بنانا سیکھ سکتی ہے۔۔۔ میری پسند کے مطابق کپڑے پہن سکتی ہے۔۔۔ اپنے آپ کو پورا پورا میری پسند کے مطابق ڈھال سکتی ہے اور سب سے بڑی بات جو اپنے شوہر کی شرٹ پر لپ اسٹک کا نشان دیکھ کر اس کی پوری شرٹ جلا سکتی ہے۔۔۔ اس کے جذباتوں پر یقین کیا جاسکتا ہے وہ یقیناً اپنی شوہر سے محبت کرتی ہوگی"

جہانگیر اس کے گال سے آنسوؤں کو صاف کرتا ہوا بولا

آغول خاموشی سے جاناگیر کو دیکھنے لگی تو جاناگیر نے مسکرا کر اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے اور آغول کو اپنے حصار میں لیا

"شک تو مجھے اسی دن ہو گیا تھا جب تم میری شرٹ لے کر مجھ سے سوال کرنے آئی تھی مگر یہ سب تمہارے منہ سے سن کر زیادہ اچھا لگا"

جاناگیر اس کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیر اتنگ کرتا ہوا بولا

"مت خون جلائیں میرا بار بار اس منحوس روزی کا کارنامہ یاد دلا کر اس کی تو کاشف صاحب نے بعد میں اچھی کلاس لی ہوگی"

آغول جاناگیر کے ہاتھوں میں اس سے بولنے لگی

www.urdu novelsmania.com

"اچھی کلاس لی ہوگی، کیا مطلب۔۔۔ کیسے"

جاناگیر اس کے گرد اپنے بازو ہٹاتا ہوا کنفیوز ہو کر آغول کو دیکھ کر پوچھنے لگا تو اور ایک دم وہ گڑبڑا گئی مگر پھر اس نے سچ بتانے کا فیصلہ کیا

"اتنا غصہ آیا تھا نہ مجھے اس دن جہانگیر۔۔۔ کتنا روئی تھی میں اس رات، اس لیے بعد میں، میں یونیورسٹی سے سیدھا کاشف صاحب کے گھر چلی گئی اور انہیں صاف کہہ دیا کہ وہ روزی کو سنبھال کر رکھیں،، اس کی بے تکلفی مجھے اپنے شوہر سے ذرا پسند نہیں"

آغول جیسے جیسے بتا رہی تھی جہانگیر کو ویسے ویسے آغول پر غصہ آنے لگا

یعنی کاشف نے روزی کو مار کر اس کی ڈیڈ باڈی کو پولیس اسٹیشن کے سامنے اسی لیے پھینک دیا تھا اسے لگا ہو کہ وہ روزی کا ہمدرد رہے یا پھر روزی اسکی خنجر ہے

"تمہارا دماغ درست ہے آغول، تم ایسے ہی منہ اٹھا کر اکیلی زیری کے گھر چلی گئی۔۔۔ عقل نام کی کوئی چیز ہے تم میں"

جہانگیر اب غصے میں آغول کو ڈانٹنے لگا کیونکہ بہت ممکن تھا آغول کی بیوقوفی کی وجہ سے ہی روزی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی ہو۔۔۔ اور یوں زیری کے گھر اکیلے جانا اس کے خود کے لیے کتنا خطرناک تھا

"آپ کو اتنا برا لگ رہا ہے میرا کاشف صاحب سے روزی شکایت کرنا کہ آپ الٹا مجھے ڈانٹ رہے ہیں یعنی وہ چڑیل آپ کے لیے معنی رکھتی ہے"

آغول ناراض ہوتی ہوئی بیڈ سے اٹھنے لگی تو جہانگیر نے دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس بٹھایا

"وہ معنی نہیں رکھتی میری بیوی میرے لیے معنی رکھتی ہے۔۔۔ کاشف صحیح آدمی نہیں ہے تمہیں یوں اکیلے اس کے گھر نہیں جانا چاہیے تھا پراس کرو اب کبھی بھی دوبارہ آئیے بے وقوفوں والی حرکت نہیں کرو گی"

جہانگیر اب غصے کے بجائے نرمی سے بولا۔۔۔ اس پر غصے کا فائدہ بھی کیا تھا وہ ساری باتوں سے لاعلم تھی

"نہیں کروں گی مگر یہ بار بار یوں ان ڈائریکٹ مجھے بیوقوف مت بولیں۔۔۔ یہ بتائے کہ آپ کی بیوی آپ کے لیے کتنی معنی رکھتی ہے"

آغول کا دل چاہا وہ بھی جہانگیر کے منہ سے اپنے لیے اظہار اور تعریف سنے

"اس میں بتانے والی کیا بات ہے بیوی ہو تم میری۔۔۔۔ معنی تو رکھتی ہو پھر میرے لیے"

جہانگیر اسے ٹالتا ہوا بولانی الحال وہ اتنی جلدی کوئی اظہار کرنے کے موڈ میں نہیں تھا

"یہ کیا بات ہوئی بیوی ہو تم میری معنی تو رکھتی ہو میرے لیے۔۔۔۔ ذرا ٹھیک سے بتائیں"

آغول مزید جاناگیر کے قریب آ کر بیٹھی جاناگیر مسکرا کر اسے دیکھنے لگا پھر اس کا چہرہ تھام کر اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اپنی تشنگی مٹانے لگا جو شاید چند گھنٹے پہلے کچن والے واقعے سے کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ گئی تھی

"جاناگیر پہلے میری بات کا جواب دیں آپ"

آغول اس سے اپنا آپ چھڑاتی ہوئی پوچھنے لگی وہ جاناگیر سے بھی اعتراف چاہتی تھی

"بعد میں بتاؤں گا پہلے یہاں آؤ"

جاناگیر بولنے کے ساتھ ہی اسے حصار میں لیتا ہوا بیڈ پر لٹا چکا تھا۔۔ ایک بار پھر اس نے آغول کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے گرفت میں لیا۔۔ آغول اپنی آنکھیں بند کر کے جاناگیر کے گرد اپنے ہاتھ حائل کر چکی تھی، جاناگیر اس کی شہہ رگ کو چومتا ہوا اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

مشکل سے چند پل ہی گزرے تھے تب زور زور سے گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہوئی، جیسے کوئی گھر سے باہر گیٹ پر بری طرح گولیاں برسا رہا ہو



جاری ہے dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

مشکل سے چند پل ہی گزرے تھے تب زور زور سے گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہوئی، جیسے کوئی گھر سے باہر گیٹ پر بری طرح گولیاں برسا رہا ہو۔۔۔ جہانگیر ایک دم اٹھ کر بیٹھا آغول بھی گولیوں کی آواز سن کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔ کوئی گھر کا دروازہ کھول کر گھر کے اندر داخل ہو چکا تھا، جہانگیر نے پھرتی سے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کی دراز سے اپنا سے پستل نکالنا چاہا، پر اسے محسوس ہوا کوئی باہر برآمدے میں چلتا ہوا بیڈروم کی کھڑکی کے نزدیک آ رہا ہے وہ بنا ریوالور لیے آغول کو کھینچ کر بیڈ کی دوسری سائیڈ پر نیچے بیٹھ گیا۔۔۔

گولیوں سے فائر کر کے بیڈروم کی کھڑکیوں کے شیشے توڑے گئے تھے، آغول گولیوں کی آواز سن کر بے تحاشا ڈر گئی۔۔۔ صرف دو منٹ کی خاموشی کے بعد دوسرے بیڈروم پھر ڈرائنگ روم کی کھڑکیوں پر گولیاں چلنا شروع ہوئی۔۔۔ وہ جو بھی کوئی تھا کمروں کے اندر داخل ہونے کی بجائے، برآمدے میں کھڑا گھر کے کمروں کی ساری کھڑکیوں اور دروازوں پر گولیاں برسا رہا تھا

آغول نے ڈر کے مارے رونا چاہا تو جہانگیر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اس کی نظر صرف بیڈروم کے بند دروازے پر تھی اور ذہن صرف قدموں کی آہٹ پر، وہ جو بھی کوئی تھا، آسانی سے لاونج یا ڈرائنگ روم کے دروازے سے اندر داخل ہو سکتا تھا۔۔۔ مگر وہ باہر کھڑا ہی گولیاں چلا رہا تھا جیسے

مقصد صرف خوف زدہ کرنا یا دھمکانہ ہو۔۔۔ اب گولیوں کی بوچھاڑ سناٹے میں تبدیل ہو گئی تھی، دس منٹ بعد باہر کا گیٹ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی، شاید وہ واپس چلا گیا تھا۔۔۔ جہانگیر نے اٹھنا چاہا تو آغول نے اس کا گریبان سختی سے پکڑ لیا وہ نفی سر ہلا کر اشارہ سے منع کر رہی تھی ساتھ ہی بے آواز رو بھی رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ جہانگیر کہیں بھی جائے تب جہانگیر نے اس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹایا اور اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتا ہوا اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا۔۔۔ آہستہ سے وہ کھڑکی کے پاس آیا جہاں کمرے میں اندر کی طرف کانچ کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے

کھڑکی سے جھانکنے کے بعد اسے باہر کا منظر صاف لگا وہ بھاگ کر دروازے سے اپنی پسٹل نکال کر آغول پر نظر ڈالتا ہوا اور بیڈروم سے باہر نکلا اور بیڈروم کے دروازے کو لاک کر دیا محتاط انداز میں چلتا ہوا اس نے نظروں اور دماغ چاک و چوبند رکھا، گھر کے تمام کمرے کیمرے تھے کھڑکیوں کے کانچ بکھرے پڑے تھے البتہ باہر نکل کر اس نے زخمی گارڈ کو دیکھا اور شکل کو کال کرنے لگا

www.urdu novelsmania.com

کل رات ہونے والے واقعے کے پیچھے صرف اور صرف کاشف زیری کا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے۔۔۔ وہ اسے دھمکانا یا خوفزدہ کرنا چاہتا تھا یا پھر اپنی طاقت دکھانے کے لیے اوچی حرکتوں پر اتر آیا تھا۔۔۔ اب وقت آ گیا تھا کہ جہانگیر بھی اسے کچھ کر دکھائے

اپنا یونیفارم پہن کر پستل کو چیک کرتا ہوا وہ کارکی کیز لے کر گھر سے باہر نکلا

کل کی ساری رات اس نے تقریباً جاگ کر گزاری تھی آغول کل رات کافی ڈر گئی تھی بار بار وقفے وقفے سے ساری رات خوف کے مارے اس کی آنکھ کھلتی رہی، جہانگیر اسے اپنے جاگنے کا یقین دلاتا رہا تاکہ وہ اطمینان سے سو جائے

جہانگیر کی صبح چھ بجے کے قریب دو گھنٹے کے لئے آنکھ لگی تھی سب سے پہلے اس نے اٹھ کر آغول کو اس کے میکے چھوڑا، وہ اکیلے جانے کے لیے یا رکنے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔ تب جہانگیر نے اسے بولا کہ وہ اسے رات کو واپس لے آئے گا آغول کا گھر میں یوں اکیلے رہنا سیف ہرگز نہیں تھا۔۔۔ اس نے آج ہی پہلی فرصت میں گھر کے اور مین ڈور کے لاک چینج کروائے گھر کی تمام کھڑکیوں پر بلٹ پروف شیشے لگوائے۔۔۔ گھر کے باہر سکیورٹی پر پرز سے کیمرے پہلے سے ہی لگے ہوئے تھے اب اس نے گھر کے اندر بھی لگوا دیے۔۔۔ گھر کے سارے کام کروانے کے بعد اس نے دوسرے گارڈ کا انتظام کیا

پولیس اسٹیشن جانے سے پہلے اس نے کار کارخ کاشف زیری کے گھر کی طرف کیا۔۔۔ نام اور شناخت کے بعد جہانگیر اپنی گاڑی کاشف زیری کی کوٹھی کے اندر لے کر آیا۔۔۔ کاشف زیری باہر

لان میں ہی کرسی پر براجمان تھا، اس کا ایک ملازم اور جنید بھی وہی موجود تھے جو اسکے پیچھے کھڑے تھے، جہانگیر اپنی کار پارک کرتا ہوا اس کے پاس آیا

"آوایس پی کھو کیسے آنا ہوا"

کاشف زیری جہانگیر کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا جہانگیر نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر بیلٹ ہو سلٹر سے پستل نکالی۔۔۔ ویسے ہی جنید نے بھی اپنی پستل نکالی، جہانگیر نے غصے میں گھور کر اسے دیکھا اور دو قدم کا فاصلہ طے کر کے جنید کے پاس پہنچا

"پولیس کو ہتھیار دکھاتا ہے"

بولنے کے ساتھ ہی جہانگیر نے دو تھپڑ جنید کے منہ پر مارے

جنید کو مارنے کے بعد اس نے پستل کا رخ لان میں لگے بلب کی طرف کیا اس پر فائر مارنے کے بعد اس نے کاشف زیری کی گاڑی پر تین سے چار فائر کیے

"ایس پی"

کاشف زیری غصے میں جہانگیر کو دیکھ کر چیخا تو جہانگیر نے اپنی پستل کا رخ اس کے سامنے کیا

"تم میرے گھر میں گھس کر کچھ زیادہ ہی شور کر رہے ہو"

کاشف زیری کرسی سے اٹھ کر جہانگیر سے بولا وہ کافی دیر سے پولیس والے کی غنڈہ گردی اپنے گھر میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ جہانگیر چلتا ہوا کاشف زیری کے پاس آیا اور ٹیبل پر رکھا ہوا چائے کے کیٹل پر فائر کیا، کاشف زیری غصے ضبط کرتا ہوں اسے دیکھنے لگا

"یہ آنکھ مچولی بند کر دو زیری،، آئندہ اگر تم نے میرے گھر کی طرف یا میری بیوی کی طرف بری نظر سے دیکھا۔۔۔۔۔ تو مجھے کسی وارنٹ کی ضرورت نہیں ہوگی، اپنی ایمانداری کو میں ایک طرف رکھ کر اس پستل میں موجود ساری کے ساری گولیاں میں تمہاری اس کھوپڑی میں بھر دوں گا"

جہانگیر کاشف زیری کو بولتا ہوا واپس جانے لگا تبھی پیچھے سے جنید نے پستل کا رخ جہانگیر کی پشت پر کیا

"بے وقوفی مت کرو جنید پستل نیچے کرو۔۔۔۔۔ وہ یہاں ایسے ہی نہیں آیا ہوگا اپنی سیفٹی کا پورا انتظام کر کے آیا ہوگا"

کاشف زیری جنید کو دیکھتا ہوا بولا اور پھر جہانگیر کو دیکھنے لگا جو اپنی کار میں بیٹھ کر گیٹ سے باہر نکل گیا

صبح سے ہی آغول گھر پر میں آئی ہوئی تھی اسے اچھا خاصہ ٹائم دینے کے بعد وہ فاطمہ کی اجازت پر ڈرائیور کے ساتھ شاپنگ مال آگئی تھی جہاں سے اسے اپنی ضرورت کی چیزیں لینا تھی وہ ابھی کار میں بیٹھنے کا ارادہ رکھتی تھی تب اس کا موبائل بجنے لگا

"کیا ہوا بیوی کی یاد آ رہی ہے،، دل نہیں لگ رہا بیگم کے بنا"

اسلام کے بعد عینا جہانگیر سے پوچھنے لگی اور کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی

"بیوی کی یاد آتی تو اس کو کال ملا تا اس وقت میں نے اپنی بہن سے خیریت پوچھنے کے لیے کال کی ہے" جہانگیر اس وقت پولیس اسٹیشن میں موجود تھا تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے آغول کو کال ملا کر رات کو ریڈی رہنے کا بولا تھا تب آغول سے عینا کا پوچھنے پر اسے معلوم ہوا کہ وہ آؤٹ ہے۔۔۔ تبھی جہانگیر نے عینا کو کال ملائی

www.urdu novelsmania.com

"میں ٹھیک ہوں بھائی، رات میں آ رہے ہیں نہ آپ گھر"

عینا ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کرتی ہوئی جہانگیر سے پوچھنے لگی

"نہیں یا آج تھوڑا بڑی ہو،، بس آغول کو رات میں لے کر گھر نکلو گا۔۔۔ تم رونی کے ساتھ چکر لگاؤ"

بلکہ ایسا کرو کل تم دونوں ہمارے ساتھ ہی ڈنر کرو"

جہانگیر نے بیٹھے بیٹھے خود ہی پروگرام بناتے ہوئے عینا کو بولا

"کل کا تو بہت مشکل ہو جائے گا بھائی، کل تو روحان بھی بہت لیٹ گھر آئے گے۔۔۔ کل دراصل کچھ ضروری سامان شپ پر پہنچانا ہے جو روحان اپنی نگرانی میں ہی پہنچائے گے" عینا جہانگیر کو کل نہ آنے کا جواز بتانے لگی اور جہانگیر کا دماغ کہیں اور ہی چلا گیا

"عینا کیا روٹی کی کمر پر k کا ٹیٹو ابھی تک موجود ہے"

جہانگیر نے عینا سے ایک دم سے سوال کیا

"جی۔۔۔ میرا مطلب ہے نہیں۔۔۔ کونسا ٹیٹو"

عینا جو کہ اچانک سے پوچھے گئے سوال پر بے ساختہ جی بول چکی تھی مگر روحان کا رد عمل یاد آنے پر وہ بات سنبھالتی بھی انجان بن کر الٹا جہانگیر سے پوچھنے لگی

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔ اچھا میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں، ابھی کچھ کام یاد آ گیا ہے"

جہانگیر کال کاٹ چکا تھا اور اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا

عینا کا پہلے اقرار کرنا اور پھر بات کو سنبھالتے ہوئے لاعلمی کا اظہار کرنا۔۔۔ اسکی بہن کیا کچھ جانتی تھی روحان کے بارے میں یہ وہ بعد میں باتوں باتوں میں اندازہ لگا لے گا مگر یہ تو کنفرم تھا روحان کی کمر پر وہ ٹیٹو موجود ہے اور کل روحان کی شپ میں واقعی لڑکیوں کو الیگل دوسرے ملک بھیجا جا رہا ہے

کیا صرف آغول کو ہی خطرہ تھا،، اس کی اپنی بہن سیف تھی۔۔۔ جہانگیر کو اب عینا کی بھی فخر ہونے لگی،،، اسے نہیں لگتا تھا کہ روحان عینا کو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے مگر اسے کاشف زیری کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔ اسے یقین تھا کل جو کچھ اس کے گھر ہوا اور پرسوں جو لوگ آغول کو لینے آئے تھے روحان ان سب باتوں سے سے انجان ہو گا۔ اس نے آج صبح آغول کو سختی سے منع کیا تھا کہ اپنے گھر میں فلاں حال کوئی بات نہیں بتائے گی۔۔۔ وہ روحان کو الٹ نہیں کرنا چاہتا تھا اسے کل کا انتظار تھا جب شپ پر وہ روحان کو رنگے ہاتھ پکڑے گا

www.urdu novelsmania.com

"بھائی کو کیسے معلوم ہو گیا روحان کی کمر پر اس ٹیٹو کے بارے میں،، شکر ہے میں نے بات سنبھالی۔۔۔ عینا جہانگیر کی کال رکھتی ہوئی سوچنے لگی،، کار سگنل پر رکی تب اس کی نظر روحان کی گاڑی پر پڑی جو کہ تین سے چار گاڑیوں آگے کھڑی تھی عینا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اس نے اپنا موبائل بیگ سے نکالا

"کہاں پر ہیں کیا کر رہے ہیں"

عینا نے روحان کو ٹیکس کر کے پوچھا تو اسے روحان کا میسج موصول ہوا

"آفس میں ہوں تھوڑا بڑی ہو جان، خیریت"

روحان کا میسج پڑھنے کے بعد عینا اس کی کار کو گھور کر دیکھنے لگی جو کہ سگنل کھلنے پر اسٹارٹ ہو چکی تھی

"خیریت ہے بس یاد آ رہی تھی آپ کی" عینا میسج سینڈ کرتے ہوئے ڈرائیور سے روحان کی کار کو فالو کرنے کو کہا۔۔۔ وہ اپنے مزاجی خدا کو اس کے جھوٹ پر تھوڑا سا شرمندہ کرنے کے بعد گھر جانا چاہتی تھی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"سی یوسون ڈارلنگ"

روحان کا میسج کافی دیر بعد اسے موصول ہوا جب ڈرائیور نے کار الیکنگ ہوٹل کے گیٹ پر روکی

"میم کیا کار ہوٹل کے اندر لے کر جانی ہے"

ڈرائیور عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا کیونکہ روحان کی کار اندر جا چکی تھی

"نہیں تم ایسا کرو گھر کے لیے نکل جاؤ میں روحان کے ساتھ آ جاؤ گی"

عینا کار سے اترتی ہوئی ڈرائیور کو بولی اور ہوٹل کے اندر چلی گئی

روحان سے تھوڑا فاصلہ رکھتے ہوئے وہ اس کے پیچھے جانے لگی

"آپ یہاں کہاں جا رہی ہیں میڈم آگے کوئی راستہ نہیں"

وہ واقعی ایک انجان سا راستہ تھا جہاں سے سیڑھیاں اتر کر روحان ہوٹل کے اندر گیا تھا عینا اس کے پیچھے جانے لگی تبھی وہاں ایک گارڈ کن ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔۔۔ عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"راستہ کیسے نہیں ہے ابھی میرے ہسبنڈ اندر گئے ہیں مجھے ان سے ضروری بات کرنی ہے راستہ دیں پلیز"

عینا گارڈ کو دیکھتی ہوئی بولی تو گارڈ نے اس کو بصورت سی لڑکی کو دیکھا جو کہ خود ہی ددل میں پھنسنے کو جا رہی تھی پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ اس نے عینا کو جانے دیا

اندھیرا کافی زیادہ تھا عینا سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے پہنچی وہاں پر لفٹ موجود تھی اور باقی جگہ سنسان تھی یقیناً روحان اس لفٹ میں ہی کہیں گیا ہو گا کیونکہ وہاں کوئی اور دوسرا راستہ موجود نہیں تھا

عینا کو لگا اسے یہاں سے واپس چلے جانا چاہیے مگر تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ لفٹ کے اندر چلی گئی
بٹن میں موجود بٹن دبانے پر لفٹ مزید نیچے یعنی انڈر گراؤنڈ جانے لگی

وہ بے حد آستہ سے قدم اٹھاتی ہوئی آگے بڑھی ایک پتلی سی گلی جو اٹلے ہاتھ کو مڑتی تھی وہی اسے
روحان کی آواز آنے لگی،، وہ کسی سے موبائل پر بات کر رہا تھا۔۔۔ عینا مڑنے کی بجائے دیوار سے
چپک کر ہلکا سر نکال کر روحان کو دیکھنے لگی

روحان اپنا موبائل پاکٹ میں رکھ رہا تھا اور دیوار پر لگے بٹن کو دوبارہ ہاتھ جو اسے کلیئر نہیں دکھائی دے
رہے تھے بٹن دبانے سے وہاں پر ایک دروازہ کھلا اور روحان اندر چلا گیا

"روحان کہاں چلے گئے ہیں یہ کیسی پوری اسرار جگہ ہے مجھے شاید واپس چلے جانا چاہیے"
عینا کو گھبراہٹ ہونے لگی وہ لفٹ کی طرف بڑھی مگر لفٹ سے ایک آدمی نکلا جو اسے دیکھ کر
چونکا۔۔۔ عینا اچانک کسی اور آدمی کی آمد پر ایک دم ڈر گئی،، وہ لفٹ کی طرف بڑھنے لگی

"کون ہو تم، کیا کر رہی ہو یہاں پر۔۔۔ کیسے آئی اس جگہ"
جنید عینا کی کلانی پکڑ کر پوچھنے لگا اکیلی کسی لڑکی کا اس جگہ پر آنا خطرے سے خالی نہیں کیا کیونکہ اس جگہ کو
کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔ نہ جانے یہ لڑکی غلطی سے آگئی تھی یا پھر جاسوسی کر رہی تھی

"یہ کیا بد تمیزی ہے آپ نے ہاتھ کیوں پکڑا، میرا ہاتھ چھوڑیں"

عینا اچانک اس اجنبی کے ہاتھ پکڑنے سے گھبرا گئی وہ ڈرنے کے باوجود سخت لہجے میں بولی

"جو بھی کوئی ایک دفعہ غلطی سے یہاں آجائے وہ واپس نہیں جاسکتا، اب تم بھی واپس نہیں جاؤں گی" جنید اس خوبصورت لڑکی کو دیکھتا ہوا بولا جو اسے دیکھی دیکھی لگ رہی تھی مگر وہ یہاں کی قیدی ہرگز نہیں تھی۔۔۔ مفت ہاتھ لگا خوبصورت مال وہ لوگ بھلا کہا چھوڑنے کے عادی تھے، اس لیے وہ عینا کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا

"چھوڑنیے میرا ہاتھ یہاں میرے ہسبند آئے تھے میں ان سے آپکی شکایت کر دوں گی پلیز ہاتھ چھوڑیں"

جنید عینا کی کلائی پکڑتا ہوا اسے لے جا رہا تھا عینا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اس سے کیسے اپنا ہاتھ چھڑائے وہ وہاں پر نہیں جانا چاہتی تھی جہاں وہ آدمی اسے لے جا رہا تھا

عینا کی باتیں سننے کے باوجود جنید اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا اسے اس خفیہ جگہ پر لے آیا تھا۔۔۔ عینا جیسے جیسے اس کے ساتھ قدم بڑھانے پر مجبور تھی ویسے ویسے اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔ وہاں پر لڑکیوں کو اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو قید کیا گیا تھا

"پلیز مجھے نہیں جانا یہاں"

عینا روتی ہوئی اس سے اپنا ہاتھ چھڑا کر بھاگنے کی کوشش کرنے لگی تبھی جنید نے ہاتھ کی مٹھی میں اس کے بالوں پکڑا اب وہ عینا کو اندر کی طرف ایک کمرے میں لے کر جا رہا تھا

جاری ہے



dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Epi#37

مشکل سے چند پل ہی گزرے تھے تب زور زور سے گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہوئی، جیسے کوئی گھر سے باہر گیٹ پر بری طرح گولیاں برس رہا ہو۔۔۔ جمانگیر ایک دم اٹھ کر بیٹھا آغول بھی گولیوں کی آواز سن کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔ کوئی گھر کا دروازہ کھول کر گھر کے اندر داخل ہو چکا تھا، جمانگیر نے پھرتی سے بیڈ کے سائڈ ٹیبل کی دراز سے اپنا سے پسٹل نکالنا چاہا، پر اسے محسوس ہوا کوئی باہر برآمدے میں چلتا ہوا بیڈروم کی کھڑکی کے نزدیک آ رہا ہے وہ بناریو الور لیے آغول کو کھینچ کر بیڈ کی دوسری سائڈ پر نیچے بیٹھ گیا۔۔۔

گولیوں سے فائر کر کے بیڈروم کی کھڑکیوں کے شیشے توڑے گئے تھے، آغول گولیوں کی آواز سن کر بے تحاشا ڈر گئی۔۔۔ صرف دو منٹ کی خاموشی کے بعد دوسرے بیڈروم پھر ڈرائنگ روم کی کھڑکیوں پر گولیاں چلنا شروع ہوئی۔۔۔ وہ جو بھی کوئی تھا کمروں کے اندر داخل ہونے کی بجائے، برآمدے میں کھڑا گھر کے کمروں کی ساری کھڑکیوں اور دروازوں پر گولیاں برسا رہا تھا

آغول نے ڈر کے مارے رونا چاہا تو جہانگیر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اس کی نظر صرف بیڈروم کے بند دروازے پر تھی اور ذہن صرف قدموں کی آہٹ پر، وہ جو بھی کوئی تھا، آسانی سے لاونج یا ڈرائنگ روم کے دروازے سے اندر داخل ہو سکتا تھا۔۔۔ مگر وہ باہر کھڑا ہی گولیاں چلا رہا تھا جیسے مقصد صرف خوف زدہ کرنا یا دھمکانہ ہو۔۔۔ اب گولیوں کی بوچھاڑ سنائے میں تبدیل ہو گئی تھی، دس منٹ بعد باہر کا گیٹ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی، شاید وہ واپس چلا گیا تھا۔۔۔ جہانگیر نے اٹھنا چاہا تو آغول نے اس کا گریبان سختی سے پکڑ لیا وہ نفی سر ہلا کر اشارہ سے منع کر رہی تھی ساتھ ہی بے آواز رو بھی رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ جہانگیر کہیں بھی جائے تب جہانگیر نے اس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹایا اور اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتا ہوا اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا۔۔۔ آہستہ سے وہ کھڑکی کے پاس آیا جہاں کمرے میں اندر کی طرف کانچ کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے

کھڑکی سے جھانکنے کے بعد اسے باہر کا منظر صاف لگا وہ بھاگ کر دراز سے اپنی پسٹل نکال کر آغول پر نظر ڈالتا ہوا اور بیڈروم سے باہر نکلا اور بیڈروم کے دروازے کو لاٹ کر دیا محتاط انداز میں چلتا ہوا اس نے نظروں اور دماغ چاک و چوبند رکھا، گھر کے تمام کمرے کلیئر تھے کھڑکیوں کے کانچ بکھرے پڑے تھے البتہ باہر نکل کر اس نے زخمی گارڈ کو دیکھا اور شکل کو کال کرنے لگا

کل رات ہونے والے واقعے کے پیچھے صرف اور صرف کاشف زیری کا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے۔۔۔ وہ اسے دھمکانا یا خوفزدہ کرنا چاہتا تھا یا پھر اپنی طاقت دکھانے کے لیے اوپچی حرکتوں پر اتر آیا تھا۔۔۔ اب وقت آگیا تھا کہ جمانگیر بھی اسے کچھ کر دکھائے

اپنا یونیفارم پہن کر پسٹل کو چیک کرتا ہوا وہ کارکی کیز لے کر گھر سے باہر نکلا

www.urdu novelsmania.com

کل کی ساری رات اس نے تقریباً جاگ کر گزاری تھی آغول کل رات کافی ڈرگئی تھی بار بار وقفے وقفے سے ساری رات خوف کے مارے اس کی آنکھ کھلتی رہی، جمانگیر اسے اپنے جانے کا یقین دلاتا رہا تاکہ وہ اطمینان سے سو جائے

جہانگیر کی صبح چھ بجے کے قریب دو گھنٹے کے لئے آنکھ لگی تھی سب سے پہلے اس نے اٹھ کر آغول کو اس کے میکے چھوڑا، وہ اکیلے جانے کے لیے یار کنے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔ تب جہانگیر نے اسے بولا کہ وہ اسے رات کو واپس لے آئے گا آغول کا گھر میں یوں اکیلے رہنا سیف ہرگز نہیں تھا۔۔۔ اس نے آج ہی پہلی فرصت میں گھر کے اور مین ڈور کے لاک چیلنج کروائے گھر کی تمام کھڑکیوں پر بلٹ پروف شیشے لگوائے۔۔۔ گھر کے باہر سکیورٹی پرپز سے کھمرے پہلے سے ہی لگے ہوئے تھے اب اس نے گھر کے اندر بھی لگوا دیے۔۔۔ گھر کے سارے کام کروانے کے بعد اس نے دوسرے گارڈ کا انتظام کیا

پولیس اسٹیشن جانے سے پہلے اس نے کار کارخ کاشف زیری کے گھر کی طرف کیا۔۔۔ نام اور شناخت کے بعد جہانگیر اپنی گاڑی کاشف زیری کی کوٹھی کے اندر لے کر آیا۔۔۔ کاشف زیری باہر لان میں ہی کرسی پر براجمان تھا، اس کا ایک ملازم اور جنید بھی وہی موجود تھے جو اسکے پیچھے کھڑے تھے، جہانگیر اپنی کار پارک کرتا ہوا اس کے پاس آیا

"آوایس پی کو کیسے آنا ہوا"

کاشف زیری جہانگیر کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا جہانگیر نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر بیلٹ ہوسلٹر سے پستل نکالی۔۔۔ ویسے ہی جنید نے بھی اپنی پستل نکالی، جہانگیر نے غصے میں گھور کر اسے دیکھا اور دو قدم کا فاصلہ طے کر کے جنید کے پاس پہنچا

"پولیس کو ہتھیار دکھاتا ہے"

بولنے کے ساتھ ہی جہانگیر نے دو تھپڑ جنید کے منہ پر مارے

جنید کو مارنے کے بعد اس نے پستل کا رخ لان میں لگے بلب کی طرف کیا اس پر فائر مارنے کے بعد اس نے کاشف زیری کی گاڑی پر تین سے چار فائر کیے

"ایس پی"

کاشف زیری غصے میں جہانگیر کو دیکھ کر چیخا تو جہانگیر نے اپنی پستل کا رخ اس کے سامنے کیا

"تم میرے گھر میں گھس کر کچھ زیادہ ہی شور کر رہے ہو"

کاشف زیری کرسی سے اٹھ کر جہانگیر سے بولا وہ کافی دیر سے پولیس والے کی غنڈہ گردی اپنے گھر میں دیکھ رہا تھا۔۔۔ جہانگیر چلتا ہوا کاشف زیری کے پاس آیا اور ٹیبل پر رکھا ہوا چائے کے کیٹل پر فائر کیا، کاشف زیری غصے ضبط کرتا ہوں اسے دیکھنے لگا

"یہ آنکھ مچولی بند کر دوزیری،، آئندہ اگر تم نے میرے گھر کی طرف یا میری بیوی کی طرف بری نظر سے دیکھا۔۔۔ تو مجھے کسی وارنٹ کی ضرورت نہیں ہوگی، اپنی ایمانداری کو میں ایک طرف رکھ کر اس پستل میں موجود ساری کے ساری گولیاں میں تمہاری اس کھوپڑی میں بھر دوں گا"

جہانگیر کاشف زیری کو بولتا ہوا واپس جانے لگا تبھی پیچھے سے جنید نے پستل کا رخ جہانگیر کی پشت پر کیا

"بے وقوفی مت کرو جنید پستل نیچے کرو۔۔۔ وہ یہاں ایسے ہی نہیں آیا ہو گا اپنی سیفٹی کا پورا انتظام کر کے آیا ہو گا"

کاشف زیری جنید کو دیکھتا ہوا بولا اور پھر جہانگیر کو دیکھنے لگا جو اپنی کار میں بیٹھ کر گیٹ سے باہر نکل گیا

صبح سے ہی آغول گھر پر میں آئی ہوئی تھی اسے اچھا خاصہ ٹائم دینے کے بعد وہ فاطمہ کی اجازت پر ڈرائیور کے ساتھ شاپنگ مال آگئی تھی جہاں سے اسے اپنی ضرورت کی چیزیں لینی تھی وہ ابھی کار میں بیٹھنے کا ارادہ رکھتی تھی تب اس کا موبائل بجنے لگا

"کیا ہوا بیوی کی یاد آ رہی ہے،، دل نہیں لگ رہا بیگم کے بنا"

اسلام کے بعد عینا جہانگیر سے پوچھنے لگی اور کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی

"بیوی کی یاد آتی تو اس کو کال ملتا اس وقت میں نے اپنی بہن سے خیریت پوچھنے کے لیے کال کی ہے" جہانگیر اس وقت پولیس اسٹیشن میں موجود تھا تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے آغول کو کال ملا کر رات کو ریڈی رہنے کا بولا تھا تب آغول سے عینا کا پوچھنے پر اسے معلوم ہوا کہ وہ آؤٹ ہے۔۔۔ تبھی جہانگیر نے عینا کو کال ملائی

"میں ٹھیک ہوں بھائی، رات میں آرہے ہیں نہ آپ گھر" عینا ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کرتی ہوئی جہانگیر سے پوچھنے لگی

"نہیں یا آج تھوڑا بڑی ہو،، بس آغول کو رات میں لے کر گھر نکلو گا۔۔۔ تم رونی کے ساتھ چکر لگاؤ بلکہ ایسا کرو کل تم دونوں ہمارے ساتھ ہی ڈنر کرو" جہانگیر نے بیٹھے بیٹھے خود ہی پروگرام بناتے ہوئے عینا کو بولا

"کل کا تو بہت مشکل ہو جائے گا بھائی،، کل تو روحان بھی بہت لیٹ گھر آئے گے۔۔۔ کل دراصل کچھ ضروری سامان شپ پر پہنچانا ہے جو روحان اپنی نگرانی میں ہی پہنچائے گے" عینا جہانگیر کو کل نہ آنے کا جواز بتانے لگی اور جہانگیر کا دماغ کہیں اور ہی چلا گیا

"عینا کیا روئی کی کمر پر k کا ٹیٹو ابھی تک موجود ہے"
جہانگیر نے عینا سے ایک دم سے سوال کیا

"جی۔۔۔ میرا مطلب ہے نہیں۔۔۔ کونسا ٹیٹو"

عینا جو کہ اچانک سے پوچھے گئے سوال پر بے ساختہ جی بول چکی تھی مگر روحان کا رد عمل یاد آنے پر وہ بات سنبھالتی بھی انجان بن کر الٹا جہانگیر سے پوچھنے لگی

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔ اچھا میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں، ابھی کچھ کام یاد آ گیا ہے"
جہانگیر کال کاٹ چکا تھا اور اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا

عینا کا پہلے اقرار کرنا اور پھر بات کو سنبھالتے ہوئے لائسنس کا اظہار کرنا۔۔۔ اسکی بہن کیا کچھ جانتی تھی
روحان کے بارے میں یہ وہ بعد میں باتوں باتوں میں اندازہ لگا لے گا مگر یہ تو کنفرم تھا روحان کی کمر پر
وہ ٹیٹو موجود ہے اور کل روحان کی شپ میں واقعی لڑکیوں کو الیگول دوسرے ملک بھیجا جا رہا ہے

کیا صرف آغول کو ہی خطرہ تھا،، اس کی اپنی بہن سیف تھی۔۔۔ جہانگیر کو اب عینا کی بھی فکر ہونے
لگی،،، اسے نہیں لگتا تھا کہ روحان عینا کو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے مگر اسے کاشف زیری کا کوئی
بھروسہ نہیں تھا۔۔۔ اسے یقین تھا کل جو کچھ اس کے گھر ہوا اور پرسوں جو لوگ آغول کو لینے آئے

تھے روحان ان سب باتوں سے سے انجان ہوگا۔ اس نے آج صبح آغول کو سختی سے منع کیا تھا کہ اپنے گھر میں فلاں حال کوئی بات نہیں بتائے گی۔۔۔ وہ روحان کو الرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا اسے کل کا انتظار تھا جب شب پر وہ روحان کو رنگے ہاتھ پکڑے گا

"بھائی کو کیسے معلوم ہو گیا روحان کی کمر پر اس ٹیٹو کے بارے میں،، شکر ہے میں نے بات سنبھالی۔۔۔ عینا جہانگیر کی کال رکھتی ہوئی سوچنے لگی،، کار سگنل پر رکی تب اس کی نظر روحان کی گاڑی پر پڑی جو کہ تین سے چار گاڑیوں آگے کھڑی تھی عینا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اس نے اپنا موبائل بیگ سے نکالا

urdu
novels mania
www.

"کہاں پر ہیں کیا کر رہے ہیں"

عینا نے روحان کو ٹیکس کر کے پوچھا تو اسے روحان کا میسج موصول ہوا

"آفس میں ہوں تھوڑا بڑی ہو جان، خیریت"

روحان کا میسج پڑھنے کے بعد عینا اس کی کار کو گھور کر دیکھنے لگی جو کہ سگنل کھلنے پر اسٹارٹ ہو چکی تھی

"خیریت ہے بس یاد آرہی تھی آپ کی" عینا میسج سینڈ کرتے ہوئے ڈرائیور سے روحان کی کار کو فالو کرنے کو کہا۔۔۔ وہ اپنے مزاجی خدا کو اس کے جھوٹ پر تھوڑا سا شرمندہ کرنے کے بعد گھر جانا چاہتی تھی

"سی یوسون ڈارلنگ"

روحان کا میسج کافی دیر بعد اسے موصول ہوا جب ڈرائیور نے کار الیکنگ ہوٹل کے گیٹ پر روکی

"میم کیا کار ہوٹل کے اندر لے کر جانی ہے"

ڈرائیور عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا کیونکہ روحان کی کار اندر جا چکی تھی

"نہیں تم ایسا کرو گھر کے لیے نکل جاؤ میں روحان کے ساتھ آ جاؤ گی"

عینا کار سے اترتی ہوئی ڈرائیور کو بولی اور ہوٹل کے اندر چلی گئی

روحان سے تھوڑا فاصلہ رکھتے ہوئے وہ اس کے پیچھے جانے لگی

"آپ یہاں کہاں جا رہی ہیں میڈم آگے کوئی راستہ نہیں"

وہ واقعی ایک انجان سارا سہرا تھا جہاں سے سیڑھیاں اتر کر روحان ہوٹل کے اندر گیا تھا عینا اس کے پیچھے جانے لگی تبھی وہاں ایک گارڈکن ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔۔۔ عینا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"راستہ کیسے نہیں ہے ابھی میرے ہسبند اندر گئے ہیں مجھے ان سے ضروری بات کرنی ہے راستہ دیں پلیز"

عینا گارڈ کو دیکھتی ہوئی بولی تو گارڈ نے اس خوبصورت سی لڑکی کو دیکھا جو کہ خود ہی دلدل میں پھنسنے کو جا رہی تھی پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ اس نے عینا کو جانے دیا

اندھیرا کافی زیادہ تھا عینا سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے پہنچی وہاں پر لفٹ موجود تھی اور باقی جگہ سنسان تھی یقیناً روحان اس لفٹ میں ہی کہیں گیا ہوگا کیونکہ وہاں کوئی اور دوسرا راستہ موجود نہیں تھا

عینا کو لگا اسے یہاں سے واپس چلے جانا چاہیے مگر تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ لفٹ کے اندر چلی گئی بٹن میں موجود بٹن دبانے پر لفٹ مزید نیچے یعنی انڈر گراؤنڈ جانے لگی

وہ بے حد آستہ سے قدم اٹھاتی ہوئی آگے بڑھی ایک پتلی سی گلی جو اسٹے ہاتھ کو مڑتی تھی وہی اسے روحان کی آواز آنے لگی،، وہ کسی سے موبائل پر بات کر رہا تھا۔۔۔ عینا مڑنے کی بجائے دیوار سے چپک کر ہلکا سر نکال کر روحان کو دیکھنے لگی

روحان اپنا موبائل پاکٹ میں رکھ رہا تھا اور دیوار پر لگے بٹن کو دبا رہا تھا جو اسے کلیئر نہیں دکھائی دے رہے تھے بٹن دبانے سے وہاں پر ایک دروازہ کھلا اور روحان اندر چلا گیا

"روحان کہاں چلے گئے ہیں یہ کیسی پوری اسرار جگہ ہے مجھے شاید واپس چلے جانا چاہیے" عینا کو گھبراہٹ ہونے لگی وہ لفٹ کی طرف بڑھی مگر لفٹ سے ایک آدمی نکلا جو اسے دیکھ کر چونکا۔۔۔ عینا اچانک کسی اور آدمی کی آمد پر ایک دم ڈر گئی،، وہ لفٹ کی طرف بڑھنے لگی

"کون ہو تم، کیا کر رہی ہو یہاں پر۔۔۔ کیسے آئی اس جگہ" جنید عینا کی کلائی پکڑ کر پوچھنے لگا اکیلی کسی لڑکی کا اس جگہ پر آنا خطرے سے خالی نہیں کیا کیونکہ اس جگہ کو کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔ نہ جانے یہ لڑکی غلطی سے آگئی تھی یا پھر جاسوسی کر رہی تھی

www.urdu novelsmania.com

"یہ کیا بد تمیزی ہے آپ نے ہاتھ کیوں پکڑا،، میرا ہاتھ چھوڑیں" عینا اچانک اس اجنبی کے ہاتھ پکڑنے سے گھبرا گئی وہ ڈرنے کے باوجود سخت لہجے میں بولی

"جو بھی کوئی ایک دفعہ غلطی سے یہاں آجائے وہ واپس نہیں جاسکتا،، اب تم بھی واپس نہیں جاؤں گی" جنید اس خوبصورت لڑکی کو دیکھتا ہوا بولا جو اسے دیکھی دیکھی لگ رہی تھی مگر وہ یہاں کی قیدی

ہرگز نہیں تھی۔۔۔ مفت ہاتھ لگا خو بصورت مال وہ لوگ بھلا کہا چھوڑنے کے عادی تھے،، اس لیے وہ عینا کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا

"چھوڑئیے میرا ہاتھ یہاں میرے ہسبند آئے تھے میں ان سے آپکی شکایت کر دوں گی پلیز ہاتھ چھوڑیں"

جنید عینا کی کلائی پکڑتا ہوا اسے لے جا رہا تھا عینا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اس سے کیسے اپنا ہاتھ چھڑائے وہ وہاں پر نہیں جانا چاہتی تھی جہاں وہ آدمی اسے لے جا رہا تھا

عینا کی باتیں سننے کے باوجود جنید اس کا ہاتھ پکڑتا ہوں اُسے اس خفیہ جگہ پر لے آیا تھا۔۔۔ عینا جیسے جیسے اس کے ساتھ قدم بڑھانے پر مجبور تھی ویسے ویسے اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔ وہاں پر لڑکیوں کو اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو قید کیا گیا تھا

www.urdu novelsmania.com

"پلیز مجھے نہیں جانا یہاں"

عینا روتی ہوئی اس سے اپنا ہاتھ چھڑا کر بھاگنے کی کوشش کرنے لگی تبھی جنید نے ہاتھ کی مٹھی میں اس کے بالوں پکڑا اب وہ عینا کو اندر کی طرف ایک کمرے میں لے کر جا رہا تھا

جاری ہے Dilumilehumaray : 

روحان کو پانچ منٹ ہوئے تھے کاشف زیری کے پاس آکر بیٹھے ہوئے، کل شپ کے ذریعے لڑکیوں کی ایک بڑی تعداد کو دوسرے ملک روانہ کرنا تھا، جہاں ان کی بولی لگائی جاتی اور نعلامی ہوتی۔۔۔ روحان اسی بارے میں کاشف زیری سے بات کرنے آیا تھا ساتھ ہی ان لڑکیوں کے چہرے بھی دیکھنے آیا تھا جن کو کل اس کے شپ میں پہنایا جاتا۔۔۔ تبھی روتی ہوئی انسانی آواز پر وہ بے ساختہ مڑا، کاشف نے بھی روم کے اندر آتے ہوئے جنید کو دیکھا جو کسی لڑکی کو بالوں سے پکڑتا ہوا روم کے اندر لا رہا تھا

"جنید"

روحان نے عینا کو دیکھا جس کو بالوں سے جنید نے پکڑا ہوا تھا، روحان غصے میں جنید پر دھاڑا۔۔۔ آج اسے عینا کو اس جگہ دیکھ کر معلوم ہوا پیروں تلے زمین نکلتا کسے کہتے ہیں

روحان کے بری طرح چیخنے پر جیسے ہی جنید نے عینا کو چھوڑا عینا بھاگتی ہوئی روحان کے گلے سے لگی اور زور زور سے رونے لگی

روحان کے ساتھ ساتھ کاشف زیری بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور حیرت سے روحان کی بیوی کو دیکھنے لگا آخر یہاں تک کیسے پہنچی۔۔۔ جنید بھی حیرت زدہ تھا کہ یہ لڑکی روحان کی بیوی ہے،، شادی والے دن میک اپ کی وجہ سے شاید وہاں اسے پہچان نہیں پایا تھا

"تمہاری بیوی یہاں کیا کر رہی ہے روحان"

کاشف زیری عینا کو دیکھتا ہوا روحان سے پوچھنے لگا جاننا تو روحان بھی عینا سے یہی چاہتا تھا کہ وہ آخر یہاں پر کیا کر رہی ہے مگر اس سے پہلے جنید بول پڑا

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ آپ کی وائف ہے مگر تھوڑی دیر پہلے اس نے کہا کہ یہ آپ کا پیچھا کرتی ہوں یہاں پر آئی تھی"

جنید روحان کو دیکھتا ہوا بتانے لگا روحان ابھی تک عینا کی حرکت پر غصے سے زیادہ صدمے کی حالت میں تھا اور عینا ابھی بھی خوف کے مارے روحان سے چپکی ہوئی رو رہی تھی

"سرمیں آپ سے رات میں بات کرتا ہوں"

روحان کاشف زیری سے بولتا ہوا عینا کے شوڈر کے گرد اپنا بازو لپیٹ کر وہاں سے نکلنے لگا

"وہی رک جاؤ روحان"

کاشف زیری کی آواز پر روحان کے قدم رکے تو عینا کو بھی روکنا پڑا۔۔۔ روحان پلٹ کر کاشف زیری کو دیکھنے لگا اور عینا اپنے شوہر کا گھبراہٹا ہوا چہرہ دیکھنے لگی

"ایسا یاد ہے تمہیں،، اس کی بیوی کو یہاں پر انجانے میں لایا گیا تھا جبکہ تمہاری بیوی یہاں پر خود چل کر آئی ہے تمہارا پیچھا کرتے ہوئے۔۔۔ یہ اب تمہارے ساتھ میری اصلیت سے بھی واقف ہو گئی ہے۔۔۔ اسے تم یہاں سے نہیں لے جاسکتے"

کاشف زیری روحان کو دیکھتا ہوا بولا ایک بار پھر عینا نے خوف سے روحان کو جکڑ لیا۔۔۔ روحان عینا کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے خود بھی ڈر گیا تھا

"آپ مطمئن ہو جائیں یہ کسی کو کچھ نہیں بولے گی" روحان کو اس وقت ڈرنا نہیں تھا اس لئے وہ اپنا کانفیڈینس بحال کرتا ہوا بولا۔۔۔ یہاں اپنی بیوی کو چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

www.urdu novelsmania.com

"میں مطمئن نہیں ہو سکتا روحان، نہ ہی اپنے لئے کوئی رسک لے سکتا ہوں ویسے بھی تمہاری بیوی ایس۔ پی کی بہن ہے۔۔۔ یہ بات بہت خطرناک ہے"

کاشف زیری نے جنید کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس سے پسٹل لیا۔۔۔

پسٹل ہاتھ میں لئے وہ چلتا ہوا روحان کے پاس آیا۔۔۔ عینا روحان کے گلے لگ کر رونے لگی روحان خاموشی سے پہلے کاشف زیری کو دیکھنے لگا پھر اس کے ہاتھ میں موجود پسٹل کو دیکھنے لگا

"یہاں موجود لڑکیوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے وہ یقیناً تم اپنی بیوی کے ساتھ ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتے۔۔۔ ایسا ہی ہے ناں روحان"

کاشف زیری پسٹل کا رخ روحان کی طرف کرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

روحان کو لگا جیسے آج جو سراسر عام ٹٹ جائے گا۔۔۔ کہیں اس کی عزت خاک میں نہ مل جائے۔۔۔ وہ خاموشی سے کاشف زیری کو دیکھنے لگا عینا ابھی بھی روحان کے گلے لگی ہوئی خوف سے رو رہی تھی

"اپنے ہاتھ سے ختم کر دو اپنی بیوی کو"

کاشف زیری پسٹل کو اپنے ہاتھ کے اوپر رکھ کر روحان کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔۔۔ عینا نے کاشف زیری کی بات سن کر ایک دم سہرا اٹھایا اور پوری آنکھیں کھولے وہ روحان کو دیکھنے لگی جو کاشف زیری کے ہاتھ سے پسٹل اٹھا رہا تھا

"روحان"

عینا روحان کو چھوڑ کر بے یقینی سے اسے دیکھتی ہوئی بولی،، وہ رونا بھول کر روحان کو بنا پلکیں جھپکائے دیکھنے لگی۔۔۔ روحان نے اپنے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ صاف کر کے عینا کی پیشانی پر پسٹل رکھی،، عینا نے اپنی آنکھیں بند کر لی

وہ اپنی عزت کو پامال ہوتے تو نہیں دیکھ سکتا تھا شاید اسے ختم کرنا بہتر تھا روحان کے ہاتھوں لرز نے لگے۔۔۔ پھر وہ جی کر کیا کرے گا روحان نے عینا کی پیشانی سے پسٹل ہٹا کر اچانک پسٹل کا رخ کاشف زیری کی طرف کیا

"نہ ہی میں اس کو یہاں پر چھوڑ کر جا سکتا ہوں اور نہ ہی مار سکتا ہوں۔۔۔ آپ کو مجھ پر بھروسہ کرنا پڑے گا یہ اپنے بھائی سے یا کسی سے بھی کچھ نہیں بولے گی۔۔۔ میں آپ پر کوئی آفت نہیں آنے دوں گا آپ کو میرا یقین کرنا پڑے گا سر،، پلیز مجھے اپنی بیوی کو لے کر یہاں سے جانے دیں"

روحان نے پسٹل کا رخ کاشف زیری کی طرف کیا ہوا تھا دوسرے ہاتھ سے عینا کو اپنی طرف کھینچ کر اپنے حصار میں لے لیتا ہوا بولا عینا ایک بار پھر اسکے سینے میں منہ چھپا کر رونے لگی

"یہ تم صحیح نہیں کر رہے ہو روحان،، بلیک کینگ تو غلطی کے بعد کسی کو ایک موقع نہیں دیتا جبکہ ہفتے پہلے تمہارے گھر سے ہماری ایک لڑکی بھاگ گئی تھی"

کاشف زیری غصے میں روحان کو دیکھتا ہوا یاد دلانے لگا۔۔۔ یقیناً وہ فروا کی بات کر رہا تھا عینا روحان کے سینے سے لگی سوچنے لگی،، وہ مکروہ چہرے والا کاشف زیری، آج عینا کو اس کا چہرہ دیکھ کر خوف آ رہا تھا۔۔۔ وہ اس کو دیکھنے کی بجائے روحان کے سینے میں اپنا چہرہ چھپائے ہوئی تھی

"سر آپ کو اس بار بھی مجھے معاف کرنا پڑے گا،، کل شپ کے زریعہ جو آگے ڈیلیوری ہوئی ہے۔۔۔ اس کا اپنی منزل پر پہنچنا آپ کے لیے کس قدر امپورٹنٹ ہے،، یہ آپ اچھی طرح اندازہ لگا سکتے ہیں"

عینا کی موجودگی میں روحان کاشف زیری کو ڈورڈز میں۔۔۔ لڑکیوں کے متعلق آگاہ کرنے لگا جن کا کل شپ کے ذریعے دسرے ملک پہنچنا بہت ضروری تھا ورنہ کاشف زیری کو اچھا خاصا نقصان پہنچتا۔۔۔ روحان کی بات سن کر کاشف زیری بیچ و تاب کھا کر رہ گیا وہ اس وقت نہ روحان سے بگاڑ سکتا تھا نہ زور زبردستی کر سکتا تھا

www.urdu novelsmania.com

"اگر کسی بھی طرح کی اونچ نیچ ہوئی یا شک کے دائرے میں میرا نام آیا تو روحان یاد رکھنا میں اپنا نفع نقصان کا سوچے بنا تمہیں تمہاری فیملی سمیت۔۔۔"

کاشف زیری ادھوری بات چھوڑ کر روحان کو دیکھنے لگا

"آپ مطمئن ہو جائیں آپ پر کبھی کوئی آنچ نہیں آئے گی"

روحان نے پسٹل اپنے ہاتھ پر رکھ کر کاشف زیری کی طرف بڑھائی اور اسے یقین دلاتا ہوا عینا کو وہاں سے لے کر نکل گیا

کل رات وہ کافی لیٹ آغول کو واپس گھر لے کر آیا تھا اس کی عینا یا روحان سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی منصور سے دس منٹ باتیں کر کے فاطمہ کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے پی کر وہ آغول کو واپس گھر لے کر آگیا۔۔۔ گھر آنے کے بعد آغول بیڈ پر اس کے برابر میں لیٹی ہوئی کافی دیر تک اس سے باتیں کرتی رہی مگر جہانگیر کا دماغ روحان پر اٹکا ہوا تھا کل اس کی شپ پر لڑکیاں دوسرے ملک اسمگل ہونے تھی۔۔۔ روحان کی گرفتاری کے بعد کیا کچھ ہوگا جہانگیر وہ سب کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔ اسے خبر نہیں ہوئی کب آغول اس کے سینے پر سر رکھ کر سو چکی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد جہانگیر بھی نیند کی وادیوں میں چلا گیا

www.urdu novelsmania.com

نیند میں جہانگیر نے بیڈ پر ہاتھ رکھا تو آنکھیں بند کئے آغول کو اپنے ہاتھ سے تلاشنے لگا۔۔۔ آغول بیڈ پر اپنی جگہ پر موجود نہیں تھی،،، صبح ہو چکی تھی۔۔۔ جہانگیر نے دوسری طرف کروٹ لے کر سامنے

دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔ پچھلے چار ماہ سے وہ اکثر اسے ایسے ہی یوگا کرتا ہوا دیکھتا آ رہا تھا

اس وقت وہ فرش پر سجدے کی حالت میں لیٹی ہوئی تھی جبکہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اس نے بالکل اسٹریٹ فرش پر رکھا ہوا تھا۔۔۔ چند منٹ گزرنے کے بعد وہ دونوں ہاتھوں کو آدھے دھڑکے ساتھ آستہ سے موو کرتی ہوئی لیفٹ سائیڈ پر لے جانے لگی پھر سجدے والی پوزیشن میں واپس آئی۔۔۔ اور تھوڑی دیر بعد اسی طرح اپنے ہاتھوں اور آدھی باڈی کو موو کرتی ہوئی رائٹ سائیڈ پر لے کے جانے لگی

جہانگیر خاموشی سے اسے یوگا کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا جہانگیر نے نوٹ کیا تھا وہ سلم ہونے کے باوجود اپنے ویٹ کو لے کر بہت زیادہ ٹینس رہتی تھی۔۔۔ اب وہ بالکل اسٹریٹ کھڑی ہو گئی تھی اس کی پُشت جہانگیر کی طرف تھی اپنی شرٹ کو کمر سے نیچے کرتے ہوئے،، اب وہ سانس رکتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھانے کے بعد پاؤں تک لے جا کر نیچے جھکی۔۔۔

جہانگیر نے سائیڈ ٹیبل پر آغول کے نوٹس کے اوپر رکھا ہوا پین اٹھایا اور نیچے جھکی ہوئے اپنی بیوی کا نشانہ لیا۔۔۔ وہ جو پوری توجہ سے یوگا کر رہی تھی،، اچانک کوئی چیز اس کی بیک پر لگی جس سے اس کا ربط ٹوٹا،، وہ سیدھی ہو کر پلٹ کر سامنے بیڈ پر لیٹے ہوئے جہانگیر کو دیکھنے لگے جو کہ چہرہ بالکل سنجیدہ

کیے ہوئے مگر آنکھوں میں شرارت بھرے وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ آغول خاموشی سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی

"یہ کیا تھا"

پین کو واپس نوٹس کے اوپر رکھتی ہوئی وہ اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر جھانگیں سے اس کی تھوڑی دیر پہلے والی حرکت کے بارے میں پوچھنے لگی

"تمہیں اپنے پاس بلانے کا طریقہ" جھانگیں نے بیڈ پر لیٹے لیٹے آغول کے ہاتھ اسکی کمر سے ہٹاتے ہوئے خود اس کو کمر سے پکڑ کر اپنے اوپر گرایا

"کیا کر رہے ہیں ناشتہ بنانا ہے مجھے"

وہ آغول کو اپنے حصار میں لے کر بیڈ پر لٹا چکا تھا آغول اس کا ارادہ بھانپتی ہوئی بولی

"یہ تمہاری ماما کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے کا نتیجہ ہے۔۔۔ اب ان کو بتا دینا، آپ کے داماد پر اس کراماتی چائے کا اثر ہو گیا ہے۔۔۔۔ جس کی وجہ سے ممکن ہے آپ بہت جلد نانی بن جائیں"

جہانگیر آغول کا چہرہ دیکھ کر جتنی سنجیدگی سے بولا تھا جہانگیر کی بات سن کر آغول کی آنکھیں حیرت سے باہر آئیں مگر اس سے پہلے وہ کچھ بولتی جہانگیر اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اس کی بولتی بند کر چکا تھا

"یعنی آپ اس دن ماما اور میری باتیں سن رہے تھے"

آغول جہانگیر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹاتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔۔۔ جہانگیر مسکراہٹ چھپاتا ہوا اپنی بنیان اتار رہا تھا تب آغول دوبارہ بولی

"میں نے اس کے بعد زاہدہ کی خوب کلاس لی تھی اور اسے خبردار کیا کہ آئندہ ماما کو الٹی سیدھی جگہوں پر لے کر جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ میں تو وہ پانی بھی ماما سے لے کر ضائع کر چکی ہو"

آغول فاطمہ کی پوزیشن کلمیر کرتی ہوئی جہانگیر سے بولی،، نہ جانے وہ اس کی ماما کے بارے میں کیا سوچ رہا ہے۔۔۔۔۔ جہانگیر آغول کے اوپر جھک کر اس کی گردن پر ہونٹ رکھ چکا تھا

"جہانگیر آپ نہ جانے کیا سوچ رہے ہو گئیں۔۔۔۔۔"

آغول کے بولتے ہی جہانگیر نے سر اٹھا کر اسے گھور کر دیکھا

"کیا تم خاموش رہ سکتی ہوں تھوڑی دیر کے لیے"

جہانگیر سیریس ہو کر آغول سے پوچھنے لگا تو آغول خاموش ہو گئی۔۔۔ اب آغول کو اندازہ ہونے لگا وہ فاطمہ کو جلد نانی بنا دے گا

مسور کن لمحات کو چند پل ہی گزرے تھے جہانگیر بغیر شرٹ کے کمفرٹر کے اندر لیٹا ہوا تھا جبکہ آغول اپنی شرٹ ٹھیک کرتی ہوئی بیڈ سے اترنے لگی، جہانگیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

"آج کیا گھر پر ہی دن گزارنے کا ارادہ ہے آپ کا"

ایک تو اس سے فوراً جہانگیر سے نظریں نہیں ملائی جا رہی تھی پھر جہانگیر کے دیکھنے پر وہ مزید اس سے نظریں ملائے بغیر بولی

"تم بتاؤ آج کا پورا دن تمہارے نام کر دو"

جہانگیر بیڈ پر لیٹا ہوا اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھسائے سنجیدگی سے آغول کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"مجھے تو بہت خوشی ہوگی۔۔۔ آگر آج آپ سارا دن گھر میں گزارے گے" شرمیلی مسکراہٹ ہونٹ پر سجائے آغول نے جہانگیر کے سینے پر سر رکھ کر کہا تو جہانگیر نے اپنے بازوؤں کے حلقے میں بھر لیا

"ٹھیک ہے پھر میری ایک شرط ہے آج کا پورا دن تم بیڈ سے نیچے نہیں اترو گی آج ہم یوں ہی ایک دوسرے کے قریب رہیں گے"

جہانگیر کی بات سن کر آغول نے اس کے سینے سے سر اٹھا کر گھورتے ہوئے جہانگیر کو دیکھا

"ناشتہ بنانے جا رہی ہوں میں"

اس کے سینے پر پنج مارتی ہوئی بیڈ سے اٹھ گئی۔۔۔ جہانگیر اس کو بیڈ روم سے باہر نکلتا ہوا دیکھ کر مسکرانے لگا

جاری ہے Dilyunmilehumaray : 
Byzeeniasharjeel
www.urdu novelsmania.com

Epi#39

ناشتہ بنانے کے دوران وہ یہی سوچ رہی تھی کہ جہانگیر جب اس کے قریب ہوتا تھا تو کتنی شدت چھلکتی تھی اس کے انداز میں۔۔۔ کیا وہ محبت بھی اس سے اتنی شدت سے ہی کرتا ہے اگر ایسا ہے

تو پھر وہ اظہار کیوں نہیں کرتا۔۔۔ آغول اپنی سوچوں میں گم ناشتہ تیار کر کے ٹیبل پر رکھنے لگی تب اس نے دیکھا جاناگیر یونیفارم میں روم سے باہر نکلا

"یہ کیا بات ہوئی تھوڑی دیر پہلے تو آپ کہہ رہے تھے کہ آپ اپنا سارا دن میرے نام کرنے والے ہیں"

اس کو یونیفارم دیکھ کر آغول کا اچھا خاصہ موڈ خراب ہوا تھا

"ہاں مگر میں نے ایک شرط بھی رکھی تھی جو تم نے پوری نہیں کی" جاناگیر معنی خیزی سے کہتا ہوا، اسے یاد دلانے لگا اور چمیر کھسکا کر بیٹھا

"جاناگیر میں سیریس ہوں آپ آج کہیں نہیں جا رہے ہیں، آج کا سارا دن آپ میرے ساتھ گزارے گے"

وہ آغول کا مائنڈ بنا چکا تھا اس لئے اب اس کا پولیس اسٹیشن جانا آغول کو برا لگ رہا تھا

"اُس وقت میں بھی بہت سیریس تھا، تمہیں بیڈ سے نہیں اترنا چاہیے تھا" جاناگیر نے بولتے ہوئے ناشتہ شروع کر دیا

"میں آپ کو جانے ہی نہیں دوں گی آپ باہر نکل کے دکھائیں مجھ کو ذرا"

آغول اب ضد پر آگئی تھی اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا وہ چاہتی تھی آج کا دن جاناگیر اس کے ساتھ گزارے،، وہ جاناگیر سے اپنے لئے اسکی فیلنگز جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ جاناگیر کے منہ سے محبت کا اظہار سننے کی کتنی تمنا تھی اس کی

"آغول اب ضد نہیں ضروری کام ہے جلدی آ جاؤں گا"

جاناگیر نے جب اس کو ضد کرتے دیکھا تو خود بھی تھوڑا سخت ہو کر بولا۔۔۔۔۔

ویسے تو اس وقت اس کا ارادہ کہیں بھی جانے کا نہیں تھا شام میں ہی اسے پورٹ روحان کی شپ پر جانا تھا لیکن تھوڑی دیر پہلے ایس ایس پی سیف اللہ کی کال اُس کے موبائل پر آئی تھی اور انہوں نے بتایا تھا۔۔ کہ اسے فوری ڈی آئی جی صاحب نے طلب کیا ہے،، کاشف زیری کے کیس کے متعلق جاننے کے لیے کیونکہ کمشنر صاحب کے کسی اور شہر کے ٹرانسفر کے آرڈر آ گئے تھے اور ان کی جگہ جس کمشنر کو تعینات کیا گیا تھا وہ ایماندار تھا۔۔۔ بہت ممکن تھا کہ اب کاشف زیری کے خلاف کوئی ایکشن لیا جائے

"اچھا سنو میری بات باہر گیٹ پر گارڈ موجود ہے۔۔۔ گھر سے باہر بالکل نہیں نکلنا،، ویسے تو پورے گھر کی مانیٹرنگ ہو رہی ہے،، یہاں دیکھو آغول میری طرف، میں شام تک گھر جلدی آ جاؤں گا"

جہانگیر کے سخت لہجے میں بولنے کے بعد وہ بے دھیانی سے اس کی بات سن رہی۔۔۔ اس لیے آخری جملہ بولتے ہوئے جہانگیر نے اس کا چہرہ تھام کر اپنی طرف کیا اور پیار سے بولا

"شام میں کیا آپ کو ضرورت ہی نہیں ہے آج گھر آنے کی"

آغول اپنے چہرے سے جہانگیر کے ہاتھ اٹھا کر بیڈ روم میں چلی گئی۔۔۔ جہانگیر لمبا سانس کھینچ کر، کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں ٹائم دیکھتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا

ڈیڑھ سو کے قریب تعداد میں لڑکیوں کو روحان نے اپنی نگرانی میں، شپ میں موجود کمرے کے تہ خانے میں منتقل کروایا تھا۔۔۔ دس منٹ کے بعد شپ کو اپنی منزل کی طرف روانہ ہونا تھا جنید تھوڑی دیر پہلے ہی اس کے پاس گیا تھا

www.urdu novelsmania.com

"رونی مجھے اس شپ کی تلاشی لینی ہے"

روحان کا منہ شپ کی طرف تھا اس نے مڑ کر دیکھا تو اپنے پیچھے جہانگیر کو کھڑا پایا۔۔۔ ایک پل کے لیے اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا مگر دوسرے کی پل اسے عینا کے اوپر غصہ آیا

"کیا ہے میری شپ میں جو تمہیں تلاشی لینی ہے یعنی تم ہوتے کون ہو تلاشی لینے کی بات کرنے والے"

وہ اپنا غصہ چھپائے بغیر کافی بد تمیزی سے جمانگیر سے بولا

"یہ تو تمہیں بھی معلوم ہے کہ کیا ہے اس شپ میں۔۔۔ اور اس پولیس یونیفارم میں مجھے دیکھ کر تمہیں اندازہ ہو جانا چاہیے کہ میں کون ہوتا ہوں تمہاری شپ کی تلاشی لینے والا"

جمانگیر روحان کو جواب دیتا ہوا شپ کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔ وہ سیدھا ہیڈ کوارٹر سے یہاں آ رہا تھا جبکہ شکل پولیس وین میں تھوڑی ہی دیر میں یہاں پہنچنے والا تھا

"رکوجیڈی یہ کسی ایرے غیرے کا شپ نہیں ہے جو تم اس کی تلاشی لو" جمانگیر نے شپ کی طرف قدم بڑھائے تو روحان فوراً بولا جمانگیر نے مڑ کر روحان کو دیکھا

www.urdu novelsmania.com

"سمرچ وارنٹ لے کر آیا ہوں میں"

جمانگیر نے اپنی پاکٹ سے پرچہ نکالتے ہوئے کہا۔۔۔ جس سے ایک پل کے لیے روحان کے چہرے کا رنگ بدلا

"کیا میں دیکھ سکتا ہوں"

روحان کے کہنے پر جمانگیر نے اپنے ہاتھ میں موجود پرچہ اس کی طرف بڑھایا جسے کھول کر روحان پڑھنے لگا

"اوکے تم تلاشی لے سکتے ہو"

روحان نے پرچہ کو فولڈ کر کے جمانگیر کی طرف بڑھایا جمانگیر شپ کی طرف جانے لگا تبھی روحان نے دور سے ہی اشارہ کر کے شپ اسٹارٹ کرنے کا حکم دیا۔۔۔ جمانگیر شپ سے آٹھ سے دس قدم دور تھا تب شپ اسٹارٹ ہو گیا

"رونی شپ کو فوراً رکواؤ"

جمانگیر غصے میں روجان کو دیکھتا ہوا بولا

"شپ نہیں رکے گا" جمانگیر جتنے غصے میں تھا روحان نے بھی اتنی ہی سنجیدگی سے کہا

"تم قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہو میں تم سے ہر رشتہ بھول کر تمہارے خلاف پھر کوئی سخت ایکشن لوں گا"

جمانگیر روحان کو دیکھ کر چیخا ہوا بولا

"ہست آسان لگ رہا ہے میرے خلاف کوئی ایکشن لینا، چلو یہ بھی کر کے دیکھ لو"

روحان نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا تو جہانگیر نے پستل نکال کر اس کے ماتھے پر رکھی

"شپ واپس بلواؤ اس مائی آرڈر" جہانگیر کا اسی وقت موبائل بجنے لگا جسے وہ نظر انداز کرتا ہوا روحان سے بولا روحان کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس پر پستل بھی رکھ سکتا ہے روحان نے اپنا موبائل پاکٹ سے نکالا

"شپ واپس لے کر آؤ"

روحان اپنے موبائل پر بولتا ہوا جہانگیر کو دیکھ رہا تھا جہانگیر نے ابھی بھی اپنا پستل اس کے ماتھے پر رکھا ہوا تھا

جہانگیر کا موبائل دوبارہ بجنے لگا اس نے روحان کے ماتھے پر پستل رکھے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اپنا موبائل نکالا۔۔۔ اس وقت وہ آغول کی کال ریسیو نہیں کرنا چاہتا تھا مگر نہ جانے کیوں آنسر کر بیٹھا

"جلدی بولو" جہانگیر نے پستل روحان کے ماتھے پر رکھی ہوئی اس کا سارا فوکس بھی اسی کے اوپر تھا مگر آغول کی گھبراہٹی ہوئی اور روتی ہوئی آواز نے اس کا دماغ موبائل پر لگا دیا

"جہانگیر یہ لوگ معلوم نہیں کیسے گھر کے اندر آ گئے۔۔۔ پلیز مجھے بچالیں، یہ لوگ مجھے لے جائیں گے مجھے کہیں نہیں جانا بہت ڈر لگ رہا ہے مجھے"

وہ مسلسل روتی ہوئی بول رہی تھی جہانگیر کا سانس رکنے لگا

وہ اپنا پسٹل واپس رکھ کر بنا روحان کو کچھ بھی کہہ برق رفتاری سے اپنی کار کی طرف بھاگا

"آغول کہاں پر ہوں تم،، میں جلدی پہنچ رہا ہوں تمہارے پاس"

جہانگیر کی بات بھی مکمل نہیں ہو پائی تھی کہ آغول نے کال کاٹ دی تھی یا پھر کسی نے اس سے موبائل چھین کر،، وہ اس وقت دوسری کوئی بھی بات نہیں سوچنا چاہتا تھا بس جلد از جلد آغول کے پاس پہنچنا چاہتا تھا

www.urdu novelsmania.com

اگر اس کے گھر میں کوئی ہتھیار لے کر داخل ہوا تو اس کے موبائل پر الارم کیوں نہیں بجایا جبکہ گھر کی مانیٹرنگ بھی ہو رہی تھی۔۔۔ گاڑڈ اس وقت کہاں تھا۔۔۔ کارڈرائیو کرتے ہوئے سارے سوالات جہانگیر کے دماغ میں آنے لگے

وہ کارتیزی سے ڈرائیو کرنے لگا ساتھ ہی اپنی پاکٹ سے موبائل نکال کر اس نے اپنے بیڈروم کا ویو چیک کرنے لگا تو اسکرین بلیک تھی۔۔۔ شاید کیمرو ہٹا دیا گیا تھا یا پھر آف کر دیا گیا تھا۔۔۔ اس کا دل اور دماغ آغول کی طرف تھا اس لئے اس کا دھیان بٹا اور سامنے سے آتی ہوئی کار سے اس کی ٹکڑ ہوئی مگر وہ سامنے والے کا نقصان دیکھے بنا اپنی کار بھگالے گیا۔۔۔

وہ صبح اس سے ناراض تھی،، اسے روکنا چاہتی تھی،، اور وہ اسے منائے بغیر بات کیے بغیر گھر سے نکل گیا تھا۔۔۔ سامنے اتنا بڑا اسپید بریکر اسے نہیں دکھا اور کار بری طرح اچھلی۔۔۔ بہت مشکو سے اس نے گھر تک کا راستہ طے کیا تھا۔۔۔ گھر کے سامنے گاڑی کھڑی کر کے پستل ہاتھ میں پکڑے،، گیٹ پر آیا جہاں گاڑی موجود تھا

urdu
novels
mania
www.urdu-novelsmania.com

"یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو، گھر میں کون آیا تھا"

جہانگیر گاڑی کے اطمینان سے بیٹھنے پر چیختا ہوا غصے میں بولا

"سر کوئی نہیں آیا کام والی رانی آئی تھی۔"

گاڑی اسے غصے میں دیکھ کر کرسی سے کھڑا ہو کر بتانے لگا

"میڈم کہاں ہیں" جمانگیر پوچھتا ہوا رکنا نہیں تھا بلکہ گھر کے اندر داخل ہو چکا تھا اسے اپنے پیچھے سے گارڈ کی آواز سنائی دی

"میڈم تو صبح سے ہی گھر کے اندر موجود ہیں"

وہ لاونچ کے اندر داخل ہوا تو بیڈروم سے تیز میوزک کی آواز آرہی تھی۔۔۔ جمانگیر بیڈروم میں پہنچا تو اس کی نظر بیڈ پر بیٹھی ہوئی آغول پر پڑی جو پیالے میں بھرے سویٹ کارن کھا رہی تھی اس نے ایل ای ڈی پر نظریں جمائی ہوئی تھی۔۔۔ جمانگیر کی نظر کیمرے پر پڑی جس پر کالے رنگ کا کپڑا پڑا ہوا تھا۔۔۔ جمانگیر نے اپنا پسٹل واپس رکھا، آغول مسکراتی ہوئی اسکے پاس آئی

"منع کیا تھا آپ کو آج جانے سے، دیکھا کیسے ڈرامہ کر کے بلایا اگر اب دوبارہ۔۔۔"

آغول کی بات مکمل ہونے سے پہلے جمانگیر نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا آغول فرش پر جا گری

www.urdu novelsmania.com

"اب اگر دوبارہ تم نے کبھی ایسی حرکت کی تو میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا آغول"

جمانگیر اس کو دیکھ کر غصے میں کہتا ہوا بیڈروم سے باہر نکل گیا

آج اس کا شاید تقدیر نے ساتھ دیا تھا تبھی وہ اپنے کام میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔ اگر جہانگیر ان لڑکیوں کو بازیاب کروالیتا تو کاشف زیری اس کی فیملی کو نہیں چھوڑتا۔۔۔ مگر وہ ابھی تک سوچ میں تھا کہ جہانگیر کو یہ خبر کس نے دی تھی۔۔۔ عینا کے موبائل پر آنے اور جانے والی کال کا اسے فوراً معلوم ہو جاتا۔۔۔ روحان نے گھر سے باہر ہونے کے موجود اس کی ہر حرکت پر نظر رکھی ہوئی تھی

شب کو واپس بلانے کے بعد، وہ جہانگیر سے پستول چھیننے ہی والا تھا، تب جہانگیر کے پاس کسی کی کال آئی جسے سن کر جہانگیر تھوڑا پریشان ہو گیا اور وہاں سے ایک دم چلا گیا۔۔۔ جس کسی کی بھی کال اس کے موبائل پر آئی تھی ایک طرح سے روحان کا بھلا ہی ہو گیا تھا۔۔۔ شب کو دوبارہ روانہ کرنے کے بعد، وہ کاشف زیری کے پاس پہنچا، کاشف زیری اس سے بہت خوش تھا۔۔۔ وہ کاشف زیری کو اپنی وفاداری کا مزید یقین دلا کر اس کے پاس سے اب گھر آیا تھا

www.urdu novelsmania.com

روحان گھر کے اندر داخل ہوا تو اس نے فاطمہ کو اپنے بیڈ روم سے نکلنے ہوئے دیکھا فاطمہ کے ہاتھ میں سوپ کا پیالا موجود تھا روحان کا دماغ عینا کی طرف گیا مگر فاطمہ روحان کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی

"اتنی دیر کر دی آفس سے آنے میں تم جانتے ہو آج میں اور تمہارے ڈیڈی بہت خوش ہیں۔۔۔ خبر ہی کچھ ایسی ہے جسے سن کر تم بھی خوش ہو جاؤ گے"

فاطمہ روحان کے پاس آکر خوشی سے بولی وہ واقعی خوش نظر آرہی تھی

"خیریت ایسی کونسی خبر ہے" روحان فاطمہ کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

کل سے اس کی زندگی میں کتنی مشکل ہو گئی تھی۔۔۔ اس کا دماغ الجھنوں سے بھرا ہوا تھا ایسے میں بھلا وہ کیا اندازہ لگا تا کہ اس کی ماں کس بات پر اتنا خوش ہے

"ننھا ننھا مہمان آنے والا ہے ہمارے گھر میں۔۔۔ میں دادی بننے والی ہوں،، اف میرے خدا میں کیا بتاؤں میں کتنی خوش ہوں،، اسی دن کا انتظار تھا مجھے جب یہ خبر مجھے عینا سنا لے۔۔۔ ابھی اسے لیڈی ڈاکٹر کے پاس سے لے کر آرہی ہو"

فاطمہ کتنی خوشی سے اسے بتا رہی تھی روحان کے چہرے سے الجھنوں کا جال ختم ہوا اور اس کے تاثرات نارمل ہوئے

"اور عینا وہ کیسی ہے،، خوش ہے وہ" خوش تو وہ بھی بہت تھا اس خبر کو سن کر مگر کل اس کا راز کھلنے کے بعد اس کے اور عینا کے درمیان فاصلہ آ گیا تھا، جو نہ جانے کیسے سمٹتا مگر یہ خبر واقعی خوشی کی تھی اس نے سوچا وہ اب عینا اور اپنے درمیان سارے فاصلے سمیٹ لے گا

"کیوں خوش نہیں ہوگی وہ، ماں بننے سے بڑی کوئی خوشی ہوتی ہے بھلا عورت کے لیے ڈاکٹر نے کہا ہے اپنی بہو کا بہت خیال رکھنا ہے آپ نے،، اب تم بھی اپنی مصروفیت کو کم کرو گھر جلدی آیا کرو۔۔۔ ابھی سوپ پلایا ہے میں نے اپنے ہاتھوں سے تھوڑی دیر بعد میڈیسن دینی ہے اسے"

نہ جانے فاطمہ ہوتے اور کون کون سی نصیحتیں کرتی ہوئی اسے عینا کا خیال رکھنے کا کہہ کر وہاں سے چلی گئی مگر روحان کا ذہن کل رات والے واقعے کی طرف چلا گیا

وہ الکینگ ہوٹل سے عینا کی عزت اور جان بچا کر اسے واپس لایا تھا بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا جو وہ اپنی عزت اور جان بچا کر عینا کو واپس لایا تھا۔۔۔ وہ جتنی زیادہ وہاں پر خوفزدہ تھی اور رو رہی تھی گھر آنے کے بعد وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی شاید اسے روحان کی اصل حقیقت جاننے کے بعد صدمہ پہنچا تھا

جب بھی وہ بیڈ پر بیٹھ کر بنا کچھ کسے خالی نظروں سے روحان کو دیکھ رہی تھی تو روحان کے پاس کمنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا،، وہ عینا کے سامنے بیٹھ کر آنسوؤں کے ذریعے اپنا دل ہلکا کرنے لگا جب اس کے آنسو نہیں تھے اور دل کا بوجھ مزید بڑھنے لگا تو وہ عینا کی گود میں اپنا سر رکھ کر بے تحاشا رویا مگر عینا ویسی کی ویسی پتھر بنی بیٹھی رہی

آج صبح روحان کے آفس جانے کے ٹائم پر وہ روزمرہ کی طرح نہیں اٹھی تھی روحان نے دیکھا وہ جاگ رہی تھی اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھی مگر وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی چھت کو گھور رہی تھی، پر وہ اسے کچھ بھی بولے بغیر آفس جانے کی تیاری کرنے لگا شاید چند دن تک اسے یونہی صدمے میں رہنا تھا پھر آستہ آستہ وہ خود نارمل ہو جاتی۔۔۔ مگر تھوڑی دیر پہلے فاطمہ نے جو اسے خبر سنائی تھی روحان کو لگا یہ خبر ان دونوں کے درمیان آئی دوری مٹا دے گی

روحان خوش تھا ظاہری بات تھی وہ باپ بننے والا تھا اس دن کا اس نے کتنا انتظار کیا تھا کتنا کچھ اپنی اولاد کے بارے میں سوچا تھا عینا سے شیر کیا تھا۔۔۔ وہ سب جانتی تھی، اُسے سب یاد ہو گا وہ خود عینا کو یاد دلانے گا روحان مسکراتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھا

جاری ہے Dilumilehumaray  www.urdu novelsmania.com

Byzeeniasharjeel
Epi#40

وہ آغول پر غصہ نکال کر دوسرے کمرے میں آ گیا تھا، اس کا غصہ ابھی کم نہیں ہوا تھا۔۔۔ آج اس کی بیوی کے بچپن کی وجہ سے شپ میں موجود لڑکیوں کی بڑی تعداد کو وہ بچا نہیں پایا تھا۔۔۔ جب جب جہانگیر اس بات کو سوچ رہا تھا اسے رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا

اسے اس طرح آغول کا مذاق کرنا بہت ناگوار گزرا تھا۔۔۔ آج اس بے وقوف لڑکی کے اس طرح کال کرنے سے وہ کتنا پریشان ہو گیا تھا، دوبار اس کا خود کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا اور وہ کتنے مزے سے اس کی جان ہلکان کر کے پاپ کارن کھاتی ہوئی میوزک انجوائے کر رہی تھی

جہانگیر نے واپس بیڈ کو اڑ جا کر رپورٹ نہیں کی تھی بلکہ کال پر ہی انفارم کر دیا تھا کہ وہ شپ سے لڑکیوں کو بازیاب نہیں کروا سکا۔۔۔ مگر ایس ایس پی سیف اللہ کے مطابق نیوی آفیسر زکوروحان کی شپ کے بارے میں انفارم کر دیا گیا تھا۔۔۔ نیوی کاشپ، روحان کے شپ میں سے موجود لڑکیوں کو بازیاب کروانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو صبح تک ممکن تھا کہ روحان کے خلاف گرفتاری کے اریسٹ وارنٹ ایٹو ہو جائے۔۔۔

گرفتار ہونے کے بعد یقیناً اس کی کمر پر موجود ڈیٹو کو دیکھ کر انویسٹیشن ٹیم کو بٹھایا جاتا اور پھر وہ ٹیم اپنے طریقے سے روحان سے انویسٹیشن کرتی۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو یہ کیس آگے جا کے اس کے ہاتھ میں نہیں رہے گا، بات بہت آگے نکل گئی تھی

اسے نہیں معلوم تھا جب وہ کل صبح روحان کو آریسٹ کرے گا تو کون کون اس سے ناراض ہوگا۔۔۔ جہانگیر کی آنکھوں کے سامنے منصور، فاطمہ، عینا، آغول سب کے چہرے آنے لگے مگر وہ رشتوں کے چکر میں اپنے فرض سے غدامی کر کے روحان کو نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔ نہیں تو کل نہ جانے کتنی اور لڑکیوں اور بچوں کی آگے بھی زندگی برباد ہوتی

اسے معلوم تھا منصور کو اس خبر سے بہت بڑا دھچکا پہنچے گا، فاطمہ اسے بہت بری طرح ناراض ہوگی۔۔۔۔ عینا کو بھی اسے ڈھیر سارے شکوے ہو جائیں گے بہت ممکن ہو وہ بھی فاطمہ کی طرح اس سے ناراض ہو جائے اور اس کی اپنی بیوی آغول وہ تو شاید ابھی سے اس سے ناراض تھی۔۔۔ غصے کے باوجود جہانگیر کا دل چاہا وہ آغول کو منالے

آج جہانگیر کے ہاتھوں اپنی کلاس ہونے کے بعد وہ بیڈروم سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔۔۔ اس وقت رات کے دس بج رہے تھے کھانا تو اس نے یقیناً نہیں بنایا ہوگا جہانگیر سوچتا ہوا کچن میں آیا۔۔۔۔۔ شیلف پر موجود تین سے چار ڈشیز کے ڈھکن ہٹائے تو جہانگیر کو افسوس ہونے لگا۔۔۔ صبح اس کے گھر سے نکلنے کے بعد شاید آغول نے سارے اس کے من پسند کھانے بنائے تھے۔۔۔ وہ آج کا سارا دن اس کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی تبھی اس نے جہانگیر کو بہانے سے بلایا تھا۔۔۔ یہ سب کچھ سوچتے

ہوئے جہانگیر کا رہا سہا غصہ بھی جھاگ بن کر بیٹھ گیا۔۔۔ اپنے بیڈروم میں آغول کے پاس جانے سے پہلے موبائل پر آغول کے لئے پزا آرڈر کرنے لگا

وہ اپنے بیڈروم میں آیا تو عینا بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی عینا نے روحان کی طرف دیکھا، روحان اسے اسمائل دیتا ہوا عینا کے پاس آیا۔۔۔ وہ ابھی بھی خاموش نظروں سے لیٹی ہوئی اسی کو دیکھ رہی تھی

روحان اس کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھا، بیڈ پر رکھا ہوا ہے عینا کا ہاتھ تھام کر روحان نے اپنے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے اپنے گال پر رکھا جبکہ اپنا دوسرا ہاتھ عینا کے پیٹ پر

"مجھے مانے ابھی بتایا، ریشلی میں آج بہت خوش ہوں۔۔۔ تم جانتی ہوناں مجھے کیا چاہیے" روحان اپنے گال سے اس کا ہاتھ دوبارہ اپنے ہونٹوں تک لایا، اس کے ہاتھ کو دوبارہ چومتا ہوا عینا کو دیکھنے لگا۔۔۔ وہ ابھی بھی خاموشی سے روحان کو دیکھ رہی تھی

"ایک شرارتی سا بیٹا بالکل میری طرح کا اور ایک معصوم سی بیٹی بالکل تمہاری طرح کی"

روحان مسکرا کر عینا کو دیکھتا ہوا بولا اور جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔ عینا نے روحان کو آہستہ سے پیچھے ہٹایا

"اگر آپ کے شرارتی بیٹے اور معصوم بیٹی کو اس بے رحم انسان یہ انہی بچوں کے ساتھ اپنے پاس قید کر دیا پھر آپ کیا کریں گے روحان"

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"عینا"

روحان نے فوراً اس کے پیٹ سے اپنا ہاتھ ہٹایا اور چیخ کر عینا کو غصے میں دیکھنے لگا۔۔۔ صاف معلوم ہو رہا تھا جیسے عینا کی بات اسے بالکل برداشت نہیں ہوئی

"غصہ آگیا میری بات سن کر آپ کو،، آپ غصہ کر سکتے ہیں کیونکہ آپ ان لوگوں کو جانتے ہیں ان کے خلاف ایکشن بھی لے سکتے ہیں، اگر بات آپ کی اولاد کے اوپر آئے مگر جن ماں باپ کے بچے، ان ظالموں کے قبضے میں موجود ہیں روحان،، وہ ماں باپ تو بے بسی کا ہی اظہار کر سکتے ہیں اور کچھ نہیں۔۔۔ آپ نے کبھی ان کے درد کو محسوس کیا کبھی نہیں۔۔۔ کیونکہ آپ اب باپ کے مرتبے پر فائز ہونے جا رہے ہیں۔۔۔ اب آپ جانیں گے اولاد کو دنیا میں لانا جتنا آسان ہوتا ہے اس کی

پرورش کرنا اتنا ہی مشکل،، پھر چانک آپ کی اولاد یوں ہی کسی دن آپ کی آنکھوں کے سامنے سے غائب ہو جائے تو کیا گزرتی ہے آپ پر"

عینا اٹھ کر بیٹھی اور روحان کو دیکھتی ہوئی بولی

"اس کنڈیشن میں ڈاکٹر نے منع کیا ہے کسی بھی قسم کا اسٹریس لینے سے،، اب تمہیں خوش رہنا پڑے گا،، اپنا خیال رکھنا پڑے گا اوکے" روحان اس کی بات سننے کے بعد عینا کو دیکھتا ہوا بولا

"خوشی کا تعلق دل سے ہوتا ہے، میرا دل خوش نہیں ہے آپ کی حقیقت جاننے کے بعد،، میں کیسے خوش رہو آپ مجھے بتائے"

عینا روحان کو دیکھتی ہوئی سوال کرنے لگی، نہ جانے کیوں اس نے عینا کی باتوں سے نصیحت نہیں لی تھی یا پھر ان لوگوں کی طرح اپنا دل پتھر کر لیا تھا جن کے ساتھ اس کا تعلق تھا

www.urdu novelsmania.com

"عینا کل جو بھی ہوا، جو کچھ تم نے دیکھا وہ سب تمہیں خواب سمجھ کر بھولنا پڑے گا۔۔۔ سب کچھ ایک برا خواب سمجھ کر بھول جاؤ۔۔۔ صرف اپنے اور میرے بارے میں سوچو ہمارے آنے والے بچے کے بارے میں"

روحان آرام سے عینا کا ہاتھ تھام کر اسے سمجھانے لگا تو عینا نے اس سے فوراً اپنا ہاتھ چھڑا لیا

"سب کچھ برا خواب سمجھ کر بھول جاؤ کتنی آسانی سے آپ کہہ رہے ہیں روحان اتنا آسان ہے سب کچھ بھولنا۔۔۔۔ اس حقیقت کو خواب سمجھنا، یہ ایک کڑوی حقیقت ہے جسے چاہ کر بھی میں نہ بھلا سکتی ہوں، نہ فراموش کر سکتی ہو۔۔۔ آپ کو یہ سب کچھ چھوڑنا پڑے گا میری خاطر اپنے بچے کی خاطر پلیز ان لوگوں سے اپنا تعلق ختم کر لیں"

عینا روحان کا چہرہ تھام کر اسے پیار سے سمجھاتی ہوئی بولی پر روحان نے اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹائے

"ایسے لوگوں سے تعلق ختم کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا، مارڈالیں گے وہ تمہیں، مجھے، میرے ماں باپ کو میری بہن کو"

روحان کو اب اس کو سمجھاتے ہوئے غصہ آنے لگا وہ کتنی آسانی سے اسے یہ سب کچھ چھوڑنے کا مشورہ دے رہی تھی اگر یہ سب کچھ چھوڑنا اتنا آسان ہوتا تو وہ بہت پہلے اس دلدل سے نکل چکا ہوتا، جس میں وہ اب بری طرح پھنس چکا تھا

"اوو تو آپ کو برے کاموں سے ڈر نہیں لگتا بلکہ مرنے سے ڈرتے ہیں آپ،، نہایت افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے میرا انتخاب ایک بزدل اور ڈرپوک انسان ہے"

عینا روحان کو بولتی ہوئی بیڈاٹھنے لگی روحان نے غصے میں اس کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ بیڈ پر بٹھایا اور خود کھڑا ہو گیا

"ہاں ہوں میں بزدل انسان اور ہر وہ انسان بزدل اور ڈرپوک ہوتا ہے جو اپنی فیملی سے پیار کرتا ہے، جو چاہتا ہے کہ اس کی فیملی سیف رہے۔۔۔ یہ تم نہیں سمجھو گی اور اب ہماری اس ٹاپک پر کوئی بحث نہیں ہوگی"

روحان تقریباً غصے میں چیختا ہوا بولا اور کمرے سے نکلنے لگا

"میں ایک ڈرپوک اور بزدل انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی روحان،، میں خود بھی بہت کمزور اور بزدل لڑکی ہو، مجھے شوہر اپنے جیسا نہیں چاہیے"

روحان کے باہر جاتے قدم رکے وہ مڑ کر عینا کو دیکھنے لگا جو اسی کو دیکھ رہی تھی،، روحان چلتا ہوا عینا کے پاس آیا اور اس کا بازو پکڑ کر اسے کھیچتا ہوا کمرے سے باہر لے جانے لگا

"نہیں رہنا تمہیں میرے ساتھ تو ننگو میرے کمرے سے گیٹ آؤٹ"

روحان نے کمرے کا دروازہ کھول کر عینا کو دھکا دیا، کمرے کے اندر آتی فاطمہ نے عینا کو تھاما

"یہ کیا بد تمیزی ہے روحان ہوش میں تو ہو تم، جانتے نہیں ہو اسکی کنڈیشن"

فاطمہ روحان کا سلوک دیکھ کر غصے میں اس سے بولی وہ عینا کو میڈیسن دینے آئی تھی

"دماغ خراب ہو گیا ہے اس بیوقوف کا، لے جائیں اسے اپنے ساتھ یہاں سے"

روحان بول فاطمہ کو رہا تھا مگر غصے میں دیکھ وہ عینا کو رہا تھا، ۔۔۔ عینا خود بھی ملا متی نظروں سے روحان کو دیکھنے لگی

"صحیح ہے میں لے کر جا رہی ہوں اسے، تم اپنا دماغ درست رکھو بالکل احساس نہیں ہے آج کل کے لڑکوں کو، کتنا مشکل مرحلہ ہوتا ہے یہ عورت کے لئے، چلو تم میرے ساتھ میرے کمرے میں"

فاطمہ روحان کو سناتی ہوئی عینا کو اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے گئی

جہانگیر بیڈروم میں آیا تو آغول خاموشی سے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی، جہانگیر کو کمرے میں آتا دیکھ کر وہ کمرے سے باہر نکلنے لگی۔۔۔ جہانگیر اس کی راہ میں دیوار بن کر کھڑا ہو گیا، آغول اسے نظر انداز کرتی ہوئی دوسری سائیڈ سے نکلنے لگی مگر جہانگیر دوبارہ اس کی راہ میں حائل ہوا۔۔۔ آغول جہانگیر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دیتی ہوئی پیچھے ہٹانے لگی مگر جہانگیر اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہٹا بلکہ اس نے آغول کو آرام سے اپنے حصار میں لے لیا

"چھوڑے مجھے ناراض ہو میں آپ سے، آئی ہیٹ یو"

آغول اس کے حصار میں مچلتی ہوئی بولی اور اپنا آپ اس سے چھڑوانے لگی مگر جانیگر کے آگے اس کی ذرہ برابر نہیں چلی وہ اس کو باہوں میں بھرتا ہوا بیڈ تک لے کر آیا

"بہت برے ہیں آپ جانیگر، آپ کو ذرا بھی احساس نہیں ہوتا غصے میں میرا" جانیگر اسے بیڈ پر بٹھا کر اس پر جھکنے لگا تو آغول روتی ہوئی اسے پیچھے ہٹا کر بولی

"تم نے احساس کیا مذاق کرتے وقت میرا، ایک پل کو سوچا جو تم مذاق مجھ سے کر رہی ہوں اس سے مجھ پر کیا گزری گی،، جانتی ہو کیا حالت ہو گئی تھی میری،، کیا کیا خیالات آرہے تھے دماغ میں،، یہاں تک کیسے پہنچا تھا میں،، دو بار میرا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا ہے اچھا ہوتا کہ ایکسیڈنٹ میں مر جاتا اور برے انسان سے تمہاری زندگی بھر کے لئے جان چھوٹ جاتی ہے"

آغول اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی مگر وہ آغول کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹا کر اپنا جملہ مکمل کرتا ہوا بولا

"آپ کے ساتھ آج کا دن گزارنا چاہتی تھی اس لئے مذاق کر لیا تھا مگر مجھے نہیں معلوم تھا کہ اس کے صلے میں چماٹ ملے گا مجھے"

آغول ابھی بھی اس سے شکوہ کرتی ہوئی بولی، جہانگیر بیڈ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتا ہوا اپنا چہرہ آغول کے قریب لایا

"مجھے چماٹ مار کر تم بھی اپنا بدلہ اتار لو"

جہانگیر آغول کا گال نرمی سے اپنے ہونٹوں سے چھو رہا ہوا

"میں کیوں مارو آپ کو چماٹ،، آپ خود مارے اپنے آپ کو،، تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ کتنا سخت اور بھاری ہاتھ ہے آپ کا"

آغول کی بات سن کر جہانگیر اس کے چہرے پر مزید جھٹکتا ہوا اسے پیار کرنے لگا

"معافی نہیں مل سکتی کیا،، سوری"

جہانگیر واقعی شرمندہ لگ رہا تھا آغول نے پہلے اس کی پاکٹ سے والٹ نکال کر اپنی پاکٹ منی لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی پھر اپنا گلا کھنگارتی ہوئی بولی

"مجھ سے محبت کا اظہار کریں اور یہ بتائیں کہ میں آپ کو کتنی اچھی لگتی ہو"

آغول نے اتنا سیریس ہو کر کہا کہ جہانگیر کو ہنسی آگئی

"محبت کا اظہار اور اپنی تعریف یہ سننا ہے تمہیں مجھ سے، سیریلی یاریہ کام تو مجھے نہیں آتا"

جہانگیر اس کے برابر میں بیٹھ کر اسے صاف انکار کرتا ہوا بولا جس پر آغول اسے گھورنے لگی

"یہ کام نہیں آتا تو کیا کام کرنا آتا ہے آپ کو"

آغول کا موڈ دوبارہ خراب ہو گیا اس کا کتنا دل تھا جہانگیر اس سے محبت کا اظہار کرے اور اس کی تعریف کرے

"وہی کام آتا ہے جو صبح کر کے گیا تھا بلکہ ابھی بھی اچھے سے وہی کر سکتا ہوں"

جہانگیر بولتا ہوا اسے بیڈ پر لیٹانے لگا آغول نے اسے پیچھے دھکیلا

"بیشک ہماری لو میرج نہیں ہوئی مگر مجھے اپنے لئے آپ کے منہ سے اقرار سننا ہے،، میں آپ کی فیلنگز جانا چاہتی ہو کہ جو آپ میرے لیے رکھتے ہیں اپنی تعریف سننا چاہتی ہوں"

آغول کو بولتے ہوئے افسوس ہونے لگا اسے اپنے شوہر سے اپنی تعریف بول کر کروانی پڑھ رہی تھی،، جہانگیر سر کجاتا ہوا سوچ میں پڑ گیا کہ کیسے اس ٹاسک کو پورا کرے، اس کا انداز دیکھ کر آغول غصے میں بیڈ سے اٹھ کر کمرے سے جانے لگی تو جہانگیر نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑا اور بیڈ سے اٹھا

"اچھا رکھ تو یار، کر رہا ہوں ناں تعریف سنو۔۔۔ آئی لویو، سچی والا لو ہو گیا ہے تم سے اب،، تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔ یعنی مجھے بہت پیاری لگتی ہو۔۔۔ ٹھیک ہے ناں یا اب اس سے زیادہ اور کیا بولو" جہانگیر نے جیسے اظہار محبت کر کے اور اس کی تعریف کر کے اپنا ٹاسک پورا کیا اور معصوم شکل بناتا ہوا اسے دیکھنے لگا۔۔۔ آغول اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے مطمئن نہیں ہوئی۔۔۔ شاید وہ اس معاملے میں ٹھس تھا اس لیے ٹھیک ہے کہتی ہوئی کمرے سے نکلنے لگی تب ہی جہانگیر نے اسے پشت سے اپنے حصار میں لیا

"جان ہو تم میری،، میری نظروں سے، میرے انداز سے،، میرے عمل سے اندازہ نہیں لگا سکتی کہ کتنی اچھی لگتی ہو تم مجھے،، کتنی محبت کرتا ہوں میں تم سے"

جہانگیر نے بولتے ہوئے آغول کا رخ اپنی طرف کیا تو آغول نے مسکرا کر جہانگیر کو دیکھا اور اپنا سر جہانگیر کے سینے پر رکھ دیا۔۔۔

جہانگیر نے لباس سانس خارج کیا اور شکر ادا کیا وہ تھوڑا بہت ہی سسی اپنی بیوی کو مطمئن کر چکا تھا۔۔۔ اتنے میں انٹرکام کی آواز آئی آغول جہانگیر کی طرف دیکھنے لگی

"پڑا منگوایا تھا تمہارے لئے وہی آیا ہوگا چلو ڈنر کرتے ہیں"

جہانگیر اسے بتاتا ہوا روم سے لے کر جانے لگا

ڈنر سے فارغ ہو کر جمانگیر نے آغول سے ڈھیر ساری باتیں کی اس سے پر اس لیا کہ وہ آئندہ ایسا مذاق دوبارہ کبھی نہیں کرے گی، اسے اپنے جاب کی کنڈیشن بتائی۔۔۔ چاہ کر بھی وہ روحان کے بارے میں اُس سے کچھ بھی شیئر نہیں کر سکا، بس وہ اس وقت اپنی بیوی کے ساتھ حسین پل بتانا چاہتا تھا اچھی باتیں کر کے۔۔۔ آغول نے اس سے دی جان کو واپس لانے کے لیے بولا، جسے وہ فلاحال ٹال گیا۔۔۔ دی جان کو وہ خود بھی بہت مس کر رہا تھا مگر حالات کچھ ایسے بن گئے تھے وہ فوراً انہیں نہیں لاسکتا تھا۔۔۔ رات کو سوتے وقت آغول اس کے سینے پر سر رکھ کر نہ جانے کون کون سی باتیں کر رہی تھی وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا ہوا، وہ کل صبح کے بارے میں سوچ رہا تھا، جب وہ روحان کو اریسٹ کرے گا تب اس کا اور آغول کا رشتہ اس سے کس قدر متاثر ہوگا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

جاری ہے Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel
Secondlastepi41

صبح کے نو بج رہے تھے وہ رات بھر سو نہیں پایا تھا کیونکہ عینا اس سے خفا تھی وہ کل رات سے فاطمہ کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔ آدھے گھنٹے پہلے اسے یہ بری خبر ملی تھی کہ نبوی کے ایک جہاز نے

اس کے شپ کو آگے جانے سے روک دیا تھا اور شپ کی چیکنگ کے دوران لڑکیوں کو بازیاب کروایا تھا۔۔۔ شب میں موجود اس کے ساتھی پولیس کے حراست میں تھے وہ بری طرح پھنس چکا تھا

اس کو اندازہ تھا کہ پولیس کبھی بھی اس کو آرہسٹ کرنے آ سکتی ہے اس لئے مضطرب انداز میں کمرے میں ٹہلتا ہوا سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے،، یقیناً یہ خبر کاشف زیری کو بھی مل گئی ہوگی وہ بھی پہلی فرصت میں یہاں سے باہر نکلنے کی کمرے گا۔۔۔ روحان نے وارڈروب سے سفری بیگ نکال کر اپنے کپڑے اور ضرورت کی چند چیزیں ڈالنے کے بعد کچھ اماؤنٹ بیگ کے اندر رکھی اور ڈریس چینج کرنے چلا گیا

اس کا ارادہ فلحال چند ماہ کے لیے روپوش ہونے کا تھا۔۔۔ حالات اور معاملات دیکھ کر وہ گھر والوں سے بات میں کانٹیکٹ کرے گا،، روحان سوچتا ہوا ہال میں پہنچا تو ڈائنگ ٹیبل پر منصور، فاطمہ اور عینا پہلے سے ہی موجود تھے۔۔۔

"یہ صبح صبح کہاں جا رہے ہو،، مطلب یہ ہاتھ میں بیگ کیوں لیے ہو ا ہے تم نے"

منصور روحان کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا فاطمہ اور عینا بھی اسی کو دیکھنے لگی

عینا کی کل رات بھی،، پچھلی رات کی طرح بے چینی میں ہی گزری تھی شاید اب اس کی ہر رات ایسے ہی گزرتی وہ روحان کو دیکھتی ہوئی سوچنے لگی

"ڈیڈی میں ابھی یہ نہیں بتا سکتا کہا جا رہا ہوں مگر مجھے ابھی جانا ہوگا میں چند دنوں بعد آپ سے کانٹیکٹ کروں گا"

روحان منصور کو دیکھ کر مطمئن کرتا ہوا بولا

"یہ کیسی باتیں کر رہے ہو، مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔۔۔ تم یوں اچانک کیسے جاسکتے ہو" فاطمہ روحان کی بات سن کر پریشان ہو کر اسے سوال کرنے لگی۔۔۔ لڑائی تو ہر میاں بیوی میں ہوتی تھی بھلا گھر اس طرح کون چھوڑ کر جاتا تھا

"مما اس وقت میرے پاس ٹائم بہت کم ہے، مجھے نکلنا ہے پلیز عینا کا اور اپنا خیال رکھیے گا میں انشاء اللہ جلد آپ سے بات کروں گا"

وہ جلدی جلدی بول رہا تھا زیادہ دیر رکنا ٹھیک نہیں تھا،، وہ اب عینا کی طرف دیکھنے لگا جو خاموشی سے روحان کو ہی دیکھ رہی تھی کیونکہ اب کہنے کو اس کے پاس کچھ بچا ہی نہیں تھا روحان چلتا ہوا عینا کے پاس آیا

"اپنا بہت خیال رکھنا"

روحان عینا کا چہرہ دیکھتا ہوا کہنے لگا اس کا دل اندر سے بہت دکھاتا

وہ جانتا تھا اس کنڈیشن میں عینا کو سب سے زیادہ اس کی ضرورت تھی مگر وہ ابھی مجبور تھا، اس کے پاس نہیں رک سکتا تھا مگر معاملہ تھوڑا ٹھنڈا ہوتے ہیں وہ عینا کو فوراً اپنے پاس بلا لے گا، روحان سوچتا ہوا منصور اور فاطمہ کی آنکھوں میں اپنے لیے ڈھیر سارے سوالات چھوڑ کر ہال سے نکلا

ابھی وہ گیٹ پر پہنچا بھی نہیں تھا تب پولیس کے ساتھ جہانگیر یونیفارم میں موجود گھر کے اندر داخل ہوا جسے دیکھ کر روحان کے ہاتھ میں سفری بیگ نیچے گر گیا

"تمہارے خلاف آریسٹ وارنٹ ہے میرے پاس، تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا"

جہانگیر روحان کے سامنے کھڑا ہو کر بے حد سنجیدگی سے اس سے بولنے لگا

"یہ کیا کہہ رہے ہو بیٹا، آخر ہوا کیا ہے تم اسے گرفتار کرنے کی بات کر رہے ہو۔۔۔ کیا کیا ہے اس نے" منصور، فاطمہ اور عینا بھی ہال سے باہر آ چکے تھے منصور جہانگیر کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"انکل پچھلے ایک سال سے آپ کی شپ میں الیگل طریقے سے بچوں اور لڑکیوں کو مختلف ممالک میں بھیجا جا رہا تھا مطلب یہ ان کی اسمگلنگ کرتا رہا ہے۔۔۔ کل آپ کی شپ پر سے ڈیڑھ سولڑکیوں کو بازیاب کروایا گیا ہے اس پر اب پورا پورا کیس بن چکا ہے"

جہانگیر نے سب کچھ سچ سچ منصور فاطمہ اور عینا کو بتا دیا کیونکہ اب روحان کے خلاف مکمل کارروائی ہوتی سب کو سب کچھ تو معلوم ہونا ہی تھا۔۔۔

جہانگیر کی بات سن کر منصور اور فاطمہ جیسے سناٹے میں آ گئے تھے جبکہ عینا کی آنکھوں سے نمی آنسوؤں کی صورت باہر نکلنے لگی۔۔۔ روحان نے غصے میں جہانگیر کو دیکھا اور اچانک اسے دھکا دیتا ہوا گھر کے اندر کی طرف بھاگا تاکہ بیک ڈور سے فرار ہو سکے۔۔۔ اس کے بھاگنے پر جہانگیر نے پستل کا رخ اس کے پیر کی جانب کر کے فائر کیا

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"بھائی"

عینا خوف کے مارے بے اختیار چیخی جبکہ فاطمہ بلند آواز میں رونے لگی

"رونی کوئی بھی بے وقوفی مت کرنا وہی رک جاؤ، اگر تم نے دوبارہ کوئی احمقانہ حرکت کی تو مجھے مجبوراً اب کی بار کوئی سخت قدم اٹھانا پڑے گا"

جہانگیر نے فائر ماربل پر اس کے پاؤں کے پاس کیا تھا۔۔۔ جس پر روحان رک کر اپنے ہاتھ اونچا کرتا ہوا سرینڈر کر چکا تھا جہانگیر نے پستل کا رخ اب روحان کی طرف کیا

"اسلم ہتھکڑی لگاؤ" جہانگیر کے سخت الفاظ منصور، فاطمہ اور عینا کے دل پر تیرپھری کی ماند چلے

وہ خود کو نساخوش تھا بے شک روحان سے اس کی کبھی نہیں بنی تھی مگر یہ دن بھی اس کی زندگی میں آئے گا ایسا جہانگیر نے سوچا نہیں تھا

"بیٹا یہ آغول کا بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ تمہارا بہنوئی بھی ہے"

فاطمہ نے جب روحان کو ہتھکڑی لگاتے دیکھا تو روتی ہوئی جہانگیر کو اس کا دہرا رشتہ یاد کروانے لگی

"آئی میں فرض کے آگے مجبور ہوں،، جو عمل اس نے کیے ہیں وہ غیر قانونی ہی نہیں غیر اخلاقی بھی ہیں،، آپ ابھی سمجھ نہیں سکتی اور میں آپ کو سمجھا نہیں سکتا"

جہانگیر فاطمہ کو دیکھتا ہوا بولا پھر عینا کو دیکھنے لگا، فاطمہ اور عینا دونوں ہی اس وقت رو رہی تھیں۔۔۔

روحان کو پولیس وین میں بٹھانے لگی تب جہانگیر خاموش کھڑے منصور کے پاس آیا۔۔۔ اس کے ڈھلکے ہونے کدھے پر اپنے ہاتھ سے دباؤ ڈالتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

وہ جانتا تھا اس وقت فاطمہ، منصور اور عینا کو جذباتی سہارے کی ضرورت ہوگی مگر وہ یہاں نہیں رکھ سکتا تھا اسے اپنی ڈیوٹی انجام دینی تھی روحان کو اس وقت پولیس اسٹیشن نہیں پولیس ہیڈ کوارٹر لے کر جانا تھا جہاں اس سے پوچھ کے لیے باقاعدہ تفتیشی ٹیم بٹھانی گئی تھی یہ جہانگیر کے لیے بھی مشکل مرحلہ تھا مگر اسے جذبات کی بجائے ہوش سے کام لینا تھا

جہانگیر کے وہاں سے نکلنے کے بعد فاطمہ نے زور سے رونا شروع کر دیا جبکہ منصور بالکل خاموش کھڑا تھا، عینا کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ اس وقت فاطمہ کو سنبھالے یا پھر منصور کو، یا اپنے آپ کو۔۔۔ یہ کٹھن وقت اس کے ساتھ ساتھ روحان کی فیملی پر بھی آنا تھا، مگر اتنی جلدی آئے گا یہ اسے معلوم نہیں تھا

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"منصور"

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی فاطمہ کے چہنچہ پر عینا نے منصور کو دیکھا جو کہ فرش پر گر چکا تھا

روحان کی ہتھکڑی کھول کر اسے ایک کمرے میں لے جایا گیا تھا، جہاں دیواروں پر دو جگہ پر کمرہ نصب تھے اس کمرے میں سینٹر میں ایک ٹیبل اور تین چیمیرز موجود تھی

روحان کے چیمیر پر بیٹھنے کے بعد اس کے سامنے دو آدمی آکر بیٹھے اور ان دونوں نے روحان سے سوالات کا سلسلہ جاری کیا۔۔۔ جس کے جواب میں زیادہ تر روحان نے یہی بولا کہ وہ ان چیزوں سے لاعلم ہے یہاں تک کہ اس نے شپ سے برآمد ہونے والی لڑکیوں کے بارے میں بھی لاعلمی کا اظہار کیا،، ساتھ ہی اس نے ان لوگوں کو یہ بھی بتایا کہ اس کا کاشف زیری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔ بلکہ وہ اس نام کے کسی آدمی کو نہیں جانتا

ان دونوں آدمیوں کو کمرے سے گئے ہوئے ابھی چند منٹ ہوئے تھے تب جہانگیر اس کے پاس کمرے کے اندر آیا اور اس کے سامنے چیمیر پر بیٹھا دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے چند سیکنڈ کی خاموشی کو جہانگیر کی آواز نے توڑا

www.urdu novelsmania.com

"دیکھو روئی اگر تم ہر بات میں لاعلمی کا اظہار کرو گے اس طرح نہ تم بچ سکتے ہو نا ہی کاشف زیری کو بچا سکتے ہو اور کاشف زیری کو بچانے کے چکر میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم خود اٹا پھنس جاؤ۔۔۔ تمہارا ان لوگوں کے ساتھ کو آپریٹ کرنا ضروری ہے ابھی تم سے سیدھے طریقے سے سوالات کیے گئے ہیں،، اس کے بعد یہ لوگ تم سے دوسرے طریقے کی کارروائی کرے گے مطلب تمہیں پولیس ریمانڈ

میں لیا جائے گا اور سب کچھ اگلوایا جائے گا میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ ایسا ہو پلیز تم تعاون کرو، تمہارے تعاون سے اور گواہی سے ہم کاشف زیری تک پہنچ سکتے ہیں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں ہر ممکن تمہارا ساتھ دوں گا تمہیں اس مشکل سے نکالنے میں، تمہیں بچانے میں۔۔۔ میں نے ایس آیس پی سیف اللہ سے کہہ کر آگے تک تمہارے لیے بات کی ہے پلیز تم کاشف زیری کے کانٹیکسٹ اور اس کی خفیہ جگہ کے بارے میں بتاؤ جہاں کاشف زیری ان مظلوم لڑکیوں اور بچوں کو رکھتا ہے اور اس کے دوسرے سارے کارناموں کے بارے میں بھی"

جہانگیر بہت نرمی سے بات کرتا ہوا روحان کو سمجھا رہا تھا جہانگیر کی بات مکمل ہونے پر روحان اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر چہرہ آگے کرتا ہوا بولا

"جب میں نے کہہ دیا ہے میں نہیں جانتا کاشف زیری کو تو تم لوگ کیوں زبردستی کر رہے ہو مجھ سے،، اس طرح اپنی مرضی کی باتیں اگلوایا گئے تم لوگ،، اگر تم لوگوں کو اس کاشف زیری پر شک ہے تو ڈائریکٹ جا کر اس کو پکڑو اور اسی سے پوچھ گچھ کرو"

روحان غصے میں جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا

جہانگیر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا وہ جہانگیر کے منہ پر جھوٹ بول رہا تھا کہ وہ کاشف زیری کو نہیں جانتا وجہ کمرے میں موجود کیمرے یا پھر کاشف زیری کا خوف تھا

"تم یہ اچھی طرح جانتے ہو اس پر ڈائریکٹ ہاتھ نہیں ڈال سکتے جب تک کوئی واضح اور ٹھوس ثبوت نہ ہو،،، رونی بہت اچھا ہوتا کہ تو مجھ سے تعاون کرتے اب آگے جب تمہارا ریمانڈ ہوگا تو میں تمہاری کوئی ہیلپ نہیں کر سکوں گا، پولیس تم سے اب سب اپنے طریقے سے ہی اگلوئے گی"

جہانگیر اس کو بولتا ہوا کمرے سے باہر جا چکا ہے جبکہ روحان کو بھی انداز تھا اب اس کے ساتھ کچھ بھی اچھا نہیں ہوگا مگر پھر بھی وہ کاشف زیری کے خلاف کچھ بھی بول کر۔۔۔ اپنی بیوی، بہن یا اپنے ماں باپ کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا۔۔۔ وہ اپنا سر پکڑ کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا

منصور کو ہاسپٹل میں ایڈمٹ کر لیا گیا تھا اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا

صبح روحان کو جہانگیر گرفتار کر لیا تھا، یہ خبر آغول پر بجلی بن کر گری وہ اپنا موبائل ہاتھ میں لیے بالکل شاگد ہو کر پیٹھی تھی

www.urdu novels mania.com

فاطمہ نے روتے ہوئے اسے کال کی تھی اور یہ ساری باتیں بتائی تھی،، ساتھ میں ہی اس نے عینا کی پر یگنفسی کے بارے میں بھی ذکر کیا تھا مگر یہ خوشی کی خبر تو کہیں دب ہی گئی تھی

اس وقت دن کے 12 بج رہے تھے اس کو کسی بھی طرح منصور کے پاس ہو اسپتال پہنچنا تھا آخر جمانگیر ایسا کیسے کر سکتا تھا اس کے بھائی کے ساتھ،، وہ رات کو سے کتنی دیر تک اچھے موڈ میں باتیں کرتا رہا تھا اور صبح بھی اس نے ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا آغول اٹھ کر ڈریس چننے چلی گئی تاکہ ہاسپتال جاسکے جہاں منصور کے ساتھ فاطمہ اور عینا موجود تھی

"سر بری خبر یہ ہے کہ نیوی کے کچھ آفیسرز نے روحان کی شپ کو پکڑ لیا ہے اور شپ میں موجود تمام لڑکیوں کو محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا ہے۔۔۔ روحان کو آج صبح ہی پولیس آرہی ہے کراچی ہے"

کل رات کاشف زیری نے کافی زیادہ مقدار میں شراب پی لی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ دوپہر تک نشے میں دھت پڑا تھا۔۔۔ اس کے ہوش میں آتے ہی جنید نے اسے یہ منحوس خبر سنائی جسے سنتے ہی کاشف زیری کو زدید غصے آیا

www.urdu novelsmania.com

"یہ تو بہت بری خبر ہے جنید،، بہت برا ہوا۔۔۔ روحان کی بیوی نے بہت غلط کیا ہے۔۔۔ اس سے پہلے روحان کا منہ پولیس کے آگے کھلے اور وہ میرا زافاش کرے اس کو جیل میں ہی ختم کروادو۔۔۔ اس ایس پی نے میرا جینا حرام کر کے رکھ دیا ہے،، اس کی بہن اور بیوی دونوں کو اٹھا کر یہاں لے آؤ"

کاشف زیری جنید کو حکم دیتا ہوا بولا

روحان اب اس کے کسی کام کا نہیں تھا بلکہ اس کا زندہ رہنا کاشف زیری کے لیے خطرے کا سبب بن سکتا تھا۔۔۔ اسے غصہ آنے لگا اس نے کیوں روحان کی بیوی کو وہاں سے جانے دیا۔۔۔ اس سے بھی زیادہ غصہ اسے جہانگیر پر آیا

ایس پی جہانگیر تجھے تو میں ایسی اذیت دوں گا کہ اپنی بہن اور بیوی کا حشر دیکھ کر صرف اور صرف تو اپنے لیے موت کی دعا مانگے گا خدا سے "

کاشف زیری غصے میں جہانگیر کو مخاطب کرتا ہوا بولا

روحان نے اسے کوئی خاطر خواہ جواب نہیں دیا تھا جس کے بنا پر جہانگیر اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتا لیکن اسے صبح سے شام ہو چکی تھی،، روحان کے لیے کبھی کسی آفیسر کے پاس جا کر بات کرتے ہوئے تو کبھی کسی کے پاس جا کر سفارش کرتے ہوئے۔۔۔ وہ بنا روحان کے تعاون کے اس کے لئے بھاگ دوڑ کر رہا تھا۔۔۔ عینا کی اسکے پاس دوبار کال بھی آئی تھی جسے وہ ایڈنڈ نہیں کر پایا تھا۔۔۔

اس وقت رات کے نو بج رہے تھے تب اس نے عینا کا میسج پڑھا جو کافی دیر پہلے آیا ہوا تھا،، جسے پڑھ کر اسے کافی افسوس ہوا

میسج منصور کے بارے میں تھا وہ اپنی کار میں بیٹھ کر فوراً اسپتال کیلئے روانہ ہو گیا

آخری قسط دو دن کے بعد



: Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel

Last episode(a)

منصور کو آئی سی یوروم میں رکھا گیا تھا اس کی حالت اب خطرے سے باہر تھی۔۔۔ ڈاکٹرز نے چند گھنٹے گزرنے کے بعد اسے روم میں شفٹ کرنے کو کہا تھا۔۔۔ آئی سی یو میں زیادہ دیر تک ٹھہرنے کی اجازت نہیں تھی اس لیے فاطمہ اور عینا صبح سے ہاسپٹل کے پرائیوٹ روم میں موجود تھیں۔۔۔۔۔ آغول بھی دوپہر میں ان دونوں کے پاس آگئی تھی

وہ تینوں اپنی اپنی جگہ خاموش بیٹھی تھی فاطمہ ہاتھ میں تسبیح پکڑے آنکھوں میں آنسو لیے مسلسل اللہ سے دعا گوہ تھی۔۔۔ کل تک وہ کتنی خوش تھی مگر آج کا دن اس کے لیے ایسا قیامت برپا ہوگا اس نے سوچا نہیں تھا۔۔۔ اس کا بیٹا جیل میں تھا اور شوہر بستر پر، عینا نے آغول کے آنے سے پہلے ہی فاطمہ کو اصل حقائق بتائے تھے روحان شپ میں کیا اسمگل کرتا تھا جسے سن کر وہ ایک پل کے لئے سکتے میں آگئی تھی۔۔۔ اب اسے جہانگیر پر کوئی غصہ نہیں تھا وہ بالکل خاموش ہوگئی تھی۔۔۔ آغول سے اس نے کوئی بات نہیں کی تھی نہ ہی عینا نے اسے کچھ بولا تھا وہ تینوں ہی خاموش بیٹھی اپنی اپنی سوچوں میں گم تھیں، تبھی اسپتال کے روم کا دروازہ کھلا، تینوں کی نظروں روم سے اندر آتے جہانگیر پر گئیں۔۔۔ وہ تھوڑی دیر پہلے اسپتال پہنچا تھا منصور کو آئی سی یو میں دیکھتا ہوا ڈاکٹر سے اس کی کنڈیشن پوچھنے کے بعد تمام تفصیلات لیتا ہوا۔ اب وہ عینا کے بتائے گئے روم میں آیا تھا جو کہ اس نے میسج پر بتایا تھا۔۔۔ کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی وہ سب سے پہلے فاطمہ کے پاس آیا تھا

"انٹی آپ پریشان مت ہو میں ابھی ڈاکٹر سے بات کر رکھتا آ رہا ہوں،،، انکل بالکل ٹھیک ہو جائیں گے"

فاطمہ روتی ہوئی فاطمہ کو تسلی دیتا ہوا کہنے لگا

"مما کو اپنے شوہر کے علاوہ اپنے بیٹے کی بھی ٹینشن ہے جہانگیر،، اس کا کیا"

آغول جہانگیر کو دیکھتی ہوئی بولی تو جہانگیر سمیٹ فاطمہ اور عینا بھی آغول کو دیکھنے لگی، جس کے چہرے کے تاثرات اور لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ جہانگیر کے اس اقدام پر اس سے خفا ہے

"میں اس کے لئے کوشش کر رہا ہوں کہ کوئی مثبت راہ نکل جائے"

جہانگیر آغول کو دیکھتا ہوا بولا مگر اس نے باقی وہاں پر موجود فاطمہ اور عینا کو بھی اطمینان دلایا تھا

"اگر آپ کوئی راہ نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں تو آپ کو بھائی کو اریسٹ کرنے کی ضرورت کیا تھی۔۔۔ ایک دفعہ آپ کو خیال نہیں آیا ڈیڑی کا، ماما، میرا یہاں تک کہ اپنی بہن کا۔۔۔ ارے عینا کا ہی خیال کر لیتے آپ، جس مرحلے سے آپ کی بہن گزر رہی ہے اس میں تو ہر لڑکی کو اپنے شوہر کی ضرورت ہوتی ہے"

آغول صوفے سے اٹھ کر جہانگیر کو دیکھتی ہوئی بولی اس کی آخری بات پر جہانگیر نے بری طرح چونک کر عینا کو دیکھا جو آنکھوں میں نمی چھپانے کے لئے اپنا چہرہ نیچے جھکا چکی تھی

"آغول خاموش ہو جاؤ"

آغول کے بگڑے ہوئے تیور دیکھ کر فاطمہ اسے ٹوکتی ہوئی بولی

"کیوں خاموش ہو جاؤ، یہ کیسے میرے بھائی کے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں"

آغول فاطمہ سے پوچھتی ہوئی، آنکھوں میں شکوہ لئے جہانگیر کو دیکھنے لگی۔۔۔ جہانگیر فاطمہ کے پاس سے اٹھ کر آغول کے سامنے آ کر کھڑا ہوا

"رونی کو میں نہیں تو کوئی اور گرفتار کر لیتا۔۔۔ اسے شوقیہ گرفتار نہیں کیا ہے میں نے، اس کے خلاف آریسٹ وارنٹ جاری کیا گیا تھا اسمگلنگ کا،، چھوٹے معصوم بچوں کو اور لڑکیوں کو غیر قانونی طور پر اپنی شپ دوسرے ممالک میں بھیجتا تھا وہ"

جہانگیر نے اسے غصے میں دیکھ کر حقیقت سے آشنا کرنا چاہا جس پر فاطمہ ایک بار پھر رونے لگی اور عینا خاموش بیٹھی رہی جبکہ آغول بے یقینی سے جہانگیر کو دیکھنے لگی

"بھائی ایسا نہیں کر سکتے میں مان ہی نہیں سکتی ضرور کسی نے پھنسا یا ہے انہیں"

آغول حقیقت سے انکار کرتی ہوئی بولی تو جہانگیر کو بھی اسے سمجھانا بیکار لگا اس لیے وہ واپس فاطمہ کی طرف مڑا

"آنٹی ڈاکٹر سے میری بات ہو گئی ہے۔۔۔ وہ انکل کی کنڈیشن کو دیکھ کر ہی انہیں وارڈ میں شفٹ کریں گے۔۔۔ یہاں اس وقت رکنا غیر ضروری ہے آپ اور عینا صبح سے یہاں پر موجود ہو گئیں،،،

آپ دونوں ہمارے ساتھ ہمارے گھر پر چلیں" جہانگیر فاطمہ کے تھکن زدہ چہرے کو دیکھ کر بولا اس سے پہلے اس نے کبھی فاطمہ کی ایسی حالت میں نہیں دیکھی تھی وہ ہمیشہ ہشاش بشاش نظر آتی تھی

"نہیں بیٹا گھر کو تو ایسے کھلا ہر گز نہیں چھوڑ سکتی، تم پریشان مت ہو زادہ موجود ہے گھر پر اور میں نے ڈرائیور کو بھی روک لیا ہے"

فاطمہ کی بات سن کر جہانگیر کو اندازہ ہو گیا وہ اپنے ہی گھر جانے کی تب وہ آغول کو دیکھنے لگا

"اب اس کنڈیشن میں ماما کو تو اکیلا ہر گز نہیں چھوڑ سکتی جہانگیر، میں ماما کے ساتھ ہی جا رہی ہوں"

آغول جہانگیر کے دیکھنے پر اس سے بولی جہانگیر کو لگا وہ ابھی بھی اس سے ناراض تھی

"میرا بھی دل بہل جانے گا اگر آغول میرے ساتھ ہوگی تو"

جہانگیر آغول کے رویے سے کہیں اس سے خطا ہی نہ ہو جانے۔۔۔ فاطمہ جہانگیر کو دیکھ کر بولی

"آپ میرے ساتھ چلتی تو زیادہ اچھا ہوتا،، خیر میں صبح ہاسپٹل آ جاؤں گا اور ساری سے سچویشن دیکھ کر آپ کو انفارم کر دوں گا۔۔۔ آنٹی اور عینا کا خیال رکھنا"

جہانگیر فاطمہ کو دیکھتا ہوا بولا آخری جملہ اس نے آغول کو دیکھ کر کہا جو چہرے پر ناراضگی سجائے کھڑی تھی

"میں آپ کے ساتھ گھر جانا چاہتی ہوں بھائی"

عینا کی آواز پر جاناگیر سمیت فاطمہ اور آغول اسے دیکھنے لگی

فاطمہ اور آغول ڈرائیور کے ساتھ گھر جا چکی تھی، تب جاناگیر عینا کے پاس آکر صوفے پر بیٹھا

"تم بھی ناراض ہو مجھ سے"

جاناگیر کے پوچھنے پر عینا جاناگیر کو دیکھنے لگی جو اسی کو دیکھ کر پوچھ رہا تھا

"میں آپ سے کبھی بھی ناراض نہیں ہو سکتی"

عینا نے جاناگیر کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولا، اس کی آواز میں تھکن صاف معلوم ہو رہی تھی جو جاناگیر محسوس کر سکتا تھا اور پھر اس کی کنڈیشن۔۔۔۔۔

"کھانا کھایا تم نے" جاناگیر عینا کی فکر کرتا ہوں اس سے پوچھنے لگا

"جی، آغول لے کر آئی تھی کیا آپ میری ایک بات مانیں گے بھائی"

عینا جاناگیر کے کندھے سے سر اٹھا کر اس سے پوچھنے لگی تو جاناگیر عینا کو دیکھنے لگا

"عینا"

روحان نے اپنے سامنے عینا کو دیکھ کر بے اختیار عینا کا نام پکارا

وہ نم آنکھوں کے ساتھ روحان کی آنکھ کے پاس زخم کا نشان اور اس کے سوچھے ہوئے گال کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ روحان چلتا ہوا عینا کے قریب آیا، بہت قریب مگر ان دونوں کے درمیان سلاخیں دیکھ کر روحان کا دل دُکھنے لگا، عینا کا بھی حال اس سے مختلف نہ تھا

تھوڑی دیر پہلے وہ جہانگیر کے سامنے رو پڑی تھی یہ بولتے ہوئے کہ وہ اسے روحان سے ملا دے، جہانگیر نے بہت کوشش کی تب جا کر پانچ منٹ ملاقات کی اجازت ملی تھی، عینا نے روتے ہوئے اس کی آنکھ کے پاس زخم کو چھونا چاہا

www.urdu novelsmania.com

"درد نہیں ہو رہا" روحان اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا

"مجھے ہو رہا ہے" بولتے ہوئے عینا کی آنکھوں سے آنسو نکل کر گال پر آئے روحان سلاخوں سے اپنے دونوں ہاتھ باہر نکال کر اس کے آنسو صاف کرنے لگا

"تم جانتی ہوناں تمہیں اپنا بہت خیال رکھنا ہے" روحان اس کو نرمی سے سمجھانے لگا

"مما، ڈیڈی، آغول ٹھیک ہیں"

روحان کے پوچھنے پر عینا نے اقرار میں سر ہلایا۔۔۔ وہ چاہ کر بھی منصور کی کنڈیشنر روحان کو نہیں بتا پانی

"عینا یہاں دیکھو میری بات بہت غور سے سنو، مجھ سے وعدہ کرو جو میں بولو گا میری باتیں مانو گی" روحان اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اپنی تکلیف بھول چکا تھا کیونکہ گھٹنے بھر پہلے اسے کرسی پر باندھ کر ڈنڈوں سے مارا گیا تھا، اسے سارے راز اگلوانے کے لیے۔۔۔ مگر روحان نے کاشف کے خلاف کچھ نہیں بولا تھا

"اب تمہیں ہمارے بچے کا خیال خود رکھنا ہوگا اور اس کے لیے تمہیں اپنا خیال رکھنا ضروری ہے پلیز اب یہاں دوبارہ مت آنا اور تم جیڈی کو کوئی بھی بات نہیں بتاؤں گی پرسوں رات والی" عینا روحان کی بات سن کر حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ وہ اسے یہاں آنے کے لئے منع کر رہا تھا ساتھ ہی جمانگیر کو وہ سب بتانے کے لئے منع کر رہا تھا جو اسے پرسوں رات علم ہو چکا تھا

"روحان اس طرح تو سب بہت غلط ہوگا"

عینا نے بولنا چاہا تو روحان اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھی

"غلط تب ہوگا جب تم اسے بتاؤ گی،، پولیس ان لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی مگر تمہارے کچھ بھی بولنے سے ماما، ڈیڈی اور آغول کے ساتھ تم بھی مشکل میں پڑ جاؤ گی،، تم مجھ سے پراس کرو تم کسی کو کچھ بھی نہیں بتاؤ گی۔۔۔ میں نے تم سے کئے ہوئے وعدے صحیح سے نہیں نبھائے مگر تمہیں یہ پراس پورا کرنا ہے ہمارے بچے کے لیے اپنا خیال رکھنا ہے اور آپ یہاں پر دوبارہ مت آنا"

آخری بات اس نے خود بہت مشکل سے بولی۔۔۔ بولتے ہوئے روحان کا گلاروندھ گیا تھا جبکہ عینا کو ایک بار پھر رونا آنے لگا وہ سلاخوں سے سر ٹیک کر رونے لگی

رات کے نہ جانے کتنے بجے رہے تھے کھٹکے کی آواز سے آغول کی آنکھ کھلی اس نے بیڈ پر لیٹے ہوئے اپنا موبائل اٹھایا جس پر جھانگیر کی مسڈ کال شو ہو رہی تھی۔۔۔ رات میں وہ یقیناً گھر پہنچنے کے بعد آغول کو کال ملا رہا تھا مگر تھکن کے باعث آغول جلدی سوچکی تھی اس وقت صبح کے چار بج رہے تھے،، باہر چہل پہل کی آواز سے اس نے اندازہ لگایا کہ فاطمہ جاگ رہی تھی

وہ بیڈ سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلی مگر جیسے ہی فاطمہ کے کمرے میں پہنچی "مما" فاطمہ کا منہ اور ہاتھوں کو رسیوں سے باندھ کر اسے کرسی پر بٹھایا گیا تھا۔۔۔۔۔ آغول حیرت سے کہتی ہوئی فاطمہ کے پاس آنے لگی،، فاطمہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی ہوئی منہ سے آوازیں نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جیسے وہ آغول کو اپنے پاس آنے سے منع کر رہی ہو

آغول فاطمہ کے پاس پہنچی ہی تھی کسی نے پیچھے سے اس کی ناک پر رومال رکھ دیا

صبح کے چھ بج رہے تھے اس کا موبائل مسلسل بجے جا رہا تھا

"ہیلو"

نیند سے بھری آنکھوں سے موبائل دیکھتا ہوا جہانگیر فاطمہ کی کال ریسپونڈ کرنے لگا مگر جیسے جیسے فاطمہ اسے رو کر آغول کے بارے میں بتا رہی تھی ویسے ویسے جہانگیر کے ہوش اڑتے گئے،، وہ فوراً اٹھ کر بیٹھا

تھوڑی دیر پہلے ہی زاہدہ فاطمہ کے کمرے کی لائٹ آن دیکھ کر، اس کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔
 رسیوں سے بندھے فاطمہ کے ہاتھ اور منہ زائدہ نے کھولے تو فاطمہ نے روتے ہوئے جھانگیر کو کال
 کر کے آغول کے بارے میں بتایا

اس کے ساتھ اب آگے کیا ہونے والا تھا وہ اس بات سے بے خبر تھا کاشف زیری کو اس کے
 بارے میں علم ہو چکا ہوگا، وہ کوئی عام بندہ نہیں اس کا خاص بندہ تھا معلوم نہیں کاشف زیری اس
 معاملے میں اس کی کس حد تک مدد کرتا۔۔۔ بہت ضبط اور برداشت کر کے اس نے پولیس کی مار کھائی
 تھی اور اپنا منہ کاشف زیری کے خلاف نہیں کھولا تھا۔۔۔ وہ اپنی فیملی کو لے کر فکر مند تھا اس کے
 پیچھے اگر اس کی فیملی کو کچھ ہو جاتا تو وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتا

اس وقت صبح کے سات بج رہے تھے اور اور نائٹ ڈیوٹی کرنے والا اسٹاف نیند میں مشغول تھا....
 مگر وہ دو گھنٹے سے جاگا ہوا تھا ایک عجیب سی گھبراہٹ اسے مسلسل ہو رہی تھی جس کے باعث نیند
 اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی شاید جیل کی چار دیواری اور یہاں موجود مجھروں کی وجہ سے وہ بے
 چین تھا

روحان کا خیال عینا کی طرف چلا گیا وہ کل اس سے ملنے آئی تھی،، اس کی حالت دیکھ کر رو رہی تھی۔۔۔
 روحان نے کبھی نہیں سوچا تھا وہ عینا سے شادی کرنے کے بعد جانے انجانے میں اس کے لئے
 تکلیف کا باعث بنے گا۔۔۔ اس نے عینا کو بہت چاہا تھا شادی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی،، مگر
 اسے اندازہ نہیں تھا شادی کے بعد اس کی اور عینا کی زندگی اتنی مشکل ہو جائے گی۔۔۔ عینا جس مرحلے
 میں داخل ہو چکی تھی،، جس اسٹیج سے وہ اب گزرے گی وہ جانتا تھا عینا کو اس کی کتنی ضرورت ہوگی مگر
 وہ بہت بے بس اور لاچار ہو گیا تھا

کل جب جہانگیر اس کے پاس آیا تو روحان کا دل چاہا وہ اسے کاشف زیری کے سارے خفیہ راز اور
 کانٹیکس بتا دے اور ساتھ میں یہ بات بھی کہ اس نے کس طرح چھپ کر،، جب جب اس سے ممکن
 ہو جہانگیر کی کیسے مدد کی،، مگر یہاں آ کر بھی وہ بے بس تھا اور مجبور پر صرف اور صرف اپنی فیملی کو لے
 کر وہ کسی کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا

www.urdu novelsmania.com

روحان ساری باتیں سوچ رہا تھا تب لاک اپ کا دروازہ کھلا۔۔۔ روحان نے حیرت سے آنے والے
 کو دیکھا وہ انسپکٹر ادیس تھا روحان نے اسے کاشف زیری کے پاس کافی بار دیکھا تھا شاید وہ اس کے
 لئے کاشف زیری کا کوئی پیغام لے کر آیا ہو

24 گھنٹے ہو چکے ہیں مجھے یہاں جیل میں بند ہونے، ابھی تک کاشف سر نے میرے لیے کوئی ایکشن نہیں لیا کیا مجھے تم لوگوں کو یاد دلانا پڑے گا میں تم لوگوں کا خاص بندہ ہوں"

روحان انسپکٹر ادیس کو دیکھتا ہوا بولا شاید اس کی رہائی کا کوئی ذریعہ بن گیا تھا روحان اندر ہی اندر خوش بھی ہوا

"ایکشن کا ہی وقت ہے سرجی، مجھے کاشف صاحب نے یہاں خاص آپ کے لیے بھیجا ہے مگر پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے پولیس کے ڈنڈوں کے ڈر سے کیا کچھ ان کے سامنے اگلا ہے"

انسپکٹر ادیس روحان کے پاس آتا ہوا سے پوچھنے لگا

"میں نے بالکل اپنا منہ نہیں بولا ہے،، کاشف سر سے کہو وہ بے فکر ہیں اور جلد سے جلد مجھے یہاں سے نکالنے کا انتظام کریں"

روحان ادیس کو دیکھتا ہوا بولا تو ادیس ہنسنے لگا

"آپ نے اپنا منہ بند رکھا یہ آپ نے بہت اچھا کیا اور کاشف صاحب نے مجھے یہاں ہمیشہ کے لئے آپ کا منہ بند کرنے کے لئے بھیجا ہے" ادیس نے بولتے ہوئے اپنی جیب سے ہتھکڑی نکال کر روحان کے دونوں ہاتھ باندھے۔۔۔ یہ عمل اتنی اچانک ہوا کہ روحان کو اپنی دفاع میں کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں ملا

"یہ غلط ہے میں نے کاشف سے ہمیشہ وفاداری کی ہے جا کر اسے یاد دلاؤ"

وہ انسپکٹر ادیس کو چیتا ہوا بولا ادیس اپنی پاکٹ سے سرنج نکال کر اسے بھر نے لگا جسے دیکھ کر

روحان کی آنکھیں خوف سے پھیلی

"یہ زہریلا انجیکشن آپ کی وفاداری کا ہی صلہ ہے سرجی، کاشف صاحب نے آپ کو اس دنیا سے

بھینچنے کا انتظام کیا ہے"

انسپکٹر ادیس سرنج روحان کی گردن کے قریب لایا تبھی ادیس کا پیچھے سے کسی نے گریبان پکڑا اور

اسے پیچھے دیوار کی طرف دھکا دیا

"کس کی پریشانی سے اندر آئے ہو تم" انسپکٹر ادیس کو پیچھے دھکا دینے کے بعد جانگیر ادیس سے

پوچھتا ہوا مزید اسے مارنے کے لئے آگے بڑھا، ادیس نے ہاتھ میں موجود سرنج جانگیر کے کندھے

پر پیوست کرنا چاہی مگر اس سے پہلے جانگیر اس کی کلائی مضبوطی سے پکڑ چکا تھا۔۔۔ جانگیر نے

جھٹکے سے ادیس کا سرنج والا ہاتھ مروڑ کر کمر تک لے گیا،،، سرنج ادیس کے ہاتھ سے نیچے گر گئی

لاک اپ میں ہونے والے شور و غل سن کر انسپکٹر عالم اور ایک سپاہی بھاگتا ہوا لوک اپ کے اندر آیا

اور ادیس کو قابو کیا

"اتارو اس کے جسم سے یہ وردی اور بند کرو اس کو"
جہانگیر غصے میں چیختا ہوا بولا انسپیکٹر عالم،، ادیس کو پکڑتا ہوا لاک اپ سے باہر لے گیا

روحان اب تک شاکڈ کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا جہانگیر نے غصے میں روحان کو دیکھا اور لب بھیچ کر
روحان کے پاس آتے ہوئے اس کا گریبان پکڑ کر اسے اٹھایا اور اپنے سامنے کھڑا کیا

"رونی مجھے بتاؤ کاشف زیری اس وقت کہاں ملے گا۔۔۔ آغول اس کمینے کے قبضے میں ہے، اگر آغول
کو کچھ بھی ہوانا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا"
جہانگیر روحان کا گریبان پکڑ کر چیختا ہوا بولا

"آغول کاشف زیری کے قبضے میں ہے روحان بے یقینی سے جہانگیر کو دیکھتا ہوا بولا

کلوروفوم کی زیادتی کی وجہ سے چار گھنٹے ہونے کو آئے تھے مگر آغول کو ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ لوگ
عینا کو کڈ نیپ نہیں کر سکے تھے کیونکہ وہ جہانگیر کے گھر پر تھی۔۔۔ کاشف زیری آغول کو ہی دیکھ کر

خوش ہو گیا تھا۔۔۔ آغول کو ہوش میں لانے کے لیے بالٹی بھر پانی اس کے اوپر پھینکا گیا تب ایک دم اس کی آنکھیں کھلی

یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جہاں پر آٹھ سے دس مرد موجود تھے جو اسی کو دیکھ رہے تھے آغول کا سویا ہوا ذہن بیدار ہونا شروع ہوا۔۔۔ وہ تو فاطمہ کو دیکھ کر آگے بڑھ رہی تھی تب شاید۔۔۔ آغول نے اپنے ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی جس سے اس کو اندازہ ہوا اس کے دونوں ہاتھ زنجیروں سے اوپر کی طرف بندھے گئے ہیں۔۔۔ اپنے ہاتھ باندھے دیکھ کر ساتھ میں اتنے سارے اجنبی چہرے دیکھ کر اسے خوف آنے لگا

انجان چہروں میں ایک اور چہرہ بھی اسے نظر آیا جسے دیکھ کر اسے عجیب وحشت ہونے لگی کاشف زیری چلتا ہوا آغول کے پاس آیا

"حسن کا تو دیوانہ ہے بلیک کینگ اور تم ٹھہری حُسن کی ملکہ۔۔۔ بولو تمہارے حُسن کو کس خراج سے نوازو"

کاشف زیری آغول کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور بولتا ہوا وہ آغول کے چہرے پر اپنی انگلیاں پھیرنے لگا۔۔۔ اس کے چھونے سے آغول کو کراہیت محسوس ہو رہی تھی جب وہ اپنا ہاتھ آغول کی گردن پر لایا تو آغول کی برداشت ختم ہوئی اس نے بے ساختہ کاشف زیری کے منہ پر تھوک دیا جس سے ایک

پل کیلئے اس کا ہاتھ آغول کی گردن پر رک گیا مگر دوسرے ہی پر اس نے آغول کی گردن کو دبانا شروع کر دیا۔۔۔ آغول بے بس تھی اور بری طرح مچل رہی تھی کیونکہ کاشف زیری کی انگلیاں اس کی گردن میں بری طرح گڑھ رہی تھی

آغول کو لگا اب اس کی آنکھیں باہر آجائیں گی، تب کاشف زیری نے اس کی گردن چھوڑی آغول بری طرح کھانسنے لگی

"بہت نادان ہو تم اور بلیک کینگ بہت ظالم،، وہ ہر خوبصورت لڑکی کو اس کی نادانی کی سخت ترین سزا دیتا ہے"

کاشف زیری نے بولتے ہوئے آپ نے ایک آدمی کو اشارہ کیا وہ دیوار پر لگے ہوئے پھینے کو گول گھمانے لگا

www.urdu novelsmania.com

آغول جو کہ پہلے ہی خوفزدہ تھی وہ اپنے وجود کو اوپر ہوا میں اٹھتا ہوا دیکھ کر پریشان ہونے لگی۔۔۔ جیسے جیسے وہ پھینہ گھومے جا رہا تھا ویسے ویسے اس کے ہاتھ میں بندھی ہوئی زنجیریں اسے اوپر کی طرف کھینچنے جا رہی تھی۔۔۔ آغول کو خوف کے مارے رونا آنے لگا۔۔۔ ابھی وہ اپنی قسمت کا ماتم بھی نہیں کر پائی تھی کہ کاشف زیری نے اس پھینے کہ برابر میں موجود ایک بٹن دبایا۔۔۔۔۔

آغول نے ڈرتے ہوئے نیچے زمین پر دیکھا، جہاں چند سیکنڈ پہلے وہ کھڑی تھی، بٹن دبانے کے ساتھ ہی وہ حصہ زمین کا الگ ہو گیا اب وہاں پر کوئلے دھک رہے تھے۔۔۔ اب وہ آدمی دوبارہ اس پھیپے کو گھمانے لگا جس سے آغول کا وجود واپس نیچے آنے لگا۔۔۔ آغول نے خوف کے مارے زور زور سے چیخیں مار کر رونا شروع کر دیا

پھر اس آدمی نے پھیپے کو وہی روک دیا۔۔۔ آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا اسے یوں زنجیروں کے ساتھ ہوا میں لٹکے ہوئے۔۔۔ دونوں ہاتھوں میں بندھی ہوئی زنجیروں کی وجہ سے اس کی کلائیوں سے اب خون رسنے لگا تھا۔۔۔ اس کے دونوں بازو پوری طرح دُکھ رہے تھے اسے لگ رہا تھا تھوڑی دیر میں اس کے بازو ان زنجیروں میں اوپر لٹکے رہ جائیں گے اور اس کا وجود نیچے دھکتے ہوئے کونلوں کی نظر ہو جائے گا۔۔۔ پسینے سے اس کا پورا جسم شرابور ہو چکا تھا جبکہ اس کے دونوں پاؤں کونلوں کے دبکنے کی وجہ سے بری طرح سُرخ ہو چکے تھے۔۔۔ شاید اب اس کی برداشت ختم ہو چکی تھی اور ہمت جواب دے چکی تھی وہ یونہی فضا میں لٹکی ہوئی بے ہوش ہو گئی

جب آغول کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو خوبصورت سے کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا پایا اس کا پورا جسم بری طرح درد کر رہا تھا اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنے جسم کو ہلکی سی جنبش دے سکے

دونوں پاؤں میں اس کے آبلے پڑھ چکے تھے وہ چلنے سے محروم تھی جبکہ کلائیوں سے نکلتا ہوا خون اب خشک ہو چکا تھا

تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا وہ بغیر ہلے صرف پلکے اٹھا کر آنے والے کو دیکھنے لگی

"یہ بلیک کینگ کی خواب گاہ ہے، جس لڑکی پر بلیک کینگ کا دل آجائے اس لڑکی کو یہاں لایا جاتا ہے۔۔۔ تمہیں معلوم ہے یہاں آنے والی لڑکی کے ساتھ بلیک کینگ کیا کرتا ہے" کاشف زیری چلتا ہوا آغول کے پاس آیا اور اس سے پوچھنے لگا، اس کی باتیں آغول کو ڈرانے لگی وہ ڈر کے مارے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی

"نہ نہ نہ اٹھو نہیں، جو تم سمجھ رہی ہو بلیک کینگ وہی کرے گا تمہارے ساتھ، مگر ابھی نہیں پہلے وہ تمہارے اس خوبصورت جسم پر اپنے نام کے پہلے لفظ مہر لگائے گا اس کے بعد ہی وہ تمہیں اپنا بنائے گا"

کاشف زیری بولتا ہوا آغول کی طرف جھکا آغول زور سے چیخنے لگی مگر کاشف زیری اس کی قمیض کمر کی طرف سے پھاڑ چکا تھا۔۔۔ پھر وہ قہقہہ لگا کر کمرے میں موجود آتشدان کے پاس آیا اور ایک لوہے کی سلاخ اٹھا کر اسے گرم کرنے لگا۔۔۔

آغول خوفزدہ ہو کر چیختی ہوئی بیڈ سے اترنے کی کوشش کرنے میں نیچے گر گئی، وہ مرجانا چاہتی تھی مگر ایسی دردناک اور شرمناک موت نہیں۔۔۔ خوف کے مارے چیختے ہوئے اس نے دروازے کی طرف قدم بڑھانے چاہے مگر پاؤں میں موجود پچھالوں کی وجہ سے اس سے چلا نہیں گیا وہ فرش پر دوبارہ گرمی اور کاشف زیری آغول کو خوفزدہ دیکھ کر زور زور سے ہنستا ہوا لوہے کی سلاخ کو مزید گرم کرتا ہوا آغول کے پاس آنے لگا۔۔۔ وہ آغول کی کمر پر k کاٹیوٹو بنانا چاہتا تھا

آغول چیختی ہوئی اپنے آپ کو فرش پر گھسیٹ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔ اچانک سے کمرے کا دروازہ کھلا اور دو افراد بجلی کی رفتار سے کمرے کے اندر داخل ہوئے ایک کاشف زیری پر جھپٹا تھا جبکہ دوسرے فرد نے فرش پر بیٹھ کر آغول کے وجود کو سینے سے لگا کر خود میں چھپایا

PartB4klikeskbad 🍒: Dilyunmilehumaray

Byzeeniasharjeel
Lastepi(B)

کمرے سے باہر آغول کی چیخوں کی آوازیں آرہی تھی،، جہانگیر کمرے کا دروازہ کھولتے ہی آغول کی طرف دیکھے بنا کاشف زیری پر جھپٹا اور اسے بری طرح پیٹنا شروع کر دیا۔۔۔ جہانگیر کا اس وقت

کاشف زیری کو دیکھ کر خون کھول رہا تھا اس گھٹیا انسان نے اس کی بیوی پر بری نظر ڈالی تھی بلکہ اسے اغوا بھی کروایا تھا

جہانگیر اب اسے زندہ نہیں چھوڑنے والا تھا جہانگیر کاشف زیری کو موقع اور مہلت دیے بغیر مارتا ہی جا رہا تھا

کاشف زیری کے ہاتھ میں موجود لوہے سلاخ نیچے گر چکی تھی جہانگیر نے وہ لوہے کی گرم سلاخ اٹھا کر کاشف زیری کو اس سے بری طرح مارنا شروع کر دیا جس سے کاشف زیری کے منہ سے دردناک چیخیں نکلنے لگی

جبکہ دوسری طرف روحان فرش پر بیٹھا ہوا آغول کو اپنے حصار میں لے کر بلند آوازیں رو رہا تھا۔۔۔ اس کا آغول کی حالت دیکھ کر دل پھٹنے کے قریب تھا۔۔۔ آغول کو اپنی جیکٹ پہنا کر وہ آغول کے بے ہوش وجود کو سینے سے لگا کر ایک بار پھر رو پڑا تھا

جہانگیر نے جب اسے بتایا کہ آغول کو کاشف زیری نے کڈنیٹ کر لیا ہے،، تب وہ اور جہانگیر پولیس کی بھاری نفری لے کر الیکنگ ہوٹل پہنچے تھے۔۔۔۔ پولیس نے چاروں طرف سے ہوٹل کو گھیرے میں لے کر کاشف زیری کے آدمیوں کو حراست میں لیا،، بہت سارے بچوں اور لڑکیوں کو بھی باز

یاب کروایا جبکہ ہوٹل الکینگ کے ٹاپ فلور پر موجود سویٹ جو کہ کاشف زیری کا تھا، روحان جہانگیر کو لے کر وہاں پر پہنچا

آہستہ سے آغول نے اپنی آنکھیں کھولی تو اس نے اپنے آپ کو اسپتال کے روم میں موجود پایا۔۔۔ اسے بس یہ یاد تھا جب اس نے شدت سے اللہ کو یاد کیا تھا تب اللہ پاک نے اس کے شوہر اور بھائی کو وہاں بھیج دیا تھا

روحان اس کے زخمی وجود تو خود سے پٹائے ہوئے بری طرح رو رہا تھا مگر جہانگیر۔۔۔۔ وہ جہانگیر کو نہیں دیکھ پائی تھی اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھی مگر وہ بے ہوشی میں جہانگیر کی آواز سن سکتی وہ اس کا گال تھپتھپتا ہوا زور سے اس کا نام پکار رہا تھا۔۔۔ کمرے کا دروازہ کھلتے ہی آغول کی نظر کمرے کے اندر آتے ہوئے جہانگیر پر گئی جو اسی کے پاس آ رہا تھا

"کیسا محسوس کر رہی ہو اب"

جہانگیر اس کے پاس آ کر اس کے گال پر ہاتھ رکھتا ہوا پوچھنے لگا

"آپ نے مجھے بچا لیا"

آغول جہانگیر کو دیکھتی ہوئی آہستہ آواز میں بولی

"اپنی زندگی کو بچا لیا"

جہانگیر نے آغول کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اعتراف کیا، وہ ابھی بھی اس کے گال پر ہاتھ رکھے
سنجیدگی سے آغول کو دیکھ رہا تھا

جب پولیس ہوٹل کے کمرے میں آئی اور کاشف زیری کا آدھ مرا وجود جہانگیر سے پھڑوا کر پولیس نے
اپنی تحویل میں لیا تو جہانگیر بھاگتا ہوا روحان کے پاس آیا۔۔۔ روحان کے حصار سے آغول کا وجود
اپنے حصار میں لے لیتا ہوا وہ کس طرح آغول کو پکار رہا تھا وہ اس وقت بہت ڈر گیا تھا

"جہانگیر میں نے زندگی میں اس سے زیادہ تکلیف اور اذیت برداشت نہیں کی جتنی آج برداشت کی،
مگر اس کے باوجود خدا نے میری عزت کو اس شیطان سے۔۔۔
آغول کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے جہانگیر اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھ چکا تھا

"مجھے کچھ نہیں سنا، نہ ابھی، نہ زندگی میں کبھی، میں بس یہ جانتا ہوں تم میری عزت ہو، میری
جان، میری زندگی ہو"

جمانگیر اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاکر سنجیدگی سے بولا اسے تکلیف ہوئی تھی کہ اس کی بیوی اپنے کردار کی وضاحت اس کو دے

"تمہیں معلوم ہے تم مجھے شروع سے ہی بہت اچھی لگتی تھی جب مجھے معلوم ہوا کہ میری شادی تم سے ہونے والی ہے تو ایک عجیب سا احساس میرے اندر سما گیا تھا۔۔۔ اپنی اس کیفیت کو میں چاہ کر بھی کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا، تمہارے اندر بہت سی عادتیں اور باتیں سخت ناپسند ہونے کے باوجود، تم پر لاکھ غصہ کرنے کے باوجود، میرا دل کبھی تمہیں ناپسند نہیں کر پایا۔۔۔ میں اگر اپنے دل کو سمجھاتا بھی کہ یہ لڑکی مجھے ناپسند کرتی ہے، مجھ سے نفرت کرتی ہے۔۔۔ تم بھی اس سے نفرت کرو، تو میرا دل مجھے سختی سے خاموش کروادیتا، کہتا وہ جو بھی کرے مگر تمہیں اس سے محبت ہی کرنی ہے" جمانگیر نے بولتے ہوئے آغول کو ہلکا سا بیڈ سے اٹھایا اور آغول کے گلے لگتے ہوئے اس نے جھک کر آغول کے شولڈر سے تھوڑا نیچے تل پر اپنے ہونٹ رکھے

www.urdu novels mania.com

آغول کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی آج اس کے شوہر نے نہ صرف اس کی تعریف کی تھی بلکہ اپنی محبت کا بھی اعتراف کیا تھا اپنے محسوسات بتائے تھے، جو وہ اس کے بارے میں محسوس کرتا تھا اور اس تل کو تو وہ اکثر اپنے ہونٹوں سے چھوتاتا رہتا تھا۔۔۔ شاید یہ تل بھی جمانگیر کو بہت پسند تھا

"سنو ابھی اگر آنٹی تمہیں اپنے ساتھ گھر لے جانے کی بات کریں تو انہیں سہولت سے خود ہی منع کر دینا۔۔۔ میرے ساتھ ہمارے گھر چلنا ہے تمہیں،، جب انکل ڈسپارچ ہو جائیں گے تب جتنے دن رہنا چاہو رہ لینا"

جہانگیر آغول کو واپس بیڈ پر لٹاتا ہوا بولا تو آغول اسے گھورنے لگی

"آپ کے ساتھ کیسے جاسکتی ہوں بھلا، ابھی تو مجھے سہارے کی ضرورت ہے۔۔۔ سہی سے کھڑی تھی نہیں ہو پاؤں گی ایک دو دن"

اسے پاؤں کے چھالے یاد آئے تو وہ جہانگیر سے بولی

"تین دن کی چھٹی لے لی ہے میں نے،، 24 گھنٹہ سہارا دینے کے لیے تیار ہوں اور کچھ"

جہانگیر سنجیدگی سے آغول سے پوچھنے لگا تو آغول کو ہنسی آگئی وہ اس وقت بہت ٹچی ہو رہا تھا یا پھر ڈر گیا تھا،، جبھی اسے اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہتا تھا

"ڈیڈ کی طبیعت کیسی ہے"

آغول کا ذہن منصور کی طرف چلا گیا تو وہ جہانگیر سے پوچھنے لگی

"کافی بہتر ہے وہ ماشا اللہ سے روم میں شفٹ کر دیا ہے انہیں مگر عینا اور آنٹی نے انہیں تمہارے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ان سے موبائل پر بات کر لینا" منصور کی حالت کے پیش نظر جمانگیر نے ہی فاطمہ اور عینا کو منصور سے کچھ بھی شیئر کرنے سے منع کر دیا تھا

"جمانگیر۔۔۔ وہ بھائی۔۔۔ کیا آپ ان کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتے"

آغول بہت امید سے جمانگیر کی طرف دیکھتی ہوئی بولی تو جمانگیر لمبا سا تھ خارج کرتا ہوا آغول سے گویا ہوا

"کاشف زیری اور رونی دونوں ہی پولیس کسٹڈی میں ہیں،، رونی کاشف زیری کے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔۔ اس نے کاشف زیری کے بارے میں کافی کچھ انفارمیشن پولیس کو دی ہے،، قانون کے ساتھ کوپریٹ کرتے ہوئے ہمیں اس جگہ تک پہنچایا ہے جہاں کاشف زیری نے لڑکیوں اور بچوں کو قیدی بنا کر رکھا ہوا تھا اور پہلے بھی اس نے اپنا نام بیچ میں لائے بغیر پولیس کی کافی ہیلپ کی ہے مگر ساتھ ہی اس نے دو قتل کا بھی اقرار جرم کیا ہے"

جمانگیر خاموش ہوا تو آغول بے یقینی ست جمانگیر کو دیکھنے لگی جمانگیر نے اس کا ہاتھ تھاما

"میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے رونی کے لیے،، ہفتے بعد عدالت میں پیشی ہے،، مجھے پوری امید ہے قانون اس کے خلاف کوئی سخت ایکشن نہیں لے گا بلکہ اس کے ساتھ رعایت کرے گا

مگر وہ جرائم پیشہ افراد کے ساتھ منسلک رہا ہے تو اسے تھوڑی بہت زیادہ ملے گی۔۔۔ میں تمہیں اور عینا کو سارے حقائق اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم دونوں انٹی اور انکل کو آگے حوصلہ دہانہ کہ ان کے سامنے رونے بیٹھ جاؤ"

جہانگیر کی بات سن کر آغول نے آنکھ میں نمی کو انگلی کی پور سے صاف کیا

سات سال بعد

صبح الارم کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی، الارم بند کرنے کے بعد سوتے ہوئے جہانگیر کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹاتے ہوئے آغول بیڈ سے اتری۔۔۔ بے بی کوٹ میں سوتے ہوئے تین سالہ زارون پر ایک نظر ڈال کر کمرے کی کھڑکی کھولی۔۔۔ کافی دیر سے گھر کی چھت پر گوا پیٹھا مسلسل کانے کانے کر کے اس کی نیند میں خلل ڈال رہا تھا۔۔۔ دی جان کی بات یاد کر کے اسے ہنسی آئی بقول دی جان کے گھر میں آنے والے مہمان کی آمد کا پتہ دیتا ہے یہ گوا۔۔۔

www.urdu novels mania

مگر نئے آنے والے مہمان کی آمد میں ابھی پورے تین ماہ باقی تھے آغول نے بے ساختہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر سوچا۔۔۔ ہارون اور زارون کی پیدائش کی بانسبت اب کی بار اس کا ڈیل ڈول کافی ہیوی ہو

گیا تھا مگر اب اسکو ایکسر سائز یا یوگا، کی نہ ضرورت رہی تھی نہ ہی فرصت ملتی تھی،،، کھڑکی بند کر کے وہ جہانگیر کے پاس آئے جو ابھی تک سو رہا تھا

"جہانگیر اٹھ جائے ناشتہ بنانے لگی ہوں"

آغول جہانگیر کے قریب بیڈ پر پیٹھتی ہوئی آہستہ آواز میں بولی کیونکہ زارون اگر جاگ جاتا تو اس کا ناشتہ بنانا مشکل ہو جاتا

"کیوں اٹھ گئی یا راتنی جلدی، کل رات کو بتایا تو تھا صبح لیٹ نکلنا ہوگا میرا"

جہانگیر نے بہ مشکل آنکھ کھولیں اور وہ بھی آہستہ آواز میں بولا کیونکہ اسے بھی زارون کے جاگنے کا خدشہ تھا۔۔۔ اگر اس کی یہ دو نمبر کی اولاد جاگ جاتی تو پھر دوسرے کمرے میں سوئی ہوئی دی جان اور ہارون کیا سونا بھی ناممکن تھا

"حد ہوتی ہے جہانگیر کل رات آپ نے مجھے کب بتایا کہ لیٹ نکلنا ہوگا آپ کا"

آغول گھورتی ہوئی جہانگیر کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"اگر نہیں بتایا تو اس میں بھی تمہاری غلطی ہے، مجھے بولنے کا موقع ہی کہا دیتی ہوں پوری رات تمہارا ہی ٹیپ چلتا رہتا ہے۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر سونے دو اور خود جا کر لیٹ جاؤ"

جما نگیر آہستہ آواز میں بولتا ہوا دوسری طرف کروٹ لینے لگا تھا تو آغول نے اس کا رخ اپنی طرف کیا

"کیا بول رہے ہیں آپ،، پوری رات میرا ٹیپ چلتا رہتا ہے کونسا میں اپنے دل کی باتیں کرتی ہو آپ سے۔۔۔ یہی بتا رہی تھی نہ رات میں کہ کل دی جان کی کل طبیعت خراب رہی، انہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر گئی تھی اور پرسوں ہارون کی اسکول میں پیرنٹس میٹنگ ہے وہاں میرا جانا مشکل ہوگا تو آپ چلے جائیے گا۔۔۔ اور یہ آپ کی دو نمبر کی اولاد۔۔۔ اس کا کارنامہ تو میں نے کل رات کو بتایا بھی نہیں اس نے کتنا پریشان کیا ہے مجھے،، جانتے کل اس نے اپنے پورے بالوں میں لوشن کی بوتل انڈیل لی،، تین سے چار دفعہ اسکو شیمپو کروانا پڑا تب جا کر اس کے بالوں سے وہ لوشن نکلا۔۔۔ کتنی شدت سے دل چاہتا تھا اس کو خوب جوتے لگانے کا،، اگر دی جان نے اپنی قسم نہ دی ہوتی تو لگا بھی دیتی"

اپنی آدھی بھڑاس جو وہ کل رات کو نہیں نکال پائی تھی اس وقت نکالتے ہوئے بولی

"آہستہ تو بولویا رہی یہ جن جاگ جائے گا تو دھمال مچا دے گا پورے گھر میں،، اب میں جاگ گیا ہوں تم اپنے دل کی بات کر لو،، کیا ہے تمہارے دل میں"

جما نگیر ایک نظر بے بی کوٹ میں سوئے ہوئے زارون کو دیکھ کر احتیاط سے آغول کا سر اپنے سینے پر رکھتا ہوا بولا

"مجھے اب محسوس ہوتا ہے آپ پہلے جیسا پیار نہیں کرتے مجھے"

آغول جمانگیر کے سینے پر سر رکھ کر بولی تو جمانگیر نے اسکا چہرہ اتھام کر اپنی طرف رخ کیا ساتھ ہی گھورنے لگا

"سات سالوں میں تیسری بار تمہاری ماکونانی بنانے والا ہوں اور کتنا پیار چاہیے تمہیں" جمانگیر حیرت سے بولا تو آغول نے اس کے سینے پر مکا مارا

"میں وہ بات نہیں کہہ رہی ہو، آپ پہلے کی طرح رومانیک انداز میں میری تعریف نہیں کرتے ہیں، ہفتے بھر پہلے میں نے اپنے بالوں کی کٹنگ کروائی تھی نوٹ بھی نہیں کیا آپ نے"

سارا دن گھر کی ذمہ داریوں اور بچوں کی دیکھ بھال کے باوجود آغول کو جمانگیر کی توجہ اپنے اوپر چاہیے ہوتی تھی وہ جب بھی ذرا سا غافل ہوتا آغول اس سے یوں ہی شکوہ کرتی

www.urdu novelsmania.com

"تم رومینٹک ہونے کی بات کر رہی ہوں یہ ہمارے دو نمبر کی اولاد، ڈھنگ سے بات بھی نہیں کرنے دیتی مجھے تم سے، پرسوں رات کو تو یہ جن مجھے صاف بول رہا تھا۔۔۔ یہ میری ماماں آپ ان کے پاس نہیں اپنی دی جان کے کمرے میں ان کے پاس سویا کریں۔۔۔ اور وہ ہفتے بھر پہلے جو تمہیں میڈیسن اپنے ہاتھ سے کھلا رہا تھا، تب نہیں دیکھا تم نے کتنا لڑ رہا تھا مجھ سے۔۔۔ اس کے دنیا میں آنے کے بعد تو مجھے خود ہی حیرت ہو رہی ہے کہ میں تیسری بار کامیاب کیسے ہو گیا میں"

جہانگیر کی بات سن کر آغول ہنسنے لگی اس نے جہانگیر کے سینے پر اپنے ہونٹ رکھے

زارون شروع سے ہی آغول سے اس حد تک اٹیچ تھا کہ وہ جہانگیر کی اپنی ماں سے بے تکلفی برداشت نہیں کر پاتا تھا وہ اپنے باپ سے خوب لڑتا۔۔۔ شکلا وہ آغول سے ملتا تھا اس نے رنگ روپ بھی آغول سے ہی چرایا تھا۔۔۔ جبکہ ہارون بنا بنایا اپنے باپ کی کاپی تھا ویسا ہی رنگ روپ جہانگیر کے نین نقش۔۔۔ لیکن آغول کی اپنے بڑے بیٹے جان تھی۔۔۔ وہ چھوٹی سی عمر میں ہی گھر کے ہر فرد کا خیال رکھنے والا احساس طبیعت کا تھا

"تیسری بار کی خوشخبری پر تو مابھی مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ جہانگیر اور کتنے بچوں کا ارادہ رکھتا ہے" آغول جہانگیر کے سینے پر تھوڑی رکھتی ہوئی جہانگیر کو فاطمہ کی بات بتانے لگی جس پر جہانگیر ہنسا

"اگر اب کی بار تم مجھے بیٹی نہیں دیتی تو یہ سلسلہ یونہی جاری رہتا" جہانگیر کے بولنے پر آغول نے گھور کر جہانگیر کو دیکھا جس پر جہانگیر آنکھ مار کر مسکرا دیا

سات سال چھ ماہ بعد آج وہ کھلی فضا میں سانس لے رہا تھا۔۔۔ جیل کی چار دیواری سے آج اُسے رہائی نصیب ہوئی تھی۔۔۔ باہر نکل کر روحان نے جہانگیر کو اپنا منتظر پایا

"رہائی بہت بہت مبارک ہو"

جہانگیر آگے بڑھ کر روحان کے گلے ملا تو روحان گلے ملنے کے بعد منتظر نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگا

"میری جلدی رہائی کی خبر سے شاید دوسرے کسی اور کو اتنی خوشی نہیں ہوئی"

روحان جہانگیر کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا شاید وہ کسی اور کا بھی منتظر تھا

"تمہاری رہائی کے متعلق میں نے کسی اور کو بتایا ہی نہیں،، تمہیں اچانک سامنے دیکھ کر سب کتنا

خوش ہو گئیں ان سب کی خوشی کا اندازہ تم گھر چل کر خود لگا لینا"

جہانگیر روحان کو دیکھتا ہوا بولا

اس کی رہائی میں ابھی چھ ماہ باقی تھے مگر بہت سے قیدیوں کا جیل میں نظم و ضبط اور اچھا ریکارڈ دیکھ کر

ان کی سزا میں کمی لائی گئی تھی روحان کا نام بھی ان خوش نصیبوں میں شامل تھا

"سوچ کیا رہے ہو گاڑی میں بیٹھو، گھر نہیں چلنا" جہانگیر روحان کو دیکھتا ہوا بولا

"تم نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے جیڈی، میرے پیچھے ماما، ڈیڈی، عینا، زیان کا خیال رکھا ہے۔۔۔ یہاں مجھ سے ملنے آتے رہے، میرے لئے کافی بھاگ دوڑکی۔۔۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ زندگی میں تمہارا شکریہ ادا کروں گا مگر تم نے مجھے شکریہ کہنے پر مجبور کر دیا بہت بہت شکریہ یار"

روحان ایک بار پھر جمانگیر کے گلے لگا

"اس میں شکریہ والی کون سی بات ہے، تم آغول کے بھائی کے ساتھ ہی عینا کے شوہر بھی ہو۔۔۔ تم سے ایک نہیں دو رشتے ہیں میرے۔۔۔ کالج کے زمانے میں بے شک ہماری نہیں بنی مگر جب ہمارے درمیان دہرے رشتے بن گئے پھر دلوں کو تو یوں ملنا ہی تھا"

جمانگیر روحان کا کاندھا تھپتھپاتا ہوا بولا اور اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا

سات سال پہلے جب کاشف زیری کو سزائے موت سنائی گئی تھی تبھی کاشف زیری کے خلاف گواہی دینے اور قانون کی مدد کرنے پر آرٹیکل 16 کے تحت روحان کی سزا میں کمی لاتے ہوئے اسے آٹھ سالہ قید با مشقت کی سزا کے ساتھ 50 لاکھ روپے جرمانہ اس پر عائد کیا گیا تھا

"زیان خاموشی سے کھانا کھاؤ ورنہ میں تمہیں اسٹور میں بند کر دوں گی"

عینا ہاتھ میں پلیٹ لیے مسلسل ٹیبل کے چکر لگاتی ہوئی زیان کو دھمکی دے رہی تھی اور زیان عینا کو اپنے پیچھے بھگاتا ہوا مسلسل ٹیبل کے چکر کاٹ رہا تھا

"میں نے بول دیا مجھے فریج فرائز کھانے ہیں آئی ہیٹ بھنڈی"

زیان مسلسل احتجاج کرتا ہوا بول رہا تھا

"کیا مسئلہ ہو گیا ہے تمہارے ساتھ عینا، کیوں ہر وقت بچے کے پیچھے پڑی رہتی ہو"

فاطمہ زیان کی آواز کر اپنے کمرے سے نکل آئی اور ہمیشہ کی طرح عینا کو سمجھانے لگی فاطمہ کو یہی لگتا تھا کہ وہ ہر وقت اس کے پوتے کے پیچھے پڑی رہتی تھی

"آپ نے غور نہیں کیا کس قدر نخرے بڑھ گئے ہیں اسکے، کھانے پینے میں کس قدر پریشان کرنے لگا ہے۔۔۔ اس کی ٹیچر بھی کمپلین کر رہی تھی کہ یہ لہجہ ڈھنگ سے نہیں کرتا"

عینا رک کر فاطمہ کو بتانے لگی

"ٹیچر زکا تو کام ہی شکایت لگانا ہے، کوئی نخرے نہیں بڑھے ہیں بس بھنڈی شروع سے ہی پسند نہیں کرتا جیسے اس کا باپ پسند نہیں کرتا تھا، زیان آجاؤ کچن میں دادو آپ کو فرائز بنا دیں گی"

فاطمہ زیان کو لے کر کچن میں چلی گئی جبکہ عینا دونوں دادی اور پوتے کو گھورتی رہ گئی

آغول بالکل ٹھیک کستی تھی فاطمہ کے بارے میں، کہ زیان اور زارون کو بگاڑنے میں پورا پورا فاطمہ کا ہی ہاتھ ہے۔۔۔ عینا پلیٹ ٹیبل پر رکھ کر اپنے بیڈروم میں چلی آئی اور موبائل اٹھا کر کلینڈر میں ڈیٹ دیکھنے لگی ابھی پورے چھ ماہ باقی تھے وہ اداسی سے سوچنے لگی اور گیلری میں جا کر روحان کی پکڑ دیکھنے لگی

عینا سارا دن اپنے آپ کو مصروف رکھتی ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مشغول رہتی مگر جب فارغ ہو جاتی تو اس کا یہی مشغلہ ہوتا،، روحان کی تصویریں دیکھنا اور بتیتے ہوئے حسین دنوں کو یاد کرنا

جب روحان کو آٹھ سال کی سزا سنائی گئی تھی وہ جیسے ٹوٹ کر بکھر گئی تب جہانگیر اور آغول نے نہ صرف اسے سنبھالا بلکہ منصور اور فاطمہ کو بھی سنبھالا تھا

وہ وقت بہت مشکل تھا روحان کی سزا کے ساتھ قانونی طور پر پراپرٹی کا کافی زیادہ حصہ اور جہاز ضبط کر لیا گیا تھا،، منصور نے 50 لاکھ روپے جرمانہ بھرنے کے بعد اپنا عا لیشان گھر بیچ دیا تھا جس میں جہانگیر منصور کی کافی مدد کی اور اس گھر کی آدھی رقم سے منصور کو اپنی کالونی میں دو گلی چھوڑ کر ایک اچھا سا بنگلو دلوا دیا۔۔۔ جو منصور کے پہلے گھر کے مقابلے جتنا بڑا نہیں تھا مگر پھر بھی بہت اچھا تھا باقی بچی ہوئی

رقم سے منصور نے جہانگیر کے مشورے پر ہی اپنے چار دوستوں کے ساتھ پارٹنرشپ پر بزنس اسٹارٹ کیا تھا

عیش و عشرت کی زندگی ختم ہو چکی تھی حالات پہلے جیسے نہیں رہے تھے مگر پھر بھی اور اسے بہت اچھے تھے وقت کافی بدل گیا تھا فاطمہ آب عینا کو مڈل کلاس ہونے کا طعنہ نہیں دیتی تھی مگر اکثر زیاں کے پیچھے عینا سے اس کی لڑائی ضرور ہو جاتی۔۔۔ فاطمہ کو اپنے پوتے اور نواسے بے حد عزیز تھے

مگر ایک بات کو لے کر فاطمہ اور عینا کی سوچ بہت ملتی اور وہ باتیں روحان سے ناراضگی۔۔۔ وہ دونوں ہی روحان سے ناراض تھی کیونکہ روحان نے جہانگیر کو صاف منع کر دیا تھا کہ وہ عینا آغول یا فاطمہ کو لے کر جیل میں ملاقات کے لئے یہاں لے کر نہیں آئے،، اگر ان تینوں میں سے کوئی بھی یہاں آیا تو وہ ان سے نہیں ملے گا اور واقعی ساڑھے سات سال وہ صرف اور صرف منصور اور جہانگیر سے ہی ملا تھا

www.urdu novelsmania.com

جس دن دنیا میں زیاں کی آمد ہوئی تھی اس دن نہ جانے کتنی مشکوں سے سفارش کر کے جہانگیر صرف 15 منٹ کے لئے روحان کو ایک انسپکٹر کی ہمراہ اسپتال لے کر آیا تھا تب روحان اپنے بیٹے کو دیکھا تھا،، آغول اور فاطمہ سے بھی ملا تھا جبکہ عینا نے یہ موقع اپنی بے ہوشی کے باعث گنوا دیا تھا وہ عینا کو

دور سے دیکھ کر چلا گیا تھا بعد میں جب عینا کو معلوم ہوا کہ روحان تھوڑی دیر کے لئے آیا تو وہ کتنے دنوں تک اداس رہی

عینا نے ساری باتیں سوچتے ہوئے اپنا موبائل واپس رکھا تب اسے محسوس ہوا جیسے گھر میں کوئی مہمان آیا ہے اسے جہانگیر کی آواز آرہی تھی مگر ساتھ میں اور کوئی تھا جس سے ملکر فاطمہ رو رہی تھی مگر فاطمہ کیوں رو رہی تھی عینا بیڈ سے اتری

"مما ڈیڈ ہمارے پاس واپس آ گئے ہیں"

اس سے پہلے عینا کمرے سے منکلی زیان بھاگتا ہوا کمرے میں آیا،، عینا کو دیکھتا ہوا بتانے لگا اور واپس چلا گیا

سب بچوں کو یہی بتایا گیا تھا کہ زیان کے ڈیڈ باہر ملک میں کام کرتے ہیں،، عینا دل تھام کر کمرے سے باہر نکلی تب اس نے روتی ہوئی آغول کو دیکھا جو روحان کے گلے لگے ہوئے اس سے شکوہ کر رہی تھی

سب بچے حیرت زدہ ہو کر روحان کو دیکھ رہے تھے منصور اور فاطمہ بھی اشکبار تھے۔۔۔ صرف جہانگیر تھا جو کہ اپنے سر پر انزپر مسکرا رہا تھا

عینا ٹرانس کی کیفیت میں چلتی ہوئی باہر آئی روحان آغول کے کندھے سے ہاتھ ہٹاتا ہوا عینا کو دیکھنے لگا وہ دونوں ایک دوسرے کو کتنے سالوں بعد دیکھ رہے تھے عینا کچھ کہے بغیر واپس اپنے کمرے میں چلی گئی

"بھائی اسے یقین نہیں آ رہا کہ آپ واپس آ گئے ہیں جائیں اسے اپنے واپس آنے کا یقین دلادیں" آغول روحان سے مسکرا کر بولی تو روحان عینا کے پیچھے کمرے میں آیا وہ کمرے میں سامنے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی

"کیسی ہو"

روحان عینا کے قریب آ کر اس کا چہرہ دیکھتا ہوا عینا سے پوچھنے لگا

www.urdu novelsmania.com

"میری بات مت کریں آپ بہت برے ہیں، آپ نے اتنے سال ہم سب کو خود سے ملنے سے روکے رکھا۔۔۔ ذرا ترس نہیں آیا آپ کو مجھ پر، کتنا روٹی ہو میں، کتنا یاد کیا ہے میں نے آپ کو، انداز ہے آپ کو کچھ"

بولتے ہوئے عینا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اس نے سوچا تھا جب وہ سامنے آئے گا وہ بھی اسے نہیں ملے گی غصہ کرے گی ناراض ہو گئی مگر وہ چاہ کر بھی ایسا کچھ نہیں کر سکی صرف شکوہ کرتی ہوئی

بولی۔۔۔ روحان نے آگے بڑھ کر عینا کو اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔ اسکی قربت سے عینا کا شکوہ بھی جاتا رہا کتنے ہی پل گزر گئے ان دونوں کو یوں ہی کھڑے کھڑے

"تم سب کا چہرہ نہ دیکھ کر یہ سزا میں نے خود اپنے لیے منتخب کی تھی،، ویسے بھی میرا دل چاہتا تھا خاص کر میں اور تم آمنے سامنے ہو، تب ہم دونوں کے درمیان جیل کی سلاخیں حامل نہ ہو"

روحان نے بولتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تو عینا مسکرا دی

"میں اب آپ کو کہیں بھی نہیں جانے دوں گی"

عینا روحان کا چہرہ دیکھتی ہوئی بولی جس پر داڑھی کا اضافہ ہو چکا تھا مگر یہ داڑھی اس پر بہت سوٹ کر رہی تھی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"میں اب بھلا اور کہا جاسکتا ہوں"

روحان اس کا چہرہ تھام کر مسکراتا ہوا بولا۔۔۔۔ یہ گزرے ہوئے سال اس کا کچھ بگاڑ نہیں پائے تھے

یا پھر وہ ہمیشہ سے ہی روحان کو اچھی لگتی تھی

"اپنے بیٹے سے ملے آپ،، باتوں میں، عادتوں میں اور خنزروں میں بالکل آپ کی کاپی ہے۔۔۔ سارا دن مجھے بہت تنگ کر کے رکھتا ہے اور پھر اپنی دادو سے شکایت لگا کر مجھے ڈانٹ بھی پڑواتا ہے"

عینا دوبارہ اس کے سینے پر سر رکھ کر زیان کی شکایت کرنے لگی تو روحان مسکرا دیا

"وہ میرا خون ہے اسے مجھ پر ہی جانا تھا۔۔۔ تم اپنا خون مت جلایا کرو۔۔۔ ویسے میں ایک بات سوچ رہا تھا شروع سے ہی میری کوشش رہی تھی جیڈی سے دو قدم آگے رہو۔۔۔ مگر اس کے بچوں کی تعداد دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے وہ اس کام میں مجھ سے بازی لے گیا"

روحان کے بولنے پر عینا اسے دیکھ کر مسکرانے لگی

جبکہ زندگی ان سب کو دیکھ کر مسکرانے لگی